ماہنامہ
کتاب
غالب نام آورم، نام و نشانم مپرس ہم اسد اللہم و ہم اسد اللہیم

دیوان غالب اردو (آفسٹ طباعت) عرشی رامپوری کے نقطہ و اعراب کے مطابق مروج متن کو حسرت موہانی کے انتخاب، حنیف رامے و عبدالرحمان چغتائی کی تصاویر کی نشاندہی، ناقدین کی آرا کو مختلف عنوانوں کے تحت جمع کر کے ایک مفید ایڈیشن بنا دیا ہے۔

میری لائبریری ۲٫۲۵ روپے — باتصویر سفید کاغذ مجلّد ۵٫۰۰ روپے

مفہوم غالب ۔ کلام غالب کو سمجھنے کی کوشش بار بار ہو چکی ہے نواب احسن علی خاں (آف کچھ پور) کی مفہوم غالب تک رسائی کو غالب شناسوں نے ایک کامیاب ترین کوشش مانا ہے مقدمہ از جسٹس ایس اے رحمان، استقبال از سید وزیرالحسن عابدی۔ عمدہ طباعت۔ میری لائبریری ۹ روپے مجلد سفید کاغذ ۱۵٫۰۰ روپے

کلیات دیوان غالب فارسی : سید وزیرالحسن عابدی نے تحقیقی و انتقادی اسلوب میں مرتب کیا ہے ایک کتاب جو کئی کتابوں پر مشتمل ہے بڑی تقطیع ۲۰×۲۶/۸ قریباً چھ سو صفحات

میری لائبریری میں ۱۲٫۰۰ روپے مجلد سفید کاغذ ۲٫۰ روپے

انتخاب غالب : غالب کے خود نوشت سوانح، مع قلمی تصویر، لائق تحفہ، عمدہ کاغذ، عکسی بلاک طباعت ۰٫۵۰ پیسے۔

غالب دیاں غزلاں ۔ اردو کلام کا منظوم پنجابی ترجمہ مع متن جناب شہاب دہلوی کے مقدمے کے ساتھ مترجم پرنسپل دلشاد کلانچوی

آفسٹ طباعت، بہترین کتابت

میری لائبریری میں ۱٫۷۵ روپے

سفید کاغذ مجلد ۳٫۵۰

ہمارے ہول سیلرز

فیروز سنز لمیٹڈ اور دوسرے بک سیلرز سے طلب فرمائیں

تنقیدی ادب

آغا حشر اور ان کا فن	۳٫۵۰	مجلد ۷٫۰۰
اردو ناول نگاری	۴٫۵۰	″ ۸٫۰۰
تنقید شعر	۲٫۵۰	″ ۹٫۰۰
ادب کا تنقیدی مطالعہ	۲٫۵۰	″ ۹٫۰۰
تنقیدی مضامین	۳٫۰۰	″ ۶٫۰۰
باغ و بہار کا تنقیدی مطالعہ	۳٫۵۰	″ ۷٫۰۰
وادیٔ خیال	۴٫۵۰	″ ۸٫۰۰
ولی (تحقیقی و تنقیدی مطالعہ)	۱٫۷۵	″ ۴٫۰۰
متاع ادب	۳٫۰۰	″ ۹٫۰۰
تنقیدی مضامین	۳٫۰۰	″ ۶٫۰۰
ادب اور تعصب	۱٫۷۵	″ ۴٫۰۰

تاریخ و سوانح

ابوبکر صدیقؓ	۹٫۰۰	مجلد ۱۵٫۰۰
عمر فاروق اعظمؓ	۱۲٫۰۰	″ ۲۵٫۰۰
دس بڑے مسلمان	۵٫۵۰	″ ۹٫۰۰
المامون	۳٫۲۵	″ [illegible]٫۰۰
البارون	۳٫۲۵	″ ۶٫۰۰

خسرو شیریں زباں مصنف صلاح الدین اقبال (زیر طبع)

دوسری اہم مطبوعات

معلومات پاکستان ۔ مرتب راجہ حسین اختر ۔ پاکستان کے قیام سے حوری ۶۷ تک معلومات ۔ سادہ ایڈیشن ۵٫۵۰ روپے مجلد ۹٫۰۰ روپے

ہوچی منہ اس صدی کے عظیم جرنیل کی سوانح حیات جو اس کی اپنی یادداشتوں سے مرتب ہوئی مرتب ۔ محیب الرحمن شامی

میری لائبریری میں ۲٫۰۰ روپے مجلد ۵٫۰۰ روپے

دیدۂ بینائے قوم محمد علی جناح مرتب محمد سلیم ضیاء ۔ قائد اعظم کی زندگی ، ورودات اور ان کی حیات پر خراج عقیدت ۔ اپنے انداز کی واحد کتاب ، میری لائبریری میں ۲٫۵۰ روپے مجلد ۵٫۰۰ روپے

سی آئی اے کا جال سید ایم سلیمان نے سی آئی اے کا کچا چٹھا مرتب کیا ہے تازہ تازہ سب خبریں اور حالات ۔

میری لائبریری میں ۳٫۰۰ روپے مجلد ۶٫۰۰ روپے

سی آئی اے کے کارنامے ڈیوڈ وائس اور تھامس بی راس کی کتاب کا ترجمہ میری لائبریری ۴٫۵۰ روپے مجلد ۸٫۰۰ روپے

والڈن ، مصنف ہنری ڈیوڈ تھورو مترجم حسب اشعر تھورو کی خود سوانحی تصنیف کلاسیکی شاہکار کی حیثیت سے مشہور ہے ۔

میری لائبریری میں ۷٫۵ سفید کاغذ مجلد ۱۲٫۰۰

علی پور کا ایلی ممتاز مفتی جو لصاق زادہ بگاہ لے کر ادبی محفل میں آئے تھے اب ہمارے لیے ایک نادر ناول لے کر آئے ہیں بقول ابن انشا ۔ اردو ناولوں کا گرنتھ صاحب ہے بڑا سائز ، ۱۲۰۰ صفحات

میری لائبریری میں ۲۲٫۵ مجلد سفید کاغذ ۴۰٫۰۰ روپے

اردو میں سائنس کی تعلیم

بی ایس سی ، ایم ایس سی کے طلبا کے لیے سائنس کی درسی کتابیں

(یہ کتابیں مغربی پاکستان کی تمام یونیورسٹیوں کے نصابوں پر حاوی ہیں)

نام کتاب	انگریزی نام	مصنف	صفحات	قیمت
مادے کے خواص ۔ دو حصے	Properties of Matter	پروفیسر حمید عسکری	۸۰۲	۸/- روپے
حرارت	Heat	پروفیسر حمید عسکری	۱۰۱۲	۱۰/- روپے
آواز	Sound	پروفیسر علی ناصر زیدی	۴۵۲	۸/- روپے
جدید طبیعیات	Modern Physics	پروفیسر حمید عسکری	۴۳۶	۱۵/- روپے
ہندسی روشنی	Geometrical Optics	" "	۸۳۰	۱۰/- روپے
طبیعی روشنی	Physical Optics	" "	۸۹۶	۲۰/- روپے
شماریات	Statistics	محمد حنیف میاں	۳۵۰	۵/- روپے
اطلاقی شماریات	Applied Statistics	محمد حنیف میاں فیض الحسن قاسمی	۳۰۰	۳/- روپے
نظریۂ سیٹ	Set Theory	ڈاکٹر بی ۔ اے ۔ سلیمی	۱۶۰	۴/- روپے
ڈٹرمی نینٹوں اور میٹرسوں کا نظریہ	Determinents and Matrices Theory	ڈاکٹر محمد یوسف	۴۳۹	۵/- روپے
علم الافلاک	A Book on Astronomy	پروفیسر برکت علی چوہان	۲۱۹	۳/۵۰ روپے
بے تخم نباتیات (الجی)	Cryptogamic Botany (Algae)	پروفیسر اشرف ملک	۵۰	۶/- روپے
بنیادی حشریات	Basic Entomology	ڈاکٹر افضال حسین قادری	۱۳۸	۲/- روپے
نصاب حیوانیات	Vertebrate Animals-Chordata	ڈاکٹر نذیر احمد	۹۶	۲/- روپے
پاکستان کا حیوانی جغرافیہ	Ecology of Pakistan	ڈاکٹر افضال حسین قادری	۱۰۱	۳/- روپے
مغربی پاکستان کے ممالیہ	Mammals of Wast Pakistan	مرزا زاہد بیگ	۱۲۹	۹/- روپے
قشریہ	Crustacia	ڈاکٹر نسیمہ ترمذی	۱۲۳	۲/۵۰ روپے
بنیادی خرد حیاتیات	Basic Microbiology	پروفیسر احمد علی انور	۴۷۲	۵/- روپے
امراضی خرد حیاتیات	Medical Microbiology	پروفیسر احمد علی انور	۶۹۳	۸/- روپے
حرحرکیات	Thermodynamics	پروفیسر عبدالباقی	۱۴۱	۷/- روپے

مرکزی اردو بورڈ

۱ ۔ اے ، گلبرگ ۔ لاہور

سول ایجنٹس : ۔ فیروز سنز لمٹیڈ ۔ شارع قائد اعظم ۔ لاہور

غالبیات نمبر

جلد: ۴ | فروری ۔ مارچ ۱۹۷۰ء | شمارہ ۵، ۶

(الف)

(ب)

پبلشر سید قاسم محمود نے علمی پرنٹنگ پریس لاہور سے چھپوا کر شائع کیا

ماہنامہ 'کتاب' کا یہ شمارہ غالبیات کے سلسلے میں خصوصی امور کا حامل ہے۔ غالب صدی کے سلسلے میں ۱۹۶۹ء میں دنیا کے بیشتر ممالک میں غالب کی صد سالہ برسی کی تقریبات منائی گئیں۔ اس دوران میں غالب کے فن اور زندگی پر بے شمار مضامین اور کتابیں شائع کی گئیں۔ غالب کی اپنی تصانیف کو مختلف ممالک نے مختلف انداز میں شائع کیا۔ ایک عہد آفریں شاعر کو دنیا نے جس خلوص کے ساتھ خراج تحسین پیش کیا، یہ اردو ادب کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گا۔

غالب کے طالب علموں، محققوں اور عام ادبی قارئین کے لیے غالب کے سلسلے میں جو کچھ کام ہوا ہے، اس کا مکمل طور پر احاطہ کرنا اگر ناممکن نہیں تو دشوار ضرور تھا۔ ماہنامہ 'کتاب' نے اس دشوار کام کو آسان بنا دیا ہے۔ اس خصوصی شمارے میں جہاں غالب کے بارے میں چند اہم مضامین شریک اشاعت ہیں، وہاں پانچ ایسی مستند اور جامع فہرستیں بھی شامل کی گئی ہیں جن کے ذریعے غالب پر اب تک جو کام ہوا ہے اس کا بھرپور اندازہ ہو جاتا ہے۔

فہرست سازی کا یہ کام بحر ذخار میں غوطہ لگانے کے مترادف تھا۔ اس مشکل، کٹھن اور دقت طلب کام کو جناب شیخ محمد اسماعیل پانی پتی صاحب نے بحسن و خوبی انجام دیا ہے اور سچ تو یہ ہے کہ یہ کام انہی کے کرنے کا تھا، اور وہی اس سے عہدہ برآ ہو سکتے تھے۔ ہم اس سلسلے میں شیخ صاحب کے انتہائی ممنون ہیں کہ اگر وہ اس کٹھن اور مشکل کام کا بیڑہ نہ اٹھاتے تو ماہنامہ 'کتاب' کا یہ "غالبیات نمبر" نامکمل اور ادھورا ہی رہتا۔ شیخ صاحب نے کتب و رسائل پر تبصرہ کرتے وقت کہیں کہیں سخت لہجہ اختیار کر لیا ہے اور ایسی رائے ظاہر کی ہے جس سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں۔

ان فہرستوں کی تکمیل میں جن بزرگوں، دوستوں اور دانشوروں نے رسائل و کتب کی فراہمی کے سلسلے میں ماہنامہ 'کتاب' اور جناب محمد اسماعیل پانی پتی کی اعانت فرمائی وہ ہمارے خصوصی شکریے کے مستحق ہیں۔ ان حضرات و اصحاب کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

سید امتیاز علی صاحب تاج۔ ڈاکٹر محمد باقر صاحب۔ ڈاکٹر وحید قریشی صاحب۔ ڈاکٹر عبادت بریلوی صاحب۔ محمد طفیل صاحب مدیر نقوش۔ حکیم یوسف حسن صاحب مدیر نیرنگ خیال۔ ناصر الدین صاحب ناصر مؤلف داستان غالب۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب قریشی (ادبی دنیا)۔ جناب مشفق خواجہ (کراچی)۔ محمد عفت شاہد صاحب (پنجاب پبلک لائبریری)۔ گوہر نوشاہی صاحب۔ پیام شاہجہانپوری صاحب۔ محمد عالم صاحب مختار حق، کسری منہاس (لاہور)۔ ناصر زیدی صاحب۔ چودھری بشیر احمد صاحب (مکتبہ میری لائبریری)۔ ریاض احمد صاحب (سنگ میل پبلی کیشنز)۔ قیوم نظامی ایم اے۔ آغا حسن عابدی صاحب (کراچی)۔ محمد ایوب صاحب قادری (کراچی)۔ قریشی احمد حسین صاحب (گجرات)۔ ریاض صدیقی صاحب (لاڑکانہ)۔ سید غلام رسول شاہ صاحب (پنجاب یونیورسٹی لائبریری)۔ عبدالستار چودھری صاحب (ماہنامہ کتاب)

بھارت کے جن مشاہیر ادب اور علم دوست حضرات نے اس سلسلے میں ہمارے ساتھ تعاون کیا ہم ان کے بھی شکر گزار ہیں کہ ان فہرستوں کی تدوین و تکمیل میں دور بیٹھے اعانت فرمائی۔

جناب مالک رام صاحب۔ ذہین نقوی صاحب، انچارج غالب اکیڈمی نئی دہلی۔ ڈاکٹر عابد رضا بیدار۔ گوپال متل صاحب ایڈیٹر تحریک۔ پروفیسر محمد اکبر الدین صدیقی صاحب (حیدرآباد دکن)

گزشتہ سال غالب کی صد سالہ یادگار کے حوالے سے میرزا غالب کے متعلق تقریبات کا سال تھا۔ اس دوران میں برصغیر کے طول و عرض میں غالب شناسی کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر رسالوں نے خاص نمبر نکالے۔ ناقدوں نے نئے نئے پہلوؤں سے غالب کی زندگی اور غالب کے کلام کا جائزہ لیا۔ یادگار غالب کے اداروں اور کمیٹیوں نے سرے سے غالب کی تصنیفات کو از سر نو مرتب کیا اور ناشروں نے متعدد مرتبہ انہیں حسن طباعت سے آراستہ کر کے قارئین تک پہنچایا۔ یہ سلسلہ سال بھر جاری رہنے کے بعد فروری میں ختم ہو جانا چاہیے تھا لیکن اس سال کے جانے سے قبل آج سے کوئی مہینہ بھر پہلے لاہور سے محمد طفیل کی ادارت میں نقوش کا دوسرا غالب نمبر شائع ہوا جو غالب کے سلسلے کی اشاعتوں میں ایک تاریخ ساز واقعے کی حیثیت رکھتا اور غالبیات کے سلسلے میں ایک نئے باب کا آغاز کرتا ہے۔

چند مہینے پیشتر اخباروں میں یہ خبر دیکھنے میں آئی تھی کہ ہندوستان میں پرانی دستاویزوں اور قلمی کتابوں کا کاروبار کرنے والے ایک بزرگ کو کسی کباڑی کے ہاں سے دیوان غالب کا ایک نادر نسخہ ہاتھ لگا ہے جس کی کتابت غالب نے خود اپنے قلم سے کر رکھی ہے۔ روایت کرنے والے کے مطابق جب خریدنے والے بزرگ پرانی کتابوں کی تلاش میں اس کے ان بیچے ہوئے کاغذوں سے بعض اور کتابوں کے ساتھ ایک قلمی کتاب ان کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہا "میاں کیا یاد کرو گے تمہیں غالب کے ہاتھ کا لکھا ہوا دیوان دے رہا ہوں مگر اس کی قیمت پچیس روپے سے کم نہیں لوں گا" خریدنے والے نے مول تول شروع کیا۔ رد و کد کے بعد یہ نسخہ گیارہ روپے میں خرید لیا۔ آج یہی نسخہ غالب کے بارے میں اس صدی کی عظیم ترین دریافت سمجھا جانا چاہیے۔ [illegible] رہا لیکن جب ہندوستان کے اعلیٰ درجے کے غالب شناسوں نے تحقیق و تفتیش کے بعد اس پر مہر تصدیق ثبت کر دی تو اس نسخے کو غالب صدی کی سب سے گراں قدر دریافت قرار دیا گیا۔ خیال ہے کہ یہ نسخہ امروہہ کے نام سے یاد کیا جائے گا۔

دلچسپی کی بات یہ ہے کہ "نسخۂ امروہہ" ابھی ہندوستان میں نہیں چھپ سکا۔ وہاں اس کی اشاعت کے حق سے زیادہ حقدار پیدا ہو گئے۔ باہمی لڑائی قانونی مقدمے بازی تک پہنچی اور عدالتی کارروائی میں اس کی اشاعت روک دی گئی۔ ادارہ نقوش کے محمد طفیل صاحب نے اپنے ذرائع استعمال اور کسی طور اسی نسخے کی فوٹو سٹیٹ کاپی ہندوستان سے حاصل کر کے غالب کے اس نودریافت نسخے کو "نسخۂ غالب بخط غالب" کے عنوان سے لاہور سے شائع کر دیا۔ کسے معلوم کہ آگے چل کر غالب کا دیوان "نسخۂ لاہور" ہی کے نام سے یاد کیا جائے کہ اس کی اولین اشاعت کا سہرا اور اسے عوام تک پہنچانے کی سعادت اسی شہر کو نصیب ہوئی ہے۔ اسے ادارہ فروغ اردو لاہور نے شائع کیا ہے اور قیمت اس کی تیس روپے رکھی ہے۔ یہ نسخہ غالب کو بڑے اہتمام اور سلیقہ سے شائع کیا گیا ہے۔ داہنی طرف نسخہ کا فوٹو عکس اور اس کے بالمقابل بائیں صفحہ پر وہی اشعار خوبصورت کتابت میں شائع کئے گئے ہیں۔

شروع میں بیاض غالب کے بارے میں نثار احمد فاروقی کا ایک جامع مقدمہ درج ہے جس میں اس تاریخی دریافت کی تفصیلات بھی درج ہیں اور جس سے اس نسخے کے بارے میں ضروری معلومات بھی میسر آتی ہیں۔ دیوانِ غالب کا یہ نادر مخطوطہ ۹۳ اوراق پر مشتمل ہے اور اس کے اختتام پر واضح الفاظ میں رقم کیا گیا ہے کہ مرزا غالب اس دیوان کی کتابت سے ۴ رجب کو منگل کے دن شام کے وقت فارغ ہوئے لیکن اسے مرزا کی ابہام پسندی کہہ لیجئے یا قدرت کی ستم ظریفی کہ غالب نے ۴ رجب کے آگے سن ہجری کے اعداد نہیں لکھے۔

یہ بات افسوس کی بھی ہے اور خوشی کی بھی۔ افسوس اس بات کا کہ جو بات مرزا کے قلم سے طے پا سکتی تھی وہ قدرت نے غیر یقینی عالم میں چھوڑ دی۔ خوشی اس امر کی کہ اس سے محققوں اور نقادوں کے لیے قیاس کے گھوڑے دوڑانے اور دور کی کوڑی لانے کے نئے مواقع پیدا ہو گئے۔ اب برسوں اس پر بحث اختلاف قائم رہے گا ہر چند کہ لاہور کے ایک بزرگ غالب شناس نے تقویم کے حساب سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ غالب کی زندگی میں صرف دو مرتبہ رجب کی ۴ تاریخ منگل کے روز آتی ہے۔ پہلے واقعے پر غالب کی عمر اتنی کم تھی کہ وہ صاحبِ دیوان نہیں ہو سکتے لہٰذا یہ مرقومہ دوسری تاریخ کا ہے۔ نثار احمد فاروقی نے اپنی تحقیق سے اس نسخے کو غالب کے تمام نسخوں پر فوقیت دی ہے اور نسخۂ حمیدیہ اور نسخۂ شیرانی دونوں سے پہلے کا رقم شدہ قرار دیا ہے۔

اس نو دریافت بیاض غالب کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ نسخۂ حمیدیہ کے مطبوعہ نسخے میں متن کی جو غلطیاں ہیں ان کی اصلاح اس نسخے کی روشنی میں کی جا سکتی ہے۔ نسخۂ حمیدیہ کا قلمی نسخہ گم ہو چکا ہے اور موجودہ نسخہ اگر دستیاب نہ ہوتا تو ان غلطیوں کی اصلاح کبھی یقین کے ساتھ نہ کی جا سکتی تھی۔ غالب نے اپنے اشعار پر خود کس طرح اصلاح کی اور کیسے بعض ردیفوں اور ٹکڑوں کو قلم زد کر کے ان کی جگہ نئی تراکیب استعمال کیں یہ بذاتِ خود ایک کرامات ہے جو اس نسخے میں جا بجا جلوہ دکھاتی ہے۔ غالب جب اپنے اشعار میں خود ہی "حرم نظارہ" کو "تہمت نگاہ" سے تبدیل کرتے ہیں اور "مجلس آرائی" کو قلم زد کر کے اس کی جگہ "مجلس افروزی" کر دیتے ہیں تو ان تبدیلیوں سے غالب کے ذہنی حالات کی خبر بھی ملتی ہے اور اس بات کی شہادت بھی میسر آتی ہے کہ وہ کیسے اپنے اشعار پر مسلسل نظرِ ثانی کرتے رہتے تھے۔ غزلوں میں بہت سے مصرعے ایسے ہیں جن کو مصرعۂ اول یا مصرعۂ ثانی نصیب نہیں ہوا اور وہ اس انتظار میں رہے کہ "قرآن السعدین" کی کوئی گھڑی آئے گی جب ان مصرعوں کا نصف بہتر ان سے آ ملے گا لیکن ایسا نہ ہو سکا اور یہ مصرعے اسی صورت میں غزلوں میں اپنی جگہ موجود ہیں۔ بیاض کے آخر میں ایک ضمیمہ تصریحات کے عنوان سے شامل کیا گیا ہے جس سے ان تمام تبدیلیوں کے علاوہ بہت سی اور ضروری معلومات بھی فراہم کی گئی ہیں۔ نقوش کے اس نمبر "بیاض غالب" میں غالب کے بارے میں چند اہم مضامین اور غالب کے چند خطوط اور دیگر گرانمایہ دستاویزوں کے عکس بھی چھاپے گئے ہیں لیکن ایک چیز جس کی شمولیت کا جواز محلِ نظر معلوم ہوتا ہے وہ پاکستان کے ممتاز مصور صادقین کی تصاویر ہیں جو انھوں نے شعرِ غالب سے متاثر ہو کر بنائی ہیں۔ صادقین پاکستان کے نوجوان مصوروں میں صفِ اول کے مصور ہیں اور یورپ میں شہرت پا چکے ہیں۔ پچھلے سال انھوں نے غالب کے کلام سے متاثر ہو کر کچھ تصویریں بنائی تھیں جو ایک مشہور ملک کی ڈائری میں بہت خوبی اور نفاست کے ساتھ چھاپی گئیں۔ اس نسخے میں ان کی کچھ دیگر تصاویر چھاپی گئی ہیں جو اس کی تاریخی اہمیت کے اعتبار سے اور اس بیاض کے مزاج سے کسی طور لگا نہیں کھاتیں اور غالب کے اشعار کے ساتھ جب ان تصویروں پر نظر پڑتی ہے تو وہ شعر کے حسن کو دوبالا نہیں کرتیں۔ وجہ اس کی شاید یہ ہو کہ غالب اول تا آخر شعر کے عجمی اور مشرقی حسن کی عظیم ترین روایت سے وابستہ ہیں۔ صادقین اپنی جدت پسندی، تصویر سازی اور تشبیہ گری میں یورپی مصوری سے بے حد

اس بیاض میں ان کی بنیادی شبیہ "مسیح مصلوب" کی شبیہ ہے۔ اس شبیہ کا کرب اور الم یورپ کے گرجوں اور کلیساؤں کی مصوری کی یاد دلاتا ہے۔ کسی کسی شبیہ کو دیکھ کر تو سسٹین چیپل کی سقفی مصوری کا خیال آنے لگتا ہے۔ غالب کا شعر اور صادقین کی تصویر انھیں دو مختلف روایتوں کے تصادم کا عمل ہے اور شاید اسی وجہ سے یہ تصویریں بیاض غالب کا حسین اور بنیادی جزو نہیں بن سکیں۔ بہرحال بیاض غالب نقوش غالب کی اشاعت لاہور کا ایک تاریخ ساز کارنامہ ہے اور اس کا چھپنا غالبیات میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

(بشکریہ ریڈیو پاکستان لاہور)

"دبستانِ غالب"، ناصرالدین ناصر، مکتبۂ تعمیر ۹۵۔ ان شارع علامہ اقبال لاہور۔ قیمت: اعلیٰ ایڈیشن ۲۵ روپے، عام ایڈیشن ۱۵ روپے

دبستانِ غالب، کا ان کئی ایک شائع ہونے والی کتابوں میں شمار ہوتا ہے جو غالب کی صد سالہ برسی پر چھپی ہیں۔ ہمارے ملک میں غالب پر شائع ہونے والی کتابوں میں دبستانِ غالب کا نمبر سب سے پہلے ہے کیونکہ یہ کتاب غالب کی برسی کے سلسلے میں شائع ہوئی تھی۔ اس بات کے پیش نظر اس کتاب کا شائع ہونا ایک وقت عقیدت کا مظہر بھی ہے اور تنقید غالب میں ایک تسلی بخش اضافہ بھی ہے۔

مضمون کے اعتبار سے دبستانِ غالب کو بآسانی دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ پہلا حصہ غالب کی زندگی سے متعلق رکھتا ہے اور دوسرے حصے میں غالب کے منتخب اشعار کی شرح دی گئی ہے۔ ان دو حصوں کو ملا کر پڑھنے سے غالب اور کلام غالب کو برسی کے موقع پر ایک ہی نظر سے دیکھنے کی کوشش کی گئی ہے تاہم یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ سوانح عمری کا مضمون روایتی سوانح عمری سے بڑھا ہوا دکھائی نہیں دیتا اور بسا اوقات سوانح عمری پر تذکرہ نگاری کا اسلوب چھایا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ شرح و تفسیر کلام غالب کا معیار اچھا ہے مگر اشعار کی شرح سے مضمون کی وضاحت میں شاذ و نادر ہی کامیابی ہوتی ہے۔ غالب کے فن پر جو کچھ کہا گیا ہے وہ بعض اوقات تکراری ہے اور غالب کے فن کو سمجھنے کی راہ میں علمی تکرار سے کچھ سے زیادہ فائدہ نہیں پہنچتا۔

میں نے جن باتوں کا ابھی ذکر کیا ہے ان سے صاف گزر سکتا کہ میں دبستانِ غالب کو قابل قدر گرداننے سے احتراز کر رہا ہوں۔ اس کتاب کی قدر و قیمت ایک مخصوص علمی و تنقیدی روایت ہی کے حوالے سے قائم ہوتی ہے۔ میں نے جن باتوں کا ذکر کیا ہے آپ ہی فکری اعتراضات ضرور پیدا ہوتے ہیں لیکن یہی اعتراضات اس کتاب کی درست تفہیم کے لیے پس منظر بھی مہیا کرتے ہیں۔

اس کتاب کے پہلے حصے میں (میرے اعتراضات کے باوجود) غالب کی زندگی کو غالب کے زمانے، اس زمانے کی پریشانیوں، غداریوں اور ذہنی و سیاسی مصیبتوں کے دائرے میں بیان کیا گیا ہے اور ایک نہایت واضح تسلسل کے ساتھ غالب کی زندگی کی کہانی پیش کی گئی ہے۔ جہاں تک میرا اپنا علم ہے، دبستانِ غالب سے قبل کسی دوسری کتاب میں اتنے واضح تسلسل کے ساتھ شاید کبھی پیش نہیں کی گئی۔ شہروں، مہینوں اور تاریخوں کا خاص طور پر خیال رکھا گیا ہے۔ غالب کے خاندان کی پیچیدہ قرابت داریوں کا بھی بڑی وضاحت سے ذکر کیا گیا ہے۔ ان رشتہ داریوں کے باعث غالب کی زندگی میں جو نشیب و فراز ہوئے ان کے باہمی تعلق کو بھی بڑے صاف انداز میں پیش کیا گیا ہے جس سے ایک ترکمانی رئیس زادے کا تصور بخوبی ظاہر ہوتا ہے۔

اس حصے میں (جہاں سوانح عمری دی گئی ہے) غالب شاعر کی بجائے مرزا نوقان بیگ خان کا پوتا، اور میرزا الٰہی بخش خان معروف (جاگیردار لوہارو کے چھوٹے بھائی) کا داماد، اور آزاد منش رئیس زادہ دکھائی دیتا ہے جس

کا بیٹی بھی رئیسوں کی تھی اور جس کی مفلسی بھی روساء کی مفلسی تھی۔ غالب اور ایسے
خطاب یافتہ طبقے کا ایک نمائندہ نوجوان ہے جو جاگیردوں، پنشنوں، خطابوں
خلعت و اعزاز اور عقیدوں کی دنیا میں گھومتا پھرتا نظر آتا ہے۔ انگریزوں
کے ساتھ اس کی دوستی کا بھی اس ضمن میں ذکر کیا گیا ہے اور ولیم فریزر کے
قتل کے واقعہ کو بھی مفصل بیان کیا گیا ہے۔ بڑھاپے کی بیماریوں، غالب کی خوراک
اور حلیے، اس کے طرز و مزاج اور خانگی زندگی کے مسائل پر بھی کافی روشنی ڈالی
گئی ہے۔ دوسرے لفظوں میں غالب کو ایک فرد کی حیثیت سے دیکھا گیا ہے۔
اس کی نشوونما کی قابل اعتماد طور پر تصدیق کی گئی ہے اور اسے بچپن سے لے
کر بڑھاپے تک عمر کی منزلیں طے کرتا ہوا دکھایا گیا ہے۔ اس خاص پس منظر میں
غالب کو کسی بھی دوسرے رئیس زادے کے ساتھ بدلا جا سکتا ہے۔ سوانح عمری کو
پڑھ کر غالب کی انفرادیت کا بہت کم احساس ہوتا ہے۔ غالب کے سوانحی حالات
ایک طبقے کے حالات نہیں اور ظاہر ہے کہ دنیا کا یہ طبقہ محض شجرۂ نسب
کے زور پر شاعری تخلیق نہیں کرتا ہے۔ غالب کی تخلیقی زندگی کو سوانح عمری
میں سے الگ کر کے ناصرالدین ناصر نے غالب کی بجائے صرف میرزا اسداللہ خاں
بن مرزا عبداللہ بیگ خاں کا ذکر کیا ہے۔

اس امر سے بہت کم اختلاف ہوگا کہ غالب کی شہرت اس بات پر
مبنی نہیں ہے کہ وہ نوابی تھا یا اس نے زندگی بھر مختلف نوعیت کی صعوبتیں برداشت
کی تھیں بلکہ اس بات پر ہے کہ وہ ایک بڑا شاعر تھا اور اس کی شعری عظمت
داخلی تجربے پر قائم تھی۔ ناصرالدین ناصر نے اپنی بیان کی ہوئی سوانح عمری میں
اس مخفی اور اہم سوانح عمری کا قطعاً کوئی ذکر نہیں کیا اور نہ اس امر ہی کا پتہ
چلتا ہے کہ غالب نے اپنے لڑکپن میں کس قسم کی تعلیم پائی تھی اور کون کون سی کتابیں
زندگی بھر اس کے زیر مطالعہ رہی تھیں۔ دبستانِ غالب میں پہلے سے چھپے
ہوئے اور موجود مواد ہی پر اکتفا کیا گیا ہے اور صرف اسی مواد ہی کو یکجا کرنے
میں ساری کوششیں صرف ہوتی ہیں۔ اسی ضمن میں یہ بات بھی بے حد غور طلب ہے
کہ ناصرالدین ناصر نے انگریزوں کا تو کسی حد تک ذکر کیا ہے لیکن مسلمانوں کی
علمی و فکری تحریکوں کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ اگر مصنف ان تحریکوں کا ذکر کرتے تو
شاید غالب کے منصب و مقام کا وہ نقطہ ضرور دکھائی دیتا جو شاہ ولی اللہؒ کی
علمی تحریک کے باعث غالب کو مسلمانوں کی نشاۃ ثانیہ میں ایک اہم جگہ دیتا ہے۔
ادبی تنقید اس سچائی کا بار بار تذکرہ کرتی ہے کہ شاعری داخلی تجربے

کا تخلیقی نتیجہ ہوتی ہے۔ ناصرالدین ناصر نے غالب کے بارے میں کئی مقامات
لکھا ہے کہ غالب بے اعتدالیوں کا شکار تھا لیکن ان بے اعتدالیوں کو کہیں
بھی نام لے کر واضح نہیں کیا گیا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ بے اعتدالیاں کیا
تھیں جو غالب سے سرزد ہوتی رہی تھیں؟ یہ سوال غالب کے مقام کو گرانے
کے لیے نہیں بلکہ تخلیقی زندگی کو قریب سے سمجھنے کے لیے پوچھا گیا ہے۔ اس
لیے جب یہ پوچھا جاتا ہے کہ بے اعتدالیوں کی نوعیت کیا تھی؟ تو اس سوال
کی اہمیت اخلاقیات کے حوالے سے واضح ہوتی ہے کیا غالب کی شاعری
بے اعتدالیوں اور اخلاقیات کے داخلی خلفشار کا نتیجہ تھی۔ دبستانِ غالب
اگر سوانح عمری کو اس انداز سے لکھا جاتا تو یہ کتاب اپنی فراہم کردہ معلومات
کے ساتھ ساتھ ایک منفرد تصنیف بھی ہوتی۔
جہاں تک غالب کے اسلوبِ نگارش" میں دیئے گئے خیالات کا سوال
ہے یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ اس مضمون میں پہلے سے موجود معلومات ہی کو ...
کیا گیا ہے اور سب کچھ کہنے کے بعد کہا گیا ہے کہ غالب کے الفاظ ایک سے
زیادہ معنی دیتے ہیں۔ یہ بات کوئی نئی بات نہیں ہے اور سب جانتے ہیں
شاعری کا نظام احساس استعارے پر قائم ہوتا ہے۔ سوال استعارہ پیدا کرنے
کا نہیں استعارے کی ماورا دیکھنے کا ہے۔ ناصرالدین ناصر نے اس مسئلے
جہاں گیری کو ظاہر کرنے کی کوشش نہیں کی۔
اشعار کی شرح و تفسیر میں پوری کوشش کی گئی ہے کہ غالب کی شاعری
کو معرفت اور دنیوی تجربے کے الگ الگ حصوں میں بانٹا جائے۔ اس طریق کار
سے غالب کے شاعری کے مفہوم کی تلاش میں کوئی خاطر خواہ اضافہ نہیں ہوتا۔
اشعار، عاشق و معشوق کے معاملہ بندی کی تکرار کرتے بن جاتے ہیں اور غالب کی
عظمت پر بالواسطہ طور پر حرف آتا ہے۔ نقش فریادی کی شرح بھی قابل تسلیم
نہیں ہے اور طویل بحث کے باوجود اس شعر کی مافی الضمیر واضح نہیں ہو...
ان اختلافات کے باوجود یہ کہنا مناسب رہے گا کہ دبستانِ غالب
ایک عام قاری کے لیے ایک اچھی کتاب ہے۔ سکولوں اور کالجوں کے طالب علم
کو اس کتاب میں ضروری معلومات دستیاب ہو سکتی ہیں۔ اشعار کی تشریح بھی
طالب علموں کے معیار کے مطابق ہے۔ ان باتوں کے پیش نظر یہ کہنا بھی غلط
نہ ہوگا کہ دبستانِ غالب کے اصل قاری طالب علم ہیں اور طالب علموں کے لیے
اس کتاب کی قیمت بہت زیادہ ہے۔

غالب کے مصوّر

ستار طاہر

دیکھا جائے تو کوئی فن مجرد نہیں ہے شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ زندگی
کے متنوع اور رنگا رنگ پہلوؤں کو فن کے حوالے سے پیش کیا جاتا ہے۔
اس میں بھی نہ صرف یہ بلکہ ان گنت عناصر گھلے ملے ہیں ڈراما، شاعری، ناول،
افسانہ، موسیقی اور دوسرے فنون لطیفہ اور اصناف ادب میں سے کوئی ایک
فن یا صنف ایسی نہیں جس میں دوسرے فنون یا اصناف کے عناصر نظر آتے
ان میں سب سے اہم فن مصوری ہے جس میں موقلم اور رنگوں
کے وسیلے سے دوسرے فنون، مناظر فطرت، انسانی احساسات، اور انسانی فکر
اور انسانی کشاکش حیات کو پیش کیا جاتا ہے کہتے ہیں موسیقی کا سحر ناقابل
گرفت ہے الفاظ میں اس احساس کو منتقل نہیں کیا جا سکتا آوازوں کا جادو
شعر کا جادو اور گیان لفظوں کی گرفت میں نہیں آ سکتے مگر اسے کیا
کہیئے کہ فنکاروں نے اس ناقابل گرفت احساس کو بھی اظہار کے دوسرے
ذرائع میں ڈھال لیا مختار صدیقی نے راگوں پر جو نظمیں لکھی ہیں انھیں پڑھ
کر محسوس ہوتا ہے کہ ان راگوں کی روح ان لفظوں میں در آئی ہے زبیدہ آغا
نے تصویروں کی پانچویں سمفنی کی تصویر بنائی ہے اور حق یہ ہے کہ انھوں نے اس سمفنی
کی روح کو اسیر کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔

کتابوں کو مصور کرنے کی روایت، دراصل ہماری اپنی روایت ہے
جسے ہماری دوسری اچھی، تابناک اور صحت مند روایات کی طرح، مغرب نے
اپنا لیا اور ہم نے ترک کر دیا۔ امویہ اور بنو عباس کے ادوار ہی میں مصوری
نے مسلمانوں میں ایک زندہ روایت کی حیثیت اختیار کر لی تھی ہارون الرشید
اور اس کے بعد کے بغداد میں جہاں دوسرے ممتاز اہل فن نظر آتے تھے، وہاں
مصور بھی اپنا مقام پیدا کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، کتابوں کو ایک خزانے کی
سی حیثیت حاصل تھی انھیں اعلیٰ قسم کی جلد میں محفوظ رکھا جاتا اور ان کو بھی
مدہم نہ پڑنے والے رنگوں میں مصور کیا جاتا تھا السٹریشن ILLUSTRATION
کی روایت مسلمانوں کی روایت ہے اور اس روایت میں ہمارے مصوروں نے
بیش بہا اضافے کئے ہیں اس روایت کے ساتھ ساتھ ہمارے فن تعمیر اور
فن خطاطی بھی ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہوتے بھی ایک خاص انفرادیت
کے حامل بن چکے ہیں اور ان فنون میں وہی ترتیب، تاثر اور حسن ملتا ہے۔
جو مسلمانوں کی مصوری کا طرۂ امتیاز سمجھا جاتا ہے مانی اور بہزاد کے ساتھ ساتھ
احمد لاہوری کے فن کا سکہ دنیا پر چلتا ہے یہ ایک منفرد اور لازوال مکتب
مصوری اور طرز تعمیر کے مانند ہیں جن کی انفرادیت کو آج تک چیلنج نہیں کیا جا سکا۔
السٹریشن کی یہ روایت برصغیر پاک و ہند میں مغلوں کے دور میں پھلی پھولی
اکبر اور شاہجہان کے عہد میں بالخصوص شاہی سرپرستی میں مصوری نے ترقی اور

کمال کے مدارج طے کیے اور مغل آرٹ نے جنم لیا جس پر ایرانی مصوری کے
اثرات واضح اور نمایاں نظر آتے ہیں کیونکہ نہ صرف فارسی شاعری بلکہ ایرانی
مصوری بھی ہمارے تہذیبی اور ثقافتی ورثے کا حصہ ہے اس روایت کے
تحت مغلیہ عہد میں جو کتابیں السٹریٹ کی گئیں اور تزئین کے حسن سے چمکائی
گئیں وہ کتابیں ہماری بلکہ بین الاقوامی مصوری کا ایک درخشندہ باب
اور بے بہا سرمایہ ہیں۔

چغتائی کو 'مصورِ مشرق' کہا جاتا ہے وہ مشرق کی ایرانی اور مغلیہ اثرات
کے تحت جنم لینے والی مصوری کے سلسلے کی ایک ایسی اہم کڑی ہے کہ اگر یہ
کڑی کسی صورت ـــ زنجیر میں نہ ہوتی تو آج مشرق و مغرب کی مصوری
کی روایت بکھری بکھری نظر آتی چغتائی کی مصوری پر نہ صرف مصوری کے
ایشیائی ناقد بلکہ مغرب کے کئی بڑے بڑے ناقد اپنی فاضلانہ آرا کا اظہار کرکے
ان کے فن کو خراج تحسین پیش کر چکے ہیں چغتائی کا فن ـــ اپنے اندر مغلیہ اور
ایرانی مصوری کے سرمائے کو سموتے ہوئے ہے بلکہ انھوں نے مغرب ـــ کی
مصوری کے بے بہا خزانوں سے بھی فیض اٹھایا ہے۔

چغتائی کے مرقع پر کچھ لکھنے سے پیشتر یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ
کسی شاعر کے کلام کو مصور کرتے وقت مصور کو کن کٹھن راہوں سے گزرنا
پڑتا ہے ایک طرف تو صورت یہ ہوتی ہے کہ مصور اپنے موضوع کا انتخاب
خود کرتا ہے اور پھر اسے موقلم اور رنگوں کے حوالے سے ذہن اور روح کے
اندر جنم لینے والے احساس کو تصویر کا روپ دیتا ہے اس کے برعکس کسی
شاعر کے کلام کو مصور کرتے وقت ـــ مصور کے لیے سب سے پہلا اور اہم
کام یہ ہوتا ہے کہ وہ شاعر کے فن کی روح کے ساتھ اپنے فن کی روح کو
ہم آہنگ کر سکے۔ یہاں اس امر کا اظہار بھی ناگزیر بن جاتا ہے کہ شاعر کے
کلام کے کسی پہلو کو خاص طور پر کوئی مصور چن لیتا ہے اور اس احساس کو اپنے
احساس سے ہم آہنگ پا کر اپنی روح میں سمو کر شعر کو تصویر کا پیکر بخش دیتا ہے۔

غالب کا کلام اردو' جسے ہمارے ملک کے تین بڑے مصوروں چغتائی
حنیف رامے اور صادقین نے مصور کیا ہے' ان تینوں مصوروں کے لیے ایک
چیلنج کی سی حیثیت رکھتا تھا مگر کلام غالب اور اس کی روح ان کے اپنے فن کی
روح کے ساتھ بھی ہم آہنگ تھی۔ اس سلسلے کا پہلا کام مصورِ مشرق ، چغتائی کا
"مرقع چغتائی" ہے۔ جس کا چوتھا ایڈیشن پیش نظر ہے چغتائی نے غالب کے
جن اشعار کو چنا وہ نہ صرف غالب کے کلام میں خاص مقام رکھتے ہیں ـــ بلکہ
چغتائی کے طرزِ فکر' احساس اور فن کے ساتھ بھی ہم آہنگ نظر آتے ہیں۔
"آتے ہیں غیب سے یہ مضامیں خیال میں" "میں نے مجنوں پہ لڑکپن
میں اسد" "بیداں کی ہے دماغ اس کا ہے" "اور مے سے
نشاط کو ہے کس روسیاہ کو" "اور جن دوسرے اشعار کو چغتائی
نے تصویر کا پیکر عطا کیا ہے۔ وہ اس مخصوص جمالیاتی خصوصیت سے متصف
نظر آتے ہیں جو چغتائی کے اپنے مزاج کا حصہ ہے۔ چغتائی نے کلام غالب
کے جمالیاتی پہلو کو ابھارا ہے آنکھوں کو ٹھنڈک بخشنے والے رنگ' ڈوبتی
ہوئی آنکھوں والے چہرے' شب دیجور سے بھی لمبی زلفیں' گل بوٹے' غزال
رم خوردہ محرابیں' گوشہ ہائے چمن اور کسی پھول کی پنکھڑی' کسی پتی کسی
نرم و نازک محراب کے حوالے سے انھوں نے غالب کے مزاج اور اس کے
کلام کی جمالیاتی اقدار کو بڑی کامیابی کے ساتھ تصویر کے پیکر میں ڈھال دیا ہے۔
غالب کے کلام کے حسن احساس اور اس میں چھپے ہوئے پیکر کو تصویر کے روپ
میں ڈھالتے وقت تکمیل کی صورت تک لے جانے میں' چغتائی اپنے مخصوص
رنگوں اور ان خطوط سے کام لیتے ہیں جن کے بارے میں نقادانِ فن متفقہ
رائے رکھتے ہیں کہ ان کے خط' ان کی لکیریں' ان کے نزدیک اور ان کا امتزاج
PERFECTION کی حدوں کو چھو لیتے ہیں

'مرقع چغتائی' میں چغتائی نے کلام غالب کے حسن' جمالیاتی احساس
کو مصور کیا ہے۔

حنیف رامے' کلام غالب کو مصور کرنے سے پہلے محمد حسن عسکری کے
'انتخاب طلسم ہوشربا' کے لیے وہ تصویریں بنا چکے ہیں جنھیں بعض لوگوں نے 'سیاہ
مصوری' کا نام دیا اور تصویروں کو طلسم ہوشربا کے ماحول سے الگ رکھ کر
دیکھا اور جانچا۔ انتخاب طلسم ہوشربا کی تصویریں ـــ طلسم ہوشربا کے ماحول کے
ساتھ اس حد تک ہم آہنگ تھیں کہ طلسم ہوشربا کی ساری روح ان میں منعکس
نظر آتی تھی

حنیف رامے ـــ پاکستان کے تجریدی فنکاروں میں ہراول دستے
کے نامور مصور تسلیم کئے جاتے ہیں مگر ان کا فن ـــ اس حد تک کبھی تجریدیت
کا شکار نہیں ہوا کہ مطلب ہی غتر بود ہو جائے اسلامی فن مصوری کی روایت
ان کے کام میں بڑی واضح طور پر نظر آتی ہے۔ آیات مقدسہ' خطاطی اور تصویریں

میں یہ رنگ یہ ورثہ بڑی نمایاں شکل میں نظر آتا ہے مگر مغرب کی مصوری اور مصوروں کے جدید رجحانات اور نظریات کے ساتھ ان کی ہم آہنگی چغتائی سے کہیں زیادہ واضح ہے۔ چغتائی جدید مصوری کے خواص ہیں مگر ایسے ایسے ہاں رہتے ہیں حنیف رامے اپنے عصری تقاضوں کا کہیں زیادہ شعور رکھتے ہیں اس لئے انھوں نے دیوان غالب کی تصویروں میں جو اسلوب اختیار کیا وہ منفرد اور سب سے الگ تھلگ ہے۔ سادہ خطوط ، سادہ اور تیز (SHARP) کہ جیسے موقلم کے بجائے KNIFE WORK ہو حالانکہ سارا کام موقلم سے ہی کیا گیا ہے بعض تصویریں ـــ ایک ہی خط کی سی ترتیب سے مکمل کی گئی ہیں چغتائی کی طرح انھوں نے غالب کے شعر کے اندر چھپے ہوئے پیکر اور مفہوم کو تصویر کا روپ دیتے وقت ـــ پس منظر میں پھولوں ، عمارتوں اور لینڈ سکیپ وغیرہ سے کام نہیں لیا ہے غالب کی ان تصویروں کے مصور نے اجتہاد اور جدت کو اپنایا ہے اس تخلیقی عمل کی کتنی تہیں اور مراحل ہیں غالب کے کلام سے ہم آہنگی اور اس کی پیکر تراشی ، مصوری کا یہ عمل بڑا تیز (SHARP) اور تیز بیں نگاہ کا کام ہے سچی اور کھلی آنکھ ۔ غالب کے کلام کی روح کو دکھانے کا فرض حنیف رامے نے پورا کیا ہے ۔ غالب کے اشعار کو مصور کرتے وقت وہ جزئیات اور اصل کو ابھارنے والی اردگرد کی چیزوں کا سہارا نہیں لیتے۔ غالب کے کلام کی روح کو پاسے اور اس کی تصویریں پیش کرتے وقت وہ اپنے فن کی باطنی اور (DIRECT - APPROACH -) پر تکیہ کرتے ہیں۔ اور یہ جان لیوا اور نازک کام انھوں نے بڑی خوبی سے انجام دیا ہے۔ ان کے ہاں غالب ـــ کو ایک شاعر ، ایک احساس جمال رکھنے والے انسان کی نظر کے بجائے ایک کھرے مصور کی نظر سے دیکھا گیا ہے جس کی آنکھ غالب کے کلام کی روح میں اتر کر اس رشح کو تصویر میں سمو دیتی ہے

حنیف رامے نے جہاں منفرد فنکارانہ انداز میں غالب کے کلام کو مصور کیا ہے وہاں اپنے فن کو بھی ایک نئی جہت ، وسعت اور بلندی سے بھی ہمکنار کر دیا ہے۔

صادقین کے ذکر سے پہلے میں بھارت کے ایک مصور ستیش گجرال کا مختصر سا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں ستیش گجرال کی بعض تصویریں دیکھنے کا اتفاق مجھے السٹریٹیڈ ویکلی انڈیا کے حوالے سے ہوا اگرچہ یہ تصویریں DETAILED صورت میں نہیں تفصیلی طور پر بھی) یں اس کے فن سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا ۔ اغلباً کتابی صورت میں ستیش گجرال نے غالب کو مصور نہیں کیا مگر غالب کے چند اشعار کی تصویروں کے علاوہ اس نے غالب کا ایک سکیچ بھی بنایا ہے ستیش گجرال نے غالب کے اشعار کے کرب کو جو تصویری پیکر دیا تھا اور وہ ان انتہائی حد تک کامیاب نظر آتا ہے پاکستان میں صادقین نے غالب کی روح اور فن کے کرب کو تصویروں میں پیش کیا ہے

صادقین ـــ CACTUS کی ان گنت تصویروں سے غالب کے کلام تک کئی منزلیں طے کر چکے ہیں مثلاً منگلا ڈیم کا لارڈ وال میورل اور پنجاب پبلک لائبریری کا میورل ان کے فن کی اہمیت کی گواہی دیتے ہیں ـــ غالب کے سلسلے میں ان کا کام پہلی بار غالب صدی کے موقعہ پر یونائیٹڈ بنک کی طرف سے شائع ہونے والے ڈائری میں دیکھا نقوش لاہور کے خاص نمبر سحر لاہور (۱۳۱) میں بھی اور ریاست ہائے غالب میں ان کی تیرہ تصویریں شامل ہیں۔

صادقین ۔ انسانی روح کے کرب کا مصور ہے چغتائی اور حنیف رامے کی طرح اس کا اپنا انداز فکر ، اپنا اسلوب اور اپنا جہان رنگ ہے۔ اس کے خط بھی اس کے اپنے ہیں وہ بڑا اور منفرد مصور ہے۔ وہ تصویروں کو جن رنگوں میں پیش کرتا ہے ان کا اپنا منفرد امتزاج ہے یہ آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتے ہیں یہ اپنے مخصوص علامات کی ہی نشاندہی کرتے ہیں ان رنگوں کی زبان اور باتیں پُر اسراریت رچی ہوتی ہے اس کے ہاں غالب کے اشعار کی تصویر کشی میں جس انسانی پیکر کو پیش کیا گیا ہے اس کے بارے میں ہو جا مصور اسلم کمال لکھتے ہیں ـــ

"یوں تو صادقین نے اپنی شبیہ کے حوالے سے سادگی و پرکاری کے کئی شاہکار تخلیق کیے ہیں لیکن غالب کے باب میں صادقین کی شبیہ حد درجہ مؤثر اور غضب کی معنی آفریں ہے۔ فکر غالب میں صادقین کے چہرے کا رچاؤ اتنا فطری ہے کہ اگر آج غالب کی عکسی و قلمی تصاویر نایاب ہوتیں تو ہم بلا تامل تسلیم کر لیتے کہ مصور کے ذہن پر شاعر کا چہرہ مہرہ نازل ہوا ہے "

صادقین کی ان تصویروں کی یہ تفسیر و تشریح ان کے فنی کمال کی اہمیت کو کہیں زیادہ بڑھا دیتی ہے کیونکہ (اگر) انھوں نے اپنے چہرے

اپنی ذات کو CENTRALISE کر کے غالب کے اشعار کے کرب کو پکڑ دیا ہے تو گویا انھوں نے ہمیں آپ کو غالب کے کلام کی روح میں سمو دیا ہے انسانی بے بسی، کرب اور جان لیوا محسوسات کو صادقین نے غالب کے حوالے سے پیش کیا ہے اور غالب کے کلام کے ایک اہم پہلو کو مصوّر کرتے ہوئے زمان و مکان کی حدوں کو توڑ دیا ہے کرب زمان و مکان کا پابند نہیں ہوتا اور یوں صادقین غالب کے کلام کے ایک آفاقی پہلو کو رنگ و پیکر کے روپ میں ڈھالنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔

جمالی ۔ حنیف رامے ۔ اور صادقین ۔ پاکستان کے تین بڑے فنکاروں نے کلام غالب کو اپنے اپنے احساس، اپنے اپنے رنگوں اور اسلوب میں مصوّر کیا ہے اور یوں ایک ہی شاعر کے کلام سے اپنے اپنے فن کو نئی جلا بخشنے کے ساتھ ساتھ ایک لازوال شاعر کے کلام کو معانی اور رنگوں کی نئی جہتیں بھی دی ہیں ؛

سید محمد حسین رضوی

غالب اور نجوم پر تبادلۂ خیالات

میرا ایک مقالہ "غالب کی صحیح تاریخ پیدائش" کے عنوان سے سہ ماہی مجلہ اردو کراچی کے غالب نمبر (جلد ۴۵ شمارہ ۱/۴) میں شائع ہوا تھا جس میں میں نے غالب کے زائچے کی مدد سے ثابت کیا تھا کہ غالب کی صحیح تاریخ پیدائش ۸ جنوری ۱۷۹۷ء بروز یکشنبہ ہے۔ اس مقالے کے متعلق قاضی عبدالودود صاحب کی رائے معلوم کرنے کے لیے میں نے انہیں ایک خط ہندوستان میں پٹنہ کے پتے پر لکھا تھا جس کا جواب انہوں نے یکم اکتوبر ۱۹۶۹ء کو لکھا تھا۔ ان کے اس خط کا جواب میں نے انہیں ۲۷ دسمبر ۱۹۶۹ء کو دے دیا تھا۔ چونکہ ان دونوں خطوں میں غالب کی نجوم دانی پر تبادلۂ خیالات کیا گیا ہے اس لیے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ان دونوں خطوں کو شائع کرا دیا جائے تاکہ عام پڑھنے والے بھی مستفید ہو سکیں اور انہیں معلوم ہو سکے کہ مرزا غالب علم نجوم کی کتنی بلندی پر پہنچے ہوئے تھے اور انھوں نے علم نجوم کو شعریت کے جامے میں کس قدر شائستہ انداز میں پیش کیا ہے۔

قاضی عبدالودود کا خط

پٹنہ — یکم اکتوبر ۱۹۶۹ء

مکرمی تسلیم، یاد آوری کا شکریہ!

میں نے غالب سینٹری کمیٹی کے انٹرنیشنل سیمینار کا افتتاح کرتے ہوئے کہا تھا کہ اگر کوئی صاحب غالب کے زائچے سے یہ معلوم کریں کہ غالب کی تاریخ ولادت اس کے مطابق کیا ٹھہرتی ہے تو بہت اچھا ہو۔ اس کے کچھ بعد ہی آپ کا مضمون نظر پڑا۔ آپ نے بڑی محنت سے لکھا ہے مگر میں رائے دینے کا اہل نہیں۔ ایک ایسے شخص کی رائے کیا جو علم نجوم سے واقف نہ ہو۔ آپ نے جو کچھ لکھا ہے وہ صحیح ہے تو جو تاریخ ولادت آپ نے زائچے سے نکالی ہے وہ بھی صحیح ہے لیکن یہ امکان باقی رہ جاتا ہے کہ زائچہ ہی غلط ہو۔ بات یہ ہے کہ [illegible] تو اس کے قائل تھے کہ ہمیشہ سچ بولتے ہیں لیکن ضرورت ہو جب بھی دروغ گوئی سے دریغ نہ کرتے تھے۔ غلط سال ولادت بتانے والا شخص غلط زائچہ بھی پیش کر سکتا ہے۔ ماضی حال میں عرشی صاحب کی تحریر نکلی ہے یاد آتا ہے کہ ان کے نزدیک ۸ رجب ۱۲۱۲ھ یوم ولادت ہے۔

میں آپ کے اس خیال سے متفق نہیں کہ غالب علم نجوم سے اچھی واقفیت رکھتے تھے۔ کچھ اصطلاحیں اور کچھ سعد و نحس کے متعلق ضرور انہیں کچھ معلوم تھا۔ علم نجوم کے لیے ریاضی دانی ضروری ہے اور وہ حساب تک سے گھبراتے تھے۔

خیر اندیش

قاضی عبدالودود

قاضی عبدالودود کے نام خط

مارک پور، ۲۷ دسمبر ۱۹۶۹ء

جناب قاضی عبدالودود صاحب

السلام علیکم! آپ کا خط مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۶۹ء موصول ہو چکا ہے۔ آپ نے میری جو ہمت افزائی فرمائی ہے اس کے لیے میں آپ کا ممنون ہوں۔ جہاں تک غالب کی صحیح تاریخ پیدائش کا تعلق ہے وہ از روئے زائچہ غالب ۸ جنوری ۱۷۹۷ء بروز یکشنبہ ہے اور اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ جہاں تک زائچہ غالب کا تعلق ہے وہ بھی از روئے قرائن بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے اور غالب کی پیدائش کے وقت ہی کسی ہوشیار نجومی سے یہ زائچہ بنوایا گیا تھا۔ آپ کے قیاس کے مطابق اگر یہ زائچہ خود غالب ہی نے جھوٹ موٹ بنا لیا ہوتا تو وہ ضرور اس زائچے کو ۸ رجب ۱۲۱۲ھ کے مطابق بناتے تاکہ ان کا بار بار بیان کردہ سال ولادت یعنی ۱۲۱۲ھ صحیح ثابت ہو سکتا بلکہ اس تاریخ کے مطابق وہ یہ بھی ضرور کہتے کہ "میرا یوم پیدائش چہار شنبہ ہے" تاکہ ان کے جھوٹ کو مزید تقویت حاصل ہو سکتی۔ غالب اگر اپنے جھوٹ کو باقاعدہ طور پر سچ کر کے دکھانا چاہتے تو وہ ایسا کرنے کی اہلیت رکھتے تھے اور ہر تاریخ و سن کا زائچہ

جا سکتے تھے لیکن انھوں نے ایسا نہیں کیا یہی ان کی نیک نیتی کا سب سے بڑا ثبوت ہے انھوں نے اپنا یوم پیدائش بھی یکشنبہ ہی بتایا ہے

حقیقت یہ ہے کہ غالب نے ہر جگہ اپنے زائچہ کو صحیح طور پر پیش کیا ہے اور اس کے مطابق اپنا یوم ولادت بھی یکشنبہ بتایا ہے جو صحیح ہے بلکہ ۸ رجب کی تاریخ بھی صحیح بتائی ہے۔ مگر سن ولادت میں ایک عدد زیادہ ہو گیا ہے یعنی ۱۲۱۱ھ کے بجائے ۱۲۱۲ھ بتا دیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کسی مصلحت یا غلط فہمی کی بنا پر غالب سے یہ لغزش ہو گئی ہے جو قابل معافی ہے اگر آپ کی یہ بات صحیح بھی مان لی جائے کہ ضرورت نہ ہوتے ہوئے غالب دریغ کرتے تھے تو بھی صرف اتنا ہی کہا جا سکتا ہے کہ انھوں نے اپنے سن ولادت میں ایک سال ہجری سال کم کر کے بتائی تھی یہ ہرگز نہیں کہا جا سکتا کہ انھوں نے زائچہ بھی غلط پیش کیا تھا، تاریخ بھی غلط بیان کی تھی اور دن بھی غلط بتایا تھا۔ مجھے علم نجوم میں جو ذاتی تجربہ حاصل ہے اس کی بنا پر میں یہ بات بڑے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ مذکورہ بالا زائچہ غالب بالکل صحیح ہے اور اس زائچہ کو غالب نے نہیں بنایا بلکہ غالب کی پیدائش کے موقع پر ہی کسی مستند منجم نے بنایا تھا۔ دراصل یہ زائچہ ۸ رجب ۱۷۹۷ء کے مطابق ہے اور یہی غالب کی صحیح تاریخ پیدائش ہے

مولانا امتیاز علی عرشی نے مجھے بھی ایک خط لکھا تھا جس میں انھوں نے اپنی اسی تحریر کی ایک نقل بھی بھیجی تھی جس کا حوالہ آپ نے اپنے خط میں دیا ہے۔ عرشی صاحب نے محض رجب ۱۲۱۲ ہجری اور یکشنبہ کی آسان مطابقت کرنے کے لیے ۸ رجب ۱۲۱۲ھ کا قیاس پیش کیا ہے اور زائچہ کی باقی تمام تفصیلات کو نظر انداز کر دیا ہے لیکن قیاس پھر قیاس ہے اور حقیقت پھر حقیقت ہے۔ قیاسات ہمیشہ متعدد اور متضاد ہوتے رہتے ہیں لیکن حقیقت کبھی تبدیل نہیں ہوتی۔ عرشی صاحب نے اپنے اس قیاس کے بارے میں میری رائے طلب کی تھی، لہٰذا میں نے تفصیل کے ساتھ لکھ دیا تھا کہ ان کا قیاس بالکل غلط ہے اور غالب کی صحیح تاریخ پیدائش ۸ رجب ۱۲۱۲ھ نہیں ہے بلکہ ۸ رجب ۱۲۱۱ ہجری ہے۔ ہمارے سامنے زیادہ سے زیادہ صرف دو موقف ہو سکتے ہیں اگر ہم زائچہ کو بنیاد بنائیں تو غالب کی تاریخ پیدائش ۸ جنوری ۱۷۹۷ء مطابق ۸ رجب ۱۲۱۱ھ بروز یکشنبہ ہوتی ہے اور اگر ہم زائچہ کو نظر انداز کر کے اور یکشنبہ کو بھی نظر انداز کر کے صرف غالب کے بیان کو بنیاد بنائیں تو ان کی تاریخ پیدائش ۲۷ دسمبر ۱۷۹۷ء مطابق ۸ رجب ۱۲۱۲ھ بروز چہار شنبہ ہوتی ہے۔ ان دو امکانات کو چھوڑ کر کوئی تیسرا امکان نہیں ہے لیکن زیادہ صحیح اور قوی امکان یہی ہے کہ غالب کی صحیح تاریخ پیدائش صرف اور صرف ۸ رجب ۱۲۱۱ھ ہی ہو سکتی ہے۔ عرشی صاحب کا خط اور میرا جواب، یہ دونوں تحریریں ماہنامہ ماہ نو کراچی کی فروری ۱۹۷۰ء کی اشاعت میں شائع ہوئی ہیں آپ ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

اب رہا یہ سوال کہ غالب علم نجوم سے اچھی واقفیت رکھتے تھے یا نہیں تو اس کا جواب میں نے اپنے اس مقالے میں دے دیا ہے جو ساہی "اردو" کراچی کے غالب نمبر حصہ دوم میں "اوج قبول" کے عنوان سے شائع ہوا ہے اور جس میں مدلل طور پر یہ ثابت کیا گیا ہے کہ غالب علم نجوم میں ید طولیٰ رکھتے تھے میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ میرے اس مقالے کو ضرور شرف مطالعہ بخشیں تاکہ آپ کو میرے دعوے کی حقیقت کا علم ہو جائے جہاں تک میں سمجھتا ہوں یہ ہوائی سب سے پہلے مولانا الطاف حسین حالی نے اڑائی تھی کہ غالب علم نجوم سے بہت کم واقف تھے انھوں نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب یادگار غالب میں ایک مقام پر مرزا غالب کے بارے میں لکھا تھا کہ "علم نجوم سے کسی قدر اور اس کی اصطلاحات سے پوری واقفیت ان کو تھی چنانچہ ان کی نظم فارسی میں جا بجا اس کا کافی ثبوت ملتا ہے"۔ حالی کی اس ناقص تحریر ہی کا یہ اثر تھا کہ ایک صدی گزر جانے کے باوجود کسی نے غالب کے علم نجوم کی حقیقت کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی اور صرف اسی گمراہ کن بات پر ایمان رکھا کہ غالب علم نجوم سے کسی قدر واقف تھے "حالانکہ ان کے سیکڑوں اشعار واضح طور پر ان کے فارسی کلام میں موجود ہیں حالی نے یہ بات بھی بڑی عجیب لکھی ہے کہ غالب علم نجوم سے تو قدرے واقف تھے لیکن اصطلاحات نجوم سے مکمل طور پر واقف تھے سوچنے کی بات ہے کہ ہر علم کا دار و مدار اس کی اصطلاحات علمیہ کی پوری واقفیت ہی سے اس علم کی واقفیت کا اندازہ لگایا جاتا ہے اگر کوئی شخص کسی علم کی تمام اصطلاحات سے پوری طرح واقف ہے تو لازمی طور پر وہ شخص اس علم کی حقیقت سے بھی کما حقہ واقف ہوگا۔ یہ کس طرح ممکن ہے کہ غالب اصطلاحات نجوم پر تو عبور کامل رکھتے ہوں لیکن علم نجوم سے اچھی طرح واقف نہ ہوں دراصل بات یہ ہے کہ حالی خود بھی علم نجوم سے واقف نہیں تھے

اس لیے وہ غالب کا مجموعۂ کلام سمجھنے سے قاصر رہے۔ انھیں غالب کے فارسی کلام میں جا بجا اصطلاحات نجوم تو نظر آتی ہوں گی لیکن ان اصطلاحات نجوم کی تہ میں چھپے ہوئے علم نجوم کے اسرار و رموز تک ان کی نظر نہیں پہنچ سکی۔ انھوں نے غالب کو عملی طور پر کبھی ہر کس و ناکس کا زائچہ بناتے ہوئے یا اکثر و بیشتر منجمانہ پیشگوئیاں کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہوگا۔ اسی لیے انھوں نے بغیر سوچے سمجھے یہ لکھ دیا کہ وہ علم نجوم سے قدرے اور اصطلاحات نجوم سے پوری طرح واقف تھے۔ حالی کے اس جملے میں زبردست تضاد ہے۔ اصطلاحات نجوم سے پوری طرح وہی واقف ہو سکتا ہے جو علم نجوم سے بھی پوری طرح واقف ہو ورنہ اصطلاحات نجوم کے صرف لغوی معنی یاد کر لینے کو پوری طرح واقف ہونا نہیں کہہ سکتے۔ مثال کے طور پر علم نجوم کی مندرجہ ذیل چند اصطلاحات کو لیجیے جو غالب نے جگہ جگہ بیساختہ طور پر نہایت برمحل استعمال کی ہیں یعنی حمل، ثور، جوزا، سرطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، حوت (یہ بارہ برج ترتیب وار ہیں) شمس، قمر، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، زحل (یہ سات سیارے ترتیب وار ہیں) خواص بروج، خواص سیارگاں، زائچہ، خانہ ہائے زائچہ، منازل قمر، طالع، غارب، وتد، زائل، مائل، ناظر، ساقط، شہود، عدم، افلاک سیارگاں، فلک ثوابت، کوکب، اوج قبول، اقبال قبول، غریب، تقسیم، انظار سیارگاں، تسدیس، تربیع، تثلیث، تنصیف، شرف، ہبوط، اوج، حضیض، بیت، وبال، تمزیج سیارگاں، خداوند طالع، خدائے خانہ، سعدین، نحسین، نیرین، تسمائے جوزا، اورنگ ماہ، اکلیل کیواں، تحت الشعاع، اجتماع، ثریا، سعد ذابح، کفۂ میزان، بنات النعش، سہیل، نحس اصغر، نحس اکبر، سعد اصغر، سعد اکبر، قران سعدین، قران نحسین، ساغر خورشید، خنجر مریخ، سیر ثوابت، نشان گاہ ثور، نیش عقرب، قمر در عقرب، ماہ بہ ثور، کیواں بہ میزان، دو عشرت گاہ زہرہ، ساز ناہید، طیلسان مشتری، زہرہ حوتی، برجیس سرطانی وغیرہ وغیرہ۔

بقول مولانا حالی مندرجہ بالا اصطلاحات نجوم سے مرزا غالب پوری طرح واقف تھے جیسا کہ ان کی فارسی و اردو نظم و نثر سے واضح ہوتا ہے۔ بالفاظ دیگر حالی اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں کہ غالب اچھی طرح جانتے تھے کہ بروج کیا ہوتے ہیں اور ان کے خواص کیا ہیں، سیاروں کی حقیقت کیا ہے اور ان کی خصوصیات کیا ہیں، ہیئت افلاک کس طرح سمجھی گئی ہے اور ترتیب سیارگاں کیونکر قائم ہوئی ہے۔ طالع کسے کہتے ہیں اور اس کا استخراج کس طرح کیا جاتا ہے، زائچہ کیا ہوتا ہے اور کس طرح بنایا جاتا ہے۔ زائچے کے مختلف خانوں کی کیا اہمیت ہے اور ان خانوں میں مختلف بروج و سیارگاں کی موجودگی سے حیات انسانی پر کیا کیا اثرات پڑتے ہیں، تقویم سیارگاں کا استخراج کس طرح ہوتا ہے اور خانہ ہائے زائچہ کا تعین کس طرح کیا جاتا ہے، اوج قبول و اقبال قبول وغیرہ مخصوص اتصالات سیارگاں کیا ہوتے ہیں اور ان کی مدد سے کیا کیا پیش گوئیاں کی جا سکتی ہیں، قران سعدین سے کیا کیا برکتیں حاصل ہوتی ہیں اور قران نحسین سے کیا کیا آفتیں نازل ہوتی ہیں، مشاہدۂ فلک کس طرح کیا جاتا ہے اور ثوابت و سیارے سے کس طرح روشناسی ہو سکتی ہے، سیر ستارہ کیا ہوتی ہے اور گردش چرخ نیلگوں کس طرح معلوم کی جا سکتی ہے، شہاب ثاقب کی کیا ماہیت ہے اور اختر دنبالہ دار کی کیا حقیقت ہے، سورج گرہن اور چاند گرہن کس طرح ظہور میں آتے ہیں اور ان سے کیا سبق حاصل کیا جا سکتا ہے، قمر در عقرب کی ساعت کس لیے نحس اثر دکھاتی ہے اور نیش عقرب پر پہنچ کر قمر کی اذیت کیوں بڑھ جاتی ہے، سہیل یمانی کی شعاعوں میں کیا اثرات پنہاں ہیں اور بنات النعش کے عریاں ہونے میں کیا راز پوشیدہ ہے، اجرام سماوی کی اصلیت کیا ہے اور حادثات زمینی سے ان کا کیا تعلق ہے وغیرہ وغیرہ۔ مولانا حالی کے قول کے مطابق غالب مندرجہ بالا تمام حقائق سے پوری طرح واقف تھے تو پھر ساتھ ہی ساتھ یہ کہنا کہ وہ علم نجوم سے "قدرے" واقف تھے کوئی معنی نہیں رکھتا۔ اگر مولانا حالی زندہ ہوتے تو میں ان سے دست بستہ عرض کرتا کہ قبلہ و کعبہ اس "پوری واقفیت" ہی کا نام تو علم نجوم رکھا گیا ہے لہٰذا یہ ماننا پڑے گا کہ غالب علم نجوم سے کماحقہ واقف تھے۔

اب رہا آپ کا یہ خیال کہ "علم نجوم کے لیے ریاضی دانی ضروری ہے اور وہ حساب تک سے گھبراتے تھے" تو اس کے لیے میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ علم نجوم کے لیے ریاضی دانی ضروری نہیں ہے بلکہ صرف جمع، تفریق، ضرب اور تقسیم کی معمولی سی واقفیت کافی ہے۔ جس علم کے لیے ریاضی دانی ضروری ہوتی ہے اس کو علم ہیئت کہتے ہیں جسے انگریزی میں ایسٹرونومی کہا جاتا ہے، اور جس علم کے لیے معمولی سی حساب دانی کافی ہے وہ علم نجوم کہلاتا ہے جسے انگریزی میں ایسٹرولوجی کہتے ہیں۔ بعض اوقات ہم لوگ غلطی سے علم ہیئت کو بھی علم نجوم سمجھ لیتے ہیں۔ علم نجوم کے ضروری حسابات کرنے کے لیے ہر سال

مختلف جنتریاں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ جن کو علم ہیئت کی مدد سے بنایا جاتا ہے
اور مختلف ہیئت دانوں کے ناموں سے مشہور ہوتی ہیں، لیکن علم نجوم کے شائقین
کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ اس قسم کی جنتریاں بنا سکتے ہوں بلکہ نجومی لوگ
تو ان شائع شدہ جنتریوں کی مدد سے ہی ہر ساعت زائچہ باآسانی بنا لیتے ہیں
کیونکہ ان جنتریوں میں سال بھر کے لیے تقویم سیارگان وغیرہ کا یومیہ
اندراج کر دیا جاتا ہے اور رفتار سیارگان وغیرہ بھی درج کر دی جاتی ہے
غالب نے اپنے متعلق ہیئت داں ہونے کا دعویٰ کبھی نہیں کیا جس کے لیے ریاضی
دانی ضروری ہوتی ہے بلکہ انھوں نے تو ہمیشہ اپنے آپ کو محض ایک نجومی
اور صرف "رمز شناس ثوابت و سیار" ہی ظاہر کیا ہے، جس کے لیے ریاضی
دانی ضروری نہیں ہے انھوں نے مختلف زائچے بھی پیش کیے ہیں کئی پیشگوئیاں
بھی کی ہیں اور ثوابت و سیارے پر تبصرے بھی کیے ہیں جس سے ان کی نجوم
دانی مکمل طور پر ثابت ہو جاتی ہے یہ دوسری بات ہے کہ علم ہیئت سے بھی
وہ بالکل نابلد نہیں تھے بلکہ اس علم کے بہت سے مبادی اصولوں سے بھی
وہ صحیح طور پر واقف تھے جیسا کہ اُن کے بعض فارسی اشعار اور فارسی نثر
سے ظاہر ہوتا ہے۔ عمر خیام بھی ایک بہت بڑا ہیئت داں تھا اور اسی نے
جدید تقویم کی بنیاد ڈالی تھی جو جلالی تقویم کے نام سے آج بھی ایران میں رائج
ہے وہ نجوم سے بھی واقف تھا لیکن وہ مرزا غالب کی طرح ہیئت و نجوم
کو شعریت کا جامہ پہنانے سے قاصر رہا۔ حکیم مومن خاں مومن بھی علم نجوم
سے واقف تھے لیکن وہ بھی نجوم کو شاعری میں نہ سمو سکے۔ نجوم کو شاعری میں
اور شاعری کو نجوم میں مدغم کرنے کا یہ اعزاز تو قدرت نے صرف اسد اللہ خاں
غالب ہی کے لیے مخصوص کر رکھا تھا۔ نہ غالب سے پہلے کوئی اس فن میں اتنا
کمال حاصل کر سکا اور نہ غالب کے بعد کسی کو یہ فضیلت نصیب ہو سکی "شعر و نجوم"
کا یہ مخصوص فن غالب ہی نے شروع کیا اور غالب ہی پر ختم ہو گیا

میرا دعویٰ بھی صرف اتنا ہی ہے کہ غالب کو علم نجوم میں زبردست مہارت
حاصل تھی جس کا صحیح اندازہ صرف وہی شخص کر سکتا ہے جو خود بھی علم نجوم میں اسی
پائے کی مہارت رکھتا ہو جتنی غالب کو تھی جس طرح ایک ڈاکٹر کی قابلیت کا اندازہ
صرف ایک ڈاکٹر ہی لگا سکتا ہے، یا ایک انجینئر کی قابلیت کو صرف ایک انجینئر
ہی سمجھ سکتا ہے، اسی طرح ایک نجومی کی مہارت کو صرف ایک نجومی ہی پہچان
سکتا ہے اس پہچان کے لیے کسی لمبی چوڑی بحث کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ صرف
چند علمی اصطلاحات کے صحیح اور برمحل استعمال ہی سے انسان کی فنی اہلیت
کا پتا چل جاتا ہے، لیکن جو شخص خود اس فن سے ناواقف ہو وہ اُسے محض
ایک معمولی گفتگو سمجھے گا یہی حال غالب اور مولانا حالی کا ہے اگر حالی بھی
علم نجوم کے ماہر ہوتے تو وہ غالب کے صرف ان دو شعروں ہی کو دیکھ کر
غالب کی نجوم دانی پر ایمان لے آتے جن کا حوالہ انھوں نے اپنی مشہور کتاب
یادگار غالب میں دیا ہے حالی نے ان دونوں فارسی اشعار کا اُردو ترجمہ بھی
پیش کیا ہے اور ان اشعار کے معنی و مطلب پر تبصرہ بھی کیا ہے لیکن چونکہ
حالی علم نجوم سے ناواقف تھے اس لیے وہ ان اشعار کے عمیق مفہوم تک نہیں
پہنچ سکے بلکہ انھوں نے سطحی باتوں پر ہی اکتفا کیا ذیل میں یادگار غالب سے
اقتباس پیش کروں گا تاکہ آپ کو یہ معلوم ہو سکے کہ حالی ان اشعار کو کس حد تک
سمجھ سکے تھے، اس کے بعد میں ان اشعار کی مزید تشریح پیش کروں گا، تاکہ
آپ سمجھ جائیں کہ نجومی اعتبار سے غالب کا علم کس پائے کا تھا اور ان اشعار
میں کیا کیا معنی لطیف پوشیدہ ہیں جن تک مولانا حالی کی نظر نہ پہنچ سکی اگر
مولانا حالی ان نکتوں کو سمجھ لیتے تو یقیناً انھیں اپنی رائے تبدیل کرنی پڑتی اور کہنا
پڑتا کہ غالب علم نجوم میں منتہی تھے اور جب حالی اپنی رائے تبدیل کر لیتے تو پھر
آج کسی کو یہ کہنے کی جرأت نہ ہوتی کہ غالب علم نجوم سے قطعی ناواقف تھے

اب سخن گسترانہ بات آ پڑی ہے تو مجبوراً مجھے تھوڑی سی خود ستائی
بھی کرنی پڑے گی تاکہ میرے اس مقالے کی افادیت و اہمیت پر کچھ روشنی پڑ سکے
حالانکہ میں انجینئر ہوں اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے انجینئرنگ کی ڈگری
حاصل کی ہے، لیکن میں نے سنسکرت زبان کا بھی باقاعدہ اکتساب کیا ہے یعنی
"شاستری" ہوں سنسکرت کا تمام علمی و ادبی خزانہ میری دسترس میں ہے
خصوصاً جیوتش کی تمام مستند کتابوں کا عمیق مطالعہ کر چکا ہوں یعنی "جیوتش
اچاریہ" ہوں۔ عربی اور فارسی زبانوں پر بھی قدرت حاصل ہے۔ خصوصاً علم
ہیئت و نجوم کی تمام مستند کتابوں کو بغور پڑھ چکا ہوں اور سمجھ چکا ہوں حال
ہی میں ابوریحان محمد البیرونی کی ایک نایاب کتاب "غرۃ الزیجات" پر میں نے
ریسرچ کی ہے جو حیدرآباد دکن سے انگریزی کے سہ ماہی رسالہ "اسلامک کلچر" میں
بالاقساط شائع ہو رہی ہے البیرونی کی یہ کتاب عربی میں ہے اور علم ہیئت و
نجوم پر ہے۔ میں علم ریاضی اور مشاہدۂ فلک سے بھی اچھی طرح واقف ہوں
اور سائنس کے جدید انکشافات پر بھی نظر رکھتا ہوں۔ میری زندگی کا بیشتر حصہ

علم ہیئت و نجوم کے راز ہائے سربستہ معلوم کرنے میں گزرتا ہے اور اسی میں عمر
میں گزر رہا ہے۔ میں نے ابتدائی معیار دور بین ہزاروں زائچے اور جنم پتریاں
بنا چکا ہوں اور لوگوں کی قسمتوں کا حال معلوم کر چکا ہوں لیکن یہ سب بہت
معمولی چیزیں ہیں اور اب آہستہ آہستہ اُس بلندی تک پہنچ رہا ہوں
جس بلندی پر مرزا غالب بہت پہلے پہنچ چکے تھے۔ یہ وہ بلندی ہے جہاں
پہنچ کر ایک منجم تو اب ستاروں کی مدد سے انسانی قسمتوں کا حال معلوم کرنے
کے بجائے فکر انسانی کی مدد سے ثوابت و سیار کی قسمتوں کا حال معلوم کرنے
لگتا ہے۔ بہر حال تفہیمی اعتبار سے میں اب اس مقام پر ہوں جہاں سے مجھے
مرزا غالب کا معجزانہ مقام صاف نظر آ رہا ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص مرزا غالب
کی معجزانہ عظمت کا صحیح اندازہ لگانا چاہتا ہے اور اُن کی عظمت کے تفہیمی
پہلوؤں کو کما حقہ سمجھنا چاہتا ہے تو اسے علم نجوم کے کم از کم اس مقام تک ضرور
پہنچنا پڑے گا جس مقام پر میں ہوں ورنہ خاطر خواہ نتائج حاصل نہیں ہوں گے
بیچارے مولانا حالی جو کچھ سمجھ سکے وہ انھوں نے لکھ دیا۔ اس میں اُن کا بھی
کوئی قصور نہیں ہے کیونکہ وہ علم ہیئت و نجوم کی اُس بلندی پر نہیں تھے جہاں
سے غالب کے معجزانہ کلام کے ستاروں کا اچھی طرح مشاہدہ کر سکتے۔

اب میں ذیل میں یادگار غالب سے اس عبارت کا اقتباس پیش کرتا
ہوں جس میں مولانا حالی نے غالب کے دو معجزانہ اشعار پر اپنی استعداد کے مطابق
تبصرہ کیا ہے:۔

ہر یکے نا محرم غیر و ہر یکے نازاں بخویش
لولیے را در دو عشرتگہ دو مہماں دیدہ ام
ہرگز اے ناداں بہ رسوائی مبندی دل کہ من
ماہ را در ثور و کیواں را بہ میزاں دیدہ ام

ان دونوں شعروں کا سمجھنا کسی قدر نجوم کی اصطلاحات جاننے پر
موقوف ہے۔ منجموں نے دور فلک کو بارہ حصوں پر تقسیم کیا ہے جن میں
سے ہر ایک حصہ کو بُرج کہتے ہیں اور ان کے نام یہ ہیں۔ حمل، ثور، جوزا،
سرطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، حوت۔ ان میں سے
ہر ایک برج کسی نہ کسی ستارے کا خانہ کہلاتا ہے یا وبال مثلاً جدی و
دلو زحل کے خانے اور شمس و قمر کے وبال ہیں اور برعکس اس کے اسد و
سرطان شمس و قمر کے خانے اور زحل کے وبال ہیں۔ اسی طرح ہر برج ایک
سیارہ کا خانہ اور دوسرے کا وبال ہے۔ ثور و میزان جن کا دوسرے شعر
میں نام آتا ہے یہ دونوں زہرہ کے خانے ہیں اور ثور کے تین درجے
چاند کے شرف اور میزان کے اکیس درجے زحل کے شرف کے مقام ہیں۔
شاعر کا مطلب یہ ہے کہ میں نے چاند کو اس کے شرف کے مقام یعنی ثور میں
اور کیوان یعنی زحل کو اس کے شرف کے مقام (یعنی میزان) میں دیکھا اور
چونکہ ثور اور میزان زہرہ کے خانے ہیں اس لیے اس مطلب کو اس طرح
ادا کرتا ہے کہ میں نے ایک لولی (رنڈی) یعنی زہرہ کی دو عشرت گاہوں یعنی
ثور و میزان میں دو ایسے مہمان دیکھے ہیں کہ ہر ایک دوسرے کے حال سے
بے خبر اور ایک اپنے حال میں خوش ہے کہ میرے سوا کوئی دوسرا زہرہ کی
عشرت گاہ میں نہیں ہے۔ پھر دوسرے شعر میں دفع دخل مقدر کرتا ہے۔
اور کہتا ہے کہ اس بیان کو کسی بُرے معنی پر محمول نہ کرنا چاہیے بلکہ مطلب یہ
ہے کہ میں نے ماہ کو ثور میں اور زحل کو میزان میں دیکھا ہے (یادگار غالب)

مندرجہ بالا اشعار کا صحیح لطف لینے کے لیے یہ بہتر ہوگا کہ ہم غالب
کی تخیل کے ان ارتقائی مدارج کا کچھ اندازہ لگانے کی کوشش کریں جن کی بدولت
یہ عدیم المثال اشعار معرض شہود پر آ سکے۔ یہ اشعار غالب کے ایک ترکیب بند
سے لیے گئے ہیں۔ اس پہلے بند میں کل دس اشعار ہیں اور پورے ترکیب
بند میں نو بند ہیں۔ یہ پورا ترکیب بند مولائے کائنات امام اوّل علی ابن ابی طالب
علیہ السلام کی شان میں ہے۔ اس پہلے بند میں صرف ایک بنیادی تخیل پیش کرنے
کی کوشش کی گئی ہے، اور وہ یہ کہ "میں بڑا سحر خیز واقع ہوا ہوں" اپنے
اس بیان کی تصدیق کے لیے غالب نے بہت سی ایسی باتیں بتانی شروع کی
ہیں جن سے صرف سحر خیز لوگ ہی اچھی طرح واقف ہو سکتے ہیں۔ اپنی اس
کوشش میں ان کی تخیل آسمان کے ستاروں اور سیاروں پر بھی پہنچی اور
انھوں نے چاہا کہ اپنے بیان کی تصدیق کے لیے ہیئت افلاک و مشاہدۂ
سیارگاں کا کوئی ایسا نقشہ پیش کیا جائے جو صرف صبح صادق کے وقت
ہی نظر آ سکتا ہو۔ نہ اس سے پہلے نظر آ سکتا ہو نہ اس کے بعد۔ اس مقصد کے
لیے جب انھوں نے غور کیا تو انھیں معلوم ہوا کہ طلوع صبح صادق کے
آس پاس اگر کوئی ایک سیارہ (بجز شمس کے) افق مغرب کے قریب
ہو اور کوئی دوسرا سیارہ (بجز شمس کے) پہلے سیارے سے پیچھے ہو تو

میں بھی ہو اور افق مشرق میں بھی ہو تو وہ آسمانی نقشہ ایسا ہوگا کہ اسے سحر خیزی
کے ثبوت میں پیش کیا جا سکتا ہے یعنی صبح کے وقت اگر کوئی سیارہ افق کی طرف
کسی برج میں نظر آئے اور کوئی دوسرا سیارہ افق مغرب کی طرف اس برج سے
چھٹے برج میں نظر آئے تو یہ ایک ایسا آسمانی منظر ہوگا جسے پیش کرنے سے غالب
کے بیان کی تصدیق ہو سکتی ہے کہ واقعی وہ سحر خیز ہیں چونکہ صبح صادق کے آس
پاس کا وقت پیش کرنا منظور ہے اس لیے اس آسمانی نقشے کے لیے یہ بھی
ضروری ہے کہ اس وقت شمس کے طلوع ہونے میں کافی دیر ہو اور وہ افق
مشرق سے کافی نیچے ہو یعنی جس برج میں مشرقی سیارہ ہو اس برج سے
اگلے برج میں شمس کو ہونا چاہیے بالفاظ دیگر جس برج میں مغربی سیارہ ہو
اس برج سے چھٹے برج میں مشرقی سیارہ ہونا چاہیے اور اس سے اگلے برج میں
یعنی مغربی سیارہ کے برج سے ساتویں برج میں شمس ہونا چاہیے ملحوظ رہے کہ
تمام سیارے کافی روشن ہوتے ہیں اور آسمان پر بڑی آسانی سے نظر آ جاتے
ہیں بشرطیکہ دیکھنے والے کو مختلف سیاروں کی پہچان ہو اور وہ سیاروں اور
ستاروں میں تمیز کر سکے مندرجہ بالا آسمانی نقشہ پیش کرنا غالب کے لیے
بہت آسان تھا کیونکہ مختلف برج اور مختلف سیاروں کو باری باری منتخب
کر کے سیکڑوں بلکہ ہزاروں ایسے نقشے پیدا کیے جا سکتے تھے جس میں ایک
سیارہ دوسرے سیارہ کے برج سے چھٹے برج میں واقع ہو اور شمس اس سے ساتویں
برج میں واقع ہو۔ مثلاً غالب یہ کہہ سکتے تھے کہ میری سحر خیزی کا ایک ثبوت یہ
بھی ہے کہ جب میں بیدار ہو کر آسمان پر نظر ڈالتا ہوں تو مریخ کو برج جوزا میں
اور مشتری کو (اس برج سے چھٹے برج یعنی) برج عقرب میں دیکھتا ہوں جبکہ
شمس (اس برج سے ساتویں برج یعنی) برج قوس میں افق مشرق سے کافی نیچے
ہوتا ہے اور نظروں سے اوجھل ہوتا ہے چونکہ غالب صبح صادق کا ذکر کر رہے
ہیں اس لیے اس وقت شمس تو لازمی طور پر افق مشرق سے کافی نیچے ہی ہوگا
اس لیے اگر شمس کے ذکر کو مقدر سمجھ کر نظر انداز کر دیں اور صرف اس وقت نظر
آنے والے دونوں سیاروں کا ذکر کریں تو صرف اتنا کہہ دینا کافی ہوگا کہ میں
مریخ کو جوزا میں اور مشتری کو عقرب میں دیکھتا ہوں لیکن چونکہ تنجیمی اعتبار سے
جوزا اور عقرب میں کوئی خاص تعلق نہیں ہے اور مریخ و مشتری میں بھی کوئی خاص
مناسبت نہیں ہے اس لیے غالب نے ان کا ذکر نہیں کیا بلکہ اس قسم کے باقی نقشوں
کو بھی نظر انداز کر دیا۔ چونکہ وہ اپنے بیشمار کلام میں رنگینی، لطافت اور مزاح بھی
پیدا کرنا چاہتے تھے اس لیے انھوں نے بڑی کاوش کے بعد برج ثور کو منتخب کیا
اور پھر اس برج سے چھٹے نمبر پر آنے والے برج میزان کو منتخب کیا اس کے
بعد انھوں نے ثور میں ماہ کو دیکھنا مناسب سمجھا اور میزان میں کیوان یعنی زحل کو
دیکھنا مناسب سمجھا، لہٰذا شمس کا مقام خود بخود برج عقرب میں پہنچ جاتا ہے۔
کیونکہ یہ برج میزان سے اگلا برج ہے اور ثور سے ساتواں برج ہے اس
انتخاب برج و سیارگاں کے بعد غالب نے اپنی سحر خیزی کے ثبوت میں یہ کہنا پسند
کیا کہ میں نے ماہ کو ثور میں دیکھا ہے اور کیوان کو میزان میں دیکھا ہے۔

اس انتخاب کی تنجیمی خوبیوں کو بیان کرنے سے پہلے آپ یہ سمجھ لیجیے کہ اس
آسمانی نقشے میں یہ خاص بات ہے کہ ستاروں اور سیاروں کا یہ منظر صبح
صادق کے آس پاس ہی نظر آ سکتا ہے اور چونکہ ماہ اور شمس ایک دوسرے کے
تقریباً مقابل ہوں گے اس لیے ہجری تاریخوں کے لحاظ سے تیرھویں یا چودھویں
رات کا چاند اپنی پوری تابانی کے ساتھ افق مغرب کی طرف نظر آ رہا ہوگا ایسے طلوع
سیارگاں کے وقت اگر غالب صبح صادق سے بہت پہلے بیدار ہوں گے تو اس وقت
تک کیوان افق سے طلوع نہیں ہوا ہوگا بلکہ صرف ماہ افق مغرب کے قریب نظر
آئے گا، اور اگر غالب صبح صادق کے کافی دیر بعد بیدار ہوں گے تو کیوان طلوع
تو ضرور ہو چکا ہوگا لیکن اس کی روشنی اتنی ماند پڑ چکی ہوگی کہ وہ نظر آنے کے
قابل نہ ہوگا بلکہ ماہ بھی افق مغرب میں غروب ہو چکا ہوگا اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر
ماہ در ثور اور کیوان در میزان بیک وقت نظر آئیں درحالیکہ شمس در عقرب ہو تو
یقیناً وہ صبح صادق کے آس پاس کا ہی وقت ہوگا یہی بات ثابت کرنے کے لیے
غالب نے کہا ہے کہ میں وہ سحر خیز ہوں کہ ماہ در ثور اور کیوان در میزان کو بیک
وقت دیکھ لیتا ہوں مندرجہ ذیل زائچہ سحر خیزی سے اس بات کی اور زیادہ وضاحت
ہو جائے گی کہ غالب کیا کہنا چاہتے ہیں اور کس انداز سے کہنا چاہتے ہیں یہ زائچہ
سحر خیزی محض قیاس کی بنیاد پر بنایا گیا ہے اور یہ زائچہ اس آسمانی نقشے کو ظاہر کرتا
ہے جس کا انتخاب غالب نے اپنے مذکورہ بالا اشعار میں کیا ہے اس زائچہ میں صرف
ان تین سیاروں کو (یعنی ماہ، کیوان اور شمس کو) دکھایا گیا ہے جن کا تعلق مطلعہ
کے اشعار سے ہے باقی سیارے کسی خانے میں بھی ہوں ان سے کوئی فرق
نہیں پڑتا اس لیے انھیں زائچہ میں نہیں دکھایا گیا صرف زہرہ کو دکھایا گیا ہے
جس کا ذکر بعد میں کیا جائے گا۔ زائچہ کا طالع برج میزان ہے جس کا افق مشرق کی
طرف اس برج کے ابتدائی حصہ میں نظر آ رہا ہے۔ ماہ برج ثور کے ابتدائی حصے میں

جہاں افق مغرب کی طرف غروب ہونے والا ہے۔ شمس برج عقرب میں ہے اور اس برج کا کافی حصہ طے کر چکا ہے۔ زہرہ برج سنبلہ کے آخری حصہ میں جہاں افق مشرق میں ستارہ سحری کی حیثیت سے نظر آ رہا ہے۔ یہ جنم کنڈلی یا زائچہ سحر خیزی ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔

اس عالم کے اس انتخاب کی مزید تشریح کو سمجھنے کے لیے مندرجہ ذیل اصطلاحات نجوم کو اچھی طرح سمجھ لینا ضروری ہے۔ وہ اصطلاحات نجوم یہ ہیں بیت، شرف، نظر اور حیثیت۔ ساتوں سیاروں میں سے ہر ایک سیارہ ایک یا دو برج کا مالک ہوتا ہے اور وہ برج یا بروج اس سیارے کے بیت یعنی عشرت گاہ کہلاتے ہیں۔ اس طرح کل بارہ بروج سات سیاروں میں تقسیم کر دیے گئے ہیں۔ لہٰذا شمس کا بیت اسد ہے، ماہ کا بیت سرطان ہے مریخ کے بیت حمل و عقرب ہیں، عطارد کے بیت جوزا و سنبلہ ہیں، مشتری کے بیت قوس و حوت ہیں، زہرہ کے بیت ثور و میزان ہیں اور کیوان کے بیت جدی و دلو ہیں۔ ہر سیارہ اپنے بیت میں پہنچ کر اسی طرح آرام و سکون پاتا ہے۔ اس کے علاوہ ہر سیارہ کے لیے ایک برج مخصوص ہے جس میں پہنچ کر اس سیارہ کو اتنی عظمت و مقبولیت حاصل ہو جاتی ہے کہ وہ اپنے پورے پیار کرنے ملتا ہے اور وہ بہت زیادہ نیک اثر دکھانے لگتا ہے۔ ایسے برج کو اس سیارہ کا شرف کہتے ہیں۔ لہٰذا شمس کا شرف حمل ہے۔ ماہ کا شرف ثور ہے۔ مریخ کا شرف جدی ہے۔ عطارد کا شرف سنبلہ ہے۔ مشتری کا سرطان ہے۔ زہرہ کا شرف حوت ہے۔ اور کیوان کا شرف میزان ہے۔ تنجیمی لحاظ سے ان بروج کے خاص خاص درجات پر متعلقہ سیارہ کا شرف اور بھی بڑھ جاتا ہے لیکن مندرجہ بالا اشعار کو سمجھنے کے لیے ہمیں زیادہ تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہر ایک سیارہ جس برج میں موجود ہوتا ہے اس سے

اگلے تیسرے یا پچھلے تیسرے برج کو اُن برجوں میں موجود ہونے والے سیارہ نظر تسدیس سے دیکھتا ہے جو نصف دوستی کی نظر سمجھی جاتی ہے، چوتھے برج کو نظر تربیع سے دیکھتا ہے جو نصف دشمنی کی نظر سمجھی جاتی ہے، پانچویں برج کو نظر تثلیث سے دیکھتا ہے جو مکمل دوستی کی نظر سمجھی جاتی ہے، اور ساتویں برج کو نظر تضعیف یعنی نظر مقابلہ سے دیکھتا ہے جو مکمل دشمنی کی نظر سمجھی جاتی ہے۔ اس طرح کوئی سیارہ اپنے برج سے دوسرے برج یا چھٹے برج کو اور ان برجوں میں موجود ہونے والے سیاروں کو کسی نظر سے بھی نہیں دیکھتا، گویا کہ وہ سیارہ دوسرے سیارہ سے غافل اور عاری ہے۔ یہ بھی ملحوظ رہے کہ ہر سیارہ کو تنجیمی اعتبار سے ایک خاص حیثیت حاصل ہے۔ لہٰذا شمس کو بادشاہ، ماہ کو وزیر مریخ کو سپہ سالار، عطارد کو منشی، مشتری کو قاضی، زہرہ کو لولی یعنی رقاصہ یا طوائف اور زحل کو دربان سمجھا جاتا ہے۔ کچھ اور حیثیتیں بھی ہیں جو یہاں بیان نہیں کی گئی ہیں۔

مندرجہ بالا معاملات کو سمجھ لینے کے بعد غالب کے ان اشعار کی مزید خوبیاں ملاحظہ فرمائیے۔ لولی یعنی زہرہ کی دو عشرت گاہوں کے نام ہیں ثور اور میزان۔ ان میں سے ایک عشرت گاہ یعنی ثور میں ماہ ہے اور دوسری عشرت گاہ یعنی میزان میں کیوان ہے۔ گویا لولی کی دونوں عشرت گاہوں میں علیحدہ علیحدہ ایک ایک مہمان یعنی آشنا موجود ہے۔ اب چونکہ ثور سے اگلی طرف چھٹا برج میزان ہے اور میزان سے پچھلی طرف چھٹا برج ثور ہے اس لیے نہ تو ماہ کی کوئی نظر کیوان پر ہے اور نہ کیوان کی کوئی نظر ماہ پر ہے گویا کہ دونوں ایک دوسرے کو نہیں دیکھ رہے ہیں اور ہر ایک یہ سمجھ رہا ہے کہ صرف میں ہی تنہا لولی کی عشرت گاہ میں موجود ہوں لیکن چونکہ ماہ کا شرف ثور ہے اور کیوان کا شرف میزان ہے اس لیے ان دو عظمت و مقبولیت کے ساتھ لولی عشرت گاہ میں شرف باریابی حاصل ہونے کی وجہ سے ہر ایک اپنے آپ پر نازاں بھی ہے۔ اب آپ ذرا تخیل کی انتہا اور لطافت کا کمال ملاحظہ فرمائیے کہ غالب نے اپنی سحر خیزی کے ثبوت میں کس قدر جامع و مانع نقشہ پیش کیا ہے، اور وہ بھی سیدھی سادی طرح پیش نہیں کیا بلکہ نہایت ہی لطیف اور بلیغ انداز ———

میں پیش کیا ہے یعنی پہلے تو صرف یہ کہا کہ میں بڑا سحر خیز واقع ہوا ہوں اور صبح کو بہت جلد بیدار ہو جاتا ہوں لہٰذا میں یہ تماشا بھی دیکھ چکا ہوں کہ ایک

طوائف کی دو عشرت گاہوں میں دو علیحدہ علیحدہ آستانے تھے جو ایک دوسرے سے دور تھے اور بالترتیب عیسوی اپنے اپنے ترتیب باریابی پر ناداں نظر آتے تھے میں نے ایک وقت دونوں کو دیکھ لیا تھا لیکن وہ دونوں ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکتے تھے غالب نے یہ بات کچھ ایسے انداز میں کہی ہے کہ اُسے سن کر سامع کے دل میں خیال پیدا ہوتا ہے کہ غالب نے علی الصباح بیدار رہنے کی وجہ سے ضرور کسی طوائف کے دو آستانوں کا راز معلوم کر لیا ہے اور اب اپنی سحر خیزی کے ثبوت میں اُس طوائف اور اُس کے دونوں آشناؤں کا راز فاش اور نام کر کے ان تینوں کو رُسوا کرنا چاہتے ہیں غالب نے یہ تاثر عمداً پیدا کیا ہے تاکہ سننے والا خواہ مخواہ مخمصے میں پڑ جائے اور اس امید میں اگلے شعر کو غور سے سننے کے لیے بے چین ہو جائے کہ دیکھیں اب غالب کس کس کا نام لیتے ہیں اور کس کس کو رُسوا کرتے ہیں شعر سننے والے کے ذہن میں طرح طرح کے خیالات پیدا ہونے شروع ہی ہوئے ہیں کہ غالب فوراً اپنا اصل مقصد بیان کر دیتے ہیں کہ ــــ

"اے ناداں تو اپنے دل میں یہ خیال ہرگز نہ کیجیو کہ میں کسی کو رُسوا کرنا چاہتا ہوں درحقیقت نہ کوئی طوائف ہے، نہ اس کے دو عشرت کدوں میں دو آشنا ان فلک میں تو مریخ سیارگان کی مدد سے وہ آسمانی نقشہ پیش کرنا چاہتا ہوں جو مجھے علی الصباح بیدار ہونے کے بعد نظر آتا ہے اگر تو واقعی اتنا ناداں اور کودن دوق ہے کہ میری تحمیمی اشاریت کو نہیں سمجھ سکتا تو صاف صاف سن کہ میرا مقصد صرف اتنا ہے کہ میں اتنی صبح اُٹھتا ہوں کہ اُس وقت آسمان پر بُرج ثور بھی نظر آ رہا ہوتا ہے جس میں ماہ بھی ہوتا ہے اور اُسی وقت بُرج میزان بھی نظر آ رہا ہوتا ہے جس میں کیوان بھی موجود ہوتا ہے (ملحوظ رہے کہ یہ نقشہ آسمان پر ایک مہینے میں صرف ایک یا دو دن تک ہی نظر آ سکتا ہے اس کے بعد ماہ اگلے بُرج میں چلا جائے گا اور یہ نقشہ تبدیل ہو جائے گا کیونکہ ماہ تقریباً سوا دو دن میں ایک بُرج کو طے کر لیتا ہے) اے ناداں اِن نشانیوں سے تو خود اندازہ لگا لے کہ واقعی وہ صبح صادق کے آس پاس کا وقت ہوتا ہے کہ نہیں کیونکہ ایسا آسمانی منظر صرف صبح صادق کے آس پاس ہی نظر آ سکتا ہے کسی اور وقت نظر نہیں آ سکتا۔"

اب آپ خود انصاف سے بتایئے کہ کیا کوئی معمولی شاعر اتنے بلند پایہ مبہم اشعار کہہ سکتا ہے؟ ایسے جامع و مانع اشعار تو صرف وہی شاعر کہہ سکتا ہے جسے علم نجوم میں مکمل مہارت حاصل ہو۔ یہ مولانا حالیؔ کے بس کی بات نہیں تھی کہ وہ اس قسم کے مبہم اشعار کو اچھی طرح سمجھ سکتے اور ان سے غالب کے مبلغ علم کا اندازہ صحیح طور پر لگا سکتے۔ اسی وجہ سے تو انھوں نے لکھ دیا تھا کہ غالب کو علم نجوم میں تھوڑی سی دسترس تھی۔ حالانکہ غالب علم نجوم کی تہہ تک پہنچے ہوئے تھے۔

مولانا حالی نے یادگار غالب میں اسی ترکیب بند کے شروع کے دو اشعار کا بھی ذکر کیا ہے، لیکن اُن دونوں اشعار کا مطلب بھی وہ صحیح طرح نہیں سمجھ سکے تھے وہ دونوں اشعار ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:-

آں سحر خیزم کہ مہ را در شبستاں دیدہ ام
شب نشیناں را دریں گردندہ ایواں دیدہ ام
انجمن خلوت خانۂ روحانیاں کاشانہ رفقد
زہرہ را اندر ردائے نور عریاں دیدہ ام

پہلے شعر کے متعلق مولانا حالیؔ فرماتے ہیں "شعر مذکور کا مطلب یہ ہے کہ وہ سحر خیز ہوں کہ میں نے چاند کو اُس کی خوابگاہ میں دیکھا ہے اور شب بیداروں یعنی کواکب یا ملائک کو اس گردندہ ایوان (یعنی آسمان) میں مشاہدہ کیا ہے"۔ ظاہر ہے کہ مولانا حالی اس شعر کا صحیح مطلب نہیں سمجھ سکے، اسی وجہ سے انھوں نے ایسے مبہم الفاظ استعمال کیے ہیں انھوں نے یہ نہیں بتایا کہ چاند کی خوابگاہ سے اُن کی کیا مراد ہے اور ملائک کو آسمان میں مشاہدہ کرنے سے سحر خیزی کا کیا ثبوت مل سکتا ہے درا صل اس پورے بند میں غالب نے مسلسل ایک ہی سماں بیان کیا ہے اور ایک ہی آسمانی نقشے کی تصویر کشی کی ہے جیسا کہ پہلے ہی بیان کیا گیا ہے غالب نے اپنی سحر خیزی کے ثبوت میں ایک آسمانی نقشہ پیش کیا ہے جو زائچہ سحر خیزی کی مدد سے ذہن نشین کرا دیا گیا ہے اس زائچہ سحر خیزی میں شمس برج عقرب میں ہے اور ماہ برج ثور میں ہے یعنی شمس سے ساتویں برج میں ماہ ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہجری مہینے کی وہ تیرھویں یا چودھویں رات کا چاند ہے یعنی بدر کامل ہے۔ تیرھویں یا چودھویں رات کا چاند عام طور پر غروب آفتاب کے وقت افق مشرق سے طلوع ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ اوپر کی طرف بلند ہوتا ہوا آدھی رات کے وقت تقریباً سر پر آ جاتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ نیچے کی طرف گرتا ہوا صبح صادق کے وقت افق مغرب کے قریب نظر آتا ہے یہی وہ وقت ہوتا ہے جبکہ چاند کی

شامیں گھر کے کمرے کی مغربی کھڑکی سے پار ہو کر کمرے میں کافی اندر تک بڑی آسانی سے پہنچ جاتی ہیں اور ہر شخص اپنی خوابگاہ میں لیٹے لیٹے ہی چاند کو دیکھ سکتا ہے ایسا محسوس ہونے لگتا ہے گویا کہ چاند خود اس خوابگاہ میں داخل ہو گیا ہے ایسے موقع پر چاند کی روشنی میں سارے ستارے ماند پڑ جاتے ہیں لیکن پھر بھی بہت سے چمکدار ستارے اس وقت تک نظر آتے رہتے ہیں جب تک کہ صبح صادق کا مکمل ظہور ہو جائے۔ لہذا اگر کسی شخص کو اپنی خوابگاہ میں کھڑکی کے اندر سے لیٹے لیٹے تیرھویں یا چودھویں رات کا چاند اچھی طرح نظر آنے لگے اور ساتھ ہی ساتھ کچھ ستارے بھی چمکتے نظر آنے لگیں تو سمجھ لینا چاہیئے کہ صبح صادق کا ظہور ہونے والا ہے۔ یہی وہ سماں ہے جو غالب نے اپنی سحر خیزی کو ثابت کرنے کے لیے اس شعر میں پیش کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ "میں ایسا سحر خیز واقع ہوا ہوں کہ جب میری آنکھ کھلتی ہے تو کبھی کبھی یہ منظر بھی ہوتا ہے کہ میں اپنی خوابگاہ میں ہی چاند کو دیکھ لیتا ہوں اور ساتھ ہی ساتھ آسمان پر ستارے بھی چمکتے نظر آتے ہیں" اب آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ اس شعر میں 'شبستان' سے مراد چاند کی خوابگاہ نہیں ہے جیسا کہ حالی نے سمجھا ہے بلکہ خود غالب کی خوابگاہ مراد ہے اسی طرح "شب نشیناں" سے مراد "ملائک" نہیں ہیں کیونکہ اول تو ملائک نظر نہیں آتے اس لیے دیدۂ وا کا مفہوم غلط ہو جاتا ہے' دیگر یہ کہ ان کا تعلق اس گردش کرنے والے آسمان سے نہیں ہے بلکہ وہ ماورائے افلاک ہیں اس گردندہ ایوان سے تو صرف ثوابت و سیاروں ہی کا تعلق ہوتا ہے کیونکہ وہ ہمیں گردش کرتے ہوئے نظر آتے رہتے ہیں

مندرجہ بالا دوسرے شعر کے متعلق مولانا حالی فرماتے ہیں "ایسے کلمہ تحسین و تعجب ہے معنی رہے دیکھے ۔ روحانیاں فرشتے آسمان کو کہتا ہے کہ کیا عمدہ خلوت جا روحانیوں کا ہے جہاں میں نے دور سے یعنی زمین پر سے زہرہ کو چادر نور میں عریاں یعنی بغیر کسی حجاب کے دیکھا ہے۔ اس مقام پر بھی مولانا حالی نے یہ واضح نہیں کیا کہ زہرہ کو بغیر کسی حجاب کے دیکھنے سے ان کی کیا مراد ہے۔ دراصل اس شعر میں بھی غالب نے اپنی سحر خیزی کا ایک ثبوت پیش کیا ہے اس کا صحیح مفہوم سمجھنے کے لیے علم ہیئت و نجوم کے چند حقائق پیش نظر رہنے چاہئیں سورج کے گرد زہرہ بھی چکر لگاتا ہے اور زمین بھی چکر لگاتی ہے لیکن زہرہ کا مدار زمین کے مدار کی بہ نسبت بہت چھوٹا ہے یعنی زہرہ کے مدار کا نصف قطر تقریباً چھ کروڑ ستر لاکھ میل ہے اور زمین کے مدار کا نصف قطر تقریباً نو کروڑ تیس لاکھ میل ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ زمین پر زہرہ صرف افق مغرب کے قریب یا افق مشرق کے قریب ہی نظر آ سکتا ہے ہمارے سر پر کبھی نظر نہیں آ سکتا جس زمانہ میں یہ سیارہ افق مغرب کی طرف غروب آفتاب کے بعد تک نظر آتا رہتا ہے تو اُسے شام کا ستارہ کہتے ہیں اور جس زمانہ میں یہ افق مشرق کی طرف طلوع آفتاب سے پہلے طلوع ہونے لگتا ہے تو اسے صبح کا ستارہ کہتے ہیں۔ زہرہ باری باری شام کا ستارہ اور صبح کا ستارہ بنتا رہتا ہے جس کو اچھی طرح سمجھانے کے لیے مشاہدۂ فلک ضروری ہے اس مقام پر صرف اتنا سمجھ لینا کافی ہوگا کہ جب زہرہ مشرق کی طرف طلوع ہونے لگتا ہے تو اس وقت وہ رجعت میں ہوتا ہے یعنی الٹی چال چل رہا ہوتا ہے اور چونکہ رجعت کے وقت زہرہ کی رفتار ظاہری عام طور پر تیز ہو جاتی ہے اس لیے آفتاب سے اس کا ظاہری فاصلہ بہت جلد بڑھنے لگتا ہے یہاں تک کہ تقریباً بائیس دن میں یہ فاصلہ تقریباً اڑتالیس درجے ہو جاتا ہے اس وقت زہرہ بہت چمکدار نظر آتا ہے اور طلوع آفتاب سے تقریباً تین گھنٹے پہلے طلوع ہونے لگتا ہے اس کے بعد زہرہ رجعت سے استقامت میں آتا ہے یعنی سیدھی چال چلنے لگتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ آفتاب اور زہرہ کا درمیانی ظاہری فاصلہ کم ہونے لگتا ہے یہاں تک کہ تقریباً آٹھ ماہ بعد زہرہ کا مشرق میں نظر آنا ختم ہو جاتا ہے اور وہ آفتاب کی شعاعوں میں چھپ جاتا ہے اس طرح تقریباً دو ماہ تک آنکھوں سے اوجھل رہنے کے بعد زہرہ افق مغرب میں غروب آفتاب کے بعد نظر آنے لگتا ہے اور آہستہ آہستہ [illegible] اوپر کی طرف بلند ہوتے ہوتے تقریباً آٹھ ماہ کے اندر زہرہ اور آفتاب کا درمیانی ظاہری فاصلہ تقریباً اڑتالیس درجے ہو جاتا ہے اُس وقت زہرہ بہت چمکدار نظر آتا ہے اور غروب آفتاب کے تقریباً تین گھنٹے بعد تک نظر آتا رہتا ہے اس کے بعد زہرہ استقامت سے پھر رجعت میں آ جاتا ہے یعنی الٹی چال چلنے لگتا ہے اور تیزی کے ساتھ آفتاب اور زہرہ کا درمیانی ظاہری فاصلہ کم ہونے لگتا ہے یہاں تک کہ تقریباً بائیس دن بعد زہرہ کا مغرب میں نظر آنا ختم ہو جاتا ہے اور وہ آفتاب کی شعاعوں میں گم ہو جاتا ہے اس طرح تقریباً آٹھ دن تک آنکھوں سے اوجھل رہنے کے بعد زہرہ پھر افق مشرق میں طلوع آفتاب سے پہلے نظر آنے لگتا ہے اور پھر تقریباً بائیس دن بعد وہ رجعت سے استقامت میں آتا ہے اسی طرح بار بار زہرہ شام کا ستارہ اور

صبح کا ستارہ مشہور رہتا ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ اگر زہرہ مغرب کی طرف نظر آئے تو سمجھ لینا چاہیے کہ یہ شام کا وقت ہے اور اگر مشرق کی طرف نظر آئے تو سمجھ لینا چاہیے کہ یہ صبح کا وقت ہے۔ شام یا صبح کے علاوہ زہرہ کو رات کے کسی اور حصے میں کبھی نہیں دیکھا جا سکتا۔ زہرہ میں ایک اور بھی خصوصیت ہے جو کسی دوسرے سیارہ میں نہیں پائی جاتی۔ صرف عطارد میں زہرہ کی سی کچھ خصوصیت پائی جاتی ہے لیکن چونکہ عطارد کم روشن سیارہ ہے اور عام طور پر آنکھوں سے اوجھل ہی رہتا ہے اور بہت ہی قلیل عرصہ کے لیے نظر آتا ہے اس لیے ہم اُسے نظرانداز کر سکتے ہیں۔ زہرہ کی وہ خصوصیت یہ ہے کہ اس کے کرہ کی ظاہری شکل بھی چاند کی طرح تبدیل ہوتی رہتی ہے یعنی جب زہرہ صبح کے وقت رجعت کی حالت میں افق مشرق میں طلوع ہونے لگتا ہے تو اُس کی شکل ہلال کی مانند ہوتی ہے جیسی کہ ستائیسویں شب کے چاند کی ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ زہرہ کا ظاہری جسم بہت چھوٹا ہوتا ہے اس لیے اُس کا یہ ہلالی جسم عام آنکھوں سے نظر نہیں آ سکتا جب تک کہ دوربین کی مدد سے نہ دیکھا جائے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ زہرہ کا جسم اتنا چمکدار ہوتا ہے کہ اس کی ہلالی شکل صاف نظر نہیں آتی بلکہ اس کا جسم ایک بہت بڑے ستارے کی طرح گول نظر آتا ہے گویا کہ زہرہ کی روشنی اُس کے اصلی جسم کی پردہ پوشی کرتی ہے اور یہ ردائے نور اُس کی ہلالی شکل کو چھپا لیتی ہے لیکن جو شخص مشاہدۂ فلک کا ماہر ہے وہ اس ردائے نور میں بھی زہرہ کی ہلالی شکل کو پہچان لیتا ہے گویا کہ وہ شخص زہرہ کو ردائے نور میں بھی عریاں دیکھ لیتا ہے۔ زہرہ کی اس ہلالی شکل میں ایک اور بھی لطیف پہلو نکلتا ہے جس کی طرف کسی شاعر نے کیا خوب اشارہ کیا ہے کہ ؎

دیدہ ام اس تیرہ میں دیکھا ہلال یہ کسی کافر کی انگڑائی نہ ہو

زہرہ کی یہ ہلالی شکل آہستہ آہستہ بڑھتی ہے اور جب زہرہ اور آفتاب کا فاصلہ تقریباً اڑتالیس درجے ہو جاتا ہے تو زہرہ کی شکل اکیسویں شب کے چاند کی سی ہو جاتی ہے اس کے بعد آہستہ آہستہ یہ شکل اور بھی بڑھتی ہے اور جب زہرہ مشرق کی طرف مستقیم ہو کر آنکھوں سے اوجھل ہونے والا ہوتا ہے تو اس کی شکل سولھویں شب کے چاند کی مانند ہوتی ہے لیکن اُس وقت زہرہ کا ظاہری جسم بہت ہی چھوٹا ہو جاتا ہے اس لیے روشنی بھی کم ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد جب زہرہ ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو جاتا ہے تو اُس کی شکل چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوتی ہے لیکن وہ ہمیں نظر نہیں آ سکتی۔ اسی طرح جب زہرہ مغرب کی طرف نظر آنے لگتا ہے تو اس کی شکل ظاہری بارھویں شب کے چاند کی طرح ہوتی ہے اور جب وہ آفتاب سے اڑتالیس درجے کے فاصلہ پر پہنچتا ہے تو اس کی شکل گھٹتے گھٹتے آٹھویں شب کے چاند کی طرح ہو جاتی ہے اور پھر جب زہرہ رجعت میں آ کر آفتاب کی طرف پلٹتا ہے تو آنکھوں سے اوجھل ہونے سے پہلے اُس کی ظاہری شکل پہلی شب کے ہلال کی طرح ہو جاتی ہے اور جب وہ آنکھوں سے اوجھل ہو جاتا ہے تو اُس کی ظاہری شکل اٹھائیسویں شب کے چاند کی طرح معدوم ہو جاتی ہے کیونکہ اس وقت زہرہ آفتاب اور زمین کے درمیان میں آ جاتا ہے۔ زہرہ کے ظاہری جسم کی ان تبدیل ہوتی ہوئی شکلوں سے صرف وہی شخص واقف ہوتا ہے جو مشاہدۂ فلک میں ماہر ہو ورنہ عام لوگوں کو تو زہرہ محض ایک روشن نقطہ کی مانند نظر آتا ہے۔

علم ہیئت و نجوم کے مندرجہ بالا حقائق کو سامنے رکھ کر اب ذرا غالب کے دوسرے شعر کا صحیح مفہوم سمجھنے کی کوشش کیجیے جس میں انھوں نے اپنی سحر طرازی کا ایک اور ثبوت پیش کیا ہے۔ اگر غالب صرف اتنا ہی کہہ دیتے کہ "جب میں بیدار ہوتا ہوں تو مجھے زہرہ نظر آتا ہے" تو بھی اُن کا مقصد پورا ہو جاتا کیونکہ ایسی حالت میں صرف زہرہ کا نظر آنا غالب کی سحر خیزی کا مکمل ثبوت ہے لیکن غالب نے اس بات کو بھی سیدھی سادی طرح کہنا مناسب نہ سمجھا بلکہ اپنی تخیل کا کرشمہ دکھانے کے لیے انھوں نے بات میں سے بات پیدا کی اور ضمناً زہرہ کے جسم کی اُن ظاہری شکلوں کی طرف بھی اشارہ کر دیا جو اس کے نور کی شعاعوں کی وجہ سے عام لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رہتی ہیں یعنی انھوں نے کنایتہً یہ بھی بتا دیا کہ "حالانکہ رقاصۂ فلک یعنی زہرہ ہر وقت ردائے نور سے اپنا جسم چھپائے رکھتی ہے لیکن چونکہ میں علوم اسرار نہاں سے واقف رہا ہوں اس لیے میری نظروں سے اُس کے جسم کی پوشیدہ ساخت نہیں چھپ سکتی اور میں اُس کی ردائے نور کے باوجود اس کی بدلتی ہوئی جسمانی شکلوں کو پہچان لیتا ہوں گویا کہ میں اُسے عریاں دیکھ لیتا ہوں۔"

اب آپ غور فرمائیے کہ غالب علم نجوم کی کتنی گہرائیوں میں پہنچے ہوئے تھے۔ اُن کے منتخبہ اشعار کا ایک ایک لفظ علم نجوم کے رازہائے سربستہ کا ایک ایک دفتر ہے۔ آپ جہاں تک چاہیں اُس کی شرحیں بیان کرتے چلے جائیں اور اُس کی بوقلمونیوں میں گم ہوتے جائیں پھر بھی اس کی تہ تک نہیں پہنچ سکتے لیکن افسوس کہ ناقدین غالب کے فارسی کلام کی عموماً اور اُن کے

شہکار کلام کی خصوصاً اس درجہ ناقدری ہے کہ لوگ اس کلام کے سمجھنے کی ضرورت
بھی محسوس نہیں کرتے۔ ان لوگوں کی نظروں میں غالب کا یہ شہکار کلام اتنا حقیر ہے
کہ وہ بلا شبہ فخر سے "قلم زد" کرتے چلے جاتے ہیں۔ قدرت کی ستم ظریفی دیکھئے
کہ اس نے غالب کو تو محرم راز نہاں روزگار بنا کر ثوابت و سیارگان کے قدموں
میں لا ڈالا لیکن باقی لوگوں کو ان راز ہائے سربستہ سے نامحرم رکھنے کے لیے
غالب کے شہکار کلام کو اور خود غالب کو بھی دنیا میں ذلیل و خوار کر دیا تاکہ اُن کی
طرف کسی کی توجہ ہی نہ ہو سکے۔ یہی نکتہ خود غالب نے بھی مندرجہ بالا سند کے آخری
شعر میں بیان کر دیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ ؎

محرم راز نہاں روزگارم کردہ اند
تا بجرم فہم خلق سہد گوشش خوارم کردہ اند

آخر میں صرف ایک غلط فہمی کا ازالہ کر دینا چاہتا ہوں۔ وہ یہ
کہ عام طور پر لوگ اُسی شخص کو نجومی سمجھنے کے لیے تیار ہوتے ہیں جو ہر وقت
لوگوں کی قسمتوں کا حال بتاتا پھرے۔ اگر کوئی حقیقت آشنا نجومی اس قسم کی غیر
ذمہ دارانہ پیش گوئیوں سے اجتناب کرے تو لوگ اُسے نجومی ماننے کے لیے تیار
نہیں ہوتے۔ بالعکس اگر کوئی جاہل شخص بھی کسی کے متعلق کوئی پیش گوئی کر دے
اور پھر اتفاق سے وہ پیش گوئی صحیح ثابت ہو جائے تو عوام فوراً ہی اسے بڑا کامل
نجومی سمجھ بیٹھتے ہیں۔ اس کے برعکس اگر کوئی شخص علم نجوم میں کتنا ہی ماہر کیوں نہ
ہو لیکن کسی قسم کی پیشگوئی کرنے کو تیار نہ ہو تو لوگ اُسے ہرگز نجومی نہیں سمجھیں گے۔
غالب کے ساتھ بھی لوگوں کا کچھ ایسا ہی سلوک معلوم ہوتا ہے۔ حالانکہ غالب کے
اشعار اور ان کی تحریروں میں علم نجوم کی مکمل تفصیلات کا عکس بطریق احسن موجود
ہے لیکن پھر بھی چونکہ انھوں نے بار بار بہت سی پیش گوئیاں نہیں کی ہیں
اس لیے ان کو نجومی سمجھنے میں لوگوں کو تامل ہوتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ جو شخص
علم نجوم میں جتنا زیادہ ماہر ہوگا وہ اتنا ہی محتاط ہوگا اور پیش گوئیوں سے پرہیز
کرے گا چونکہ اس قسم کی منجمانہ پیش گوئیاں صرف مقتدیوں ہی کو زیب دیتی ہیں
اس لیے جو لوگ منتہی ہوتے ہیں وہ پیش گوئیوں کی بجائے علم نجوم کے ان اسرار و
رموز کو بے نقاب کرتے ہیں جن سے پردہ اٹھانا ہر کس و ناکس کے بس کی بات
نہیں۔ منجمانہ پیش گوئیاں محض قیاس و ظن پر مبنی ہوتی ہیں اور بعض اوقات
یہ گمراہ کن اور تباہ کن بھی ثابت ہوتی ہیں۔ اسی وجہ سے منتہی لوگ ان سے
بچتے ہیں اور شاذ و نادر ہی کوئی پیش گوئی کرتے ہیں۔ اگر کوئی بات منہ سے
نکالتے بھی ہیں تو علم نجوم کے حدود کا خیال رکھ کر زبان کھولتے ہیں اور واللہ اعلم
بالصواب ضرور کہتے ہیں۔ مثلاً ایک نجومی جب اپنے زائچہ کو دیکھ کر یہ معلوم کرتا ہے
کہ آئندہ اس کی زندگی میں بڑی مصیبتیں آنے والی ہیں تو پہلے ہی سے پریشان
ہو جاتا ہے اور کہتا ہے ؎

ان نصیبوں پر کیا اختر شناس
آسماں بھی ہے ستم ایجاد کیا

لیکن ایک عالی پائے کا نجومی جب اپنے زائچہ میں اپنی آئندہ زندگی میں آنے
والی مصیبتوں کو دیکھتا ہے تو وہ پریشان نہیں ہوتا بلکہ سوچتا ہے کہ خداوند تعالٰی
قادر مطلق ہے اور عجب نہیں کہ وہ نکتہ نواز میرے زائچہ کی اس نحوست کو بھی ٹال
دے۔ بہرحال ابھی سے پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے جب مصیبت سر پر آ ہی
جائے گی تو دیکھی جائے گی اور اس کا کوئی تدارک کیا جائے گا۔ یہی نہیں بلکہ علم نجوم
کے حدود بھی اس کے سامنے ہوتے ہیں، تبھی کہتا ہے ؎

رات دن گردش میں ہیں سات آسماں
ہو رہے گا کچھ نہ کچھ گھبرائیں کیا

یہی شان استغنا ایک منتہی میں ہوتی ہے جو اُسے معمولی قسم کے نجومیوں سے
ممتاز کر دیتی ہے۔

علم نجوم کے ماہرین کے لیے غالب کے شہکار کلام کا ایک ایک لفظ اس بات
کا ثبوت مہیا کرتا ہے کہ وہ علم نجوم میں منتہی تھے۔ یہ دوسری بات ہے کہ انھوں نے
اس فن کو پیشے کے طور پر کبھی نہیں اپنایا اور غیر ذمہ دارانہ پیش گوئیاں کرنے سے
اپنے آپ کو بچائے رکھا۔ اگر وہ چاہتے تو یہ سب کچھ کر سکتے تھے لیکن اس قسم کے
عمل کو انھوں نے اپنے رتبے سے پست سمجھا۔ انھوں نے اپنی نجوم دانی کے لیے
جگہ جگہ دعوے کیے ہیں اور وہ دعوے بے بنیاد نہیں ہیں۔ ایک شعر میں تو انھوں
نے صاف صاف اپنے آپ کو بے مثال نجومی بتایا ہے ؎

ہمچو من شاعر و صوفی و نجومی و حکیم
نیست در دہر قلم مدعی دلکتہ تو است

جب وہ اپنے مشاہدہ فلک اور علم رصد کا ذکر کرتے ہیں تو کہتے ہیں ؎

ثابت و سیار گردوں دار رصد بستم ز علم
رشتہ تسبیح گوہر ہائے غلطانش منم

جب وہ مشتری کی سعادت اور زحل کی نحوست کا ذکر کرتے ہیں تو ایسے

اندازے کرتے ہیں کہ ساتھ ہی ساتھ اپنی بیزاری بھی ظاہر کر دیتے ہیں ؎

نے بہ گردش کامیاب و نے بہ سختی تنگ دل
شرمسار کوششِ بر جیس و کیوانش منم

اور جب وہ یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ قضا و قدر کی باگ ڈور تو صرف خدا کے ہاتھ میں ہے اور ستاروں کی گردش کو تقدیر کے چکر کی اصل وجہ سمجھنا محض وہم کی سی حیثیت رکھتا ہے تو کہتے ہیں ؎

سیر ستارہ در روش چرخ نیلگوں
ایما کند بہ رائے ور در مذہب حکیم
اما من آں نیم کہ پسند طریق وہم
را حتی چہ شکوہ چون بود خرد اقسیم

اس ساری بحث کا لب لباب یہ ہے کہ غالب علم نجوم میں منتہی تھے وہ زائچہ وغیرہ بنا کر لوگوں کی قسمتوں کا حال معلوم کرنے کے فن میں یکتا تھے لیکن چونکہ وہ اس علم کے حدود سے بھی واقف تھے اس لیے غیر ذمہ دارانہ پیش گوئیوں سے گریز کرتے تھے وہ اعلیٰ پائے کے منجم ضرور تھے لیکن ثوابت و سیار کو انسانی تقدیر کا سبب نہیں سمجھتے تھے بلکہ ان کا عقیدہ تھا کہ خداوند تعالیٰ قادر مطلق ہے وہ جب چاہے قسمت بدل سکتا ہے اور جب چاہے ثوابت و سیار کی سعادت و نحوست کو بے اثر کر سکتا ہے وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ زائچہ کی مدد سے معلوم کیا ماضی و حال و مستقبل محض ایک قیاس ہے اس قسم کے قیاس پر کچھ اندازے ضرور لگائے جا سکتے ہیں لیکن اس قیاس پر اپنے ایمان کی بنیاد نہیں رکھی جا سکتی غالب میں اور ایک معمولی منجم میں بس یہی ایک فرق ہے کہ غالب زائچہ وغیرہ کو انسانی تقدیر کا حقیقی نقشہ نہیں سمجھتے تھے لیکن ایک منجم زائچہ وغیرہ کو انسانی تقدیر کا حقیقی نقشہ سمجھتا ہے اور تمام احکام نجوم پر مکمل ایمان رکھتا ہے اسی قسم کے معمولی منجم کے متعلق مولائے کائنات علی ابن ابیطالبؑ نے اپنے ایک خطبے میں فرمایا تھا جو نہج البلاغہ میں موجود ہے کہ "المنجم کالکاھن و الکاھن کالساحر والساحر کالکافر والکافر فی النار" یعنی منجم کی حیثیت کاہن کی سی ہے، کاہن کی حیثیت ساحر کی سی ہے، ساحر کی حیثیت کافر کی سی ہے اور کافر کا ٹھکانا جہنم میں ہے، ــــ لہذا غالب منجم تو تھے لیکن جاہل منجم نہیں تھے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے منجمانہ کلام میں بڑے محتاط رہتے تھے اس میں شک نہیں کہ وہ منجمانہ پیش گوئیاں کرنے میں بھی ید طولیٰ رکھتے تھے لیکن چونکہ وہ اپنے آپ کو جنمی نہیں بنانا چاہتے تھے اور اپنے آقا و مولا امام اول باب مدینۃ العلم علی ابن ابیطالب کے قول سے سرتابی نہیں کر سکتے تھے اس لیے منجمانہ پیش گوئیوں کے لیے زبان نہیں کھول سکتے تھے یہ دوسری بات ہے کہ جس طرح جلال کے عالم میں حضرت علی کی زبان پر خطبہ شقشقیہ جاری ہو گیا تھا اسی طرح بیان کے جوش میں مرزا غالب کی زبان پر بھی مندرجہ ذیل منجمانہ پیش گوئی جاری ہو گئی تھی ؎

کوکبم را در عدم اوج قبولے بودہ است
شہرت شعرم بہ گیتی بعد من خواہد شدن

خط بہت طویل ہو گیا ہے اس لیے ختم کرتا ہوں امید ہے آپ اس شمع خراشی کے لیے مجھے معاف فرمائیں گے میں اپنا فرض سمجھ کر غالب کی نجوم دانی کے متعلق یہ تحریر آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں تاکہ آپ جیسے یگانۂ روزگار محقق کو بھی اپنا ہم خیال بنا سکوں میں آپ کا خط اور اپنا یہ جواب کسی اچھے رسالے میں شائع کرا دوں گا تاکہ دوسرے لوگوں کو بھی اس تبادلہ خیالات سے فائدہ پہنچ سکے اگر زندگی رہی اور زمانے نے کچھ مہلت دی تو انشاء اللہ غالب کی فارسی نثر اور خطوط وغیرہ کی عبارتوں کو بھی اہل علم حضرات کے سامنے پیش کروں گا اور ثابت کروں گا کہ جس طرح غالب کی نظم میں علم نجوم کے اسرار و رموز پروئے ہوئے ہیں اسی طرح ان کی نثر میں بھی قدم قدم پر ثوابت و سیار بکھرے پڑے ہیں۔

والسلام — سید صمد حسین رضوی

ستار طاہر

ہم طرحِ غالب

غالب کی صد سالہ برسی پر جہاں ہر اخبار، اور ہر جریدے نے خصوصی غالب نمبر شائع کیے، وہاں غالب کے فن اور شخصیت کے علاوہ غالب پر بہت سارا تحقیقی کام بھی کتابی صورت میں منظر آیا۔ غالب صدی ابھی جاری ہے اور غالب کے سلسلے میں کئی مضامین اور کتابیں ابھی تک منظر عام پر آ رہی ہیں۔ غالب کی صد سالہ برسی کا ایک بڑا فائدہ تو یہ ہوا ہے کہ شعرا کی اَن گنت غزلیں غالب کی زمینوں، بحروں اور قافیوں میں کہی ہوئی غالب نمبروں میں وافر تعداد میں شائع ہوئی ہیں۔ یوں غالب کی روح، فکر، فنی مہارت اور تغزل کو ہمارے دور کے شعرا نے اپنے انداز میں برتنے کی کوشش کی ہے۔

اس سلسلے کی ایک اہم کڑی 'شانِ غالب' ہے۔ شانِ غالب کے مصنف سلیمان اویسی ہیں جنہوں نے یہ التزام برتا ہے کہ غالب کے اردو دیوان کی ہر غزل پر غزل غالب کی طرح پر غزلیں کہی ہیں۔ ان کا اپنا اجتہاد یہ ہے کہ انہوں نے بیشتر غزلوں میں غزل غالب کے اشعار سے زیادہ شعر کہے ہیں اور ردیف کے سلسلے میں اپنا انتخاب مدنظر رکھا ہے یعنی غالب کے قوافی کو سب کم استعمال کیا ہے۔

شانِ غالب کے دیباچے میں سید وقار عظیم نے ایک بڑی معنی خیز بات کہی ہے۔ لکھتے ہیں۔ -

"سلیمان اویسی کی غزلوں کو قارئین کے سامنے پیش کرتے ہوئے میری گزارش یہ ہے کہ آپ ان غزلوں کو اس نقطۂ نظر سے ہرگز نہ پڑھیے کہ غالب کا خیال یہاں جس پیکر میں ڈھل کر سامنے آیا ہے، اس میں لازماً غالب کے تخلیق کیے ہوئے پیکر سے زیادہ کشش ہے۔ ہمیں تو صرف یہ دیکھنا ہے کہ یہ دو پیکر کس کس طرح دو شخصیتوں کی انفرادی خصوصیات کے مظہر ہیں۔ مطالعے کی نظر اگر صرف حرف گیری اور نکتہ چینی پر ہو تو اس کا مقصد فوت ہو جائے گا، اور ہم کلامِ غالب کی اس اثر آفرینی کی داد دینے سے قاصر رہیں گے، جس میں ایک صدی گزر جانے کے بعد بھی سرِمو فرق نہیں آیا۔"

سید وقار عظیم نے بڑی ذہانت سے "بات" کا رخ پھیرا ہے۔ - سوال پیدا ہوتا ہے کہ غالب کی زمینوں یا طرح پر غزل کہنے والے شاعر کی غزل کو قاری کس نقطۂ نظر سے پڑھے گا؟ غالب کے قاری کے سامنے جب غالب کی طرح میں کہی ہوئی غزل رکھی جائے گی، تو وہ جہاں دوسرے شاعر کی فنی مہارت کو دیکھے گا، وہاں یہ تو غالب کی غزل کی روح کو ہم طرح غزل میں تلاش کرے گا، یا دوسرے شاعر کی اس انفرادیت کو جانچنے کی کوشش کرے گا جس کی طرف وقار عظیم صاحب نے اشارہ کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی وقار عظیم صاحب نے غالب کے کلام پر لکھی ہوئی غزلوں کے مطالعے کا جو نتیجہ غالب کی شاعری پر PROJECT کیا ہے وہ درست نہیں۔ غالب کی اثر آفرینی سے کون انکار کر سکتا ہے۔ خود غالب کے شعر کے مطابق غالب نے ہر دور اور زمانے کے لیے اپنے مقام کا جواز پیش کیا ہے۔ -

ہیں اور بھی دنیا میں سخنور بہت اچھے
کہتے ہیں کہ غالب کا ہے اندازِ بیاں اور

ہر بڑے فنکار کا اسلوب یا سٹائل — اتنا منفرد ہوتا ہے کہ اس کی نقالی ناممکن ہوتی ہے۔ غالب بھی دنیا کے معدودے چند صاحبِ طرز

فنکاروں میں سے ایک ہے جس کے کلام کی اثر انگیزی ۔ کسی کٹھالی میں پگھلا کر کم نہیں کی جا سکتی ۔ نہ کسی موازنے اور مقابلے سے اس کے بیچ تفکر احساس اور اسلوب کی چمک کم ہو سکتی ہے ۔

سلمان اویسی کی 'نشانِ غزل' کی غزلوں کے مطالعے کے بعد یہ احساس بڑی شدت سے دل میں جڑ پکڑ لیتا ہے کہ یہ غزلیں صنعت گری کا اظہار کرتی ہیں ان پر نہ غالب کے کلام کا پرتو ہی نظر آتا ہے اور نہ ہی شاعر کی کوئی اپنی مخصوص انفرادیت کیونکہ سلمان اویسی کے کلام کے مطالعہ سے ہی پتہ چلتا ہے کہ وہ ـــ روایتی شاعر ہیں انھوں نے غالب کی ہر غزل کے مطلع کے پہلے یا دوسرے مصرع کو گرہ لگائی ہے 'گرہ لگانا' ـــ اساتذہ کے ہاں ایک فن کی حیثیت رکھتا تھا یہاں جرأت' ناسخ اور آتش وغیرہم کی کئی مثالیں دی جا سکتی ہیں ۔ مگر کلام غالب پر گرہ لگانا کہیں زیادہ دشوار اور مشکل کام تھا جس سے سلمان اویسی' بحسن و خوبی عہدہ برآ نہیں ہو سکے ایسی چند مثالیں درج ذیل ہیں ۔

اشعارِ غالب

۱۔ کہتے ہو نہ دیں گے ہم دل اگر پڑا پایا
دل کہاں کہ گم کیجے ہم نے مدعا پایا

۲۔ شوق ہر رنگ رقیبِ سروساماں نکلا
قیس تصویر کے پردے میں بھی عریاں نکلا

۳۔ بسکہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا
آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا

۴ آئے ہے بیکسیٔ عشق پہ رونا غالب
کس کے گھر جائے گا سیلاب بلا میرے بعد

سلمان اویسی کے اشعار

۱۔ کہتے ہیں نہ دیں گے ہم دل اگر پڑا پایا
شکر ہے کہ چوری کا آپ سے پتہ پایا

۲۔ "قیس تصویر کے پردے میں بھی عریاں نکلا"
نقش کرتے کا جو کھینچا تو گریباں نکلا

۳۔ "بسکہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا"
مرنا چاہو تو یہاں شرط ہے بے جا ہونا

۴۔ کس کے گھر جائے گا سیلاب بلا میرے بعد
میرے مرقد کو رکھیں یاد کھلا میرے بعد

بعض اشعار کو سلمان اویسی نے صرف لفظوں کے ہیر پھیر سے بدل دیا ہے اس کے نتیجے میں جو شعر ڈھل کر سامنے آتا ہے اسے کلام غالب کو مسخ کرنے کی کوشش کے علاوہ اور کوئی نام نہیں دیا جا سکتا چند اشعار ملاحظہ ہوں ۔

غالب

۱۔ دونوں جہان دے کے وہ سمجھے کہ خوش رہا
یاں آ پڑی یہ شرم کہ تکرار کیا کریں

۲۔ ایک جا حرفِ وفا لکھا تھا سو بھی مٹ گیا
ظاہرا کاغذ ترے خط کا غلط بردار ہے

سلمان اویسی

۱ وہ دے کے دو جہاں ہمیں اظہار کیا کریں
یاں پڑی یہ شرم کہ تکرار کیا کریں

۲۔ ایک جا حرفِ وفا لکھا تھا' وہ اس بار ہے
ظاہرا کاغذ ترے خط کا غلط بردار ہے

غالب کے مصرعوں پر مصرعے لگاتے وقت' یا غالب کی لافانی غزلوں کی طرح یہ غزل لکھتے وقت' مسلم اویسی بعض مقامات پر ایسے الفاظ اور مفاہیم کو نظم کرتے ہیں کہ یوں احساس ہونے لگتا ہے جیسے انھوں نے غالب کی غزلوں پر غزلیں نہیں کہیں' بلکہ کلام غالب کی پیروڈی کر دی ہے ایسے اشعار نشانِ غزل میں جابجا بکھرے ہوئے نظر آتے ہیں چند اشعار درج ذیل ہیں ۔

میرے ہاتھوں سے رقیبوں کا جو اکثر سر کھلا
مجھ پر ان کی بزم دلکشا کا در کھلا

اس بت بدخو سے لڑنے جائیں کیا
خود ہی عزرائیل کو بلوائیں کیا

غالب کا مطلع ہے ۔

لازم تھا کہ دیکھو مرا رستا کوئی دن اور
تنہا گئے کیوں اب رہو تنہا کوئی دن اور

سیلانی اوسی نے اسے یوں بنا دیا ہے ؎

تمنا مجھے کیوں اب رہو تنہا کوئی دن اور
شہر دل میں دیکھو مزار رہتا کوئی دن اور

غالب کا شعر ہے ؎

حد سے ہے مست ناز کے باہر نہ آ سکا
گر اک ادا ہو تو اُسے اپنی قضا کہوں

سیلانی اوسی لکھتے ہیں ؎

گر اک ادا ہو تو اُسے اپنی قضا کہوں
بے حد کو چاند ماری کہوں گریہ کیا کہوں

غالب کا مطلع ہے ؎

عشق مجھ کو نہیں وحشت ہی سہی
میری وحشت تیری شہرت ہی سہی

سیلانی اوسی نے مطلع کو یوں کر دیا ہے ؎

عشق مجھ کو نہیں وحشت ہی سہی
اور بقول آپ کے شامت ہی سہی

غالب کی مشہور غزل "ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے؟" کی طرح پر ما بنترام لکھی جانے والی غزل میں "حب" "حلوس" "حقہ کشاں" پیر پہ کریو کیا ہے" ایسے مصرع پڑھنے کو ملیں تو ذوق سلیم رکھنے والے قاری پر جو کچھ گزرتی ہے اس کو "خردہ گیری" یا "نکتہ چینی" کی قید لگا کر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا

"نشان غزل" — روایتی انداز کی شاعری کا مجموعہ ہے غالب سے عقیدت کا یہ اظہار بھی روایتی ہے اس میں تلوار "رنج" غالب کے کلام کی رُوح کو پانے یا اس سے ہم آہنگ ہونے کی کوئی شعری قدر نظر نہیں آتی تاہم سیلانی اوسی صاحب کی فنی مہارت اور قادر الکلامی سے انکار نہیں کیا جا سکتا

دیوان غالب کے متن کے ساتھ "مانگ درا" "ساغر" "نشان غزل" دو سو آٹھ صفحات پر مشتمل ہے۔ سعد کاغذ، کتابت طباعت مناسب اور قیمت پانچ روپے ہے اسے علمی کتاب خانہ اردو بازار لاہور سے حاصل کیا جا سکتا ہے ؞

ڈاکٹر محمد عبداللہ چغتائی

انتخابِ غالب از تاثیرؒ

۱۹۲۷ء میں یہ بات احباب میں طے پائی تھی کہ غالب کے اردو دیوان کا مصور مسٹر عبدالرحمٰن چغتائی صاحب اسی تصاویر سے مزین کر کے خود شائع کریں گے۔ اگرچہ اس کے محرکات بے شمار تھے مگر یہ مصور دیوان غالب ۱۹۲۸ء بنام "مرقع چغتائی" شائع ہو گیا تھا۔ اردو میں تو کیا ملک کسی اور زبان میں بھی اسی شان و شوکت سے ابھی تک ملک میں کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی تھی اور نہ ابھی کسی کتاب کی اتنی قیمت مقرر کی گئی تھی۔ پروفیسر محمد دین تاثیر (متوفی ۱۹ء) نے چغتائی کی تمام پہلے کی بنی ہوئی تصاویر کو غالب کے اشعار پر مدون کر کے شامل کتاب کیا تھا جو اپنے اصل رنگوں میں طبع ہوئی تھیں۔ اسی طرح "مرقع چغتائی" میں ایک مقدمہ انگریزی زبان میں علامہ اقبال کا لکھا ہوا شامل ہے جس میں اسلامی نقطہ نگاہ سے فن پر بحث کی گئی ہے جو ایک گراں بہا اعلیٰ کارنامہ ہے۔ اسے بھی دراصل تاثیر مرحوم ہی نے علامہ پر زور دے کر لکھوا کر شامل کرایا تھا ورنہ ہم خاص کر اس موضوع پر علامہ کی اس گراں بہا تحریر سے محروم رہ جاتے۔

مطبوعہ "مرقع چغتائی" میں متن کے آخر میں ایک ضمیمہ بطور انتخاب شامل ہے۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ جن دنوں "مرقع چغتائی" تیار ہو رہا تھا ہم ایک روز حسب معمول علامہ اقبال کی خدمت میں حاضر تھے۔ غالب کے موضوع پر گفتگو ہو رہی تھی۔ علامہ اقبالؒ نے اپنے خاص انداز میں گفتگو کے موضوع سے متاثر ہو کر اصرار کیا کہ غالب کا بہترین کلام فارسی زبان میں ہے اور اسی کی تصاویر بنانی چاہئیں۔ تاثیر نے اردو کے اکثر اشعار علامہ کو مطمئن کرنے کے لئے پیش بھی کئے مگر وہ فارسی اشعار کی رفعت و معنویت کو نہیں پہنچ سکے۔ آخر یہ ماننا پڑا کہ غالب کا فارسی کلام بنیادی ہے اور آخر یہ طے پایا کہ ان حالات میں یہ بہتر ہو گا کہ غالب کے اردو کلام کا ایک عمدہ انتخاب ہو جانا چاہئے جس پر تاثیر مرحوم نے علامہ سے درخواست کر دی کہ آپ خود غالب کے اردو کلام کا انتخاب کر دیں جس پر علامہ نے اس شرط پر آمادگی کا اظہار کیا کہ آپ اول خود اپنے طور پر ایک انتخاب کر لیں پھر میں خود بھی اس کو دیکھ کر اپنے طور پر کر دوں گا۔ چنانچہ تاثیر نے فوراً گھر آ کر ایک اعلیٰ مجلد کاپی میں ایک انتخاب تیار کیا جسے میں خود علامہ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے حسب عادت فوراً اسی وقت مجھ سے ہی پنسل لے کر چیدہ چیدہ اشعار پر نشان لگا دیئے جن کو بطور انتخاب کے عنوان سے الگ اسی ترتیب سے کاتب سے لکھوا کر بطور ضمیمہ مرقع چغتائی شامل کر دیا گیا جو آج بھی "مرقع چغتائی" اور نقش چغتائی میں شامل ہے۔ افسوس اس امر کا ہے کہ آج اس پس منظر کو نہ کوئی جانتا ہے اور نہ اس پر کسی کا نام درج ہے حالانکہ اسے پروفیسر تاثیر اور علامہ اقبال نے ہی مرتب دیا تھا۔

تاثیر اپنے زمانے میں غالب کے اردو کلام کے حافظ ہی نہ تھے، وہ غالب کے کلام کے بہت بڑے محقق اور نقاد بھی تھے اور وہ اکثر غالب کے اشعار اور خاص خاص جملے عام گفتگو میں احباب کے درمیان اور کلاس میں انگریزی پڑھاتے ہوئے بر موقع استعمال کرنے کے عادی ہو گئے تھے اور علامہ کے ہاں انتخاب کلام غالب کے اس مذکورہ بالا مرحلہ اور پھر آپ کی مصور مسٹر غالب سے اس طرح براہ راست تعلق نے ایک گہرا اثر پیدا اس طرح کر دیا تھا کہ آپ نے اپنے طور پر غالب کے تمام اردو دیوان کا بترتیب غزل اپنے مذاق کے مطابق ایک انتخاب کی ضرورت کو محسوس کیا چنانچہ تاثیر نے جسے غالب کا تمام کلام پہلے ہی ذہن میں تھا نہایت اطمینان سے کھلے میں بیٹھ کر تمام اردو دیوان غالب غزل وار اپنے نقطہ نگاہ کے مطابق ایک انتخاب ہی نہیں بلکہ ایک خلاصہ کر ڈالا۔ یہاں یہ بھی بیان کرنا ضروری ہے کہ اس مرحلے نے اس وقت یہ بھی تصور دیا تھا کہ مرقع چغتائی میں بجائے تمام دیوان غالب شائع کرنے کی بجائے اسی انتخاب غالب از تاثیر کو بھی چغتائی کی تصاویر کے ساتھ شائع کر دیا جاتا مگر یہ تجویز کئی وجوہ سے پروان نہ چڑھ سکی۔ چنانچہ مرقع چغتائی کو موجودہ صورت میں ہی مع تمام دیوان اور ضمیمہ

محمد حفیظ صالح

پنجاب یونیورسٹی کی سترہ مطبوعات

پنجاب یونیورسٹی پاکستان کا ایک عظیم تعلیمی ادارہ ہے جس کی شاندار اور تابناک علمی تحقیقی اور تعلیمی روایت ہمارے ملک کے دوسرے اداروں کے لیے مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہے غالب کے لیے پنجاب یونیورسٹی نے ایک جامع قابل قدر اور وقیع پروگرام مرتب کیا تھا ملکی حالات کی وجہ سے اگرچہ پنجاب یونیورسٹی کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی کئی تقریبات کا انعقاد نہ ہو سکا مگر پنجاب یونیورسٹی کے اس دور کے وائس چانسلر جناب حمید احمد خاں نے غالب صدی کے سلسلے میں جو کتابیں شائع کرنے کا منصوبہ بنایا تھا وہ قدرت کا ملہ کے ساتھ پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا ہے

یہ کتب مجلس یادگار غالب پنجاب یونیورسٹی لاہور کے اہتمام میں شائع کی گئی ہیں سترہ جلدوں میں غالب کی تصانیف اور غالب سے متعلق چند کتابیں شامل ہیں۔ ماشاء یہ ایک بڑا وقیع اور اہم علمی کارنامہ ہے اور غالب کی خدمت میں خراج تحسین کی حیثیت رکھتا ہے اور غالب پرستوں اور مداحوں کے لیے ایک گرانقدر علمی سرمایہ غالب نے اپنے قصائد کے بارے میں منشی ہرگوپال تفتہ کے نام ایک خط میں لکھا تھا :-

"میرے قصیدے دیکھو تشبیب کے شعر بہت پاؤ گے اور مدح کے شعر کمتر ' نثر میں بھی یہی حال ہے "

مجلس یادگار غالب نے حسن اہتمام' دقت نظری' تحقیق اور خوش اسلوبی سے غالب کی کتابیں شائع کی ہیں انہیں دیکھ کر مجلس یادگار غالب کی خدمت میں ایک قصیدہ پیش کرنے کو جی چاہتا ہے جس میں مدح کے شعر وافر اور برتر ہوں مجلس یادگار غالب کے اہتمام میں شائع ہونے والی کتب کا مختصر تعارف حسب ذیل ہے :-

۱۔ دیوان غالب

مولانا حامد علی خاں کے مرتب ہیں اس دیوان کے لیے مطبع نظامی سے جون ۱۸۶۲ء میں شائع ہونے والے دیوان غالب کو بنیاد بنایا گیا ہے کیونکہ اسے خود غالب نے ترتیب دے کر شائع کرایا تھا تاہم یہ دیوان بھی اغلاط کتابت سے محفوظ نہ رہ سکا تھا مولانا حامد علی خاں کے پیش نظر دیوان غالب کے نسخے کو زیادہ سے زیادہ صحیح اور اصلی متن کے ساتھ غالب ہی کی ترتیب غزلیات و اشعار کے مطابق مرتب کرنے کا کٹھن کام در پیش تھا اب تک دیوان غالب سینکڑوں بار شائع ہو چکا ہے مولانا حامد علی خاں کے مرتبہ دیوان غالب کی امتیازی خصوصیت صحت متن' صحت ترتیب اور حسن کتابت و طباعت ہے مولانا حامد علی خاں کے تشریحی اور وضاحتی نوٹ بڑی اہمیت کے حامل ہیں انہوں نے تحقیق میں عرق ریزی سے کام لیا ہے تمام ممکن الحصول نسخہ ہائے دیوان غالب کے ساتھ موازنے کے بعد اس دیوان کو مرتب کیا ہے دیوان غالب کے اس نسخے کے بارے میں یہ بات بڑی ذمہ داری سے کہی جا سکتی ہے کہ یہ دیوان زیادہ سے زیادہ حد تک صحیح اور اصلی متن کے مطابق ہے اور اس دیوان کے مطالعے سے غالب کا قاری دوسرے نسخوں کے متن اور اختلافات سے بھی آگاہ ہو جاتا ہے

یہ دیوان فوٹو آفسٹ پر شائع کیا گیا ہے مشہور خطاط جناب سید انور حسین نفیس رقم نے اس کی کتابت کی ہے اور حق تو یہ ہے کہ کتابت و خطاطی کا حق ادا کر دیا ہے یہ سادہ و پرکار دیوان غالب مصور مشرق چغتائی کے بنائے ہوئے آرائشی بیل بوٹوں سے سجایا گیا ہے ۔ کتابت اور طباعت کے اعتبار سے یہ دیوان ہمیشہ یادگار رہے گا۔

۲۔۳۔ خطوط غالب

غالبیات کے فاضل اور نامور عالم جناب مولانا غلام رسول مہر نے دو جلدوں میں خطوط غالب مرتب کیا ہے وہ لکھتے ہیں :-

" اس موقع میں میرزا کے لئے خطوط اور بعض دوسرے رشحات قلم

یکجا ہوگئے ہیں کہ غالباً ان جواہر پاروں کا اتنا مجموعہ کبھی تیار نہیں ہوا"

مولانا غلام رسول مہر نے غالب کے خطوط کی اشاعت جدید کے سلسلے میں جس صحت اور تحقیق کا معیار قائم کیا ہے، وہ بے مثال ہے انھوں نے خطوط غالب کے متن کی تصحیح کے لیے پوری تحقیق سے کام لیا ہے تمام مکاتیب کی تاریخ وار ترتیب کا مشکل کام انجام دیا ہے ان تاریخی، جغرافیائی، علمی اور ادبی تلمیحات و اشارات کی مناسب تشریح کی گئی ہے جو خطوط غالب میں بکھرے ہوتے ہیں اور عام قاری مطالب کے اطلاع میں ان کی وجہ سے رکاوٹ محسوس کر سکتا تھا ہر مکتوب الیہ کے احوال و سوانح کا مختصر سا خاکہ بھی لکھ دیا گیا ہے تاکہ مکتوب الیہ کے ساتھ مرزا غالب کے تعلق کی حیثیت واضح ہو سکے اس کے علاوہ مولانا غلام رسول مہر نے بعض مشکل الفاظ اور تراکیب کی توضیح بھی کر دی ہے ان گراں بہا خصوصیات کی وجہ سے خطوط غالب کا یہ ایڈیشن ایک بڑا علمی اور تحقیقی کام بن گیا ہے یہ دونوں جلدیں ایک ہزار گیارہ صفحات پر مشتمل ہیں۔

۴۔ غزلیات فارسی ۔ میرزا اسد اللہ خاں غالب

برصغیر پاک و ہند میں غالب کو جو شہرت حاصل ہوئی وہ بیشتر حد تک ان کے اردو دیوان کی رہین منت ہے حالانکہ غالب کو اپنی فارسی شاعری پر بڑا ناز تھا اور یہ ایک حقیقت بھی ہے کہ غالب فارسی کے بہت بڑے شاعر تھے غالب کی غزلیات فارسی کو تصحیح و تحقیق سید وزیر الحسن عابدی نے مرتب کیا ہے۔ اس مجموعے کے لیے انھوں نے غالب کی کلیات مطبوعہ ۱۸۶۳ء اور "کلام بالعد" کو بنیاد بنایا ہے اس کے علاوہ یہ مجموعہ ان تمام قلمی اور مطبوعہ نسخوں کی بنیاد پر مرتب کیا گیا ہے، جو غالب کی زندگی میں لکھے گئے یا چھپے ان میں بارہ نسخے قلمی اور تین مطبوعہ ہیں اور اس تعداد کی تفصیل یہ ہے کہ ان میں نو نسخے دیوان فارسی کے اور چار نسخے ان مجموعوں کے ہیں جن کی حیثیت انتخاب یا بیاضات کی ہے۔ ڈاکٹر وزیر الحسن عابدی نے دیباچے میں ان نسخوں پر تفصیلی بحث کی ہے۔

"غزلیات فارسی" میں یہ اہتمام برتا گیا ہے کہ ہر غزل کی تاریخ تصنیف یا تصنیف کے زمانی حدود کا تعین کیا گیا ہے۔ بلاشبہ یہ ایک دشوار ترین کام تھا مگر ڈاکٹر وزیر الحسن عابدی اس سے بحسن و خوبی عہدہ برآ ہوتے ہیں۔ اس ترتیب کی وجہ سے غالب کی فارسی شاعری کی ارتقائی صورت سامنے آجاتی ہے "غزلیات فارسی" کے ساتھ فہارس و تعلیقات، اختلافات نسخ [illegible]

اور جدول) غزل بہ غزل (توضیحات) سخن گسترانہ بیش (جن شعرا کے تخلص حوالے کے طور پر آتے ہیں ان میں ہر ایک کا نام اور زمانہ اس اشاریے میں شامل ہیں) اشخاص غزلیات (ممدوح، معاصرین و ممدوحین و بادشاہان شعرائے فارسی زبان) اور اماکن غزلیات کے اشاریے کے علاوہ ایک ضمیمہ بھی شامل ہے جس میں ان اعتراضات کو پیش کیا گیا ہے جو کلکتے میں غالب کے دو اشعار پر ہوئے تھے۔

۵۔ قصائد و مثنویات فارسی ۔۔۔ غالب

یہ مجموعہ مولانا غلام رسول مہر کے اہتمام سے تیار ہوا ہے مولانا مہر غالب کے قصائد کے بارے میں رقمطراز ہیں:-

"فارسی میں میرزا کے شعری جواہر پاروں کا سب سے بڑا ذخیرہ قصیدوں ہی کی شکل میں ہے یہاں تک کہ انھیں غزلیات پر بھی تفوق حاصل ہے۔"

اس مجموعے میں غالب کے تمام قصائد یکجا کر دیے گئے مولانا مہر نے ضروری تمہیدات رقم کی ہیں حواشی میں بعض مشکل الفاظ و تراکیب کی تشریح کی گئی ہے اور بعض اشعار کے مطالب بھی اختصاراً پیش کر دیے ہیں۔

اس مجموعے کو دو حصوں میں بانٹ دیا گیا ہے قصائد چار سو چوراسی صفحات پر مشتمل ہیں دوسرے حصے میں مثنویات ہیں اس حصے میں ان مثنویات کے علاوہ جو کلیات غالب میں شامل ہیں، وہ مثنویاں بھی شامل ہیں جو کلیات کی اشاعت کے بعد غالب نے لکھی تھیں گویا اس حصے میں غالب کی تمام مثنویاں یکجا کر دی گئی ہیں مولانا مہر نے مشکل الفاظ و تراکیب یا تلمیحات کے متعلق حواشی لکھے ہیں اور ہر مثنوی کی کیفیت یا اطراف کا اجمالی ذکر بھی کر دیا ہے مثنویات کا حصہ ۱۶۲ صفحات پر مشتمل ہے۔

۶۔ قطعات، رباعیات، ترکیب بند، ترجیع بند، مخمس

غالب قادر الکلام شاعر تھے انھوں نے ہر صنف سخن میں طبع آزمائی کی اور ہر صنف سخن میں اپنی انفرادیت کا سکہ بٹھایا ہے مولانا غلام رسول مہر نے غالب کے قطعات، رباعیات، ترکیب بند، ترجیع بند اور مخمس اس مجموعے میں یکجا کر دیے ہیں قطعات میں جو اشعار نظر آتے ہیں ان کی تصریح کر دی ہے ہر قطعہ کا زمانۂ تصنیف متعین کرنے کا تحقیقی کام کیا گیا ہے۔ تاریخی قطعات کے ساتھ حواشی شامل کیے گئے اور مشکل الفاظ و تراکیب کی مختصر تشریح کر دی گئی ہے۔

۷۔ سبد چین ــــ غالب

سبد چین، غالب کے ۱۸۳۸ء سے ۱۸۶۷ء تک کے کلام کا احاطہ کرتی ہے
کتاب غالب کی زندگی میں ایک بار ہی شائع ہوئی تھی۔ یادگارِ غالب کے لیے
سبد چین کی اس اشاعت کی تصحیح و تحقیق کی ذمہ داری سے ڈاکٹر وزیر الحسن عابدی
عہدہ برآ ہوتے ہیں۔ عابدی صاحب نے دیباچہ میں واضح کر دیا ہے کہ انھوں
نے مالک رام صاحب کے مرتبہ سبد چین سے کہاں کہاں انحراف و اختلاف
کیا ہے۔ اس کی وجہ وہ یہ بتاتے ہیں کہ کتاب کی وہی صورت برقرار رکھی، ان کے
پیشِ نظر تھا جو صورت، ترتیب خود غالب کے مرتبہ نسخے کی تھی۔
عابدی صاحب نے تشریحی نوٹ لکھے ہیں، تعلیقات شامل کی ہیں،
لفظ سبد چین کی وضاحت کی ہے اور حواشی میں وہ متن بھی ترتیب بعد سے
شامل کر دیے ہیں جو خود غالب نے مثنوی ابر گہربار (اشاعت ۱۸۶۴ء)
کے ملحقات پر اور سبد چین (اشاعت ۱۸۶۷ء) کے مندرجات پر رقم کیے
تھے۔ ان تحقیقی اور علمی اضافوں کی وجہ سے سبد چین کا یہ نسخہ سب سے معتبر اور
صحیح ہو گیا ہے۔

۸۔ پنج آہنگ ــــ غالب

غالب کی اس اہم تصنیف کی تدوین کو تصحیح و تحقیق کا کٹھن مرحلہ
جناب ڈاکٹر وزیر الحسن عابدی نے سر کیا ہے۔ پنج آہنگ میں شامل عابدی صاحب
کا چھبیس صفحات پر مشتمل دیباچہ ایک اہم اور پُر مغز تحقیقی مقالے کی حیثیت
رکھتا ہے۔ تدوین کو اور تصحیح متن کے عابدی صاحب نے کتاب کے
موضوع کے مطابق مختلف اشاریے بھی مرتب کیے ہیں۔ کتاب کی تحقیقی
اور تاریخی حیثیت اس اشاعت سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔ پنج
آہنگ کی ۱۸۴۹ء کی اشاعت پر شائع ہوا ہے۔

۹۔ مہر نیمروز ــــ غالب

"مہر نیمروز" غالب کی وہ تصنیف ہے جو موضوع کے اعتبار سے غالب
کے مزاج سے لگا نہیں کھاتی۔ مغلیہ سلطنت کے آخری تاجدار بہادر شاہ ظفر
نے غالب کے ذمہ یہ کام تفویض کیا تھا کہ وہ آل تیمور کی تاریخ رقم کریں۔ غالب
کے خطوط کے حوالے سے پتہ چلتا ہے کہ وہ ذہنی طور پر بہت جلد اس کام سے
اکتا گئے تھے اور یہ کام ان کے مزاج کے خلاف تھا۔ اسی لیے غالب کا منصوبہ
ادھورا رہا اور مکمل تاریخ آلِ تیمور مکمل نہ ہو سکی۔

غالب کی اس تصنیف کو عبدالشکور احسن صاحب نے مرتب کیا ہے۔ احسن
صاحب کتاب کے دیباچہ میں غالب کو امام الکلام مورخ ٹھہرانے میں حق بجانب
ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

تاریخ کا مفہوم بھی ان کے نزدیک حیرت انگیز حد تک محدود تھا

مہر نیمروز کے آخر میں فہرست افراد اور اماکن ولغت شامل ہے۔

۱۰۔ دستنبو ــــ غالب

غالب نے ایک پُر آشوب عہد میں آنکھ کھولی تھی اور جس دور میں ان کی
زندگی گزری وہ ہماری تاریخ کا نہایت اہم اور نتیجہ خیز دور قرار دیا جاتا ہے۔
مغلیہ سلطنت کے چراغ گل ہوئے فرنگیوں نے برصغیر پر اپنا تسلط جمایا اور
انگریزوں کے تسلط کے خلاف ۱۸۵۷ء میں برصغیر کے لوگوں نے بغاوت کا
علم بلند کیا، اپنی جانوں پر کھیلے، مگر غیر ملکی تسلط اپنے قدم جما چکا تھا اس لیے
یہ بغاوت اور جدوجہد ناکام رہی۔ انگریزوں نے اس بغاوت کو "غدر ۱۸۵۷ء"
کا نام دیا حالانکہ ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی ہماری آزادی اور قیامِ پاکستان کی
جدوجہد کا نقطۂ آغاز ہے۔

غالب نے انگریزوں کے مظالم دیکھے، مسلمانوں کو مٹتے اور دلّی کو اجڑتے
دیکھا اور ۱۸۵۷ء کے ان پُر آشوب ایام کو روزنامچے کی صورت میں قلمبند کر لیا
ان کی ان تحریروں کا نام "دستنبو" ہے۔ غالب کا یہ روزنامچہ مئی ۱۸۵۷ء سے
۳۱ جولائی ۱۸۵۸ء کے دنوں کا احاطہ کرتا ہے۔ دستنبو کے مرتب جناب عبدالشکور
احسن ہیں۔

دستنبو کے مطالعے سے غالب کے کردار کا ایک خاص رخ نظر آتا ہے
کہ وہ کوشاں رہتے تھے کہ سرکارِ فرنگی کو اپنی فرماں برداری اور وفاداری کا
یقین دلا سکیں۔ "دستنبو" کا طرزِ تحریر خاص مصالح کا تابع نظر آتا ہے اور میرزا
غالب نے خود اس حقیقت کا اعتراف بھی کیا ہے۔ اس کے باوجود غالب کی
آنکھیں دلّی کی بربادی اور زبوں حالی پر آنسو بہائے بغیر نہ رہ سکیں۔ مسلمانوں
کی مظلومیت کا اظہار ان کے قلم سے ہوا، اور برطانوی فوج کے ظلم و ستم کے
واقعات بھی بیان کیے۔

عبدالشکور احسن صاحب نے دستنبو کی ترتیب کے ساتھ دیباچہ تحریر
کیا ہے جس میں غالب کی زبان کے بارے میں معلومات اور تصریحات کی ہیں۔ آخر
میں فہرست افراد، فہرست اماکن، فہرست کتب، فہرست مآخذ و مآخذ پر مشتمل

اشاریے بھی شامل کیے گئے ہیں

"دستبو" اردو ترجمہ میں باون صفحات پر مشتمل ہے۔

۱۱۔ درفش کاویانی ـــــ غالب

غالب کو اپنی فارسی دانی پر بے حد ناز تھا اس کا بھرپور اظہار غالب نے اپنی ہنگامہ خیز تصنیف "قاطع برہان" میں کیا تھا مولانا حالی نے اس کتاب کے بارے میں لکھا تھا۔

" اس کتاب کا شائع ہونا تھا کہ ہر کس و ناکس مرزا کی مخالفت پر کمربستہ ہوگیا ہے۔ غالب کی یہی ہنگامہ پرور تصنیف دوسری بار "درفش کاویانی" کے نام سے مزید مطالب، ایک دیباچے اور اعتراضات کے اضافے کے ساتھ شائع ہوئی تھی "درفش کاویانی" غالب کی زندگی میں پہلی اور آخری بار ۱۸۶۵ء میں زیور طبع سے آراستہ ہوئی اب اس تصنیف کو پروفیسر محمد باقر صاحب نے مرتب کیا ہے کتاب کے آخر میں فہرست واژہ ہا اور علامات اختصاری شامل ہیں۔

۱۲۔ افاداتِ غالب

غالب کی اس تصنیف میں لطائف (۱۸۶۵ء) سوالات عبدالکریم (۱۸۶۵ء) اور تیغ تیز (۱۸۶۷ء) شامل ہیں ڈاکٹر وزیر الحسن عابدی افاداتِ غالب کے مرتب ہیں اور انھوں نے ہی تصحیح و تحقیق کا بیڑہ اٹھایا ہے کتاب کے آغاز میں عابدی صاحب کا سینتیس صفحات پر مشتمل دیباچہ۔ ایک فکر انگیز تحقیقی مقالہ ہے۔ لطائف غیبی کے ساتھ اشاریہ الفاظ زیر بحث، اشاریہ اسمائے خاص اور سوالات عبدالکریم کے ساتھ تعلیقات اور تیغ تیز کے ساتھ تصریحات اور حواشی شامل ہیں۔

۱۳۔ غالب ـــ ذاتی تاثرات کے آئینے میں

ایک سو نو اٹھاسی صفحات کی اس کتاب کے مرتب عبدالشکور احسن اور سجاد باقر رضوی ہیں یہ کتاب خاص طور پر مجلس یادگار غالب نے غالب صدی کے سلسلے میں مرتب کرائی ہے علامہ اقبال سے لے کر سید صدیقی صاحب تک چوبیس حضرات علم و فن نے غالب کے بارے میں اپنے ذاتی تاثرات رقم کئے ہیں کہ انھوں نے غالب سے کیا سیکھا اور کیا پایا مختلف ادوار اور مختلف مکاتیب فکر کے اہل علم و فن کے ذاتی تاثرات کو یکجا کیا گیا ہے اور ان حضرات کے علم و فن کے ذاتی تاثرات کے وسیلے سے غالب کی عظمت کے کئی ایسے پہلو بھی واضح ہو گئے ہیں جو ابھی تک اوجھل تھے۔ یہ کتاب غالب کے مداحوں اور پرستاروں کی طرف سے غالب کی خدمت میں خراج تحسین کی حیثیت رکھتی ہے۔

۱۴۔ تنقیدِ غالب کے سو سال

گزشتہ ایک صدی میں غالب کی زندگی اور فن پر لاتعداد تحریریں لکھی گئی ہیں "تنقید غالب کے سو سال" کے مرتبین سید فیاض محمود اور اقبال حسین نے دیباچہ میں لکھا ہے

"ہم نے کوشش کی ہے کہ ہر تنقیدی نقطہ نظر کی نمائندگی ہو تاکہ تنقید غالب کی یہ تاریخ جامع اور معنی خیز ثابت ہو سکے"

اس معیار کو پیش نظر رکھ کر غالب پر لکھی جانے والی تنقیدی تحریروں کے انتخاب کا کام جہاں آسان ہو جاتا ہے وہاں مشکل بھی کیونکہ ایک سو سال کے عرصے میں لکھی جانے والی تمام تحریروں کا مطالعہ اور پھر ان کا انتخاب خاصا دشوار کام ہے مگر کسی معیار کو سامنے رکھ کر حدود کا تعین کر لیا جائے تو پھر کام کچھ آسان ہو جاتا ہے

تنقید غالب کے سو سال کا آغاز، میر مہدی مجروح کے دیباچہ اردوئے معلیٰ سے کیا گیا ہے بیتیس مضامین اس سلسلے میں شامل ہیں اور ضمیمہ میں پانچ دوسرے مضامین شامل کئے گئے ہیں۔ ان تمام مضامین کے ساتھ سال اشاعت درج کر دیا گیا ہے

"تنقید غالب کے سو سال" میں اگر علامہ اقبال کی غالب پر نظم شامل نہ کی جاتی تو بہتر تھا کیونکہ یہ نظم غالب ـ ذاتی تاثرات کے آئینے میں" میں بھی شامل ہے اور پھر تنقید غالب کے سلسلے میں اس کی شمولیت کچھ کھٹکتی ہے

اس کتاب میں بعض ایسے مضامین بھی شامل کیے گئے ہیں جو آسانی سے حاصل نہ ہو سکنے کی وجہ سے عام قاری کی دسترس سے دور رہتے تھے یعنی ڈاکٹر عبدالرحمن بجنوری کا مشہور مضمون "محاسن کلام غالب" جو ۱۹۲۱ء میں پہلی بار شائع ہوا تھا۔

یاس یگانہ چنگیزی نے غالب کے بارے میں جو کچھ لکھا اور اس کے اثرات سے اردو تنقید و ادب کا ہر قاری بخوبی آگاہ ہے اگر ان کی تحریروں کے مختلف ٹکڑے بھی اس کتاب میں شامل کر لیے جاتے تو کتاب زیادہ وقیع ہو جاتی۔ اسی طرح مختار حسین کے اس دیباچے کی کمی بُری طرح کھٹکتی ہے انھوں نے "انتخاب دیوان غالب" کے سلسلے میں لکھا تھا یہ دیباچہ تنقید غالب میں ایک اہم مقام رکھتا ہے۔

ان چند خامیوں کے باوجود غالب پر تنقیدی مضامین کا یہ انتخاب انتہائی قابلِ قدر تنقیدی مجموعہ ہے۔

۱۵۔ اشاریۂ غالب

اس کتاب کے مرتب سید معین الرحمٰن ہیں۔ اشاریۂ غالب چار ابواب پر مشتمل ہے۔ ہر باب کو چار ذیلی فصلوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ اضافات کے تحت ضمیمے کی صورت میں تصانیفِ غالب سے متعلق وہ سب معلومات لکھا کر دی گئی ہیں جو کتاب کے متعلقہ اجزا کی طباعت کے بعد نظر میں آئیں۔ اس کے علاوہ جامع فہرست بھی موجود ہے۔ سید معین الرحمٰن نے بڑی جانفشانی سے اشاریہ غالب مرتب کیا ہے اور بلاشبہ اس کتاب کی انتہائی ضرورت تھی اور غالب پر تحقیقی کام کرنے والوں کے لیے یہ کتاب مدتوں رہنمائی کے فرائض انجام دیتی رہے گی۔ اس اشاریہ میں غالب کے انگریزی تراجم، غیر ممالک میں تراجم اور دیگر تمام تفصیلات بھی موجود ہیں۔

اشاریۂ غالب، چار سو نوے صفحات پر مشتمل ہے۔

۱۶۔ غالب — اے کریٹیکل انٹروڈکشن

اس کتاب کے مصنف سید فیاض محمود ہیں جنھوں نے غالب کی زندگی اور فن پر تنقیدی بحث کی ہے۔ سترہ کتابوں کے سیٹ میں یہ انگریزی کی واحد کتاب ہے۔ فیاض محمود صاحب نے اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ غالب جیسے شاعر پر کتاب لکھنے کے لیے سالوں کے مطالعے، غور و فکر اور جانفشانی کی ضرورت ہے۔ انھوں نے اس اعتراف کے ساتھ غالب کے تنقیدی تعارف کے لیے جو معیار قائم کیا ہے اس کے بارے میں لکھتے ہیں:

"اس مطالعہ کی حیثیت غالب کے شعری اظہار، خیالات اور محسوسات کے تعارف سے زیادہ نہیں ہے۔ غالب کی انسانیت اور مسلم کلچر کی روایت میں اس کا مقام بھی موضوعِ کتاب ہے"

غالب کا یہ تنقیدی مطالعہ آٹھ ابواب پر مشتمل ہے۔ غالب کا سماجی اور تہذیبی پس منظر، زندگی اور شخصیت، شعری روایت، شاعر، ابتدائی دور (۱۸۱۵ء — ۱۸۲۱ء) اردو شاعری (۱۸۲۲ء — ۱۸۶۲ء) فارسی شاعری، نثر نگاری تکمیل ہی کل ہے۔ ان ابواب سے ہی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ غالب کا تنقیدی مطالعہ بھرپور اور غالب کی زندگی، فن اور عہد پر محیط ہے۔

'غالب کے تنقیدی تعارف' میں جو اشعار حوالے کے لیے پیش کیے گئے ہیں ان کا انگریزی ترجمہ بعض مقامات پر بہت بُری طرح کھٹکتا ہے۔ اگر اشعار کے تراجم پر زیادہ محنت صرف کی جاتی تو ترجمہ کا معیار بہتر ہو سکتا تھا۔ کتاب کے آخر میں انڈکس اور اغلاط نامہ شامل ہے۔

۱۷۔ قادر نامہ

"مجلس یادگارِ غالب" پنجاب یونیورسٹی کے سلسلہ غالب کی آخری کتاب "قادر نامہ" کے بارے میں بعض محققوں اور ناقدوں کا خیال ہے کہ یہ کتاب غالب کی تصنیف نہیں ہے۔ تاہم اسے غالب کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے۔ "قادر نامہ" کے مرتب پروفیسر محمد باقر نے ان اعتراضات کو اپنے دیباچے میں بیان کیا ہے اور اپنی رائے کا اظہار یوں کیا ہے۔

"میرے نزدیک قادر نامہ کے غالب کی تالیف ہونے کا حتمی ثبوت صرف یہ ہو سکتا ہے کہ قادر نامہ غالب کی زندگی میں اس کے نام سے دہلی سے پہلے ۱۸۵۰ء میں اور پھر ۱۸۶۴ء میں شائع ہو چکا تھا۔ اگر یہ غالب کی تالیف نہ ہوتی اور اس کی زندگی میں اشاعتاً اس کے نام سے منسوب ہوتی تو وہ چپکا نہ بیٹھا رہتا۔ یہ ایک ایسا ثبوت ہے جس پر ناقدین کی نظر ابھی تک نہیں پڑی!"

پروفیسر باقر کی تحقیق اور دلیل کا اثبات مستحکم ہے اور اس تحقیق اور دلیل کے ہوتے ہوئے قادر نامہ کو غالب کی تالیف ماننے میں اب شاید ہی کسی کو کوئی اعتراض ہو۔

مجلس یادگارِ غالب، پنجاب یونیورسٹی لاہور کے صدر پروفیسر حمید احمد خان اور ارکان، عبدالرحمٰن چغتائی، مولانا غلام رسول مہر، ڈاکٹر سعید اللہ، سید امتیاز علی تاج، مولانا حامد علی خان، کیپٹن عبدالواحد، جسٹس ایس اے جان، قاضی سعید الدین احمد، گروپ کیپٹن سید فیاض محمود، پروفیسر ڈاکٹر سید عبداللہ، ڈاکٹر ایس ایم اکرام، ڈاکٹر محمد باقر، سید وقار عظیم، سید وزیر الحسن عابدی، احمد ندیم قاسمی، ڈاکٹر عبادت بریلوی، صمد میر، ڈاکٹر محمد اجمل، احترام خان کمال، ڈاکٹر وحید قریشی، انتظار حسین، اقبال حسین اور معتمدان ڈاکٹر آفتاب احمد خان، ڈاکٹر عبدالشکور احسن، اور نائب معتمد سید سجاد باقر رضوی ہم سب کے شکریے کے مستحق ہیں کہ انھوں نے غالب کی صد سالہ برسی کے سلسلے میں اس اہم، وقیع اور قابلِ قدر سترہ کتابوں کی اشاعت کا اہتمام کیا۔ یقیناً ان کا یہ کارنامہ ہمیشہ زندہ رہے گا۔

جی وائے علی اوف

روس میں غالب کی مقبولیت

سوویت تاجکستان اور وسط ایشیا کی جمہوریتوں میں غالب کے کلام کو بے حد پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اس کا ثبوت اس امر سے ملتا ہے کہ غالب کی کتابوں کے بہت سے قلمی نسخے دوشنبہ؟ تاشقند، سمرقند اور وسط ایشیا کے دوسرے شہروں کے کتب خانوں میں موجود ہیں۔ یہ کتابیں فارسی زبان میں غالب کی تخلیقات پر مشتمل ہیں۔

غالب کے بارے میں سب سے اہم اور ضخیم تصنیفات دو نوجوان تاجک مصنفوں بیلا لوڈا اور لے عور دف کی ہیں۔

۱۹۲۴ء میں "مشرقی مصباب" کی پہلی جلد شائع ہوئی جس میں غالب کی چند غزلیں تھیں جن کا نثری روسی ترجمہ ام کلاگینا کو مدر نوا نے اردو سے روسی زبان میں کیا۔ غالب کا کلام شائع کرنے میں سوویت یونین کا یہ پہلا قدم تھا۔

سوویت علم الہند کے ممتاز ماہر لسانیات ای بارانی کوف نے اپنی کتابوں "جدید ہندوستانی نثر کے نمونے" اور "جدید ہندوستانی ادب کا مختصر خاکہ" میں غالب اور ان کی شاعری کی عام خصوصیات پر روشنی ڈالی۔ یہ کتابیں ۱۹۳۳ء میں شائع ہوئیں۔ اول الذکر کتاب میں غالب کے اردو دیوان کی ایک غزل کا روسی نثر ترجمہ بھی شامل تھا

۱۹۵۰ء میں ماسکو میں رسالہ "مشرقی المباح" کی اشاعت شروع ہوئی اور اس کے دوسرے شمارے میں غالب کی اردو غزلوں کے ترجمے اور کلام کی خصوصیات پر ڈی۔ کالنگ کا ایک مقالہ شائع ہوا۔

۱۹۶۲ء میں غالب پر بیلا لوڈا اور لے عور دف کے دو وسط تحقیقی مقالے پایۂ تکمیل کو پہنچے جو ماسٹر کی ڈگری کے لئے لکھے گئے تھے

۱۹۶۵ء میں غالب کے اردو دیوان کی منتخب غزلوں کے ازبک ترجمے کا ایک مجموعہ تاشقند سے شائع ہوا۔

ہندوستان کی ادبی تاریخ کے عام مسائل کے متعلق سوویت یونین کے ماہرین کی جو بھی تصنیفات منظر عام پر آئیں ان میں غالب کی تخلیقات سے سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں ان گلوف اور الیکسی بحاچو کا رسالہ "اردو ادب" سب سے زیادہ اثر انگیز ہے۔

غالب کی حیات، تخلیقات اور مکتوبات پر تاجک زبان میں بھی متعدد مقالے اور رسالے شائع ہو چکے ہیں

اس عظیم شاعر کی تخلیقات کے مطالعہ کا سلسلہ اور حال میں غالب کی صد سالہ برسی کی تیاریوں کے سلسلہ میں شروع ہوا۔

غالب کا فارسی کلام تاجکستان میں شائع کیا گیا جس سے غالب تک تاجکستان اور دوسری سوویت وسط ایشیائی جمہوریتوں کے قارئین کی دسترس ہو گئی اور دس ہزار کا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا۔

غالب کے اردو اور فارسی کلام کے متعدد ترجمے ماسکو میں کئے گئے

۱۹۶۹ء میں غالب کی برسی منانے کے لئے غالب پر مقالات کا ایک مجموعہ شائع کیا گیا جو سوویت یونین اور دوسرے ملکوں کے ممتاز مستشرقین کے لکھے ہوئے ہیں۔

غالب کی برسی منانے کے لئے ماسکو میں ادارہ اقوام ایشیا کا ایک خصوصی یادگاری اجلاس منعقد کیا جائے گا۔ غالب کے اجداد کے وطن وسط ایشیا میں "جشن غالب" منانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ (اقتباس از مضمون اکاڈیمیشن بابا جان غفوروف مندرجہ رسالہ سوویت جائزہ دہلی جلد ۳ نمبر ۱۔ ۲۵ فروری ۱۹۶۹ء)

جہاں تک غالب کی اردو شاعری کا تعلق ہے اس سے وسط ایشیائی اقوام کی دلچسپی کا اظہار اردو کے ان قلمی نسخوں سے ہوتا ہے جو خاص بخارا کی سابق سلطنت میں نقل کئے گئے تھے اور جنہیں ازبک اکاڈمی نے

ی لکھوں کے عکس بھی ذخیرہ میں محفوظ رکھا ہوا ہے۔

غالب کی تخلیقات کا تجزیہ کرنے کی پہلی سوویت کوشش ۱۹۲۴ء
ی گئی۔

ہندوستانی ادب ' جوالا ادب سرمائے غالب کے متعلق جو کتاب
صدی میں لکھی تھی اس پر ہندوستانی ادب کے ممتاز سوویت ماہر اکادمیشین
ے پی. باراں کوف نے روسی زبان میں تبصرہ کیا جس کے باعث سوویت
ین میں غالب کی شاعری سے ضد دلچسپی پیدا ہو گئی۔

ڈاکٹر سید عبداللطیف کی ادبی تصنیف "غالب" پر بھی روس کے ادارۂ
مستشرقین کی طرف سے زبردست ریویو ہوا۔ جس کے باعث غالب کی
ملک میں بڑی شہرت ہوئی۔ یہ ریویو اس ادارہ کی روئداد میں شائع ہوا۔

سوویت مستشرقین میں تاجک علماء نے غور و فکر اور اس
واسطے سے پہلے ادب کے شعبوں نے فارسی اور اردو میں غالب
ورثے ادبی اور سائنٹیفک ورثہ کے متعلق بھرپور تحقیقات کی اس سلسلے
بیلالوا کا طویل مضمون "ہندوستان کا مشہور شاعر غالب" ذکر ہے جو تاجک
ن میں لکھا گیا اور رسالہ "مشرق سرخ" میں شائع ہوا۔ جس میں غالب کی
ری کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ سوویت یونین میں غالب کے متعلق تحقیقات
لیے غور و فکر کا حصّہ بھی کچھ کم اہم نہیں ہے۔ انہوں نے اپنے ایک مضمون
غالب کے حالات زندگی اس کی شاعری سے اخذ کر کے پیش کئے۔ اس کی
ب "غالب کی زندگی اور شاعری" تاجک زبان میں اس موضوع پر پہلی سوویت
ب ہے۔ اس کتاب کے دو حصّے ہیں۔ پہلا حصّہ "غالب کا عہد" ہے اور
را "غالب کی زندگی"۔ اس میں ایک باب غالب کی شاعری کے متعلق
ہے جس میں غالب کی فارسی شاعری کے نظریاتی عنصر پر سب سے زیادہ
دی گئی ہے مگر اس کی اردو شاعری کا کوئی تذکرہ نہیں کیا گیا۔ اس کے
و کتاب کے ایک باب میں غالب کی فارسی نثر کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ پھر
ب کی تصانیف پنج آہنگ اور قاطع برہان کے بارے میں جو کچھ اس
ب میں لکھا گیا ہے وہ اپنی الگ تحقیقی اہمیت رکھتا ہے۔ کتاب کے آخری
ے میں غالب کے ان خطوط کا ذکر کیا گیا ہے جو اردو نثر کے متعلق اور عود
ی میں موجود ہیں۔

غالب کے اردو دیوان کی منتخب غزلوں کا متن نقط دہلی یونیورسٹی
کے ایک پروفیسر ڈاکٹر قمر رئیس نے لکھا ہے جس میں غالب کی شاعری کی ہیئت
اور پاک و ہند میں اس کی مقبولیت کا تذکرہ کیا گیا ہے

غالب کے متعلق ایک روسی خاتون ایس. بیلالووا نے ایک اور کتاب
لکھی ہے جس کا نام "غالب کے اردو مکاتیب" اس کتاب کی اشاعت سے
غور و فکر کی تالیف میں جو کمی رہ گئی تھی اس کی ایک حد تک تلافی ہو گئی ہے
ایس. بیلالووا کی اس کتاب کے ایک حصہ میں غالب کے متعلق ایسی جدید معلومات
اور ایسا نیا مواد فراہم کیا گیا ہے جو اس کی پہلی کتاب میں نہیں تھا۔ اسی طرح
اس کتاب کے اس باب میں جو "غالب اور اس کا عہد" پر لکھا گیا ہے۔ انیسویں
صدی کے ان ہندوستانی معاشرتی اور سیاسی پہلوؤں کا تذکرہ کیا گیا ہے
جن کی جھلک غالب کے خطوط میں ملتی ہے۔ اس نے کتاب میں ہندوستان
کے اندر روشن خیالی کی اس تحریک کے پیدا ہونے کا بھی جائزہ لیا ہے
جس کے باعث اردو شاعری کے اغراض و مقاصد میں تبدیلی ہوئی۔ غالب
کی نثر کے متعلق اس کتاب میں مصنف کا نظریہ کافی اہم ہے۔ "اردو نثر کی تاریخ"
کے متعلق بھی ایک مختصر باب اس کتاب میں شامل ہے جس میں اس نظریہ کو
باطل قرار دیا ہے کہ اردو نثر فورٹ ولیم کالج کلکتہ کے استادوں کی بدولت
وجود میں آئی۔ مصنف نے اس کتاب میں غالب کے خطوط کی جو اپنی ترتیب
دی ہوئی تاریخ وار درجہ بندی کو بنیاد قرار دے کر غالب کی نثری تخلیقات کو
تین دوروں میں تقسیم کیا ہے۔ اس کتاب کا ایک خاص باب "غالب کے خطوط
کا ذخیرہ الفاظ اور اس کا اسلوب بیان" آزادانہ تحقیق کی ایک اچھی مثال ہے
غرض مجموعی طور پر کتاب یعنی "اردو میں غالب کے خطوط" اس عظیم شاعر
کی ہمہ رنگ تخلیقات کے متعلق مصنف کے سنجیدہ اور سائنٹفک انداز فکر کا
ایک عمدہ ثبوت ہے۔

اردو اور فارسی کے ہندوستانی ادب کی تاریخ کے عام مسائل
کے متعلق کئی مضامین اور مقالوں میں بھی سوویت ادیبوں نے غالب کی
شاعری اور اس کی نثر کا عمومی جائزہ لیا ہے۔ اس سلسلہ میں ای. گلیبوف
اور لے. سکا چیف کا مقالہ "اردو ادب" بہت اہم ہے۔ انہوں نے اس
بات پر زور دیا ہے کہ "غالب کی تخلیقات ادب کی تاریخ کا موڑ ثابت
ہوئیں اور ان تخلیقات نے کلاسیکی شاعری کو جدید شاعری سے ہم آہنگ
کیا۔ ان دونوں ادیبوں نے اس عام خیال کو مسترد کر دیا ہے: غالب کی

شاعری درحقیقت درباری شاعری ہے" ان دونوں مضمونوں کے اس خیال کا بھی اظہار کیا ہے کہ غالب کی ساری امیدوں اور افکار و خیالات کا رخ یہی تھا کہ ملک کی آزادی حاصل ہو۔

آئی۔ ایس۔ براگینسکی کی کتاب میں جس کا نام "ہندوستان کا ادب" ہے غالب کی شاعری کے ہندوستانی مزاج اور خصوصیات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

آخر میں ایک اور کتاب کا ذکر ضروری ہے جو تاجکستان میں شائع ہوئی ہے۔ یہ غالب کے کلام کا انتخاب ہے جو اسے غفوروف نے "منتخب" کے نام سے شائع کیا ہے اس میں غالب کی ۱۵ غزلیں، ۵ رباعیاں اور کچھ قصائد شامل ہیں نظم کے علاوہ نثر تصانیف کے بھی کچھ اقتباسات شامل اشاعت ہیں مثلاً پنج آہنگ، مہر نیم روز، دستنبو اور درفش کاویانی کے بعض خاص خاص حصے غالب کی فارسی تصانیف کے اس سوویت ایڈیشن کا دیباچہ غفوروف نے لکھا ہے۔

اس سال غالب کی صد سالہ برسی کے سلسلہ میں سوویت یونین میں غالب کی شاعری اور اس کی نثر کے متعلق تحقیقی کام اور بھی زیادہ وسیع پیمانہ پر انجام دیا جا رہا ہے۔ (سوویت جائزہ ۲۵ فروری ۶۹ء)

نام کتاب	مولف یا مرتب	ناشر	سن اشاعت	صفحات
آثار غالب	شیخ محمد اکرام	تاج کمپنی آفس بمبئی	۱۹۳۶	۴۱۴
آئینۂ غالب	پبلیکیشنز ڈویژن انڈیا	حکومت ہند	۱۹۶۴	۲۷۸
احوال غالب	ڈاکٹر مختار الدین احمد	انجمن ترقی اردو ہند علی گڑھ	۱۹۵۳	۲۹۵
احوال نقد و غالب	محمد حیات خان سیال	نذر سنز لاہور (ایورگرین آفسٹ لاہور)	۱۹۶۷	۸۷۵
ادبی خطوط غالب	مرزا محمد عسکری لکھنو	نظامی پریس لکھنو	۱۹۲۹	۳۰۴
" " "	" " "	مطبع انوار المطابع لکھنو	۱۹۳۸	۳۵۰
" " "	" " "	ادارہ فروغ اردو لکھنو	۱۹۵۴	۳ ۴
اردو شاعری میں غم کے تین ماخذ (ایک مقالہ)	اختری بیگم	پنجاب یونیورسٹی لاہور	۱۹۶۳	۱۶۸
اردوئے معلٰی	غالب	مطبع اکمل المطابع دہلی	۱۸۶۹	۴۱۴
" "		شیخ مبارک علی پبلشرز لاہور	۱۸۶۹	-
" " (حصہ اول دوم)		مطبع اردو گائڈ - کلکتہ	۱۸۸۳	-
" " (اول)		مطبع اکمل المطابع - دہلی	۱۸۹۱	۳۸۲
" " (حصہ اول - دوم)		مطبع نامی مجتبائی دہلی	۱۸۹۹	اول ۳۴۷ دوم ۵۶
" " "	"	" " آگرہ	۱۸۹۹	اول ۳۸۴ " ۶۴
" " (حصہ اول)	"	مطبع فاروقی دہلی	۱۹۰۸	۳۶۴
" " (حصہ اول دوم)	"	" " "	۱۹۰۸	اول ۳۴۴ دوم ۵۶
" " "	"	انوار المطابع لکھنو	۱۹۲۲	۲۵۶ " ۴۳ "
" " "	"	مطبع کریمی لاہور (شیخ مبارک علی پبلشرز)	۱۹۱۳ء	۴۲۲
" " "	"	مطبع مجیدی کانپور	۱۹۲۲ء	۳۸۴

کتاب	مصنف / مرتب	مطبع	سنہ	صفحات
اردوئے معلّیٰ (حصہ اول دوم)	غالب	مطبع مجیدی کانپور	۱۹۲۲ء	۳۷۰
،، ،، (حصہ اول)	،،	،، ،،	۱۹۲۲	۱۱۲
،، ،، (حصہ اول دوم) دوسرا ایڈیشن	،،	مطبع کریمی لاہور (شیخ مبارک علی پبلشرز)	۱۹۲۶	۴۲۲
،، ،، ،، ،،	،،	مطبع نیشنل پریس الٰہ آباد	۱۹۱۲ء	—
،، ،، (،،)	مرتبہ خواجہ احمد فاروقی	دہلی یونیورسٹی دہلی	۱۹۶۰ء	۱۷۰
،، ،، حصہ اول۔ دوم	،، جمیرزا ادیب	لاہور اکیڈمی لاہور	۱۹۶۴	۴۰۰
ارمغان غالب	شیخ محمد اکرام	مرکنٹائل پریس لاہور	۱۹۳۶	۳۲۰
،، ،،	محبوب الٰہی	گیلانی الیکٹرک پریس۔ لاہور	۱۹۵۰	۷۹
اسد اللہ خاں (غالب)	رضیہ سجاد ظہیر	آئینۂ ادب لاہور	۱۹۶۴	۱۰۴
اشعار غالب	عبد السلام	نیشنل پریس الٰہ آباد	۱۹۴۲	-
اشک و رشک غالب	سید ظہیر الدین احمد علوی	مسلم ایجوکیشنل پریس علی گڑھ	-	۱۱۲
اصلاحات غالب	علی حیدر طباطبائی / عبد الرزاق راشد	اعجاز پرنٹنگ پریس۔ حیدرآباد	۱۹۲۶	۸۶
اطراف غالب	ڈاکٹر سید عبد اللہ	گلوب پبلشرز۔ لاہور	۱۹۶۸ء	۳۲۰
افکار غالب	ڈاکٹر خلیفہ عبد الحکیم	مکتبہ معین الادب۔ لاہور	۱۹۵۴	-
الہامات غالب (فارسی)	آقائے رازی	ایم فیروز علی اینڈ سنز۔ لاہور	-	۱۴۸
انتخاب غالب (،،)	غالب		-	-
،، ،، (اردو نظم و نثر)	،،	مطبع فیض احمدی لکھنو	۱۸۶۶	۴۸
،، ،، ،، ،،	،،	چشتیہ پریس حیدرآباد	۱۹۲۶	۴۸
،، ،، ،، ،،	،،	مسلم ایجوکیشنل پریس علی گڑھ	-	۱۸۰
انتخاب کلام غالب	،،	انوار المطابع لکھنو	-	۴۸
انتخاب دیوان غالب	،،	رئیس المطابع۔ کانپور	۱۹۲۹	۱۸۶
انتخاب غالب	مرتبہ امتیاز علی عرشی	مطبع قیمہ بمبئی	۱۹۴۲	۳۴۴
،، ،،	،،	دین محمدی پریس لاہور	۱۹۴۳	۴۸
،، ،، معہ سوانح غالب	-	فیروز سنز لمیٹڈ۔ لاہور	۱۹۴۸	—
،، ،، (خطوط)	—	اشاعت پریس لکھنو	۱۹۵۲	۱۹۲
،، ،،	مرتبہ سید اختر عباس نقوی	غالب بک ڈپو (اشاعت پریس لاہور)	۱۹۵۲ء	۳۲
،، ،،	،، مختار حسین	اردو اکیڈمی سندھ کراچی	۱۹۵۷	۱۴۸
انتخاب غزلیات	،، سر سلیمان	نظامی پریس۔ بدایوں	۱۹۲۵	—

انتخاب خطوط غالب	مرتبہ عبادت بریلوی، مشرف انصاری	اردو اکیڈمی سندھ کراچی	۱۹۶۰	-
انشائے نورچشم (غالب) اردو	-	مطبع نظامی کانپور	۱۸۶۱ء	-
" " "	-	مطبع مفید عام لاہور	۱۸۸۹	۵۲
" " "	-	سرکاری مطبع لاہور	۱۸۸۰	۵۴
باغ دودر (مطبوعہ نظم و نثر فارسی)	غالب	-	۱۸۶۶	۱۹۸
" "	" "	اورینٹل کالج میگزین لاہور	۱۹۶-۶۱	۱۸۸
باقیات غالب	وجاہت علی سندیلوی	نسیم بک ڈپو لکھنؤ	۱۹۶۰	۱۹۲
بزم غالب	عبدالرؤف عروج	—	-	-
یاد غالب	-	کراچی یونیورسٹی شعبہ تالیف و تصنیف	-	-
بیان غالب	آغا محمد باقر نبیرۂ آزاد	آزاد بک ڈپو لاہور	۱۹۳۹	۶۲۸
" " (شرح دیوان غالب)	-	عالمگیر الیکٹرک پریس لاہور	۱۹۴۶	۶۰۸
" "	-	" " "	۱۹۴۷	۶۴۸
" "	-	" " "	۱۹۵۴	۶۴۸
" "	-	شیخ مبارک علی پبلشرز لاہور	۱۹۵۴	-
پنج آہنگ	غالب	مطبع سلطانی قلعہ دہلی	۱۸۴۹	۴۹۳
" "	"	مطبع دارالسلام دہلی	۱۸۵۳	۴۴۰
تجزیہ کلام غالب	سید رفیع الدین علمی	آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس کراچی	۱۹۶۵	۲ ۸
ترجمان غالب	سید شہاب الدین مصطفیٰ	نیشنل فائن آرٹ پرنٹنگ پریس حیدرآباد	۱۹۵۷	۴۶۴
تلامذہ غالب	مالک رام	مرکز تصنیف و تالیف و ترجمہ نکودر	۱۹۵۷	۳۱۴
تماشائے اہل کرم (مقالات)	-	ادارہ یادگار غالب لاہور	۱۹۶۸	۱۱۲
تیغ تیز	غالب	-	۱۸۶۸	۳۴
جان غالب (انتخاب و شرح دیوان غالب)	انعام اللہ خان ناصر	تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور	-	۹۶
" "	محمد حسین شمس علوی	-	-	-
جہان غالب	قاضی عبدالودود	-	-	-
" "	کوثر چاندپوری	مکتبہ کائنات (حامد برادرس لاہور)	۱۹۶۶	۳۲۳
چراغ سحر	میرزا یاس عظیم آبادی لکھنوی	منشی نولکشور لکھنؤ	۱۹۱۴	-
حکیم فرزانہ	شیخ محمد اکرام	فیروز سنز لمیٹڈ لاہور	۱۹۵۷	۳۲۴
حل کلیات غالب	شوکت میرٹھی	مطبع شحنہ ہند میرٹھ	۱۸۹۹ء	۱۳۲
حل کلیات غالب	مولا بخش واصف	" " "	۱۹۰۲ء	۱۴۶

حیاتِ غالب	غلام الدین سالک/آغا محمد ارشد	دین محمدی پریس لاہور	-	۵۵
" "	شیخ محمد اکرام	فیروز سنز لمیٹڈ لاہور	۱۹۵۸	۲۴۹
خاقانِ ہند	محمد رفیق خاور	عالمگیر الیکٹرک پریس لاہور	۱۹۳۳	-
خطوطِ غالب (جلد اوّل)	—	سستی پریس الہ آباد	۱۹۴۱ء	۴۰۷
" "	غلام رسول مہر	علمی پرنٹنگ پریس لاہور	۱۹۵۲	۶۵۷
" "	مہیش پرشاد	پکو آفسٹ پریس دہلی	۱۹۶۱	۱۴۰
" "	سید توسل حسین	-	-	-
" "	مالک رام	انجمن ترقی اردو ہند علی گڑھ	۱۹۶۲ء	۴۴۸
" "	غلام رسول مہر	مطبوعہ پاکستان ٹائمز پریس لاہور	-	۴۳۶
" " (دوسرا ایڈیشن)	" "	شیخ غلام علی اینڈ سنز۔ لاہور	۱۹۶۷	۶۵۶
خلاصہ مکاتیب غالب	—	کوالٹی پرنٹنگ پریس لاہور	-	۵۱۲
دافع ہذیان (مرزا غالب)	غالب	اکمل المطابع دہلی	۱۸۶۷	۹۲
دبستانِ غالب	ناصر الدین ناصر	مکتبہ الفتح - لاہور	۱۹۶۸	۴۳۲
درسِ غالب	ابراہیم حنیف	مطہر بک ڈپو - لاہور	۱۹۴۸	۱۹۹
درفشِ کاویانی (فارسی)	غالب	اکمل المطابع دہلی	۱۸۶۵	۱۵۴
دستنبو (")	"	مطبع مفید خلائق آگرہ	۱۸۵۸	۸۰
"	"	مطبع لٹریری سوسائٹی، لکھنو	۱۸۶۵	۷۹
دعائے صباح (مثنوی)	"	مطبع نولکشور، لکھنو	۱۸۷۸	۴۹
" "	"	نظامی پریس، بدایوں	۱۹۵۰	۱۱
دودِ چراغِ محفل (ڈراما)	ڈاکٹر رفیعہ سلطانہ	عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد	۱۹۶۸	۹۰
دیوانِ غالب (اردو)	غالب مرتبہ عنایت حسین	مطبع سید المطابع، دہلی	۱۸۴۱	۱۰۸
" " (فارسی)	"	مطبع دارالسلام دہلی	۱۸۴۵	۵۹
" " (اردو)	مؤلفہ عنایت حسین	" " "	۱۸۴۷	۹۸
" " "	—	مطبع احمدی شاہدرہ۔ دہلی	۱۸۶۱	۸۸
" " "	—	نظامی پریس کانپور	۱۸۹۱	۱۰۴
" " "	—	مطبع العلوم دہلی	۱۸۶۴	۱۶۹
" " "	—	مطبع مفید الخلائق، آگرہ	۱۸۶۳	۱۴۹
" " "	—	مطبع نولکشور لکھنو	۱۸۷۷	۱۰۳
" " "	—	میسور پریس۔ دہلی	۱۸۸۲	۷۲

دیوان غالب	(اردو)	غالب	نولکشور پریس لکھنؤ	۱۸۸۳	۱۰۳
"	"	"	مطبع چشمہ فیض دہلی (باہتمام منشی مہاراں)	۱۸۸۶	۷۲
"	"	"	نامی پریس لکھنؤ	۱۸۸۷	۵۴
"	"	"	نولکشور پریس، کانپور	۱۸۸۷	۱۰۳
"	"	"	نامی پریس لکھنؤ	۱۹۰۱	۷۲
"	"	"	نولکشور پریس لکھنؤ	۱۹۰۲	۱۰۴
"	"	"	مفید عام پریس لاہور	۱۹۰۵	۱۰۲
"	"	"	" " "	۱۹۱۲	۱۰۴
"	"	"	مطبع مجیدی کانپور	۱۹۱۴	۱۲۰
"	"	"	نامی پریس لکھنؤ	۱۹۱۴	۱۱۶
"	"	"	نولکشور پریس "	۱۹۱۴	۱۰۴
"	"	"	نظامی پریس بدایوں	۱۹۱۵	۱۶۲
"	"	"	گلزار محمدی سٹیم پریس لاہور	۱۹۱۹	۳۵۲
"	"	"	مفید عام پریس لاہور	۱۹۱۹	۱۲۲
"	"	نسخہ حمیدیہ، مقدمہ عبدالرحمن بجنوری	مفید عام سٹیم پریس آگرہ	۱۹۲۱	۱۴۵ + ۲۴۲
"	"	"	" " "	۱۹۲۱	۲۴ + ۳۴۲
"	"	غالب	مطبع مجیدی کانپور	۱۹۲۲	۹۰
"	"	"	فیروز سنز لاہور	۱۹۲۳	۸۸
"	"	"	نظامی پریس بدایوں	۱۹۲۳	۱۶۲
"	"	"	نولکشور پریس لکھنؤ	۱۹۲۵	۱۲۶
"	"	"	ابوالعلائی سٹیم پریس آگرہ	۱۹۲۵	۹۰
"	"	"	مطبع مجیدی کانپور	۱۹۲۶	۹۰
"	"	مرتبہ: ڈاکٹر ذاکر حسین	مطبع آفتاب برلن	۱۹۲۷	۲۷۶
"	"	مرقع چغتائی	جہانگیر بک کلب لاہور	۱۹۲۸	۱۲۵
"	"	غالب	اورینٹل آرٹ پریس لاہور	۱۹۲۸	-
"	"	نقش چغتائی	—	۱۹۲۸	۲۵۱
"	"	" نقش ثانی	جہانگیر بک کلب لاہور	۱۹۳۵	۱۲۵
"	"	عکسی ایڈیشن	لعل آرٹ پریس دہلی	۱۹۳۶	۱۴۷
"	"	طاہر ایڈیشن۔ آغا محمد طاہر نبیرۂ آزاد آزاد بک ڈپو دہلی		۱۹۳۶	-

دیوان غالب (اردو)		تاج ایڈیشن	تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور	۱۹۳۸	۴۱۲
〃 〃	دوسرا ایڈیشن	تاج ایڈیشن	تاج کمپنی لمیٹڈ۔ لاہور	۱۹۳۸	۳۱۴
〃 〃		غالب	نولکشور پریس لکھنؤ	۱۹۴۳	۱۹۰
〃 〃		〃	نیشنل پریس آلہ آباد	۱۹۴۶	۱۲۸
〃 〃		〃	کتب خانہ دین محمدی بل روڈ لاہور	۱۹۴۶	–
〃 〃	دیوان معہ شرح	〃	آتما رام اینڈ سنز دہلی	۱۹۵۰	۴۴۸
〃 〃		〃	نولکشور پریس لکھنؤ	۱۹۴۷	۱۵۹
〃 〃		〃	منشی تیج کمار لکھنؤ	۱۹۵۱	۱۵۹
〃 〃		〃	راجہ رام کمار پریس لکھنؤ	۱۹۵۲	۱۵۸
〃 〃	ردیف ی معہ فرہنگ	〃	اردو گھر۔ لاہور	۱۹۵۲	۵۴
〃 〃		مرتبہ شاہ ریاض عالم	سنگم کتاب گھر دہلی	۱۹۵۴	۴۰
〃 〃		—	گوشہ ادب لاہور	۱۹۵۵	۲۳۰
〃 〃		—	نیشنل پریس آلہ آباد	۱۹۵۵	۱۲۸
〃 〃		—	آزاد کتاب گھر کلاں محل دہلی	۱۹۵۷	۳۵۹
〃 〃		مرتبہ امیر حسن نورانی	نولکشور پریس لکھنؤ	۱۹۵۷	۱۵۸
〃 〃		–	اسرار کریمی پریس آلہ آباد	۱۹۵۸	۲۷۲
〃 〃		مرتبہ امتیاز علی عرشی	انجمن ترقی اردو ہند، علی گڑھ	۱۹۵۸	۱۱۸
〃 〃		〃 〃 (معہ شرح)	〃 〃 〃 〃	۱۹۵۸	۶۳۲
〃 〃		—	یونین پریس دہلی	۱۹۵۸	۲۳۷
〃 〃	(مصور عکسی)	—	محمد شاہراہ دہلی (حیدر پریس دہلی)	۱۹۵۸	–
〃 〃	(ہندی - اردو)	مرتبہ سردار جعفری	ہندوستانی بک ٹرسٹ دہلی	۱۹۵۸	۷۷
〃 〃	(〃 〃 〃)	〃 〃 معہ شرح و فرہنگ	〃 〃 〃	۱۹۵۸	۵۵۲
〃 〃	(اردو)	—	مطبوعہ تیج کمار پریس لکھنؤ	۱۹۶	۱۶۷
〃 〃		–	راجہ رام کمار پریس۔ لکھنؤ	۱۹۶	۱۵۸
〃 〃		—	نیشنل فائن پرنٹنگ پریس حیدرآباد	۱۹۶۰	۱۹۰
〃 〃		–	مشورہ بک ڈپو دہلی	۱۹۶	۱۴۸
〃 〃		–	〃 〃 〃	۱۹۶۱	۱۴۳
〃 〃	(نقش چغتائی نقش ثانی)	–	احسن برادرز۔ لاہور	۱۹۶۲	۲۵۱
〃 〃		عکسی ایڈیشن بار دوم	آزاد بک ڈپو دہلی	۱۹۶۲	۱۴۷

عنوان		مرتب / مصنف	ناشر	سنہ	صفحات
دیوانِ غالب (اردو)		-	کارواں بک ہاؤس لاہور	۱۹۶۳	-
		نسخۂ حمیدیہ مرتبہ انوار الحق	مفید عام سٹیم پریس آگرہ	-	۳۴۲
"	"	معتوق حسیب رائے	نیا ادارہ لاہور	۱۹۶۵	۳۲۰
"	"	طاہر ایڈ بٹس	آئینۂ ادب لاہور	۱۹۶۴	۱۷۴
"	مرقع غالب مع شرح	-	لکشمی پرنٹنگ پریس دہلی	۱۹۶۶	۴۹۶
"	-	غالب	مطبع فاروقی دہلی	-	۹۶
"	(ہندی)	"	بھارگو پرنٹنگ پریس لکھنؤ	-	۱۴۰
"	مصحح	"	پاپولر بک ایجنسی امرتسر	-	۱۲۸
"	"	"	عشقی پریس، آگرہ	-	۷۲
"	"	"	اسرار کریمی پریس آگرہ	-	۱۴۰
"	"	"	شیخ طہر اینڈ سنز لاہور	-	۱۱۲
"	"	"	شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور (علمی پرنٹنگ پریس)	۱۹۶۷	۴۰۳
"	"	"	" " " "	-	۹۶
"	"	"	فرید اینڈ کو یونین پریس دہلی	-	۱۲۸
"	"	"	مطبع قیومی کانپور	-	۱۲۸
"	"	"	مرغوب ایجنسی پبلشرز لاہور	-	۲۳۲
"	"	"	مطبع مجیدی کانپور	-	۱۲۸
"	"	مرتبہ: قیوم نظامی	دارالادب لاہور	۱۹۶۷	۲۸۸
"	"	غالب	شیخ برکت علی اینڈ سنز لاہور	-	۱۹۰
"	"	"	تاج بک ڈپو لاہور	-	۱۹۸
"	"	"	سٹار پبلی کیشنز لاہور	۱۹۶۷	-
"	"	"	ایم فرمان علی اینڈ سنز لاہور	-	۱۲۸
"	"	"	مکتبہ میری لائبریری لاہور	۱۹۶۸	-
"	"	مرتبہ: وشوا ناتھ	دہلی بک کمپنی دہلی	۱۹۶۸	۲۴۰
"	" (ہندی) پاکٹ ایڈیشن	-	ہند پاکٹ بکس دہلی	۱۹۶۸	۱۷۲
غالب	(بار اول)	مالک رام	مکتبہ جامعہ لمیٹڈ نئی دہلی	۱۹۳۸	۱۰۳
"	بار دوم	"	" "	۱۹۵۲	۲۳۲
"	بار سوم	"	یونین پرنٹنگ پریس دہلی	۱۹۵۵	۲۸۴
"	بار چہارم	"	کوہ نور پرنٹنگ پریس دہلی	۱۹۶۴	۳۶۵

رباعیات غالب	امیر حسن نورانی	ادارہ فروغ اردو - لکھنو	۱۹۶۵
مقامات غالب	مرتبہ عبدالرحمٰن شوق	وزیر ہند سلیم پریس امرتسر	۱۹۱۴
	〃 〃	دین محمدی پرنٹنگ پریس - لاہور	۱۹۲۷
مدح کلام غالب (معہ معروف بہ تفسیر کلام غالب)	عزیز بیگ مرزا	نظامی پریس - بدایوں	۱۹۳۵
〃 〃 〃 〃 (دوسرا ایڈیشن)	〃 〃	〃 〃	۱۹۴۴
〃 〃	سید محی الدین قادری زور	مکتبہ ابراہیمیہ مشین پریس - حیدرآباد	۱۹۳۹
ردح غالب	مولانا عبدالحلیم ناصر جالندھری	تاج بک ڈپو لاہور	—
روح المطالب فی شرح دیوان غالب	شاداں بلگرامی	شیخ مبارک علی لاہور	۱۹۶۰
روزمرہ محاورات غالب	پریم پال اشک	قصر اردو دہلی	۱۹۶۸
ساطع برہان	غالب	مطبع ہاشمی دہلی	۱۸۶۲
سب اچھا کہیں جسے	پروفیسر کرار حسین	—	—
سبد چین (فارسی)	غالب	مطبع محمدی دہلی	۱۸۶۴
〃 〃 〃	〃	مکتبہ جامعہ نئی دہلی	۱۹۳۸
سرگذشت غالب	سید محی الدین قادری زور	مکتبہ ابراہیمیہ مشین پریس حیدرآباد	۱۹۳۹
〃 〃	مرزا محمد بشیر عصر تیموری	عزیزی پریس آگرہ	۱۹۴۲
〃 〃	سید محی الدین قادری زور	ادارہ ادبیات اردو حیدرآباد	۱۹۵۰
〃 〃	ناصر قادری	الکتاب آرام باغ کراچی	۱۹۶۵
〃 〃 (فارسی)	رازی	ایم ثناء علی اینڈ سنز - لاہور	—
سرود غالب	یوسف بخاری دہلوی	شیخ مبارک علی سیلسز - لاہور	۱۹۳۲
〃 〃	〃	〃 〃 〃 〃	۱۹۶۸
سوالات عبدالکریم (قاطع برہان کے جواب میں)	غالب	اکمل المطابع دہلی	۱۸۶۵
شرح اردو دیوان غالب	سید علی حیدر طباطبائی	انوار بک ڈپو لکھنو (انوار المطابع)	۱۹۰۰
〃 〃 〃 〃	〃 〃	مطبع مفید الاسلام حیدرآباد	۱۹۰۱
شرح معہ دیوان غالب	مولانا حسرت موہانی	اردو پریس علی گڑھ	۱۹۱۱
〃 〃 〃 〃	〃 〃	الکتاب، کراچی	۱۹۷۵
〃 〃 〃	مولانا سہا	المناظر پریس لکھنو	[illegible]
〃 〃	مولانا حسرت موہانی	اردو پریس علی گڑھ	
شرح دیوان غالب	آغا محمد طاہر نبیرہ آزاد	(رانشی پتیا اکبری [illegible]	
شرح کلام غالب معہ دیوان	عبدالباری آسی	اشاعت علوم پریس لکھنو	

شرح / کتاب	مصنف	مطبع	سنہ	صفحات
شرح کلام غالب معہ دیوان (بار دوم)	عبدالباری آسی	صدیق بک ڈپو لکھنؤ	۱۹۳۱	۳۱۸
شرح دیوان غالب	سید عصمر علی عصمر	ایم قربان علی اینڈ سنز لاہور	–	۳۶۸
شرح معہ دیوان غالب	غالب	تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور	۱۹۳۸	۳۱۲
" " "	"	قریشی بک ہاؤس لاہور	–	۱۶۸
شرح دیوان غالب (مزاحیہ)	غلام احمد فرقت	–	–	–
شرح کلام غالب	شوکت میرٹھی	–	–	–
شرح معہ دیوان غالب	ڈاکٹر قاضی سعید الدین احمد	مسلم یونیورسٹی پریس علی گڑھ	۱۹۴۲	۴۸۵
" " "	احسان دانش	فاروقی پریس دہلی	–	۴۱۲
" " "	عبدالرشید علوی	حق برادرز لاہور	–	–
" " "	لبھورام جوش ملسیانی	مرکنٹائل پریس دہلی	۱۹۴۹	۴۴۸
" " "	" " "	" " "	۱۹۵۱	۴۴۸
شرح اردو دیوان غالب	سید علی حیدر طباطبائی	انوار المطابع لکھنؤ	۱۹۵۳	۳۶۸
شرح معہ دیوان غالب	لبھورام جوش ملسیانی	آتما رام اینڈ سنز دہلی	۱۹۵۷	۱۵۸
شرح دیوان غالب	پروفیسر یوسف سلیم چشتی	عشرت پبلشنگ ہاؤس لاہور	۱۹۵۹	۹۵۲
شرح اردو دیوان غالب	سید علی حیدر طباطبائی	انوار المطابع لکھنؤ	۱۹۶۱	۳۶۸
شرح معہ دیوان غالب	مولانا حسرت موہانی	اردو پریس علی گڑھ	۱۹۶۵	۱۵۸
شرح دیوان غالب (اردو)	ستو مادھو اور سری لواس چرٹی	پاپولر بک ڈپو بمبئی	۱۹۶۸	۲۷۴
صحیفہ ادب	طارق	دار التالیف مہد لاہور	۱۹۳۵	–
حقائق مکانی (شرح) جلد اوّل		مطبع سسٹم پریس لاہور	–	۳۶۲
" " جلد دوم	–	" " "	–	۷۳۰
عود ہندی	غالب	مطبع مجتبائی۔ میرٹھ	۱۸۶۷	۱۸۴
"	"	مطبع نولکشور لکھنؤ	۱۸۶۸	۱۸۲
"	"	مطبع بارائتی دہلی	۱۸۶۹	۱۸۸
"	"	" " "	۱۸۷۹	۱۸۸
"	"	مطبع نولکشور۔ کانپور	۱۸۸۷	۱۸۲
"	"	" " "	۱۹۰۰	۱۸۲
"	"	مدرسۃ العلوم علی گڑھ	۱۹۱۰	۱۸۲
[illegible]	"	مطبع مفید عام آگرہ	۱۹۱۰	[illegible]
[illegible]	[illegible]	مطبع نولکشور لاہور	[illegible]	۱۸۲

قادر نامہ	غالب	ہلالی سٹیم پریس ساڈھوڑہ	۱۹ ۷	۱۶
〃 〃	〃	مطبع قومی کانپور	۱۹۲۲	۱۶
〃 〃	〃	ابوالعلائی الیکٹرک پریس دہلی	۱۹۲۷	۱۶
〃 〃	〃	فیروز سنز پرنٹنگ ورکس لاہور	۱۹۳۶	۸
〃 〃	〃	مطبع جان جہاں دہلی	—	۸
〃 〃	مرتبہ تحسین سروری	مکتبہ نیا راہی کراچی	۱۹۵۹	۴۴
قاطع برہان	غالب	غالب کا قلمی نسخہ	—	۲۶۲
〃	—	مطبع نولکشور لکھنؤ	۱۸۶۱	۹۸
〃	〃	اکمل المطابع دہلی	۱۸۸۱	۱۵۴
〃	〃	〃 〃	۱۸۸۲	۱۵۳
〃	مرتبہ قاضی عبدالودود	یادگار غالب کمیٹی نئی دہلی	۱۹۶۷	۲۹۰
قاطع القاطع	غالب	مطبع مصطفائی دہلی	۱۸۶۶	۲۶۸
قصہ غالب (فارسی)	غالب	اکمل المطابع دہلی	۱۸۶۱	—
کنایات غالب	مس تفسیر النعیم قریشی	پنجاب یونیورسٹی لاہور	۱۹۶۴	۲۰۰
کاس الکرام (ترجمہ و شرح - دیوان فارسی)	خوشی محمد مسعود	کتب خانہ کلیمی راولپنڈی	—	۲۳۹
کلام غالب (نسخہ قدوائی)	جلیل احمد قدوائی	ادارہ نگارش مطبوعات کراچی	۱۹۷۰	۱۰۵
〃 〃 (اردو)	اصغر حسین نظر لدھیانوی	کارواں پریس لاہور	۱۹۶۳	۲۷۸
کلیات غالب (فارسی)	غلام رسول مہر	شیخ مبارک علی پبلشرز لاہور	۱۹۶۵	۴۶۸
〃 〃 اردو	غالب	شوکت المطابع میرٹھ	—	—
〃 〃 (فارسی نظم)	غالب	مطبع دارالسلام شاہجہان آباد	۱۸۴۵	۵۰۹
〃 〃 〃	〃	مطبع نولکشور لکھنؤ	۱۸۶۳	۵۶۲
〃 〃 (فارسی نثر)	〃	〃 〃	۱۸۶۸	۲۱۲
〃 〃 〃	〃	〃 〃	۱۸۷۱	۴۱۷
〃 〃 (فارسی نظم)	〃	〃 〃	۱۸۷۲	۵۵۶
〃 〃 〃	〃	〃 کانپور	۱۸۷۵	۴۱۳
〃 〃 〃	〃	〃 لکھنؤ	۱۸۸۴	۴۱۷
〃 〃 〃	〃	〃 〃	۱۸۸۸	۴۱۷
〃 〃 (فارسی نظم)	〃	〃 〃	۱۹۲۴	۵۲۴
〃 〃 〃	〃	〃 〃	۱۹۲۵	۵۲۰

کلیات غالب (فارسی)	مالک رام	—	۱۹۳۸	—
" " "	مرتبہ مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی	مجلس ترقی ادب لاہور	۱۹۶۷ (جلد اول، دوم)	۵۱۲ + ۴۰۱
" " فارسی مکمل کلام	" امیر حسن نورانی	نولکشور پریس۔ لکھنؤ	۱۹۶۸	۷۲۲
کنز المطالب شرح دیوان غالب	مولانا ناطق گلاؤٹھوی	مکتبہ دین و ادب لکھنؤ	۱۹۶۸	۴۹۳
مالی میری، ربابی میری	مرتبہ حفیظ عباسی	اشاعت ادب دہلی	۱۹۶۸	۱۷۰
گل رعنا (قلمی نسخہ اردو فارسی کلام کا انتخاب)	غالب	—	۱۸۲۸	۹۸
لمحات غالب	عارف بٹالوی	ملک سنز جدید ایڈ سنٹر لاہور	۱۹۶۲	۱۸۴
لطائف غیبی	غالب	اکمل المطابع دہلی	۱۸۶۴	۴۴
لطائف غالب	حکیم محمد حسین میرٹھی	ہاشمی پریس میرٹھ	۱۹۰۴	—
" "	مسز ایم اے شاہ	مکتبہ حجاب لاہور	۱۹۳۶ء	—
لطائف غیبی	میاں داد خاں سیاح	اکمل المطابع دہلی	۱۸۶۴	۴۴
لطائف غالب	انتظام اللہ شہابی	حالی پبلشنگ ہاؤس دہلی	۱۹۴۷	—
لطائف غالب	فیاض نیازی	خاں اکیڈمی، لاہور	۱۹۶۶	۹۶
" "	ساجد صدیقی	مکتبہ دین و ادب لکھنؤ	۱۹۶۸	۱۲۸
ماثر غالب	قاضی عبدالودود	علی گڑھ میگزین علی گڑھ	۱۹۴۸	۷۸
متفرقات غالب	سید مسعود حسن رضوی ادیب	ہندوستانی پریس رامپور	۱۹۴۷	۱۸۵
مثنوی ابر گہر بار (فارسی)	غالب	مطبع اکمل المطابع دہلی	۱۸۶۴	۴۲
مجموعہ نثر غالب	خلیل الرحمن داؤدی	مجلس ترقی ادب لاہور	۱۹۶۷	۴۲۱
محاسن خطوط غالب	پروفیسر غلام حسین ذوالفقار لاہور	—	۱۹۶۵	۲۲۰
محاسن کلام غالب	ڈاکٹر عبدالرحمن بجنوری	انجمن ترقی اردو علی گڑھ	۱۹۵۲	—
محاورات غالب	بریش کمار پرشاد	کتب خانہ انجمن ترقی اردو دہلی	۱۹۶۷	۹۲
محرق قاطع برہان	غالب	مطبع احمدی دہلی	۱۸۶۳	۹۲
مؤید برہان	"	مطبع مظہر العجائب کلکتہ	۱۸۶۵	۴۷۵
مراۃ الغالب (شرح)	وحید الدین بیخود دہلوی	آزاد بک ڈپو دہلی	۱۹۳۴ء	۳۴۵
" " "	" "	تاج پریس کلکتہ	۱۹۳۶	۳۴۵
مرثیہ غالب	الطاف حسین حالی	دلی پرنٹنگ ورکس دہلی	۱۹۴۴	—
مرزا نوشہ	عشرت رحمانی	—	—	—
مرقع غالب (دیوان غالب)	پرتھوی چندر	مکتبہ جامعہ لمیٹڈ دہلی	۱۹۶۹	۲۹۶
" "	تیز لہوری	—	—	—

مشکلات غالب	نیاز فتح پوری	نسیم بک ڈپو لکھنؤ	۱۹۶۱	۱۶۸
" "	" "	ادارہ نگار پاکستان کراچی	۱۹۶۷	۱۶۰
مطالب الغالب	مولانا سہا	شیخ مبارک علی پبلشرز لاہور	۱۹۲۲	۴۰۰
" "	"	دین محمدی سٹیم پریس لاہور	۱۹۲۳	۳۹۱
" "	"	" " "	۱۹۲۵	۳۹۹
مطالب غالب	قاضی سعید الدین احمد	پبلشرز یونائیٹڈ لاہور	۱۹۵۲	۵۲۸
مطالعہ غالب	اثر لکھنوی	—	۱۹۵۷	۱۱۲
مقام غالب	سید مبارز الدین رفعت	سب رس کتاب گھر حیدر آباد	۱۹۶۰	۱۵۸
" "	محمد موسیٰ خان کلیم	ادارہ نئی تحریریں پشاور	۱۹۶۵	۲۵۹
" "	عبدالصمد صارم	ادارہ علمیہ لاہور	۱۹۶۸	۲۷۲
مکاتیب غالب	امتیاز علی عرشی	کتاب خانہ رامپور	۱۹۳۷	۲۰۵
" "	احسن مارہروی	علی گڑھ بک کمپنی علی گڑھ	-	۲۳۸
" "	غالب	مطبع قیمیہ بمبئی	۱۹۳۷	۱۸۳
مکاتیب غالب	غالب	مطبع سرکاری ریاست رامپور	۱۹۴۳	۲۲۹
"	"	" "	۱۹۴۳	۲۰۵
"	"	" "	۱۹۴۵	۲۰۵
"	"	" "	۱۹۴۶	۲۵۴
"	"	" "	۱۹۴۷	۲۵۴
"	"	" "	۱۹۴۹	۲۵۴
مہر نیمروز (اردو)	مترجم شاداں بلگرامی	فخر المطابع دہلی	۱۸۵۵	۱۱۹
(فارسی)	غالب	" "	۱۸۵۵	۱۱۴
" "	"	" "	-	۱۱۸
" "	"	مطبع نولکشور لکھنؤ	۱۹۱۵	۱۲۳
"	"	روٹری پرنٹنگ پریس لاہور	۱۹۲۵	۱۳۲
میخانہ آرزو سرانجام (کلیات نظم و نثر فارسی)	"	—	۱۹۳۵	—
نادرات غالب	آفاق حسین آفاق	ادارہ نادرات کراچی	۱۹۴۹	۱۹۰
نادر خطوط غالب	سید محمد اسماعیل رسا گیاوی	کاشانۂ ادب لکھنؤ	۱۹۳۹	۴۲
نامہ غالب	غالب	مطبع محمدی دہلی	۱۸۶۵	۱۴
نشاط غالب	وجاہت علی سندیلوی لکھنؤ	—	۱۹۶۴	۲۸۸

نقد غالب	ڈاکٹر مختار الدین احمد	انجمن ترقی اردو مسلم علی گڑھ	۱۹۵۹	۵۴۲
نکات و رقعات (اردو)	محمد سعادت علی خاں	مکتبہ سرای۔ دہلی	۱۸۶۷	۲۰
نکات و رقعات (غالب)	تعارف اکبر علی خاں	-	۱۹۶۲	۵۸
" "	مرتبہ جموں اینڈ کشمیر اکیڈمی آف آرٹس کلچر اینڈ لنگویجز سری نگر		۱۹۶۲	۵۸
نگارشات غالب	عبدالرزاق جمالی	تاج بک ڈپو۔ لاہور	۱۹۵۲	-
نوائے سروش (مکمل دیوان مع شرح)	غلام رسول مہر	شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور	۱۹۶۷	۱۰۹۹
یادگار غالب	- الطاف حسین حالی	شیخ مبارک علی پبلشرز لاہور	۱۸۹۷	۱۷۶
"	" "	نامی پریس کانپور	۱۹۱۵	۴۴۰
"	" "	شیخ جان محمد اللہ بخش پبلشرز لاہور	۱۹۳۰	۲۱۳
"	" "	حاجی قربان علی اینڈ سنز لاہور	۱۹۳۱	۲۰۰
"	" "	عالمگیر الیکٹرک پریس لاہور	۱۹۳۲	۱۷۶
"	" "	ساہتیہ پریس الہ آباد	۱۹۴۶	۱۹۸
"	" "	" " "	۱۹۵۸	۴۱۰
"	" "	مطبع فیض عام علی گڑھ	۱۹۵۸	۳۹۲
یادگار غالب	مولانا الطاف حسین حالی	مطبع مسلم یونیورسٹی علی گڑھ	-	۳۹۰
"	"	عشرت پبلشنگ ہاؤس لاہور	-	۲۰۰
" (مقدمہ سید ابوالخیر کشفی)	"	اردو اکیڈمی سندھ کراچی	۱۹۶۲	۴۶۴
" (مقدمہ خلیل الرحمن داؤدی)	"	مجلس ترقی ادب لاہور	۱۹۶۳	۵۹۷
یوسف مہدی قید فرہنگ میں	محسن بن شبیر	دکن لا رپورٹ مشین پریس حیدر آباد	۱۹۴۲	۸۰

شروع شروع میں میرا اور سید قاسم محمود کا خیال تھا کہ غالب کی صد سالہ برسی پر جو کتابیں غالب پر لکھی گئیں یا غالب کی کتابوں کے جو جدید ایڈیشن شائع ہوئے ان کی تعداد کچھ زیادہ نہیں ہوگی اور آسانی کے ساتھ ان کی فہرست بن سکتی ہے لیکن جس وقت سید صاحب کے فرمانے پر میں کام کرنے کے لیے تیار ہوا تو معلوم ہوا کہ کام ہرگز اتنا آسان اور سہل نہیں جتنا دونوں نے اندازہ میں سمجھا تھا اگر مجھے کام کے اس قدر زیادہ پھیل جانے کا ذرا سا بھی خدشہ ہوتا تو میں اپنی سخت عدیم الفرصتی کے باعث ہرگز سید صاحب سے اس کی حامی نہ بھرتا اور بھاری پتھر کو چوم کر چھوڑ دیتا مگر چونکہ وعدہ کر چکا تھا اس لیے وہ تمام دقتیں اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں جو اس مضمون کی تدوین میں پیش آئیں۔ اس قسم کے مضامین میں ایک بڑی پریشانی یہ ہوتی ہے کہ اگر ایک چیز شمال میں ملتی ہے تو دوسری جنوب میں ایک حوالہ اگر مشرق میں دستیاب ہوتا ہے تو دوسرا مغرب میں میرے لیے یہ کام اس وقت اور بھی زیادہ دشوار ہو گیا جب سید صاحب نے کہا کہ ان سب کتابوں کی تفصیلات مہیا کرو جو پاکستان اور ہندوستان، دونوں ملکوں میں اس موقع پر شائع ہوئیں۔ اگر صرف ایک ہی ملک کی بات ہوتی تو کام نسبتاً آسان اور جلد ہو جاتا مگر دونوں ملکوں کی تفصیلات مہیا کرنا جبکہ باہم ڈاک کی ترسیل بند ہے، نہ کوئی کتاب ڈاک خانہ کے ذریعہ آ سکتی ہے نہ جا سکتی ہے۔ بظاہر بہت ہی دشوار کام تھا تاہم جس طرح بھی بنا میں نے اس مشکل کو آسان بنانے کی کوشش کی ہے اور غالب صدی کے دوران میں جس قدر کتابیں ہندوستان میں شائع ہوئیں — ان کی تفصیلات معلوم کرنے کی انتہائی سعی کی ہے اس سلسلہ میں جو امکانی تگ و دو میں کر سکتا تھا اس کے نتائج آج آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں بے شک یہ حقیقت ہے کہ کوئی انسانی کام کبھی بالکل مکمل نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہ بھی واقعہ ہے کہ میں نے اس موضوع کے متعلق معلومات بہم پہنچانے میں وقت کی سخت تنگی کے باوجود تلاش کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں۔ اس کے بعد بھی فراہمی معلومات میں جو کسر رہ گئی ہو، اس سے ناظرین کرام مطلع فرمائیں تاکہ اس جدید فراہم شدہ مواد کو بعد میں بطور ضمیمہ شائع کیا جا سکے۔

سخت احسان فراموشی ہوگی اگر میں اس موقع پر ان بزرگوں، ادیبوں اور دوستوں کا نہایت تہ دل سے شکریہ ادا نہ کروں جنہوں نے مہربانی فرما کر نہایت خلوص قلب کے ساتھ اس مضمون کی تیاری میں مجھ جیسے ناکارہ انسان کی اعانت فرمائی اگر یہ حضرات کتابوں کے عطیات، اطلاعات کی فراہمی اور اپنے مفید مشوروں سے میری امداد نہ فرماتے تو ناممکن تھا کہ میں اس مضمون کو مرتب کر سکتا اللہ تعالیٰ ان سب کو خلوص نیکی اور ہمدردی کی جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

اس ضمن میں سب سے زیادہ میں جن صاحب کا شکر گزار ہوں، وہ ہیں جناب ڈاکٹر محمد باقر صاحب پرنسپل اورینٹل کالج جنھوں نے ڈھائی سو روپے کی قیمت کی کتابوں کا سٹ مجھے اس کام کے لیے مرحمت فرمایا۔

محترم جناب سید امتیاز علی تاج — ناظم مجلس ترقی ادب بھی میرے نہایت درجہ شکریہ کے مستحق ہیں جنھوں نے ازراہ نوازش وہ تمام کتابیں مجھے عنایت فرمائیں جو مجلس نے غالب پر شائع کی ہیں۔

میرے نہایت ہی مخلص اور فاضل دوست سید معین الدین احمد صاحب جڑانوالہ میں انسپکٹر سنٹرل ایکسائز ہیں وہ اگرچہ معمولی قصبے میں رہتے ہیں اور ان کی ملازمت بھی قطعاً غیر شاعرانہ ہے مگر وہ ایسا اعلیٰ اور پاکیزہ ادبی ذوق رکھتے ہیں کہ بڑے بڑے پروفیسر اور ایم اے، پی ایچ ڈی ڈاکٹر بھی علمی واقفیت اور ادبی معلومات میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ غالب کے متعلق جو بیش بہا ذخیرہ کتب اُن کے پاس ہے وہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ غالبیات کے علاوہ بھی جو خالص ادبی کتابیں انھوں نے فراہم کی ہیں وہ بلا مبالغہ ایک بیش بہا علمی خزانہ ہیں۔ جب میں اس ضرورت کے لیے سید صاحب کے پاس جڑانوالہ گیا تو وہ میرے ساتھ انتہائی خاطر مدارات سے پیش آئے اور نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ غالب کے متعلق کتابوں کا میرے سامنے ڈھیر لگا دیا جسے دیکھ کر میں حیران ہو گیا اور الحمد للہ کہ اس سے پورا فائدہ اٹھایا

پاکستان کی طرح ہندوستان میں بھی مجھے اس کام میں تین ہی آدمیوں سے خاص طور پر مدد ملی۔ ایک غالبیات کے امام مالک رام، دوسرے غالب اکیڈمی کے صدر حکیم عبدالحمید تیسرے رسالہ سب رس کے معتمد پروفیسر محمد اکبرالدین صدیقی۔ اگر یہ صاحبان میری نہایت بھرپور اعانت نہ فرماتے تو میرے مضمون میں اس موضوع کے متعلق ہندوستانی کتب کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہوتی۔ مالک رام صاحب نے مجھے کتابیں بھی ارسال فرمائیں اور موضوع کے متعلق بیش قرار معلومات بھی مجھے برابر بھیجتے رہے۔ ان کے احسان کا میں کسی طرح بھی شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔

مذکرہ بالا حضرات کے علاوہ مندرجہ ذیل اصحاب اور احباب نے بھی اس موضوع کے متعلق کتابوں اور اطلاعات سے میری مدد فرمائی جن کے لیے میں اُن سب کا نہایت ممنون ہوں۔

محمد طفیل صاحب ایڈیٹر نقوش سید قاسم محمود صاحب، چودھری محمد حنیف شاہد ایم اے لائبریرین شعبہ السنہ شرقیہ پنجاب پبلک لائبریری، چودھری بشیر احمد ڈائرکٹر مکتبہ میری لائبریری نیاز احمد صاحب مہتمم سنگ میل پبلیکیشنز حاجی سید اشرف صبوحی صاحب دہلوی مہتمم شام ہمدرد۔ مولوی محمد عبداللہ قریشی بی اے مدیر ادبی دنیا ناصرالدین احمد ناصر صاحب مولف دبستان غالب۔ قریشی احمد حسین صاحب احمد قلعہ داری ایم اے پروفیسر زمیندار کالج گجرات

میں دہن نقوی صاحب انچارج غالب اکیڈمی دہلی کا بے حد شکر گزار ہوں کہ آپ نے کسی سابقہ تعارف کے بغیر اس سلسلے میں مجھے فل سکیپ کے ۱۰ صفحے لکھ کر بھیجے جس کی بنیاد پر میں ہندوستان میں غالب پر شائع شدہ کتب کی تفاصیل بیان کر سکا ورنہ حقیقت یہ ہے کہ صرف دو تین کتابوں کے سوا میں کسی کتاب کی نشان دہی نہ کر سکتا۔

باقی رہا پاکستان تو اس کے متعلق اگر قومی کتاب مرکز پاکستان کے چودھری عبدالستار نہایت خلوص اور مستعدی کے ساتھ میری بھرپور مدد نہ فرماتے تو مجھ جیسے ناکارہ انسان کے لیے اس مضمون کا تیار کرنا بہت مشکل ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر دے۔

میں نے اس مضمون کی ترتیب حروف تہجی کے لحاظ سے رکھی ہے تاکہ آسانی کے ساتھ ہر کتاب کا نام فوراً نکل سکے۔

جن صاحبان ذوق کو ایسی کتابوں کے نام معلوم ہوں جو اس مضمون میں نہیں ہیں وہ براہ کرم حسب ذیل پتا پر ایسی کتابوں کی تفصیلات مجھے بھیج دیں تاکہ وہ آئندہ بطور ضمیمہ شائع ہو سکیں

محمد اسماعیل پانی پتی

۱۸، رام گلی - لاہور

آیاتِ غالب

بہاولپور میں غالب کی وفات کی صد سالہ برسی کا جشن بجائے ۱۵ فروری ۱۹۶۹ء کے ۱۷ جنوری ۱۹۶۹ء کو منایا گیا اس موقع پر یہ عجیب کتاب شائع کی گئی جسے بریگیڈیئر سید نذیر علی شاہ نے مرتب کیا اور ادارہ علمیہ سعدیہ عرفانیہ بہاولپور نے شائع کیا سائز ۸/۱۸ × ۲۲ ہے اور ضخامت ۱۱۲ صفحات ہے۔ یہ کتاب روحِ غالب کے حضور میں مرتب کا ایک ذہنی خراجِ عقیدت ہے جسے غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر ان کے چند اردو فارسی اشعار کی سپاہیانہ شرح کی شکل میں پیش کیا گیا ہے۔

اس کتاب پر تبصرہ کرتا ہوا رسالہ "ہمدرد صحت" کا تقریظ نگار لکھتا ہے:

"اس کتاب کا عمیق مطالعہ ہمیں مرتب کے اندازِ نگارش ان کے تجربے ان کے عسکری سیاسی اور ملی شعور کے امتزاج کی رنگا رنگ کیفیتوں سے روشناس کرتا ہے غالب کو اس کے پرستاروں نے مختلف پیمانوں سے ناپا ہے مگر آیاتِ غالب کا پیمانہ ان سب سے علیحدہ ہے اس میں طنز بھی ہے اور مزاح بھی سیاست بھی ہے اور عسکریت بھی زندگی بھی ہے اور زندہ دلی بھی۔" (ہمدرد صحت اپریل ۱۹۶۹ء)

کتاب نے آخر میں غالب کے چند فارسی اشعار کا مفہوم عالمی سیاست کی زبان میں بیان کیا گیا ہے اور کتاب کے آخر میں ایک نصابی درس گاہوں کے لیے اور چند تاریخی حوالے درج کیے گئے ہیں۔

اس کتاب کی دلچسپی کا سب سے نمایاں پہلو یہ ہے کہ اس میں مرتب کی جو تصویر دی گئی ہے وہ سب سے زیادہ غالب سے ملتی جلتی ہے۔

اردوئے معلّٰی

یہ مرزا غالب کے اردو مکتوبات کی بہت مشہور و معروف کتاب ہے جو غالب کی زندگی میں چھپنی شروع ہوئی اور غالب کی وفات کے ۲۰ دن بعد ختم ہوئی افسوس ہے کہ غالب اسے مکمل چھپا ہوا نہ دیکھ سکے۔ اس کتاب کا حصہ دوم ۱۸۹۹ء میں چھپا اور جب سے اب تک بیسیوں مرتبہ یہ کتاب چھپ چکی ہے۔ غالب صدی کے موقع پر مجلس ترقی ادب لاہور کے لیے اس کتاب کا نیا ایڈیشن بہت سے اضافوں کے ساتھ مولانا مرتضیٰ حسین فاضل نے مرتب کیا۔ ۴۱ صفحات کا اس پر مقدمہ لکھا ایک ایک خط کو مختلف ایڈیشنوں سے مقابلہ کر کے درج کتاب کیا اور اختلاف کو حواشی میں درج کر دیا جن اصحاب کے نام خطوط تھے یا ان خطوط میں جن جن حضرات کے نام آئے سب پر مختصر نوٹ تحریر فرمائے۔ غرض ساری کتاب کو عمدہ سے عمدہ اور بہتر سے بہتر حالت میں پیش کرنے کی کوشش کی یہ کتاب تین مبسوط جلدوں میں مجلس نے شائع کی ہے ٹائپ بہت خوبصورت ہے کاغذ بہت عمدہ ہے۔ اور قیمت فی حصہ ۹ روپے ہے۔ اس کتاب کے جتنے ایڈیشن اس وقت تک چھپے ہیں میرے خیال میں زیرِ نظر ایڈیشن سب سے بہتر ہے۔ مگر میں فاضل مرتب کے اس بیان سے متفق نہیں کہ "اردوئے معلّٰی کا حصہ دوم ۱۸۹۹ء مولانا حالی کا مرتبہ نہیں" اس امر کے داخلی اور خارجی پختہ دلائل موجود ہیں کہ حصہ دوم اردوئے معلّٰی یقیناً مولانا حالی کا ترتیب دیا ہوا اور فراہم کیا ہوا ہے مگر یہ موقع اس بحث کا نہیں ہے

ارمغانِ غالب

غالب صدی کی تقریبات منانے کے لیے حیدر آباد دکن میں ایک کمیٹی کا قیام عمل میں آیا تھا جس کا نام "غالب صدی تقریبات کمیٹی" تھا اس موقع پر اس کمیٹی کی طرف سے یہ کتاب مارچ ۱۹۶۹ء میں شائع کی گئی تھی اس میں کمیٹی کے اجلاس خاص منعقدہ یکم مارچ ۱۹۶۹ء کا پروگرام اور بعض وہ مضامین جو اجلاس میں پڑھے گئے درج کیے گئے ہیں۔ آخر کتاب میں ان بعض اصحاب کے سوانحی خاکے بھی ہیں جو اجلاس میں شامل ہوتے غالب کی اور غالب کے مداحوں کی تصاویر بھی ہیں۔ اور غالب میموریل بلڈنگ کا فوٹو بھی ہے۔ غالب کے اس مجموعۂ کلام کے پہلے صفحہ کا عکس بھی شامل کتاب ہے جو ۱۸۵۰ء میں غالب نے نواب رام پور کو بھیجا تھا۔ لکھائی چھپائی طباعت کاغذ اچھا سائز ۲۲/۲×۳ صفحات ۸۴

ارمغانِ غالب

یہ کتاب غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر حیدر آباد دکن میں شائع ہوئی اور عابد علی خاں معتمد عامہ تقاریب کمیٹی حیدر آباد دکن نے اسے ایک جلسہ میں پیش کیا اور تمام حاضرین کو مفت تقسیم کیا یہ جلسہ یکم مارچ ۱۹۶۹ء کو حیدر آباد دکن میں ہوا تھا۔

اشاریہ غالب

یہ غالب کی تین کتابوں اور غالب کے متعلق تصانیف کا ایک مفصل اشاریہ ہے جو سالہا سال کی محنت تلاش اور کاوش کے بعد سید معین الرحمٰن صاحب نے

مرتب کیا ہے اور غالب صدی کے موقع پر مجلس یادگار غالب کے لیے پنجاب یونیورسٹی نے فروری ۱۹۶۹ء میں چھاپ کر شائع کر دیا ہے کتاب چار مستقل عنوانات اور ایک ضمیمہ پر مشتمل ہے آخر میں ساری کتاب کا مفصل انڈکس بھی بڑی محنت سے تیار کر کے کتاب میں لگا دیا گیا ہے غالب پر کام کرنے والوں کے لیے یہ کتاب ایک عمدہ رہبر اور بہترین رہنما کا کام دے گی پاکستان اور ہندوستان دونوں میں اس موضوع پر کتابیں لکھی گئی ہیں۔ مگر اب تک کوئی اشاریہ کلام غالب کا اس سے زیادہ ضخیم شائع نہیں ہوا۔ چھپائی ٹائپ کی کاغذ اچھا سائز ۲۲×۱۸/۸ صفحات ۴۹۰ یہ پنجاب یونیورسٹی کی پندرھویں کتاب ہے جو غالب کے متعلق شائع ہوئی ہے۔

اصہارُ الغالب

مرزا غالب کی سسرال لوہارو خاندان میں تھی غالب کے کلام میں جہاں جہاں اس خاندان کے افراد کے نام آئے ہیں ان کے حالات اس کتاب میں تفصیل کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں اور چونکہ کتاب کے مصنف صاحبزادہ ناصر الدین احمد خاں عرف خسرو مرزا نواب علاء الدین احمد خاں علائی کے پوتے ہیں اس لیے یہ حالات زیادہ معتبر اور زیادہ مستند ہیں کتاب کے صفحات ۸۰ ہیں اور قیمت دو روپے ہے اور فروری ۱۹۶۹ء میں شائع کی گئی ہے ملنے کا پتا کتابستان گلی قاسم جان دہلی ہے۔

اطرافِ غالب

یہ غالب کی نثر اور اس کی فارسی و اردو شاعری پر، تنقیدی مضامین کا مجموعہ ہے جنھیں ڈاکٹر سید عبداللہ نے لکھا ہے اور گلوب پبلشرز لوہاری گیٹ لاہور نے نفاست کے ساتھ غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر شائع کیا ہے۔ کاغذ اچھا ہے۔ کتاب مجلد ہے صفحات ۲۲۰ ہیں اور قیمت دس روپے ہے۔

افاداتِ غالب

یہ کتاب غالب کے مصنفہ تین رسائل لطائف غیبی (۱۸۶۵ء) سوالات عبدالکریم (۱۸۶۵ء) اور تیغ تیز (۱۸۶۷ء) کا مجموعہ ہے۔ جو اردو میں لکھے گئے ہیں اب یہ تینوں رسائل بہ تصحیح و تحقیق فاضل محقق سید وزیر الحسن عابدی مجلس یادگار غالب کے لیے غالب صدی کے موقع پر پنجاب یونیورسٹی لاہور نے نہایت حسن اسلوب کے ساتھ چھاپ کر شائع کر دیے ہیں فاضل مرتب نے ہر رسالہ کے متعلق ابتدا میں نہایت محققانہ مضامین لکھے ہیں اور ایڈیٹنگ کا حق ادا کر دیا ہے یہ کتاب اس سلسلہ کی بارھویں کڑی ہے۔ چھپائی ٹائپ کی کاغذ عمدہ تقطیع ۲۲×۱۸/۸ ہے کتاب اگست ۱۹۶۹ء میں شائع ہوئی ہے شروع میں فاضل مرتب کا دیباچہ ہے جو ۲۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ لطائف غیبی کے صفحات ۱۱۴ ہیں سوالات عبدالکریم کے ۱۶ اور تیغ تیز کے ۱۶۴۔

انتخاب از تحقیقات آسی

مولانا آسی لکھنوی نے دیوان غالب کی ایک شرح لکھی ہے انھوں نے اس شرح میں غالب کا ایسا کلام بھی شائع کیا ہے جو دیوان غالب کے دیگر نسخوں میں نہیں ملتا مولانا آسی کا بیان ہے کہ انھوں نے غالب کا کلام کسی قلمی بیاض سے نقل کیا تھا ادارہ شبستان غالب نمبر (دوسرے ایڈیشن) نے اس نئے چیز یا نئی دریافت کو بھی کتابی شکل میں شائع کر دیا ہے صفحات ۸ ہیں۔

انتخابِ غالب

یہ کتاب شعبہ اردو دہلی یونیورسٹی کی طرف سے غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر شائع ہوئی جو غالب کی نظم اور اس کی نثر کا ایک جامع انتخاب ہے۔

انتخابِ غالب

یہ غالب کے اردو کلام کا ایک جامع انتخاب ہے جو مشرف انصاری صاحب نے بڑی قابلیت سے کیا ہے اور پہلی بار فروری ۱۹۶۹ء میں غالب صدی کے موقع پر اس کو سنگ میل پبلیکیشنز (چوک اردو بازار لاہور) نے چھاپ کر شائع کیا ہے۔ شروع میں مشرف انصاری نے جو مقدمہ لکھا ہے وہ بہت ہی دلچسپ اور پڑھنے کے قابل ہے سائز ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۹۶ قیمت پونے دو روپے۔

انتخابِ غالب

یہ غالب کے منتخب اردو اشعار کا چھوٹا سا مجموعہ ہے جو سید اختر عباس نے مرتب کیا ہے اور مکتبہ میری لائبریری لاہور نے بہت نفاست کے ساتھ جیبی تقطیع پر شائع کیا ہے شروع میں غالب کی مختصر سوانح حیات اور بعد میں انتخاب کلام — چھپائی لکھائی اور کاغذ سب عمدہ۔ قیمت پچاس پیسے صفحات ۳۲۔

انتخابِ کلام غالب

غیر ملکوں میں ہندوستانی سفارت خانوں میں رکھنے اور دکھلانے کے لیے دہلی یونیورسٹی کے شعبہ اردو نے غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر یہ کتاب شائع کی جو بہت ہی خوبصورت اور نہایت دیدہ زیب ہے۔

انتخاب نسخۂ حمیدیہ

دیوانِ غالب کے مشہور ایڈیشن "نسخۂ حمیدیہ" کا یہ انتخاب کارکنان رسالہ "شبستان" دہلی نے مرتب کیا ہے۔ اور "شبستان" غالب نمبر (دوسرے ایڈیشن) کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس کے صفحات ۲۶ ہیں۔

"اسٹرنل فلیم"

غالب کے متعلق غالب صدی کے موقع پر یہ انگریزی کتاب کے ایں سود نے لکھی ہے اس کا ترجمہ "ہمیشہ زندہ رہنے والا محبوب" جس کی شہرت اور مقبولیت میں کبھی کمی نہ آئے۔ واقعی بات یہ ہے کہ کتاب کا نام نہایت موزوں ہے اور غالب پر پورے طور سے چسپاں ہو جاتا ہے۔ یہ کتاب غالب کی سوانح حیات اور اس کی شاعری کا ایک تنقیدی جائزہ ہے اور خوب ہے۔ مگر ۱۲۶ صفحے کی کتاب کی قیمت پندرہ روپے بہت زیادہ ہے۔ اسٹرلنگ پبلشرز، اجمیری گیٹ دہلی نے اسے شائع کیا ہے۔

باغ دو در

غالب کی یہ سب سے آخری کتاب ہے جو غالب نے اپنے مرنے سے دو سال پہلے ۱۸۶۷ء میں مرتب کی تھی اور جس کی کتابت غالب کی زندگی میں شروع ہوئی ان کے انتقال کے بعد، جولائی ۱۸۷۰ء کو ختم ہوئی۔ یہ غالب کی فارسی نظم و نثر کا مجموعہ ہے۔ نظم میں ۴۵ قطعات، ایک ایک ترکیب بند و ترجیع بند، دو مثنویاں، ۷ قصائد، ۱۱ غزلیں، ۱۶ فردیات، ۲۰ رباعیاں اور ایک تخمیس شامل ہے اور نثر میں ۳ دیباچے اور ۴ تقریظیں اور مختلف اصحاب کے نام ۶ خط ہیں۔ یہ کتاب قلمی حالت میں تھی اور اب تک نہیں چھپی تھی۔ ڈاکٹر سید وزیر الحسن عابدی صدر شعبہ فارسی پنجاب یونیورسٹی نے نہایت محنت اور لیاقت کے ساتھ اسے مرتب کیا اس کا ترجمہ کیا کتاب پر نہایت مفید حواشی لکھے اشاریہ بنایا اور بڑی عمدگی و خوبی سے اس کو شائع کیا۔ سب سے پہلی مرتبہ ۱۹۶ء میں سید صاحب نے اس کا منظوم حصہ اورینٹل کالج میگزین لاہور میں شائع کرایا۔ نثر کا حصہ ۱۹۶ء میں شائع ہوا۔ بعد میں اس کی اشاعت روک دی گئی اور اب نظم و نثر کے دونوں حصے مع تعلیقات و ترجمہ اور حواشی علیحدہ کتابی شکل میں شائع ہوئے ہیں۔ کتاب کے ناشر ڈاکٹر محمد باقر صاحب پرنسپل اورینٹل کالج لاہور ہیں۔ اور کتاب ٹائپ میں چھپی ہے۔ سال طباعت ۱۹۷۰ء۔ تقطیع ۲۶×۲۰/۸ ہے۔ کاغذ عمدہ لگایا گیا ہے۔ اس کتاب کو پڑھ کر غالب کی زندگی کے بہت سے شعبے سے نقاب ہوتے ہیں۔ یہ کتاب ابھی تک منظرِ عام پر نہیں آئی اس کے متعلق ہماری اطلاعات پرائیویٹ ہیں۔ اورینٹل کالج کے جشن صد سالہ کی تقریب کے بعد اس کی عام اشاعت ہوگی (انشاء اللہ)

بزمِ غالب

یہ کتاب عبدالرؤف عروج نے لکھی ہے اور ادارہ یادگارِ غالب کراچی نے غالب صدی کے موقع پر شائع کی ہے اس میں غالب سے تعلق رکھنے والے دو سو سے زیادہ اشخاص کا تذکرہ ہے چھپائی و بائنڈنگ اچھی ہے کاغذ سفید ہے صفحات ۲۲۴ ہیں سائز ۲۲×۱۴/۸ اور قیمت انیس روپے ہے۔

بزمِ غالب

ایک صاحب ایس اے مہدی (علیگ) الہ آباد کے رہنے والے مشرقی افریقہ کے علاقہ کینیا میں چلے گئے اور وہیں تجارت کرتے ہیں مگر غالب سے محبت ہندوستان سے اپنے ساتھ لے گئے۔ غالب کے موقع پر انہیں بھی جوش آیا اور "بزمِ غالب" کے نام سے ۴۴ صفحات کا ایک کتابچہ غالب کی یادگار میں نذرِ عقیدت کے طور پر پیش کر کے مفت تقسیم کیا۔ اس میں غالب کی مدح میں پانچ بند کا ایک مسدس ہے غالب کے بعض اشعار کی تضمین ہے اور غالب کی زمین میں مصنف کی اپنی غزلیں ہیں۔ کاغذ، کتابت اور طباعت عمدہ ہے۔

پنج آہنگ

اپنی مختلف فارسی نگارشات اور خطوط کا یہ ملا جلا مجموعہ غالب نے ۱۸۴۵ء میں مرتب کیا تھا جس میں پانچ قسم کی چیزیں الگ الگ جمع کی تھیں اور اسی لیے اس کا نام پنج آہنگ رکھا تھا۔ اس کتاب کے کئی ایڈیشن اس وقت تک مختلف اوقات میں مختلف شہروں سے شائع ہو چکے ہیں اور کچھ قلمی نسخے پاک و ہند کی لائبریریوں میں محفوظ ہیں۔ ان نسخوں کو سامنے رکھ کر غالبیات کے مشہور ماہر جناب پروفیسر وزیر الحسن عابدی نے مجلس یادگارِ غالب کے لیے یہ نیا ایڈیشن بہت محنت اور توجہ کے ساتھ غالب صدی کے موقع پر مرتب کیا ہے اور پنجاب یونیورسٹی لاہور نے اسے اگست ۱۹۶۹ء میں چھاپ کر شائع کر دیا۔ کتاب کے آخر میں تعلیقات بھی ہیں جس سے کتاب کی افادیت میں بہت اضافہ ہو گیا ہے۔ ۲۲×۱۸/۸ کی تقطیع ۴۱۷ صفحات۔ اگر ۲ صفحے کے نہایت لمبے غلط نامہ کو بھی شامل کر لیں تو صفحات کی تعداد ۴۱۹ ہو جاتی ہے۔ یہ تصنیفات غالب کے سلسلہ میں مجلس یادگارِ غالب کی آٹھویں پیشکش ہے۔

پنج آہنگ

غالب کی مشہور فارسی کتاب پنج آہنگ میں سے آہنگ پنجم کے خطوط کا اردو ترجمہ سید حسن کے دیباچہ کے ساتھ مترجمہ محمد عمر مہاجر۔ ناشر ادارہ یادگار غالب کمیٹی' کراچی صفحات ۲۰۰ سائز ۸/۱۸ x ۲۲ قیمت بارہ روپے کاغذ سفید چھپائی دیدہ زیب۔

پیکر غالب

غالب کی زندگی اور سوانح سے متعلق یہ کتاب آٹھ مختصر ڈراموں کا مجموعہ ہے۔ جسے محمد عبداللطیف خاں نے تصنیف کیا ہے اور آغاپورہ' حیدر آباد دکن سے شائع ہوا ہے صفحات ۹۶ ہیں اور قیمت پونے تین روپے ہے یہ کتاب فروری ۱۹۶۹ء میں شائع ہوئی ہے مگر اس میں زبان و بیان کی بھی غلطیاں ہیں واقعات کی بھی اور کتابت کی بھی جن کی سب رس کے غالب نمبر میں نشان دہی کی گئی ہے۔

تنقید غالب کے سو سال

یہ چودھویں کتاب ہے جو مجلس یادگار غالب کے لیے پنجاب یونیورسٹی نے غالب صدی کے موقع پر شائع کی ہے اور گروپ کیپٹن سید فیاض محمود' اور اقبال حسین صاحب نے مرتب کیا ہے۔ اس ضخیم کتاب میں غالب کے مشہور شاگرد میر مہدی مجروح اور شمس العلما مولانا حالی سے لے کر زمانہ حال تک کے ادیبوں کے تاثرات اور مضامین غالب کے متعلق ایک جگہ جمع کر دیے گئے ہیں جن کی تعداد ۴۰ ہے اور یہ بیانات ۶۲۸ صفحات پر چھپے ہوئے ہیں۔ کتاب کی تقطیع ۸/۲۰ x ۲۶ ہے چھپائی ٹائپ کی' اور کاغذ اچھا ہے۔

تصویر خیال

یہ دہلی کے ایک صاحب ابرارالرحمن قدوائی کا غالب پر لکھا ہوا ایک ڈراما ہے جس کے ۷۲ صفحے ہیں اور دو روپے قیمت ہے۔ فروری ۱۹۶۹ء میں شائع کیا گیا ہے۔ ملنے کا پتا قدوائی پبلکیشنز مٹیا محل' دہلی ہے۔

تعارف غالب

سیف سلطان پوری کا یہ کتابچہ ۲۸ صفحات پر تھرپارکر ڈسٹرکٹ کلچر ایسوسی ایشن میرپورخاص نے اچھی کتابت اور عمدہ طباعت کے ساتھ سفید کاغذ پر شائع کیا ہے جس میں بہت مختصر طور پر غالب کا خاندان' اس کی سوانح حیات انتخاب کلام' اس کی تصانیف اور اس کے متعلق بعض مشاہیر کی رائیں لکھی گئی ہیں بہت ہلکی پھلکی کتاب ہے

تلاش غالب

یہ کتاب پروفیسر نثار احمد صاحب فاروقی (دہلی یونیورسٹی) نے غالب کے متعلق مختلف تحقیقی مضامین کا مجموعہ ہے اور اسے غالب صدی کے موقع پر علمی مجلس دلی نے شائع کیا ہے اس کتاب میں غالب کی آپ بیتی کے علاوہ غالب کے بارہ غیر مطبوعہ فارسی خطوط ایک غیر مطبوعہ اردو خط فارسی اور اردو کا کچھ غیر مطبوعہ کلام ایک غزل کا راز تصنیف۔ مطالعہ غالب کے سلسلہ میں اثر لکھنوی کے خطوط۔ کلام غالب کا ایک ہمعصر شارح اور دہلی یونیورسٹی کے آرکس ارڈو معلیٰ کے غالب نمبر پر تبصرہ۔ یہ مضامین شامل ہیں۔ اس کا ایک اڈیشن یہاں پاکستان میں کتابیات ۵ میل روڈ لاہور سے بھی شائع ہوا ہے

تماشا مرے آگے

یہ غالب کے متعلق ایک ڈراما ہے جو رفعت سروش نے لکھا ہے اور دہلی سے شائع ہوا ہے

جہان غالب

غالب کے متعلق یہ کتاب مشہور مصنف کوثر چاند پوری کی لکھی ہوئی ہے صفحات ۳۲۲ ہیں اور قیمت پانچ روپے ہے لاہور برادرس لاہور سے شائع کی ہے۔

(مثنوی) چراغ دیر

اپنی پنشن کے مقدمہ کے سلسلہ میں کلکتہ جاتے ہوئے غالب بنارس میں بھی ٹھہرے اور وہاں کے دلچسپ مناظر اور دلکش صورتیں دیکھ کر بیحد متاثر ہوئے مثنوی چراغ دیر میں اپنے ان ہی تاثرات کا ذکر غالب نے نہایت دلاویز طریقہ سے کیا ہے یہ مثنوی فارسی میں ہے جس کا اردو میں منظوم ترجمہ حسن حسین صاحب نے کیا ہے اور مالک رام صاحب نے اسے اپنی کتاب' غبار غالب میں شائع کیا ہے۔ غالب کو علمی مجلس دلی نے فروری ۱۹۶۹ء میں غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر چھاپ کر شائع کیا یہ ترجمہ علیحدہ علیحدہ کتابی شکل میں نہیں چھپا مثنوی کے اشعار کی تعداد ۲۷ ہے۔

چراغ دیر

(اصل سے اردو ترجمہ)

یہ وہ مشہور اور دلچسپ مثنوی ہے جو غالب نے بنارس کی تعریف میں لکھی ہے

جب وہ سفر کلکتہ کے دوران باندہ میں ٹھہرے تھے مثنوی فارسی میں ہے
اور اس کا اردو ترجمہ امیر حسن نورانی نے رسالہ فروغ اردو کے غالب نمبر میں شائع
کیا ہے مثنوی کے ۱۰۴ شعر ہیں۔ پہلے ہر شعر میں جو مشکل الفاظ ہیں ان کے معنی
بیان کیے ہیں پھر شعر کے معنی تحریر کیے ہیں اس طرح ساری مثنوی کو ختم کیا ہے
کل ۲۲ صفحات میں یہ مثنوی آئی ہے

حق جاگر غالب

نیشنل آرکائیوز نئی دہلی کے ایک فائل میں غالب کی پنشن کے مقدمے
کے کچھ کاغذات محفوظ ہیں اس کتاب میں ان تمام تاریخی تحریرات کو مرتب کر کے
ان کا عکس ناظرین کرام کی خدمت اس صورت سے پیش کیا گیا ہے کہ ایک صفحہ پر
اُن فارسی تحریرات کا عکس، بالمقابل انگریزی ترجمہ اور اس کے نیچے اُردو ترجمہ دیا
گیا ہے مگر افسوس ہے کہ ترجمہ اغلاط سے خالی نہیں عبارتوں اور واقعات سے
نتائج اخذ کرنے میں کہیں کہیں تسامح ہوا ہے۔ اس کتاب کے مترجم اور ناشر
دہلی کے ایک صاحب رتھ صوری چندر ہیں کتاب کے صفحات ۱۶ ہیں اور قیمت
استطاعت سے زیادہ یعنی ۲۵ روپیہ ہے اگرچہ یہ نایاب حالات پہلی مرتبہ شائع ہوئے
ہیں تاہم قیمت کم ہونی چاہیئے تھی تاکہ لوگ بآسانی ان معلومات سے مستفید ہو سکتے
جو قدیم تحریرات نیشنل آرکائیوز سے لے کر اس کتاب میں پیش کی گئی ہیں
ان پر ایک مضمون اس سے پہلے بھی ۱۹۶۲ء میں ماہنامہ آجکل دہلی میں مخدومی
محترمی مالک رام صاحب کے قلم سے نکل چکا ہے۔

خطوط غالب

غالب کے اُردو خطوط جتنے عود ہندی اور اُردوئے معلیٰ میں تھے اور اس
کے علاوہ جو مختلف خطوط غالب کے مختلف رسالوں اور کتابوں میں سے مل سکے وہ
مولانا غلام رسول مہر نے غالب صدی کے موقع پر مجلس یادگار غالب کے لیے جمع کیے
اور پنجاب یونیورسٹی لاہور نے انھیں نہایت اہتمام کے ساتھ مبسوط جلدوں میں
فروری ۱۹۶۹ء میں شائع کیا مجلس یادگار غالب کی مطبوعات میں ان کا نمبر ۲ اور
۳ ہے اور خطوط کی تعداد پونے سات سو کے قریب ہے۔

اس کتاب کی ترتیب میں مولانا نے بہت کافی محنت اٹھائی ہے اول
تو مختلف نسخوں سے مقابلہ کر کے خطوط کو نہایت صحیح لکھا ہے۔ دوسرے
سارے جمع شدہ مختلف خطوط کو تاریخ وار مرتب کیا ہے۔ تیسرے بکثرت
حواشی خطوط پر لکھ کر کتاب کو پڑھنے والوں کے لیے نہایت مفید بنا دیا ہے۔
چوتھے تمام مکتوب الیہم کے مختصر حالات بھی تلاش کر کے درج کتاب کیے ہیں۔
جلد اوّل میں ۱۴ حضرات کے نام خطوط ہیں اور جلد دوم میں ۵۹ آدمیوں کے
نام آخر کتاب میں کچھ متفرق تحریریں بھی ہیں دونوں جلدوں کے مجموعی صفحات
۱۱۰۱ ہیں۔ ٹائپ اور کاغذ دونوں اچھے اور عمدہ ہیں مگر یہ سلسلہ ختم نہیں ہوا۔
ابھی بہت سے خطوط ایسے ہوں گے جن تک حضرت مولانا کی دسترس نہیں ہو
سکی اور اس لیے وہ اس مجموعہ میں شامل نہیں ہو سکے مگر یہ بات یقینی ہے کہ اس
سے بڑا مجموعہ خطوط غالب کا ابھی تک کوئی اور شائع نہیں ہوا۔ اگر مولانا ہر
خط کا حوالہ بھی دے دیتے کہ یہ خط کہاں سے حاصل ہوا تو شاید زیادہ بہتر ہوتا

حیاتِ غالب

غالب کی یہ مختصر سوانح عمری نواب سید محمد مرزا موج لکھنوی کی تالیف
ہے جو انھوں نے ۱۸۹۹ء میں لکھی تھی اور نگارستان پریس لکھنؤ میں چھپی تھی۔ اس مختصر
تالیف میں جو مولانا حالی کی "یادگار غالب" کے بعد غالب کی دوسری سوانح عمری
ہے غالب کی سوانح اس کی تصنیفات اور اس کے فن کا بیان بہت اختصار کے
ساتھ کیا گیا ہے۔ اشعار کے نمونے بھی آخر میں ہیں کتاب کی قیمت صرف چار آنے تھی۔
یہ کتاب عرصہ دراز سے نایاب تھی اور کہیں بھی نہیں ملتی تھی امیر حسن نورانی
نے اس قدیم نسخہ کو تلاش کر کے اُسے مرتب کیا اس پر حواشی لکھے اور غالب صدی
کے موقع پر اُسے قومی زبان کراچی کے شمارہ جون ۱۹۶۹ء میں شائع کرا دیا قومی زبان
میں یہ کتاب ۲۲ صفحات میں چھپی تقطیع ۸/۲۰ × ۳ اخباری کاغذ لگایا گیا ہے

دبستانِ غالب

اب تک کلامِ غالب کی جس قدر شرحیں لکھی گئی ہیں ہمارے خیال میں
یہ نئی طرز کی شرح اُن سب میں نمایاں حیثیت رکھتی ہے یہ غالب کے سارے
اُردو کلام کی شرح نہیں ہے بلکہ شرح نگار نے بہت اعلیٰ تشریح طلب اشعار
کو مختلف عنوانات کے تحت تقسیم کر کے ان کی شرح نہایت دلاویز طریقہ
سے کی ہے اور تشریح کرتے وقت جس قدر شرحیں مشاہیر ادب نے کلامِ غالب
کی لکھی ہیں ان کو سامنے رکھا ہے کتاب میں ایسے مواقع بھی آتے ہیں کہ فاضل مصنف
کو شارحین غالب سے اختلاف کی ضرورت پیش آئی ہے ایسے موقعوں پر جناب
مصنف نے صفائی کے ساتھ اپنی رائے کا اظہار تو کر دیا مگر آج کل کے تنقید نگاروں
کی طرح کسی کی پگڑی نہیں اُچھالی۔

کتاب کو پڑھنے کے بعد اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ جناب مؤلف

قمرالدین ناصر نے کلام غالب کا بہت گہری نظر سے مطالعہ کیا ہے۔ اس لیے ان کا بیان نہایت سلیس اور شگفتہ ہے۔ غالب کے کلام کو صحیح طور پر سمجھنے کے لیے اس کتاب کا مطالعہ بڑا ضروری ہے۔ اور اس لحاظ سے یہ کتاب غالبیات میں ایک مفید اضافہ ہے

شروع کتاب میں فاضل شرح نگار نے مستند ماخذوں سے کام لے کر ۸۹ صفحات میں غالب کی سوانح حیات بہت اختصار مگر جامعیت کے ساتھ قلمبند کی ہیں اور غالب کے متعلق ہر قابل ذکر بات کر دی ہے۔ زاں بعد ۱۴ صفحات میں غالب کے اسلوب نگارش سے بحث کی ہے یہ بحث بہت شگفتہ ہے

اس کے بعد ۲۸۸ صفحات میں مختلف عنوانات کے تحت غالب کے ۲۲۵ اشعار کی شرح بیان کی ہے اور آخر میں ۶ صفحوں میں ماخذوں کی فہرست دی گئی ہے۔ اس فہرست کے نمبر ۲۳ پر دیوان غالب کے ایک نسخہ کے متعلق مؤلف نے لکھا ہے کہ "یہ ڈاکٹر ذاکر حسین مرحوم صدر جمہوریت کی زیر نگرانی تیار ہوا" مگر واقعہ یہ ہے کہ ان کی نگرانی میں دیوان تیار نہیں ہوا بلکہ سارا دیوان ۱۹۲۵ء میں بمقام جرمنی انھوں نے خود کمپوز کیا تھا اور محض اسی کام کے لیے کمپوزنگ سیکھی تھی (مذیر ذاکر حسین، صفحہ ۸۱) آگے چل کر نمبر ۷۵ پر مؤلف لکھتے ہیں کہ "تذکرہ اہل دہلی مولفہ سرسید احمد خاں" مگر اس نام کی کوئی کتاب سرسید نے نہیں لکھی البتہ سرسید کے ایک مضمون مندرجہ آثار الصنادید کو علیحدہ کتابی شکل میں قاضی احمد میاں اختر جوناگڑھی نے اس نام سے شائع کیا تھا۔

کتاب میں کتابت کی غلطیاں رہ گئی ہیں (جیسے صفحہ ۹۵ پر اباحت کو اباعت لکھا ہے) امید ہے کہ جناب مؤلف کتاب کی طبع دوم میں درست فرمائیں گے۔

دبستان غالب کی لکھائی اچھی چھپائی روشن، کاغذ عمدہ تقطیع ۲۲×۲۷/۸، صفحات ۴۳۱ جلد مضبوط قیمت پندرہ روپے اور بہت اعلیٰ نسخہ کی ۲۵ روپے ہے۔ مکتبہ العتیق بی شارع علامہ اقبال لاہور نے اسے نفاست کے ساتھ شائع کیا ہے کتاب واقعی پڑھنے اور رکھنے کے قابل ہے۔

درفش کاویانی

یہ غالب کی مشہور کتاب قاطع برہان کا دوسرا ایڈیشن ہے جو خود غالب نے بہت کچھ قطع و برید اور ترمیم و اضافہ کے بعد ۱۸۶۵ء میں لکھ کر شائع کیا۔ اب اس کتاب کے مختلف نسخوں کو سامنے رکھ کر جناب ڈاکٹر محمد باقر صاحب پرنسپل اورینٹل کالج لاہور نے اسے از سر نو مرتب کیا ہے اور شروع کتاب میں ان ۲۲ ماخذوں کی کیفیت بیان کر دی ہے جن سے اس کتاب کے مرتب کرنے میں مدد لی گئی ہے۔ اور کتاب کے دیباچہ میں کتاب کی پوری تاریخ شروع سے آخر تک بہت تفصیل سے لکھ دی گئی ہے۔ جس سے کتاب کی ساری کیفیت و حالت عیاں ہوتی ہے۔ کتاب مجلس یادگار غالب کے لیے غالب صدی کے موقع پر فروری ۱۹۶۹ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے شائع کی ہے اور اس سلسلہ کی گیارھویں کڑی ہے۔ چھپائی ٹائپ کی ہے۔ کاغذ اچھا ہے سائز ۱۸×۲۲/۸ ہے صفحات ۲۹۴ ہیں۔

دستنبو

یہ غالب کی وہ کتاب ہے جو اس نے ۱۸۵۷ء جنگ آزادی کے حالات پر فارسی زبان میں بلا آمیزش عربی الفاظ کے لکھی تھی اور اب صد سالہ یادگار غالب کمیٹی نئی دہلی نے اسے انتہائی نفاست کے ساتھ غالب صدی کے موقع پر دوبارہ شائع کیا ہے۔ مرتب مالک رام صاحب ہیں جو غالب شناسوں کی صف اول میں شمار ہوتے ہیں کتاب کو دوبارہ مرتب کرتے ہوئے مالک رام صاحب نے کتاب کے بعض مشکل الفاظ کے معنی بھی فٹ نوٹوں میں لکھ دیے ہیں اور دستنبو کی پہلی اشاعت کے سرورق کا فوٹو بھی شروع کتاب میں لگا دیا ہے۔ کتاب ٹائپ میں بڑی خوبصورت چھپی ہے تقطیع ۱۸×۲۲/۸ صفحات ۵۰ کاغذ نہایت اعلیٰ اور چکنا لگایا گیا ہے اور جلد مضبوط ہے یہ چوتھی کتاب ہے جو غالب صدی کے موقع پر کمیٹی مذکور نے شائع کی ہے چار روپے پچاس پیسے قیمت ہے تاریخ اشاعت فروری ۱۹۶۹ء ہے

دستنبو

یہ غالب کی نہایت مشہور فارسی کتاب ہے جو انھوں نے جنگ آزادی ۵۷ء کے حالات میں زبان فارسی لکھی ہے بعد میں اس کتاب کے مختلف ایڈیشن بھی چھپے ہیں اس کے اردو ترجمے بھی ہوئے ہیں اور اس کے اردو خلاصے بھی شائع ہوئے ہیں

زیر نظر کتاب جناب ڈاکٹر پروفیسر عبدالشکور احسن ہیڈ شعبہ فارسی پنجاب یونیورسٹی لاہور نے حواشی تعلیقات اور اشاریوں کے ساتھ بہت عمدگی سے مرتب کی ہے اور مجلس یادگار غالب کے لیے پنجاب یونیورسٹی لاہور نے غالب صدی کے موقع پر شائع کیا۔ چھپائی ٹائپ کی کاغذ اچھا تقطیع ۱۸×۲۲/۸ صفحات ۹۲ غالب کے سلسلہ میں یہ پنجاب یونیورسٹی کی دسویں پبلیکیشن ہے

دستنبو (اردو ترجمہ)

غالب نے ۱۸۵۷ء پر ایک مختصر کتاب فارسی میں لکھی تھی۔ اس کے اردو ترجمے مختلف طور پر مختلف لوگوں نے کیے مگر سب سے مستند اور جامع ترجمہ وہ ہے جو ڈاکٹر احمد فاروقی نے دہلی یونیورسٹی کے علمی رسالہ اردوئے معلیٰ کے غالب نمبر میں شائع کیا جو ۱۹۶۰ء میں چھپا تھا۔ یہ سارا ترجمہ رسالہ افکار کراچی کے غالب نمبر میں غالب صدی کے موقع پر دوبارہ نقل ہوا اور ایڈیٹر صاحب نے اسے اس طرح شائع کیا کہ اگر کوئی صاحب اسے رسالہ سے علیحدہ نکال کر مجلد رکھنا چاہیں تو آسانی سے ایسا کر سکیں۔ سرورق بھی الگ ہے صفحات ۸۴ ہیں سائز ۳۰/۸ × ۲۰ ہے کاغذ اخباری ہے اور لکھائی چھپائی درست اور صاف ہے۔

دستنبو کا اردو میں ایک خلاصہ رسالہ دبستان لاہور کے غالب نمبر بابت جولائی ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا ہے۔

دُودِ چراغِ محفل

اس کتاب میں غالب کے معترضوں غالب کے ملاقاتیوں غالب کے ہمنواؤں اور غالب کے شاگردوں کے حالات ہیں مگر زیادہ نہیں صرف پانچ اصحاب کے حالات اس کتاب میں سید حسام الدین راشدی نے جمع کیے ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ ناطق مکرانی، حاتم بردوانی، رسوا بھسوری، شاہ باقر خاں اور مولانا ظہوری۔ شائع کردہ ادارہ یادگار غالب کراچی صفحات ۱۷۲ قیمت پانچ روپے۔ تقطیع ۸/۲۲ × ۱۸

دُودِ چراغِ محفل

ڈاکٹر رفیعہ سلطانہ ایم اے پی ایچ ڈی صدر شعبہ اردو عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد دکن نے اس کتاب میں غالب کی سوانح عمری ڈراما کے رنگ میں پیش کی ہے۔ ڈراما کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور تینوں حصوں میں دلچسپی یکساں قائم رہتی ہے۔ واقعات مستند ماخذوں سے لیے گئے ہیں اور ان کے بیان کرنے میں مبالغہ سے کام نہیں لیا گیا اور یہی اس ڈراما کی خوبی ہے۔ کتاب ۸۰ صفحات پر مشتمل ہے اور ۱۵ روپیے اس کی قیمت ہے۔ اس کتاب کو غالب صدی کے تحفہ کے طور پر دسمبر ۱۹۶۹ء میں شائع کیا گیا ہے۔

دیوان غالب (صدی ایڈیشن)

یہ دیوان مالک رام کا مرتبہ ہے انتہائی خوبصورتی اور نفاست کے ساتھ غالب کی سو سالہ برسی کے موقع پر غالب یادگار کمیٹی بمبئی نے شائع کیا ہے

* جیبی سائز، اعلیٰ درجہ کی کتابت، آفسٹ طباعت، بہترین کاغذ، ہر صفحہ پر چار رنگ کا دیدہ زیب حاشیہ،

پلاسٹک کی خوبصورت سنہری جلد صفحات ۲۰۰ اتنی خوبیوں کے باوجود قیمت صرف چار روپے جو لاگت سے بھی کم ہے۔

غالب یادگار کمیٹی بمبئی نے دیوان غالب کے علاوہ ایک دوسرا تحفہ غالب طغریٰ بھی شائع کیا ہے یہ غالب کی وہ تصویر ہے جو قلعہ معلیٰ دہلی میں محفوظ ہے تصویر بڑی لطافت اور رنگینی کے ساتھ شائع کی گئی ہے جس کے گرد نہایت خوبصورت سنہری حاشیہ ہے اور چاروں طرف غالب کی چار غزلیں نہایت خوشنما لکھی ہوئی ہیں اور نیچے غالب کی مہر کا فوٹو ہے۔ یہ طغریٰ بہت ہی دیدہ زیب ہے اور فریم کرا کے کمرہ میں لگانے کے قابل ہے اس کی قیمت دو روپے ہے۔

دیوان غالب (منسوخ شدہ کلام)

علاؤ الدین علائی کو غالب نے جو دیوان دیا تھا اور اس میں سے جو غزلیں کاٹ دی تھیں مسلم ضیائی صاحب نے ان کاٹے ہوئے اشعار کو ترتیب دے کر شائع کیا ہے صفحات ۲۴۲ تقطیع ۸/۲۶ × ۲۰ ناشر ادارہ یادگار غالب کراچی۔

دیوانِ غالب (نسخۂ احمدی)

دیوان غالب کا سب سے پہلا نسخہ تو وہ ہے جو ایڈیٹر لعوتی کے حال میں بخط غالب نہایت اہتمام سے شائع کیا ہے یہ ۱۸۱۶ء کا ہے اس کا دوسرا ایڈیشن مطبع سید الاخبار دہلی میں اکتوبر ۱۸۴۱ء میں چھپا تیسرا مطبع دارالسلام دہلی سے شائع ہوا چوتھا ایڈیشن ایک صاحب ناظر حسین مرزا نے ۱۸۶۰ء میں مرتب کیا مگر وہ نہایت غلط چھپا اور کاپیاں ردی کرنی پڑیں دوبارہ لکھوایا اور غالب نے سب کاپیاں بڑی احتیاط سے دیکھیں اور خاتمہ دیوان پر اپنی مہر لگا کر لکھ دیا کہ اگرچہ یہ انطباع میری خواہش سے نہیں لیکن ہر کاپی میری نظر سے گزرتی رہی ہے اور اغلاط کی تصحیح ہوتی رہی ہے یقین ہے کہ کسی جگہ حرف غلط نہ رہا ہو " یہ نسخہ ۲۰ محرم ۱۲۷۸ھ مطابق ۲۸ جولائی ۱۸۶۱ء کو مطبع احمدی دلی میں چھپا یہ نسخہ بقول مالک رام صاحب کتب خانہ آصفیہ (سنٹرل لائبریری) حیدرآباد دکن میں موجود ہے۔ یہی نسخہ ایک مختصر تمہید کے ساتھ قریشی احمد حسین صاحب احمد قلعہ داری ایم اے پروفیسر زمیندارہ

کالج گجرات نے غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر ۱۹۶۹ء میں شائع کیا ہے۔
تقطیع ۳۰/۸×۲۰ صفحات ۴۰۰ کاغذ درمیانہ، چھپائی معمولی چونکہ قریشی صاحب
نے اس نسخہ کا رسم الخط جو ہو ۱۸۶۱ء کے نسخہ کے مطابق رکھا ہے اس لیے
آج کل کے لوگوں کو اس کے پڑھنے میں الجھن ہوتی ہے ایک سخت غلطی قریشی
صاحب سے یا کاتب سے یہ ہوئی کہ تمہید میں لکھا ہے کہ "یہ ایڈیشن ۱۲۶۲ھ
میں چھپا" اگر اس فقرہ کو درست سمجھا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ نسخہ
۱۸۴۵ء میں شائع ہوا کیونکہ ۱۲۶۲ھ کے مطابق تو ۱۸۴۵ء ہی ہوتا ہے۔

دیوانِ غالب (نسخہ حامدیہ)

جامعہ پنجاب کی مجلس یادگارِ غالب نے غالب صدی کے موقع پر غالب
کے اردو دیوان کا ایک ایسا نسخہ شائع کرنا چاہا جو اصل متن اور اصل ترتیب
کے مطابق نہایت صحیح ہو کیونکہ دیوان غالب کے نسخے جتنی کثرت کے ساتھ
بار بار چھپے اتنی ہی کثرت کے ساتھ ان میں غلطیاں موجود ہیں ایک نسخہ دوسرے
سے نہیں ملتا اور ہر ایک نسخہ کا دعویٰ ہے کہ وہ سب سے زیادہ صحیح ہے
مگر واقعہ یہ ہے کہ کوئی بھی متداول نسخہ اغلاط سے پاک نہیں ایسی حالت میں
دیوان غالب کے ایک بالکل صحیح نسخہ کا مرتب کرنا بہت مشکل کام ہے مگر خوش قسمتی
سے مجلس نے یہ اہم کام ایک ایسے شخص کے سپرد کیا جو اس کا واقعی اہل اور نہایت
درجہ محتاط انسان ہے یعنی جناب حامد علی خاں ڈائرکٹر ادارہ فرینکلن لاہور۔
انھوں نے دیوان غالب کے بہت سے قدیم و جدید ایڈیشنوں اور اس کی بہت
سی شرحیں سامنے رکھ کر بڑی احتیاط اور نہایت ہی توجہ کے ساتھ انتہائی محنت
سے کام لے کر یہ نسخہ مرتب کیا اور پھر اس کے پروفوں کو اتنی مرتبہ غور سے پڑھا
کہ سارا دیوان اُن کو حفظ ہو گیا غرض کہ خاں صاحب نے کوئی دقیقہ محنت
اور کاوشش کے ساتھ اس دیوان کو شائع کرنے کا باقی نہیں چھوڑا۔ اور مطبوعہ
دیوان کو دیکھ کر ہم بلا تامل کہہ سکتے ہیں کہ یہ نہایت ہی صحیح نسخہ ہے جو آج تک
چھپا ہے "حرفِ آغاز" میں حامد علی خاں صاحب نے نہایت عمدگی کے ساتھ
ان تمام اغلاط اور اسقام کی نشان دہی کی ہے جو گذشتہ نسخوں میں پائی جاتی ہیں
لکھائی نہایت نفیس، چھپائی خوشنما، کاغذ نہایت ہی عمدہ اور چکنا سائز
۲۰×۳۰/۸ صفحات ۲۱۹ نہایت قابلیت کے ساتھ خاں صاحب نے تمام
دیوان پر حواشی بھی تحریر فرمائے ہیں جو سب کے سب نہایت مفید اور اہم ہیں۔
غرض یہ نسخہ ہر لحاظ سے پڑھنے کے قابل اور رکھنے کے لائق ہے ایک ایک لفظ
کی تحقیق خاں صاحب نے بڑی چھان بین کے ساتھ کی ہے اور قدم قدم پر
مختلف نسخوں سے مقابلہ کرنے کے بعد جو لفظ زیادہ تر صحت اور درستی کا
آیا وہ اس نسخہ میں رقم فرمایا ہے یہ نسخہ ادبی دنیا میں بلاشبہ سنگ میل کی حیثیت
رکھتا ہے جلد خوبصورت اور مضبوط ہے اور اس پر سنہری خوبصورتی کے ساتھ
"دیوان غالب" کا ٹھپہ لگا ہوا ہے

دیوانِ غالب (نسخہ حمیدیہ)

۱۸۲۱ء میں ایک صاحب حافظ معین الدین نے دیوان غالب کی کتابت
کی۔ بعد میں یہ قلمی نسخہ بھوپال کے کتب خانہ میں پڑا رہا پورے ایک سال بعد اس
نسخہ کو مفتی انوار الحق ڈائرکٹر تعلیمات بھوپال نے چھپوا کر ۱۹۲۱ء میں نواب
حمید اللہ خاں والی بھوپال سے انتساب کر کے "نسخہ حمیدیہ" کے نام سے شائع
کر دیا۔ جب ۱۹۳۸ء میں پروفیسر حمید احمد خاں صاحب بھوپال گئے اور انھوں
نے اصل دیوان کتب خانہ حمیدیہ سے نکلوا کر مطبوعہ نسخہ حمیدیہ سے اس کا مقابلہ
کیا تو یہ تلخ حقیقت معلوم ہوئی کہ مطبوعہ نسخہ میں بہت ہی غلطیاں رہ گئی ہیں۔
پروفیسر صاحب نے ان تمام غلطیوں کی تفصیلات اپنی یادداشت میں لکھیں اور
واپس لاہور چلے آئے بعد میں معلوم ہوا کہ وہ قلمی نسخہ کتب خانہ حمیدیہ سے
غائب ہو چکا ہے۔ ایسی حالت میں پروفیسر صاحب نے اپنی یادداشتوں کو
بڑی حفاظت کے ساتھ اپنے پاس رکھا اور اب ان یادداشتوں کو سامنے
رکھ کر دیوان غالب کا ایک نیا ایڈیشن تیار کیا اس کا نام بھی نسخہ حمیدیہ ہی
پایا۔ کیونکہ حمید احمد خاں صاحب نے اس کو از سر نو مرتب کیا تھا یہی نسخہ
ہے جس کو مجلس ترقی ادب لاہور نے غالب صدی کے موقع پر جولائی ۱۹۶۹ء
میں انتہائی نفاست کے ساتھ شائع کیا ہے چھپائی ٹائپ کی ہے مگر جلی
اور بہت ہی دیدہ زیب ہر صفحہ رنگین بیل سے مزین کاغذ بہت دبیز اور
عمدہ صفحات ۲۹ ۔ قیمت پندرہ روپے جلد خوشنما اور مضبوط گرد پوش
نہایت حسین و جمیل شروع میں پروفیسر حمید احمد خاں کا دیباچہ جس سے اس
تاریخی نسخہ کی عہد بعہد کی تاریخ پر بہت کافی روشنی پڑتی ہے جو نسخہ مالی
نسخہ حمیدیہ میں رہ گئی تھیں ان کی بھی نشان دہی ہوئی ہے اس جدید نسخہ کی
تیاری میں گوہر نوشاہی صاحب ایم اے ناظر ادبی مجلس ترقی ادب نے بھی ان کی
مدد کی۔ چنانچہ خود پروفیسر حمید احمد خاں صاحب نے بھی ان الفاظ میں اس کا
اعتراف کیا "اس نسخہ کی ترتیب و اہتمام میں عزیزم گوہر نوشاہی جس طرح یہ

حد نیاز ہے اس سے کلام کی ہر مصرع میرے لیے آسان اور خوشگوار بن گئی نسخہ شیرانی اور نسخہ عرشی میں سے اکثر حوالے میرے پیش نظر ہیں گوہر نوشاہی نے طباعت کے دوران شروع سے آخر تک سب پروف بڑی احتیاط سے دیکھے" (دیباچہ صفحہ ۲۷) مگر افسوس کہ پہلے نسخہ حمیدیہ کی طرح یہ دوسرا نسخہ حمیدیہ بھی غلط چھپا جس کا نہایت رنج کے ساتھ دیباچہ کے آخر میں پروفیسر صاحب اس طرح اظہار فرماتے ہیں " ان سب کوششوں کے باوجود دیوان کی عبارت غلطیوں سے پاک نہ ہو سکی" کتاب چھپ جانے کے بعد اب کوئی چارہ کار اس کے سوا نہ تھا غلط نامہ تیار کر کے ساتھ چھاپ دیا جائے اور پندرہ صفحہ کا غلط نامہ آخر میں لگایا گیا بات یہ ہے کہ نثر میں تو کسی نہ کسی طرح گزارہ ہو جاتا ہے مگر نظم میں اگر ایک نقطہ ادھر ادھر ہو جائے یا ایک حرف کی کمی بیشی ہو جائے یا زیر زبر ادھر ادھر لگ جائیں تو سارا مصرعہ بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے لہذا نظم میں نثر کی بہ نسبت بہت زیادہ احتیاط اور توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

تاہم یہ دیوان نہایت نفاست اور نہایت تزئین کے ساتھ شائع ہوا ہے اور دیکھنے کی چیز ہے۔

دیوانِ غالب (نسخہ شیرانی)

غالب صدی کے موقع پر مجلس ترقی ادب لاہور کی دوسری نہایت ہی وقیع پیشکش دیوان غالب کا نسخہ شیرانی ہے جسے مجلس نے فوٹو آفسٹ شکل میں قدردانان غالب کی خدمت میں پیش کیا ہے یہ اصل دیوان حافظ محمود خان شیرانی مرحوم کا ہے نظر کتب خانہ جو پنجاب یونیورسٹی لائبریری کے حصہ میں آیا تو اس میں دیوان غالب کا بھی ایک نایاب مخطوطہ موجود تھا عرصہ دراز تک لائبریری میں محفوظ رہا۔ اب غالب صدی کے موقع پر سید نثار علی صاحب تاج (ستارہ امتیاز) ناظم مجلس ترقی ادب لاہور کی نگرانی اور گوہر نوشاہی اور ذوالفقار احمد صاحبان کارکنان مجلس ترقی ادب کے اہتمام میں یہ قدیم اور نایاب نسخہ فوٹو کے ساتھ چھپ کر منظر عام پر آ گیا ہے شروع میں ۱۶ صفحات پر فہرست ہے پھر ۱۰۹ صفحات پر نسخہ شیرانی کے مخطوطہ کا عکس چھاپا گیا ہے۔ تقطیع ۲۶/۸ x ۲۰ جلد مضبوط ہے گرد پوش نہایت خوشنما اور دیدہ زیب ہے۔ قیمت سولہ روپے ہے۔

دیوان غالب (نسخہ شبستان)

دیوان غالب کا یہ ایڈیشن غالب کے چودہ پندرہ دیوانوں کو سامنے رکھ کر بڑی محنت سے ادارہ شبستان دہلی نے مرتب کیا ہے اور اسے شبستان کے غالب نمبر کے ساتھ انتہائی نفاست اور خوبصورتی سے چھاپا۔ ہے شبستان کا یہ شمارہ فوراً بک گیا اور کارکنان نے دوسرا ایڈیشن بہت سے اضافوں کے ساتھ شائع کیا۔

غالب نمبر کے ساتھ مشمولہ دیوان بہت سی تصویروں اور فوٹوؤں کے ساتھ مزین ہے اور اس کا ہر صفحہ خوبصورت بیل سے آراستہ ہے لکھائی چھپائی آفسٹ کی نہایت عمدہ دیدہ زیب روشن اور خوشنما ہے سائز ریڈرز ڈائجسٹ رسالوں کا ہے صفحات ۳۵ ہیں کاغذ بہت اچھا ہے اور غالب کے متعلق جاذب نظر تصاویر دیوان کے قریباً ہر صفحہ پر دیوان کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہی ہیں۔ سارے رسالہ کی قیمت جس میں یہ دیوان بھی شامل ہے کل پانچ روپے ہے جو حقیقتاً بہت کم ہے۔

دیوانِ غالب (نسخہ طاہر مشمولہ ماہنامہ کتاب)

آغا محمد طاہر مرحوم (نبیرہ مولانا محمد حسین آزاد) ۱۹۲۷ء میں دیوان غالب کا ایک ایڈیشن دہلی سے شائع کیا تھا آغا صاحب مرحوم کے پرنانا حسین مرزا نے غالب کے منتخب کلام اردو کا ایک صحیح نسخہ اپنے قلم سے لکھ کر غالب کو دیا۔ غالب نے اسے پڑھ کر اپنے دستخط اور اپنی مہر سے مزین کر کے اسے واپس کر دیا آغا طاہر نے اس مخطوطہ کو شائع کیا یہ علمی اور شعری دنیا میں "نسخہ طاہر" کے نام سے موسوم ہے اس نسخہ طاہر کو گوہر نوشاہی صاحب نے اپنی تمہید اور تعارف کے ساتھ ماہنامہ کتاب کے فروری ۱۹۶۹ء کے شمارے میں "غالب کا مکمل دیوان" کے نام سے شائع کیا شروع میں غالب کی تصویر اور حیات غالب کے سنین بھی دیے تقطیع ۳۰/۸ x ۲۰۔ کاغذ اخباری لکھائی چھپائی عمدہ صفحات ۶۶ قیمت آٹھ آنے رسالہ کی قیمت اس قدر کم تھی کہ پورا سارا پرچہ ہاتھوں ہاتھ نکل گیا اور دفتر میں ایک رسالہ بھی باقی نہ رہا

دیوان غالب (نسخہ طاہر)

یہ وہی نسخہ ہے جو پہلے ماہنامہ کتاب لاہور میں شائع ہو چکا ہے اسی کو گوہر نوشاہی صاحب نے تمہید و تعارف میں کچھ اضافہ کے بعد سنگ میل پبلی کیشنز چوک اردو بازار لاہور نے فروری ۱۹۶۹ء علیحدہ کتابی شکل میں خوبصورت سرورق کے ساتھ شائع کیا پہلے صفحہ پر اس دیوان کے

سرورق کا فوٹو بھی دیا گیا ہے جو آغا طاہر مالک آزاد بک ڈپو کوچہ چیلاں دہلی نے ۱۳۵۵ھ (مطابق ۱۹۳۶ء) میں شائع کیا تھا تقطیع ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۱۹۲ قیمت ۱۰ روپے ۲۵ پیسے۔

دیوانِ غالب (نسخۂ طفیل)

غالب کے اردو دیوان کا یہ وہ معتبر ماشان تاریخی نسخہ ہے جس کے متعلق آجکل ہندوستان میں ایک ہنگامہ برپا ہے اور مقدمہ بازیاں ہو رہی ہیں۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ ۱۰ مارچ ۱۹۶۹ء میں امروہہ (ضلع مرادآباد) کے ایک تاجر کتب کو بھوپال کے ایک تاجر کتب کے پاس غالب کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک اردو دیوان دستیاب ہوا۔ محمد طفیل ایڈیٹر نقوش لاہور جو نقوش کے بے مثال نمبر نکالنے کے باعث محمد نقوش بن چکے ہیں اور جو اپنے پرچہ کو زیادہ سے زیادہ بیش قیمت بنانے کے لیے ہر وقت سرگرداں رہتے ہیں انہوں نے نہایت ڈرامائیک انداز میں اس بھوپال والے مخطوطہ کی فوٹو سٹیٹ کاپی حاصل کی اور جھٹ پٹ نہایت آب و تاب خوبصورتی و مضامین اور انتہا نفاست کے ساتھ اس کا عکس "بیاضِ غالب بخطِ غالب" کے عنوان سے پاکستان میں چھاپ کر شائع کر دیا۔ یہ وہی نسخہ ہے جو ہمیں طفیل صاحب کے طفیل ملا ہے غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر جتنی چیزیں پاک و ہند میں پیش کی گئی ہیں اور جس قدر کتابیں دونوں ملکوں میں اب تک شائع ہوئی ہیں اپنی نفاست اور اپنی قدر و قیمت کے لحاظ سے "نسخۂ طفیل" ان سب سے اعلیٰ اور برتر ہے۔ اپنے دیوان کا یہ نسخہ غالب نے ۱۸۱۶ء میں اپنے ہاتھ سے لکھا تھا۔ ۱۵۳ برس تک یہ نسخہ نہ معلوم کہاں چھپا پڑا رہا اور ظاہر بھی ہوا تو عین غالب کے صد سالہ جشن کے دوران میں۔ ہندوستان کے تمام بڑے بڑے ماہرینِ غالب اس بات کو تسلیم کر چکے ہیں اور اس کا اشتہار دے چکے ہیں کہ یہ نسخہ جو اب تک پرانی کتابوں کے ڈھیر میں چھپا بیٹھا رہا یقیناً غالب ہی کے قلم کا ہے اور طفیل صاحب صد ہزار مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے عین موقع پر اس کو چھاپ کر تمام دنیا میں شائع کر دیا۔ پوری کتاب اس ترتیب سے شائع ہوئی ہے کہ ایک صفحہ پر غالب کے لکھے ہوئے اشعار کا فوٹو ہے اور بالمقابل صفحہ پر انہی اشعار کو صاف اور نستعلیق خط میں شائع کر دیا گیا ہے۔ جو ظاہر ہے کہ نہایت دیدہ ریزی محنت اور بہت غور و احتیاط کا کام تھا مگر طفیل صاحب نے قارئین کرام کی آسانی اور سہولت کے لیے اس مشکل کو بھی آسان بنا دیا۔ دیوان کی تقطیع نقوش کے سائز کی ہے کاغذ بہت عمدہ لگایا گیا ہے جلد خوبصورت ہے صفحات ۲۷۲ ہیں اور قیمت صرف پچاس روپے ہے۔ غالب کے تیرہ اشعار کو تصویری رنگ بھی دیا گیا ہے۔ یہ تصویریں صادقین کے موقلم کا نتیجہ ہیں۔ اس نادر نسخہ کو نقوش کے غالب نمبر کے طور پر پیش کیا گیا ہے اس لیے اس میں بیاضِ غالب کے علاوہ غالب پر بعض قیمتی مضامین بھی شریکِ اشاعت ہیں اور غالب کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے دو اردو کے اور سات فارسی کے مکتوبات کے عکس بھی بطور تبرک اس کتاب میں شامل کیے گئے ہیں۔ کتاب کی طباعت، کتابت اور کاغذ سب چیزیں معیاری اور نفیس ہیں۔

یہ عجیب و غریب علمی تحفہ شائقینِ ادب کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے طفیل صاحب کو کتنی مشکلات پیش آئیں اور کس قدر کثیر روپیہ خرچ ہوا یہ کچھ انہی کا جی جانتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس زمانہ میں ان کی یہ ادبی خدمت اپنا جواب نہیں رکھتی۔

دیوانِ غالب (نسخۂ عرشی زادہ)

بھوپال کے ایک تاجر کتب کے پاس غالب کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک اردو دیوان تھا (مگر یہ پتا نہ لگا کہ اس کے پاس یہ نسخہ کہاں سے آیا) بھوپال سے یہ نسخہ امروہہ کے ایک تاجر کتب کے پاس پہنچا اور اس کے بعد یہ حیرت انگیز واقعہ رونما ہوا کہ دو دوسرے آدمیوں نے اس کے عکس شائع کر دیے۔ ہندوستان میں اکبر علی صاحب ابن امتیاز علی عرشی نے اور پاکستان میں محمد طفیل صاحب ایڈیٹر نقوش نے۔ لیکن یہ بھی پتا نہ لگا کہ ان دونوں ناشرین کے پاس یہ نسخہ کس طرح پہنچ گیا۔ مگر ہمیں ان جھگڑوں سے کیا مطلب ہمیں تو یہاں صرف یہ دکھانا ہے کہ دیوانِ غالب کا ایک عکسی ایڈیشن نسخۂ عرشی زادہ کے نام سے بھی شائع ہوا ہے۔ سنا جاتا ہے کہ عرشی زادہ نے اس کی قیمت تین سو روپے فی کاپی رکھی ہے جبکہ یہی چیز محمد طفیل صاحب تیس روپے میں عام طور سے فروخت کر رہے ہیں۔ نسخۂ عرشی زادہ کی طباعت کا اعلان یکم اکتوبر ۱۹۶۹ء کے ہماری زبان علی گڑھ میں ہوا ہے۔ اور محترمی مالک رام نے اپنے خط میں بھی مجھے لکھا ہے کہ شائع ہو گیا ہے۔ غالب اکیڈمی دہلی کے ناظم صاحب بھی یہی لکھتے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ میں یہ بھی سن رہا ہوں کہ یہ نسخہ ابھی عام طور پر شائع نہیں ہوا بلکہ مقدمہ بازی کے چکر میں پھنسا ہوا ہے بہرحال اخباری اور خطی اطلاعات کے بموجب اس نسخہ کے متعلق جو معلومات

حاصل ہوئی ہیں وہ ذیل میں درج کی جاتی ہیں :۔

نام : نسخۂ عرشی زادہ (غالب کا نو دریافت قلمی دیوان) مرتبہ اکبر علی خاں
ناشر : ادارۂ یادگار غالب رام پور تاریخ اشاعت : ماہ ستمبر ۱۹۶۹ء
صفحات ۱۳۶ تعارف : پروفیسر آل احمد سرور۔ مقدمہ اکبر علی خاں اور
آخر میں حواشی۔ اس میں اردو کی ۲۵ غزلیں۔ فارسی کی ۲ رباعیاں اور اردو
کی ۲ رباعیاں پہلی بار شائع ہوئی ہیں دیوان کا فوٹو تین رنگوں میں عمدہ کاغذ
پر آفسٹ کے ذریعہ چھاپا گیا ہے کتاب مجلد ہے جلد نہایت خوبصورت
اور مضبوط ہے سائز خاصا بڑا ہے اور لکھائی چھپائی دیدہ زیب ہے۔

دیوانِ غالب (نسخہ میری لائبریری)

یہ نسخہ پہلی مرتبہ ۱۹۶۰ء میں شائع کیا گیا تھا۔ دوسری مرتبہ غالب
صدی کے موقع پر ۱۹۶۹ء میں مکتبہ میری لائبریری لاہور کی طرف سے شائع
ہوا ہے۔ اس کے بیرونی ٹائٹل پر لکھا ہے کہ "یہ اعراب کے ساتھ صحیح ترین
نسخہ ہے"۔ اندرونی سرورق پر یہ اطلاع ہے کہ یہ نسخہ غالب کے اپنے انتخاب
"انتخاب دیوان ریختہ" کے مطابق ہے جو اشعار بعد کے نسخوں میں شامل ہو کر
مروجہ دیوان کا حصہ بن گئے تھے انھیں آخر میں درج کر دیا گیا ہے۔

دیوان کے شائع کرنے میں ایک جدت یہ کی گئی ہے کہ مرقع چغتائی،
نقش چغتائی اور حنیف رامے نے اپنے شائع کردہ دیوان میں جن اشعار
کو تصویری زبان میں پیش کیا ہے اس دیوان میں ان اشعار کی نشاندہی کر
دی گئی ہے مولانا حسرت موہانی کے انتخاب جس کی تجدید اشاعت کے سلسلہ
کو بھی واضح کر دیا گیا ہے۔ اس دیوان میں غالب کے اشعار کی کل تعداد ۱۸۰۲
ہے اصل دیوان شروع ہونے سے پہلے پروفیسر ملک حسن اختر کا ایک مضمون
شریک اشاعت ہے جس کا عنوان ہے "غالب کی شاعری تنقید کی روشنی میں"
تعارفی مضمون میں فاضل مضمون نگار نے مختلف عنوانوں کے تحت مشہور ادیبوں
اور انشا پردازوں کے اقوال نقل کئے گئے ہیں جن کے مطالعہ سے غالب کی
شاعری کی اہم خصوصیات سامنے آجاتی ہیں

لکھائی عمدہ چھپائی روشن تقطیع ۲۰×۳۰/۱۰ صفحات ۱۵۲ کاغذ
معمولی۔ قیمت دو روپے چار آنے ہے۔

دیوانِ غالب (ناگری)

ناگری رسم الخط میں دیوان غالب کا یہ ایڈیشن وشواناتھ نامی ایک
صاحب نے غالب صدی کے موقع پر دہلی بک کمپنی کناٹ پلیس نئی دہلی سے
شائع کیا ہے ۲۴ صفحات کی اس کتاب کی قیمت سات روپے ہے۔

دیوانِ غالب (ہندی ایڈیشن)

یہ غالب کا دیوان ہندی رسم الخط میں ہے اور پاکٹ ایڈیشن کی صورت
میں شائع کیا گیا ہے اور ہند پاکٹ بکس (پرائیویٹ) لمیٹڈ دہلی نے اسے چھاپا
ہے صفحات ۱۶۲ ہیں اور قیمت دو روپے ہے۔

دیوانِ غالب (بخط رومن)

اس دیوان کے متعلق مالک رام صاحب دہلی سے مجھے لکھتے ہیں "یہاں
ایک صاحب دانیال لطیفی ہیں انھیں اردو رسم الخط میں اصلاح کی بہت فکر ہے
وہ چاہتے ہیں کہ اردو والے رومن رسم الخط اختیار کر لیں اس کے لیے انھوں نے
رومن رسم الخط میں کچھ تبدیلیاں کر کے اُسے اردو اصوات کے مطابق کر لیا ہے
اور ایک دیوان غالب اسی خط میں چھاپا ہے یہ پورا دیوان نہیں بلکہ اس کا
انتخاب ہے یہ انتخاب زیر اہتمام مسلم پروگریسیو گروپ نئی دہلی چھپا ہے۔
صفحات ۱۶۰ ہیں اور قیمت مجلد کی پانچ روپے ہے ادارہ تحریر میں یہ لوگ ہیں
صدر پروفیسر محمد مجیب، اراکین سجاد ظہیر، نعیمہ چوپڑا، روحی چوپڑا، دانیال لطیفی
یہ کتاب غالب صدی کے موقع پر مارچ ۱۹۶۹ء میں شائع کی گئی ہے

دیوانِ غالب (ادارہ بیانِ غالب)

اپنی نوعیت کا یہ واحد دیوان الحاج قاضی المحسن خاں نے کلکتہ سے
غالب صدی کے موقع پر شائع کیا اور مفت تقسیم کر دیا کتاب مجلد اور صفحات
۱۹ ہیں۔ اس کتاب کے متعلق مالک رام صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ "اس کتاب
کی خصوصیات یہ ہے کہ اردو کلام کے سامنے ایک کالم میں رومن حروف اور
دوسرے کالم میں بنگالی رسم الخط میں بھی چھاپا گیا ہے۔ بنگالی رسم الخط میں غالباً
یہ پہلی اشاعت ہے۔ شروع میں "اظہار حقیقت" کے عنوان سے دیباچہ لکھا گیا
ہے اور پھر ایک صفحہ میں غالب کی سوانح عمری دی گئی ہے۔ غالب کی تصویر کے ساتھ
ساتھ اس کی جائے ولادت آگرہ اور مدفن دلی کی تصویریں بھی کتاب میں شامل ہیں"

اس دیوان کے متعلق ذہین نقوی صاحب انچارج غالب اکیڈمی دہلی
مجھے تحریر فرماتے ہیں کہ یہ چار زبانوں میں ہے یعنی اردو، بنگلہ، رومن اور ہندی
اور اس کے صفحات ۱۷۰ ہیں نیز یہ کہ اس کا یہ صدی ایڈیشن یکم جولائی ۱۹۶۹ء کو
شائع کیا گیا ہے۔

دیوان غالب (نسخۂ نظامی)

ماہ جون ۱۸۶۲ء میں مطبع نظامی کانپور (یوپی) میں دیوان غالب کا ایک ایڈیشن غالب کی زندگی میں چھپا تھا یہ نسخہ غالب کا سب سے آخری صحیح کردہ نسخہ تھا اور دوسرے مطبوعہ دیوان کی طرح اس میں کلام بھی سب سے زیادہ یعنی ۱۸۰۲ اشعار تھے غالب صدی کے موقع پر اسی ایک دیوان کو صدی یادگار غالب کمیٹی نئی دہلی کے لیے غالبیات کے امام مالک رام نے مختصر تمہید کے ساتھ دوبارہ مرتب کیا بعض الفاظ کو مروجہ رسم الخط کے لحاظ سے لکھا۔ ۱۲ شعر زیادہ اور یکم فروری ۱۹۶۹ء کو یہ دیوان نہایت اہتمام کے ساتھ شائع کر دیا۔ یہ کمیٹی مذکورہ کی تیسری پیش کش ہے جو غالب سے متعلق شائع کی گئی ہے لکھائی نہایت خوشخط چھپائی بڑی دلکش کاغذ بے حد عمدہ صاف اور چکنا جلد مضبوط جلد کے اندرونی ابتدائی ورق پر غالب کی مہروں کی تصاویر۔ سائز ۲۲×۱۸/۸ صفحات ۲۱۶۔ قیمت پانچ روپے۔

دیوان غالب (مصوّر)

دیوان غالب کا ایک مصور ایڈیشن غالب صدی کے موقع پر مکتبہ شاہراہ دہلی سے شائع ہوا مگر اس کی تفصیلی کیفیت معلوم نہ ہو سکی۔

دیوان غالب

غالب صدی کے موقع پر دیوان کا ایک ایڈیشن سکندر علی وجد نے مرتب کیا تھا اور غالب کمیٹی بمبئی نے اُسے شائع کیا تھا مگر اس کی زیادہ تفصیلات معلوم نہیں ہو سکیں۔

دیوان غالب

نقش چغتائی کے نمونہ کا یہ مصوّر دیوان نئے ابھرنے والے فنکار صادقین کا مرتب کیا ہے جسے ادارہ یادگار غالب کراچی نے نہایت نفاست کے ساتھ غالب صدی کے موقع پر ۱۹۶۹ء میں شائع کیا ہے۔ صادقین کے قدردان اس دیوان کی تصویروں کو بے حد دلچسپی اور شوق کے ساتھ دیکھیں گے۔

رُباعیات غالب

یہ غالب کی فارسی رباعیات کا مجموعہ ہے۔ رباعیات کا اردو ترجمہ بھی ساتھ ہے جو سید امیر حسن نورانی کا کیا ہوا ہے ترجمہ سلیس اور با محاورہ ہے قیمت تین روپے ہے اور ادارہ فروغ اُردو لکھنؤ سے ملتا ہے۔ کتاب کے صفحات ۱۱۲ ہیں۔ ترتیب اس طرح ہے کہ اوپر فارسی رباعی نیچے اس کا ترجمہ

روحِ غالب

یہ غالب کے اُردو اور فارسی کلام کی شرح ہے جو صوفی غلام مصطفیٰ تبسم نے کی ہے مگر سارے کلام کی نہیں بلکہ اُردو کے ۷۰ اور فارسی کے ۲۵ اشعار صوفی صاحب نے شرح کے لیے انتخاب کیے۔ شروع میں غالب پر چند تنقیدی مضامین بھی صوفی صاحب کے قلم سے شامل کتاب ہیں۔ صفحات ۲۵۶ ہیں کاغذ سفید لگایا گیا ہے۔ چھپائی آفسٹ کی ہے سائز ۲۲×۱۸/۸ ہے اور قیمت ۹ روپے ہے ناشر گلوب پبلشرز لوہاری گیٹ لاہور

روزمرہ و محاورہ غالب

یہ کتاب پریم پال اشک نے مرتب کی ہے اور مکتبہ قصر اُردو، اُردو بازار دہلی نے فروری ۱۹۶۹ء میں شائع کی ہے اس میں غالب کی اردو تحریروں سے ایک ہزار سے زائد محاورے اور ضرب المثلیں تلاش کر کے ان کو ابجدی حساب سے ترتیب دیا اور ہر محاورہ کا محل استعمال بھی لغت کے حوالے کے ساتھ بتا دیا کتابت اور طباعت اوسط درجہ کی، کاغذ اچھا جلد پختہ۔ سائز ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۳۲ قیمت چھ روپے شروع کتاب میں ظ۔ انصاری کا مفصل مضمون غالب کے کلام کی خوبیوں پر اور پروفیسر آل احمد سرور کا ایک اقتباس غالب کی زبان پر درج کتاب ہے۔

اس کتاب کی تالیف کا خیال اشک صاحب کو کس طرح پیدا ہوا۔ اس کی کیفیت یہ ہے کہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن بجنوری کا لکھا ہوا یہ بیان اشک صاحب نے پڑھا کہ "دیوان غالب کے دیوان میں مشکل دس اشعار ہوں گے جن میں انھوں نے کوئی محاورہ استعمال کیا ہو" یہی بیان اشک صاحب کی اس کتاب کا محرک بنا چنانچہ انھوں نے بہت غور اور احتیاط سے غالب کی نظم و نثر میں سے روزمرہ کے الفاظ محاورات اور ضرب الامثال ایک بڑی تعداد میں عرصہ کی محنت کے بعد تلاش کیں اور ان محاورات کو لغت کے حوالوں سے مزین کیا اور کتاب ناظرین کے سامنے پیش کر دی

غالبیات کے امام مالک رام اس کتاب کے موضوع کے متعلق خاکسار راقم کو تحریر فرماتے ہیں کہ "محاورے اور روزمرہ میں فرق ملحوظ نہ رکھنے کے باعث کہیں کہیں تسامح بھی ہو گیا ہے"

ڈاکٹر شمیم حنفی اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے رسالہ "ہماری زبان"

علی گڑھ ۲۲ دسمبر ۱۹۶۹ء میں فرماتے ہیں کہ "مجموعی طور پر اتسک صاحب کی یہ کتاب غالب کی زبان کے ایک نمایاں پہلو پر محنت اور ریاضت کا کام ہے جس کی قدر کرنی چاہیئے

سبدِ باغِ دو در

یہ کتاب غالب نے اپنے کلیات نظم فارسی کی تکمیل کے بعد ۱۲۸۳ھ میں لکھی۔ اس میں غالب نے اپنا وہ سب فارسی کلام درج کر دیا ہے جو کلیات نظم فارسی کی ترتیب کے وقت دستیاب نہیں ہوا تھا یا اس کی طباعت کے بعد کہا گیا غالب کی اس فارسی کتاب کا پہلے تو امتیاز علی عرشی نے ایک خلاصہ تیار کیا پھر اس پر "تعارف" اور حواشی کا اضافہ کر کے اس خلاصہ کو انجمن ترقی اردو کراچی کے آرگن رسالہ "اردو" کے غالب نمبر میں شائع کیا صفحات ۴۸ ہیں مکمل کتاب سید وزیر الحسن عابدی نے مرتب کی ہے

سبدِ چین

سبدِ چین غالب کے بقیہ الکلام فارسی کا پہلا مجموعہ ہے جو غالب نے خود ۱۸۶۷ء میں شائع کیا تھا ۱۹۳۸ء میں اسے بعض اضافوں کے ساتھ مالک رام صاحب نے ہندوستان میں شائع کیا اور اب پروفیسر وزیر الحسن عابدی نے غالب صدی کے موقع پر مجلس یادگار غالب کے لیے مرتب کیا اور پنجاب یونیورسٹی نے شائع کی ہے یہ غالبیات کے سلسلہ میں ساتویں کتاب ہے اور غالب کے چند فارسی قصائد ترکیب بند ترجیع بند قطعات، غزلیات، فردات اور رباعیات کا مجموعہ ہے آخر کتاب میں سید صاحب نے اس کتاب میں شامل شدہ نظموں کے متعلق توضیحات اور تفصیلات بھی بیان کی ہیں اور کتاب کو ضروری حواشی کے ساتھ بھی مزین کیا ہے کتاب کی تقطیع ۸/۲۶×۲۰ صفحات ۱۷ چھپائی ٹائپ کی اور کاغذ عمدہ ہے۔

سرلِ غالب

ہندی میں یہ چھوٹی سی ۴۶ صفحے کی کتاب غالب صدی کے موقع پر غالب اکیڈمی دہلی نے شائع کی ہے جس میں غالب کے بعض اردو اشعار کو ہندی کا لباس پہنا کر پیش کیا گیا ہے۔ اس کام کے لیے غالب کے ۲۳۰ اشعار منتخب کیے گئے ہیں کتاب کا سائز ۸/۲۶×۲۰ ہے قیمت اڑھائی روپے۔

سرمۂ بینش

یہ غالب کی مشہور فارسی مثنوی ہے جس کا اردو منظوم ترجمہ ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی نے کیا ہے اور فروغ اردو لکھنؤ کے غالب نمبر میں چھپا ہے اس کے صرف ۹ صفحات ہیں۔

سرودِ غالب

غالب صدی کے موقع پر غالب کے کلام کا مجموعہ ایک نئی طرز سے مرتب کرا کے شیخ احمد علی اینڈ سنز پبلشرز نے لاہور سے شائع کیا ہے مرتب یوسف غازی ہیں اس کتاب میں غالب کے تمام کلام کو مندرجہ ذیل سات حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے (۱) معراج عرفان (۲) شمع ہدایت (۳) سوز و ساز (۴) حریم ناز (۵) روداد غم (۶) رنگ و بو (۷) در حدیث دیگراں

ان سات حصوں میں مختلف مضمونوں کے اشعار کو ردیف وار الگ الگ ذیل عنوانات کے ماتحت درج کر دیا گیا ہے

کتاب کا مقدمہ سید مرتضیٰ حسین فاضل صاحب نے لکھا ہے اور آخر کتاب میں "ردستی اور وسعت کے عنوان کے ماتحت صرف وہ اشعار دیئے گئے ہیں جو (۱) آئینہ (۲) زردرن وسقاع (۳) صحرا و بیاباں (۴) ساحل و طوفان (۵) خضر (۶) مجنوں (۷) اور فرہاد سے متعلق ہیں

صفحات ۲۰۸ مجلد رنگین گرد پوش قیمت چھ روپے

سیرِ غالب

جیسا کہ کتاب کے نام سے ظاہر ہے یہ غالب کی تفصیلی سوانح عمری ہے جسے حکیم ابوالحسنات فاروقی نے فروری ۱۹۶۹ء میں شائع کیا ہے ۲۵۶ صفحات ہیں چار روپے قیمت ہے اور دار احسانات میرکوٹ سہارنپور (یو پی) سے ملتی ہے۔

شانِ غزل

یہ عجیب دلچسپ قسم کی کتاب ہے اس میں اس امر کا التزام کیا گیا ہے کہ ایک صفحہ پر دیوان غالب سے لے کر غالب کی ایک غزل لکھی ہے اور اس کے بالمقابل صفحہ پر اسی کی ہم طرح ایک غزل مولانا محمد عبدالغفور سلیمان اویسی کی درج کی گئی ہے اس طرح قارئین کرام کو ایک ہی طرح پر دو اعلیٰ درجہ کی غزلوں کے پڑھنے کا لطف آتا ہے اور دونوں استادوں کے کلام کا موازنہ کرنے کا بھی موقع ملتا ہے تعارف سید وقار عظیم نے لکھا ہے قیمت پانچ روپے ہے کاغذ سفید لگایا گیا ہے علمی کتاب خانہ اردو بازار لاہور نے شائع کی ہے۔

شرح دیوان اردو

غالب کے دیوان کی یہ شرح مراٹھی زبان میں سیتو مادھو راؤ شری

قاسم جگرامی نے لکھی ہے۔ اور مایورلک ڈپو بمبئی نے چھاپی ہے۔ صفحات ۲۷۴ ہیں۔ قیمت ساڑھے آٹھ روپے ہے۔

شرح دیوانِ غالب

یہ شرح ہندوستان میں پرتھوی چند نامی ایک صاحب نے ہندی میں لکھی ہے اور ہندی سے چھپوایا ہے مقامِ اشاعت غالبا دہلی ہے اور تاریخ اشاعت ۱۹۶۹ء صفحات ۵۰۲ ہیں اور قیمت آٹھ روپے ہے۔

عودِ ہندی

یہ غالب کے اردو خطوط کا وہ مجموعہ ہے جو غالب کی حیات ہی میں چھپ گیا تھا اس کی اشاعت سے قریبا چار ماہ بعد ان کا انتقال ہوا جب سے اب تک اس کتاب کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں مگر سب سے بہتر اور نفیس ایڈیشن یہی ہے جس کے ناشر مجلس ترقی ادب لاہور ہے اور مرتب سید مرتضیٰ حسین فاضل ہیں۔ فاضل مرتب نے اس کو نہایت قابلیت اور محنت کے ساتھ مرتب کیا ہے فہرست مضامین میں ہر خط کا خلاصہ بھی دیا ہے۔ ازاں بعد ۵۰ صفحات کا نہایت مبسوط مقدمہ بھی اس پر لکھا ہے اور تمام کتاب کو بہت غور سے پڑھ کر اس پر حواشی بھی تحریر کئے ہیں آخر میں اشاریہ بھی بڑی محنت سے مرتب کیا ہے۔ کاغذ عمدہ، ٹائپ خوشنما صفحات ۵۰۰۔ قیمت ساڑھے چھ روپے۔ آخر کتاب میں پورے صفحہ کا اغلاط نامہ سخت ہی تکلیف دہ ہے۔

عہدِ غالب

یہ کتاب شعبہ اردو دہلی یونیورسٹی کی طرف سے غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر شائع کی گئی یہ کتاب غالب کے متعلق نایاب اور کمیاب ماخذوں پر مبنی ہے۔

عیارِ غالب

یہ غالب پر ان مختلف مضامین کا مجموعہ ہے جسے غالب صدی کے موقع پر جناب مالک رام صاحب نے مرتب کیا اور علمی مجلس دہلی نے فروری ۱۹۶۹ء میں چھاپ کر شائع کیا مالک رام ایک نہایت ہی اعلیٰ پایہ کا ادبی سہ ماہی رسالہ بھی نکالتے ہیں جس کا نام تحریر ہے یہ مضامین دراصل اس رسالہ کے لیے مہیا کئے گئے تھے مگر بعد میں خیال آیا کہ اگر ان مضامین کو بجائے تحریر کے غالب نمبر کے علیحدہ کتابی شکل میں شائع کیا جائے تو بہتر رہے گا۔ یہ وہی مجموعہ ہے اس میں غالب پر مضامین کی تعداد ۱۳ ہے کتاب کا پہلا اور آخری مضمون خود مالک رام کے اپنے قلم سے ہے باقی گیارہ مضامین دوسرے ادیبوں کے ہیں اور سب کے سب دلچسپ، مفید اور پڑھنے کے قابل ہیں لکھائی چھپائی نہایت عمدہ کاغذ جیسی سفید چکنا تقطیع ۲۲/۸ × ۱۸۔ صفحات ۲۷۲ قیمت ۱۰ روپے ۵۰ پیسے مجلد اشاعت فروری ۱۹۶۹ء

غالب

یہ غالب کے متعلق ایک ڈراما ہے جو ڈاکٹر اعجاز حسین نے لکھا اور الٰہ آباد (یوپی) سے شائع ہوا ہے۔

غالب

غالب کی یہ سوانح حیات اور اس کی شاعری پر تبصرہ امرت لال عشرت نے کیا ہے اور بنارس سے شائع ہوا۔

غالب

یہ ایک انگریزی کتاب ہے جس کا نام ہے غالب — لائف اینڈ ورکس اس کے مصنف مہدی عباس حسینی ہیں اور پبلشر پبلی کیشنز ڈویژن منسٹری آف انفارمیشن اینڈ براڈکاسٹنگ گورنمنٹ آف انڈیا دہلی کتاب کے صفحات ۴۰ ہیں قیمت دو روپے اشاعت فروری ۱۹۶۹ء

غالب

اس کتاب میں ڈاکٹر خورشید الاسلام نے غالب کے ابتدائی دورِ شاعری کی تفصیلات بتائی ہیں مکتبہ کتاب نما سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی سے مل سکتی ہے

غالب

یہ غالب کی سوانح حیات کے متعلق ایک رسالہ ہے جو غالب کے صد سالہ برسی کے موقع پر عبداللطیف خاں نے لکھا اور حیدرآباد دکن سے شائع ہوا

غالب

طلبا کے لیے غالب کی یہ مختصر سوانح عمری جیبی تقطیع پر فیروز سنز لاہور نے انتہائی نفاست کے ساتھ شائع کی ہے آخر میں کلام کا انتخاب بھی ہے۔ صفحات ۸۰ قیمت ایک روپیہ طبع سوم ۱۹۶۹ء جن صاحب نے حالات اور کلام کا انتخاب کیا ہے کتاب پر ان کا نام نہیں ہے۔ غالب کی وفات ۱۸۶۸ء میں لکھی ہے جو غالبا سہو کتابت ہے۔ آئندہ ایڈیشن میں درست کر دی جائے یہ کتاب چونکہ طلبا کے لیے لکھی گئی ہے اس لئے عشقیہ اور نہایت مشکل اشعار اس میں نہیں ہونے چاہئیں امید ہے کہ آئندہ ایڈیشن میں اس کا

خیال رکھا جاتا تھا۔

غالب

غالب کے متعلق یہ ایک ڈراما ہے جسے مدیر محمد خاں صاحب نے لکھا ہے اور مکتبہ حمائیہ حیدرآباد دکن سے شائع کیا ہے صفحات ۱۵۰ ہیں اور قیمت پانچ روپے ہے۔

غالب۔ غالب۔ غالب

یہ ڈاکٹر خواجہ احمد فاروقی صدر شعبۂ اردو دہلی یونیورسٹی کی کتاب ہے جو جشن صد سالہ غالب کے موقع پر شائع ہوئی یہ کتاب ہماری نظر سے نہیں گزری صرف اس کا اشتہار فروغ اردو لکھنؤ کے غالب نمبر میں پڑھا ہے اشتہار میں لکھا ہے کہ اس میں غالب کی غیر معمولی شخصیت اور ان کی عظمت پر بحث کی گئی ہے۔

غالب (انگریزی)

یہ کتاب غالب پر پروفیسر رام صحیب نے انگریزی میں لکھی ہے اور ساہتیہ اکادمی نئی دہلی نے ۱۹۶۹ء میں شائع کی ہے غالب کی مختصر سوانح حیات غالب کی شخصیت اہم تعری مدیات غالب کی حیثیت ایک شاعر کے لحاظ سے — یہ ہیں اس کے موضوعات اور آخر کتاب میں مندرجہ دیوان اور کلیہ حمیدیہ کے قریباً دو سو شعر کا انگریزی ترجمہ دیا گیا ہے ۷۶ صفحات ہیں اور قیمت دو روپے ۲۵ پیسے ہے۔

غالب (غالب کا تنقیدی مطالعہ) انگریزی

یہ کتاب مجلس یادگار غالب یونیورسٹی لاہور کی سولھویں پیشکش ہے جو غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر شائع کی گئی ہے غالب کے متعلق مجلس کی شائع کردہ کتابوں میں یہ واحد کتاب ہے جو انگریزی میں شائع کی گئی ہے کہ جو لوگ اردو نہیں جانتے وہ بھی غالب سے متعارف ہو سکیں یہ کتاب سید فیاض محمود صاحب ڈائرکٹر شعبہ لٹریری ہسٹری پنجاب یونیورسٹی کی مرتب کردہ ہے فاضل مصنف نے اپنی اس تصنیف کو آٹھ ابواب پر تقسیم کیا ہے۔

پہلے باب میں عہد غالب کا سیاسی، معاشی اور تہذیبی پس منظر دکھایا ہے دوسرے باب میں شاعر کے حالات زندگی بیان کیے ہیں اور اس کی شخصیت پر روشنی ڈالی ہے

تیسرے باب میں ان اصناف شاعری سے بحث کی ہے جن پر غالب نے قلم اٹھایا ہے۔

چوتھے باب میں غالب کی قدیم شاعری اور اس کے عہد بعہد کے عروج کی تفصیلات بیان کی ہیں۔

پانچویں باب میں غالب کی اردو شاعری پر نقد اور تبصرہ ہے۔

چھٹا باب غالب کی فارسی شاعری کے لیے وقف ہے

ساتویں باب میں اس شاعر اعظم کو ایک صاحب طرز انشا پرداز اور اعلیٰ پایہ کے نثر نگار و ادیب کی حیثیت میں پیش کیا گیا ہے۔

آخری اور آٹھویں باب میں غالب کے اردو اور فارسی کلام پر ایک عمومی تبصرہ ہے۔

کاغذ عمدہ تقطیع ۱۸×۲۲/۸ صفحات ۵۱۲ آخر میں ۶ صفحے کا غلط نامہ بھی ہے جس کو شامل کر کے صفحات ۵۱۸ ہو جاتے ہیں

غالب اور اس کی شاعری

یہ انگریزی کتاب جس کا ترجمہ "غالب اور اس کی شاعری" ہے سرادر جعفری اور محترمہ قرۃ العین حیدر نے مل کر لکھی ہے یہ غالب کی شخصیت اور شاعری پر ایک ہلکا پھلکا تبصرہ ہے جسے مبئی پاپولر پرکاشن نے حال میں شائع کیا ہے صفحات ۹۲ ہیں اور قیمت بندرہ روپے ہے جو انتہائی طور پر گراں ہے

غالب (انگریزی)

یہ غالب کی سوانح حیات اور اس کے فن پر ایک مختصر سی کتاب ہے جو محترمہ نازصاحبہ نے پیرور سر کے لیے انگریزی میں لکھی ہے اور پہلی مرتبہ مئی ۱۹۶۹ء میں شائع ہوئی ہے نہایت موٹا ٹائپ نہایت عمدہ کاغذ درسی تقطیع ۱۲۵ صفحات قیمت ساڑھے چار روپے۔

محترمہ ناز صاحبہ پنجاب یونیورسٹی کی گریجویٹ اور نہایت قابل خاتون ہیں انھوں نے غالب کے علاوہ حضرت خدیجہؓ اور حضرت امام حسینؓ پر بھی انگریزی میں کتابیں لکھی ہیں غالب پر انھوں نے یہ کتاب بہت شگفتہ انداز میں اور بہت آسان زبان میں لکھی ہے اور اسے چھوٹے چھوٹے ۱۷ بابوں میں ختم کیا ہے اس کتاب کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں بہت صاف گوئی کے ساتھ اپنے خیالات کو پیش کیا گیا ہے اور کہیں بے جا طرفداری سے کام نہیں لیا لائق مصنفہ نے آخر کتاب میں غالب کی شاعری

پر بھی ہلکے پھلکے انداز میں دلچسپ بحث کی ہے امید ہے کہ یہ کتاب طلبا کے لیے مفید ہوگی۔ بشرطیکہ آئندہ ایڈیشن میں اس امر کا خاص خیال رکھا جائے کہ کتاب میں غلطیاں نہ رہیں۔ پیرو سنز کا ادارہ جہاں کتاب کی ظاہری آرائش کا بیحد اہتمام کر رہا ہے کاش ادارہ کتاب کے باطنی حسن کی طرف بھی خاص طور پر متوجہ ہو۔ اب اس کتاب میں صفحہ ۶۶ پر غالب کا ایک مشہور شعر اردو میں بالکل غلط لکھا ہے صحیح شعر یہ ہے:-

قرض کی پیتے تھے مے لیکن سمجھتے تھے کہ ہاں
رنگ لائے گی ہماری فاقہ مستی ایک دن

غالب اور ابوالکلام

غالب صدی کے موقع پر یہ کتاب ہندوستان کے مشہور محقق اور فاضل مصنف عتیق صدیقی نے مرتب کی ہے اور مکتبہ شاہراہ اردو بازار دہلی سے شائع کی ہے ۲۴۸ صفحے کی اس طویل کتاب میں غالب کے سلسلہ میں مولانا ابوالکلام آزاد نے جو مضامین اپنے رسالہ الہلال میں لکھا تھا وہ سارا نقل کر دیا گیا ہے مولانا نے اپنے مضامین میں جہاں جہاں غالب کے اشعار نقل کیے ہیں ان کی نشان دہی الگ الگ مضمون کی صورت میں کر دی گئی ہے مگر اس قدر سعی اور کاوش و تلاش کا کوئی فائدہ ہمیں نظر نہیں آیا کتاب میں غالب کا وہ سارا کلام بھی یکجا نقل کر دیا گیا ہے جو ۱۹۱۴ء میں مروجہ دیوان غالب سے خارج تھا مولانا مہر کی کتاب غالب پر جو حواشی آزاد نے وقتاً فوقتاً لکھے تھے وہ سب اس کتاب میں جمع کر دیے گئے ہیں فاضل مرتب نے ان حواشی پر بھی حواشی لکھے ہیں جو مفید اور کارآمد ہیں کتاب کے آخر میں دو اشاریے ہیں جن سے اس کتاب میں بیان کردہ رسالوں کتابوں اخباروں اور شخصیات و مقامات کے ناموں کی تلاش میں بڑی سہولت اور آسانی پیدا ہوگئی ہے

کتاب کا سائز ۸/۲۲ × ۱۸ ہے اور قیمت پندرہ روپے جو بہت ہی زیادہ اور خریدار کی کھال ادھیڑنے کے مترادف ہے اشاعت کی تاریخ فروری ۱۹۶۹ء ہے

غالب اور آہنگ غالب

یہ کتاب ڈاکٹر یوسف حسین خاں کی تصنیف ہے جو پہلے بھی روح اقبال اُردو غزل اور فرانسیسی ادب جیسی تحقیقی کتابیں لکھ چکے ہیں۔ کتاب غالب صدی کے سلسلہ میں غالب اکیڈمی دہلی کی طرف سے شائع ہوئی ہے اور مندرجہ ذیل پانچ ابواب پر مشتمل ہے

باب اوّل ۔ غالب کا زمانہ
باب دوم ۔ غم عزت اور غم روزگار
باب سوم ۔ غم عشق
باب چہارم غالب کا تغزل
باب پنجم غالب کی حکیمانہ شاعری

باب اوّل میں ڈاکٹر صاحب نے غالب کے واقعات زندگی بیان کرتے ہوئے غالب سے پہلے اور غالب کے زمانہ کی معاشرتی اور معاشی کیفیت کو نہایت تحقیقی طور پر مستند ماخذوں کے حوالے کے ساتھ قلمبند کیا ہے۔

دوسرے باب میں غالب کی انانیت اور اس کے بلند حوصلہ کی عکاسی بہت عمدگی کے ساتھ کی گئی ہے۔

تیسرے باب میں غالب کے احساس جمال اور عشق کی کیفیات پر بحث کی گئی ہے

چوتھے باب میں یہ دکھایا ہے کہ غالب کے تغزل کو نکھارنے اور سنوارنے والے محرکات کون کون سے ہیں غالب نے فنِ غزل گوئی شعرا کے خیالات افکار میں جو جدت اور ندرت پیدا کی اس کا موازنہ ڈاکٹر صاحب نے دیگر اساتذہ کے اشعار پیش کرکے بڑی خوبی سے کیا۔

پانچویں اور آخری باب میں غالب کی حکیمانہ شاعری کا سیر حاصل تجزیہ کیا ہے اس ضمن میں تصوف اور اسلامی فکر پر زور دیا ہے کتاب ایک مفید اشاریہ پر ختم ہوتی ہے

کتاب کا سائز ۸/۲۲ × ۱۸ ہے صفحات ۳۱۲ ہیں اور قیمت پندرہ روپے بہت زیادہ ہے (العلم کے غالب نمبر میں توضیحات صرف ۲۲ صفحے لکھی ہے) ہندوستان میں جہاں غالب کے مصرعے اور اس کے متعلق مختلف ہال بنانے پر لاکھوں روپے بے دریغ خرچ کیے گئے ہیں وہاں کاش اس کے خیالات و افکار کی نشر و اشاعت کے لیے ایسی کتابیں شائع کی جائیں جنھیں عوام آسانی اور سہولت سے خرید کر مستفید اور مستفیض ہو سکیں

یہ کتاب دسمبر ۱۹۶۸ء میں شائع ہوئی۔

غالب اور بنارس

یہ کتاب مولانا خیر بہوروی صدر غالب اکیڈمی بنارس سے ۱۹۶۹ء

لکھی اور اس میں غالب کے قیام بنارس کے متعلق بہت سی مفید اور کارآمد تاریخی واقعات بیان کیے اور اس بات کا بھی تعین کیا کہ غالب کلکتہ جاتے ہوئے بنارس میں کہاں کہاں اور کس کے پاس ٹھہرے تھے۔ انھوں نے اپنی کتاب میں غالب کے بنارسی میزبان کا نام مرزا جمال الدین احمد بتایا ہے اور اس کی تفصیلات بیان کی ہیں۔

غالب اور بھوپال

یہ کتاب عبدالقوی دسنوی پروفیسر سیفیہ کالج بھوپال کی تصنیف ہے جو انھوں نے غالب صدی کے موقع پر فروری ۱۹۶۹ء میں شائع کی ہے اس میں مصنف نے غالب اور بھوپال کے تعلقات پر تفصیلی بحث کی ہے نسخہ حمیدیہ شروع غالب اور اپریل والی غزل پر بھی روشنی ڈالی ہے نسخہ حمیدیہ کے متعلق اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ غالب نے اپنا جو اردو دیوان جو اپنے قلم سے درست کر کے نواب فوجدار محمد خاں کی خدمت میں پیش کیا تھا اسی کو نسخہ حمیدیہ کے نام سے مفتی انوار الحق نے شائع کیا۔ اس کتاب میں ایسے گیارہ اصحاب کے حالات بیان کیے گئے ہیں جو غالب کے ملنے والے یا ان کے شاگرد تھے اور بھوپال کے باشندے تھے یا بھوپال میں رہتے تھے۔ صفحات ۱۲۸ قیمت ۲/۵۰ پیسے

غالب اور حیدر آباد

ضیاء الدین شکیب اس کتاب کے مؤلف ہیں اور اے بی ٹرسٹ حیدرآباد دکن نے اسے غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر فروری ۱۹۶۹ء میں شائع کیا ہے اس کتاب میں غالب کے حیدرآباد سے تعلقات پر روشنی ڈالی گئی ہے غالب کے والد عبداللہ حیدرآباد میں ملازم رہے ہیں غالب کے کچھ شاگرد بھی حیدرآباد کے رہنے والے تھے کلام غالب کی سب سے پہلی شرح بھی یہیں سے شائع ہوئی تھی۔ ان سب امور پر اس کتاب میں مفصل بحث کی گئی ہے ۲۲۴ صفحے ہیں اور سات روپے قیمت ہے کتاب متعدد متعلقہ تصاویر سے مزین ہے۔

غالب — اردو کلام کا انتخاب

کلام غالب کا یہ انتخاب پروفیسر محمد مجیب صاحب نے فروری ۱۹۶۹ء میں کیا۔ کتاب کے صفحات ۱۳۶ ہیں شروع میں مقدمہ ہے جس میں غالب کے اردو کلام پر تفصیلی ریویو ہے۔ اور اس کے بعد دیوان غالب کے چیدہ اور منتخب اشعار نقل کیے گئے مکتبہ جامعہ اردو بازار جامع مسجد دہلی سے ساڑھے چار روپے میں مل سکتی ہے

غالب — ایک مطالعہ

غالب کے متعلق چند مضامین کا مجموعہ از ڈاکٹر ممتاز حسین ناشر انجمن ترقی اردو کراچی صفحات ۱۶۲ سائز ۸/۲۲x۱۸ کاغذ سفید چھپائی دیدہ زیب قیمت سات روپے۔

غالب پر اردو مضامین کا مجموعہ

غالب صدی کے موقع پر یہ کتاب (جس کا موضوع اس کے نام سے ظاہر ہے) انجمن ترقی اردو مغربی بنگال نے کلکتہ سے شائع کی

غالب ببلیوگرافی (انگریزی)

غالب صدی کے موقع پر جہاں غالب کی اپنی کتابوں کے ایڈیشن اور غالب پر تحقیقی کتابوں کا جو انبار شائع ہوا ہے اس کے ساتھ ہی ساتھ ان تمام ذخیرہ کتب کے اشاریے بھی بعض لوگوں نے چھاپے ہیں۔ اس قسم کے دو مجموعے پاکستان سے شائع ہو چکے ہیں اور دو ہی ہندوستان سے اب دہلی یونیورسٹی کا شعبہ اردو تیسرا اشاریہ مرتب کر رہا ہے جس کے بہت جلد چھپنے کی توقع ہے۔ یہ کتاب اس سال (۱۹۷۰) میں شائع ہوگی ۵۵۰ صفحات ہوں گے اور تیس روپے قیمت ہوگی اور تقریباً ساڑھے تین ہزار اندراجات اس میں درج ہوں گے۔ یہ کتاب غالباً غالب اکیڈمی نئی دہلی شائع کرے گی اب دیکھیے پاکستان سے اس کا جواب کب شائع ہوتا ہے اس حقیقت میں کوئی مبالغہ نہیں کہ شہرت اور مقبولیت کے جس بلند ترین بام پر اردو کا یہ شاعر اعظم پہنچا ہے ایسی بلندی کسی اور شاعر کے حصے میں نہیں آئی اپنی اپنی قسمت ہے۔

غالب — تاریخ کے آئینے میں

یہ کتاب صرف غالب کے لیے مخصوص نہیں بلکہ سید نظیر حسین صاحب زیدی کے چند مختلف مضامین کا مجموعہ ہے جن میں سے صرف دو مضمون غالب کے متعلق ہیں تفصیل یہ ہے:۔

۱۔ غالب اور نواب حامد علی خاں

۲۔ اسماعیل میرٹھی کے جدید رجحانات

۳۔ حالی کے ہم عصر حالی کی مثنوی

۴۔ اردو مکتوب نگاری کے عناصر

۵۔ سوانح غالب تاریخی اعتبار سے

۶۔ اخبار رفیق ہند لاہور

نواب حامد علی خاں دہلی کے روسا میں سے تھے اور غالب ان کے ہاں رقص و سرود کی محفلوں میں شریک ہوتے تھے۔ اس مضمون میں دونوں کے تعلقات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ غالب کے متعلق دوسرے مضمون میں غالب کے حالات زندگی ترتیب اور تسلسل کے ساتھ بیان کیے گئے۔

چونکہ پروف احتیاط کے ساتھ نہیں پڑھے گئے اس لیے کتابت کی بعض غلطیاں باقی رہ گئی ہیں جو امید ہے دوسرے ایڈیشن میں درست کر دی جائیں گی سائز ۳۰/۱۹×۲۰ صفحات ۲۴۰ قیمت تین جلد تین روپے۔

ناشر مسعود اکیڈمی ۲۲/۲ ناظم آباد کراچی

غالب — تصویر کا دوسرا رخ

یہ کتاب ہندوستان میں چھپی ہے اور اس میں غالب کی کمزوریوں کو واضح کیا گیا ہے۔ اس کے مصنف تجمّل اعجازی ہیں۔ صفحات ۱۶۰ ہیں اور قیمت تین روپے ہے۔ مقام اشاعت دارالاحباب لکھنؤ۔ وقت اشاعت فروری ۱۹۶۹ء

دراصل یہ کتاب مجموعہ ہے ان معترضین کے اعتراضات کا جنھوں نے وقتاً فوقتاً غالب اور اس کی شاعری پر جرح کی ہے۔ مثلاً یاس یگانہ، نظم طباطبائی، آسی الدنی، عبدالسلام ندوی، اثر لکھنوی، آرگس (عبدالباری آسی) حلیم عبدالحکیم اور عبدالمالک آروی — اس خیال سے کہ وہ بھی لوگوں کے شہیدوں میں داخل ہو جائیں جناب مولف نے بھی دو مضمون غالب کے خلاف لکھ کر اس کتاب کے آخر میں لگا دیے ہیں

ہندوستان پر موقوف نہیں پاکستان میں بھی غالب کے ایسے تنقید نگار موجود ہیں جو بانگ دہل کہہ رہے ہیں کہ ؎

ہم سخن فہم ہیں غالب کے طرفدار نہیں

غالب — حیات و شاعری

یہ کتاب مدکشور دیدہ نامی ایک صاحب نے لکھی اور مشورہ بک ڈپو، دم نگر دہلی نے شائع کی۔ اس میں غالب کی سوانح حیات، اس کے لطیفے اور اس کے مشاعروں کی کیفیت بیان کی گئی ہے۔ آخر میں دیوان غالب کا ایک انتخاب بھی شامل کتاب ہے۔ ۱۹۶۹ء میں شائع ہوئی ہے ۲۱۶ صفحے ہیں اور دو روپے قیمت ہے۔

غالب خستہ

یہ کتابچہ غالب کی صد سالہ برسی کے جشن کے سلسلہ میں ایک نذرانۂ عقیدت ہے جو حلقۂ ادب لارکانہ کی طرف سے ریاض صدیقی بی ایس سی نے جو حلقہ کے سیکرٹری ہیں، ناظرین کی خدمت میں پیش کیا ہے۔ یہ مجموعہ تو بڑی حد تک سید جمال الدین بخاری کی جولانی طبع کا نتیجہ ہے۔ غالب کے متعلق تین مختلف مضامین ہیں جن کے عنوان یہ ہیں۔ غالب کی زندگی، غالب کی شاعری اور غالب کی نثر نویسی — یہ کتابچہ جولائی ۱۹۶۹ء میں ۴۴ صفحات پر شائع ہوا۔ چھپائی تائپ کی ہے۔ حلقہ کے سیکرٹری جناب ریاض صدیقی صاحب نے کتاب کی پشت پر اپنی ایک اور کتاب "غالب کی شخصیت" کا بھی اشتہار دیا ہے مگر غالباً یہ کتاب ابھی تک چھپی نہیں

غالب خستہ کے بغیر

یہ ایک مزاحیہ رنگ کی کتاب فرقت کاکوروی کی تصنیف ہے اور مکتبہ شاہراہ دہلی نے اسے شائع کیا ہے۔ چھ روپے قیمت ہے۔

غالب پنجابیاں غزلاں

یہ غالب کے اردو کلام کا پنجابی نظم میں ترجمہ ہے جو پروفیسر دل شاد کلانچوی نے کیا ہے اور مکتبہ میری لائبریری لاہور نے پہلی بار ۱۹۶۹ء میں غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر آفسٹ طباعت اور عمدہ کتابت کے ساتھ شائع کیا ہے تقطیع ۳۰/۱۹×۲۰ صفحات ۹۶ قیمت پورے دو روپے یہ غالب کی صرف چند غزلوں کا ترجمہ ہے تمام دیوان کا نہیں۔ ترتیب یہ ہے کہ اوپر جلی قلم سے ایک پنجابی مصرع تحریر کیا ہے نیچے خفی قلم سے اردو مصرع ہے اسی طرح ساری کتاب ختم کی ہے پنجاب کے جو اصحاب اردو اچھی طرح نہیں سمجھ سکتے ان کے لیے یہ ترجمہ بہت دلچسپ اور مفید ہے۔ دلشاد صاحب کی پنجابی ادب کی کاوش واقعی بہت قدر کے قابل ہے امید ہے یہ کتاب پنجابی جاننے والے اصحاب میں بہت مقبول ہوگی۔

غالب - ذاتی تاثرات کے آئینے میں

یہ کتاب غالب صدی کے موقع پر مجلس یادگار غالب کے لیے پنجاب یونیورسٹی لاہور نے شائع کی ہے اور عبدالشکور احسن و سجاد باقر رضوی نے مرتب کی ہے یہ کتاب موجودہ دور کے ایسے ۲۳ ادیبوں کے مختصر مضامین کا مجموعہ ہے جن میں انھوں نے غالب کے متعلق اپنے ذاتی تاثرات کی کیفیت قلمبند کی ہے شروع میں اقبال کی نظم غالب کے متعلق ہے جو بیسیوں مرتبہ اخبارات و رسائل میں نقل ہو چکی ہے یہ کتاب اس سلسلہ کی تیرھویں کڑی ہے۔ اور ...

میں شائع ہوئی ہے کاغذ اچھا ہے اور صفحات ۱۷۹ ہیں

غالب زندہ ہے

یہ کتاب ڈاکٹر آمنہ خاتون صدر شعبہ اردو فارسی مہارانی کالج بنگلور نے لکھی ہے۔ ایک سو آٹھ صفحات کی اس کتاب میں محترمہ آمنہ خاتون نے پہلے غالب کے سوانحی حالات، اس کا فن اور اس کی تصانیف کا تعارف کروایا ہے اس کے بعد غالب کی نظم و نثر کے انتخابات، انگریزی اور ملیالم میں پیش کیے ہیں

غالب سٹڈیز نمبر ۱

اس نام سے ڈاکٹر حامد رضا صدا رضا نے غالب کے متعلق تحقیقی اور تنقیدی سوانحی کتابوں کا ایک سلسلہ غالب صدی کے موقع پر شروع کیا ہے جو غالب کے بارے میں بہت نادر اور بہت معقول مواد پر مشتمل ہوگا

پہلا حصہ غالبیات نو کے نام سے ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا اس کتاب میں غالب صدی پر شائع ہونے والے رسالوں اور کتابوں کی تفصیل دی گئی ہے۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کو پاک و ہند میں شائع ہوئے کتابوں اور رسالوں کی مکمل فہرستیں دستیاب نہیں ہوئیں اس لیے یہ فہرست نامکمل اور تشنہ ہی ہے یہ بھی ممکن ہے کہ یہ کتاب شروع سال ۱۹۶۹ء میں چھپ گئی ہو۔ اور اس وقت تک غالب کے متعلق کافی مواد شائع نہ ہوا ہو جو اس نہایت کثرت کے ساتھ شائع ہوا اور سارے سال شائع ہوتا رہا۔ کتاب کے صفحات ۳۲ ہیں اور قیمت دو روپے ہے۔ رام پور انسٹی ٹیوٹ آف اورینٹیل سٹڈیز۔ کلاں محل دہلی سے یہ سلسلہ شائع ہو رہا ہے۔

غالب سٹڈیز نمبر ۲ "غالب کی عظمت"

غالب سٹڈیز کے نمبر دوم میں غالب کی عظمت" کے موضوع پر دہلی اور علی گڑھ میں غالب صدی کے موقع پر جو دو سیمینار منعقد ہوتے ان کی روداد ہے۔ اس کی قیمت ۵ روپے ہے اور ۱۱۲ صفحات ہیں۔ ان دونوں سیمینارز میں اہل علم نے حصہ لیا اور روح غالب کے حضور میں خراج عقیدت پیش کیا۔

غالب سٹڈیز نمبر ۳ "انتخاب دیوان غالب"

غالب سٹڈیز کے تیسرے حصہ میں دیوان غالب کا وہ انتخاب شائع ہے جو غالب نے اپنی عمر کے آخری حصہ میں کلب علی خاں نواب رامپور کو بھیجا تھا اس کے ۶۶ صفحات ہیں اور پانچ روپے قیمت ہے۔

غالب سٹڈیز نمبر ۴ "غالب کے اہم ترین گمنام معاصر"

غالب سٹڈیز کے چوتھے حصہ میں غالب کے ایک گمنام معاصر میر حسن تسکین کا دیوان پیش کیا گیا ہے جس کے ۴۶ صفحات ہیں دو روپے قیمت ہے۔

غالب سٹڈیز نمبر ۵ "شریک غالب"

غالب سٹڈیز کے پانچویں حصہ میں اس امر پر بحث کی گئی ہے کہ غالب کے شاگرد نواب یوسف علی خاں ناظم والی رام پور کا کلام ناظم کا اپنا ہے یا غالب سے لکھوایا ہوا ہے اس موضوع پر مضمون میں موافق اور مخالف دونوں نظریات کو پوری پوری نمائندگی دی گئی ہے اور طرفداری کسی کی نہیں کی گئی آخر میں ناظم کے کلام کا انتخاب بھی شامل کتاب ہے قیمت پانچ روپے ہے۔

غالب سٹڈیز نمبر ۶ (غالبیات نو نمبر ۲)

غالب سٹڈیز کا چھٹا حصہ اُس کے پہلے حصہ کا تتمہ ہے یعنی غالب پر کتابوں اور اخباروں و رسالوں کے نام جو بعد میں معلوم ہوئے اس چھٹی جلد میں شائع کر دیے گئے ہیں اس کی قیمت دو روپے ہے۔

غالب سرائی

یہ کتاب جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے غالب کی مدح و ستائش اور تعریف و توصیف میں رباعیوں، غزلوں اور نظموں کا دلچسپ مجموعہ ہے اس میں جس قدر غزلیں سب کی سب غالب کی زمین میں کہی گئی ہیں اور بعض بعض بہت پُرلطف ہیں اس مجموعہ کے مصنف سید لطف الرحمٰن صاحب ہیں کتاب کے صفحات صرف ۳۲ ہیں پتہ عثمانیہ بک ڈپو ۱۰۴ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ملا ہے۔ قیمت کتاب پر درج نہیں۔

غالب — سوانح اور فن

یہ کتاب مراٹھی زبان میں ودیا دھر گوکھلے نے لکھی ہے جس میں غالب کی سوانح اور اس کی شاعری پر تفصیلی نظر ڈالی ہے یہ کتاب ابھی زیر طبع ہے اور غالب یادگار کمیٹی بمبئی (انڈیا) اسے شائع کرے گی۔

غالب سے معذرت کے ساتھ

یہ کتاب احمد جمال پاشا نے لکھی ہے اور نسیم بکڈپو لکھنؤ نے شائع کی ہے جس میں غالب کے بعض اشعار کی مزاحیہ تشریح غالب کی زمینوں میں مختلف شعرا کی پیروڈی اور مزاحیہ اشعار جمع کر دیے گئے ہیں صفحات ۲۲۵ ہیں۔ اور قیمت ساڑھے تین روپے ہے۔

غالب شاعر امروز و فردا

غالب پر یہ کتاب غالب صدی کے موقع پر ڈاکٹر فرمان فتح پوری ایڈیٹر نگار پاکستان کراچی نے تحریر فرمائی ہے اور ادارہ کتابیات لاہور نے اسے ۱۹۶۹ء میں شائع کیا ہے اس کتاب میں جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے ڈاکٹر صاحب نے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ غالب زمانہ حال کا بھی شاعر ہے اور آئندہ آنے والے زمانے کا بھی یعنی اس سے فیض حاصل کرنے والے، اور اس کے کلام کی تقلید کرنے والے آئندہ بھی پیدا ہوتے رہیں گے اور اس کے فن سے اثر قبول کرتے رہیں گے

غالب کا تخلیقی عمل

یہ غالب کے متعلق ایک تنقیدی کتاب ہے جس کے مصنف نسیم صفی پوری ہیں اور ادارہ فروغ اردو لکھنؤ نے اسے غالب صدی کے موقع پر مارچ ۱۹۶۹ء میں شائع کیا ہے صفحات ۲۳۶ ہیں اور قیمت سات روپے ہے۔

غالب کا تنقیدی شعور

یہ کتاب اخلاق حسین عارف نے لکھی ہے اور ادارہ فروغ اردو لکھنؤ نے غالب صدی کے موقع پر شائع کی ہے یہ غالب کے ان خطوط کا جائزہ ہے جن میں تنقیدی نکات ملتے ہیں صفحات ۱۴۸ قیمت تین روپے ہے۔

غالب کا فن

دس مستقل ابواب پر مشتمل غالب کی شخصیت، اس کے فن اور اس کی شاعری پر یہ ایک خالص تحقیقی علمی تصنیف ہے۔ جسے ڈاکٹر عبادت بریلوی صدر شعبہ اردو اورینٹل کالج لاہور نے نہایت فنکارانہ طور پر غالب شناسوں کے سامنے پیش کیا ہے ادب کا صحیح ذوق رکھنے والے ذی علم حضرات اس سے کافی لطف اندوز ہو سکتے ہیں ناشر نے کتاب کو نہایت حسن و خوبی کے ساتھ شائع کیا ہے سید احتشام حسین نے اس کا پیش لفظ لکھا ہے اور چغتائی نے سرورق بنایا ہے تقطیع ۲۲/۸×۱۸ ہے صفحات ۲۰۸ ہیں چھپائی آفسٹ کی ہے کاغذ سفید لگایا ہے۔ ناشر گلوب پبلشرز کتاب کی قیمت دس روپے ہے۔

غالب کا منتخب کلام

(بنگلہ زبان میں)

یہ کتابچہ غالب صدی کے موقع پر انجمن ترقی اردو مغربی بنگال نے کلکتہ سے شائع کیا غالب کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کو دیکھتے ہوئے انجمن نے بنگالی احباب کو غالب سے متعارف کرانے کے لیے غالب کے چیدہ چیدہ منتخب کلام کا بنگلہ زبان میں ترجمہ کر کے شائع کیا۔

غالب کون ہے ؟

یہ غالب کے متعلق ایک ڈراما ہے جسے سید محمد مہدی نے تصنیف کیا ہے اور دہلی سے شائع ہوا ہے۔

غالب کوی اور مانو

(یعنی غالب بحیثیت شاعر اور انسان)

یہ غالب کی حیات اور اس کے فن کے متعلق ایک مختصر طرز کا تعارف ہے جو ہندی زبان میں عرشی ملسیانی نے پیش کیا ہے اور پبلیکیشنز ڈویژن حکومت ہند نے دہلی سے غالب صدی کے موقع پر شائع کیا ہے صفحات ۱۵۰ ہیں اور قیمت تین روپے ہے۔

غالب کی زندگی

غالب کی یہ مختصر سوانح حیات امیر حسن نورانی نے مرتب کی اور ۱۹۶۹ء میں آزاد کتاب گھر، کلاں محل دہلی سے شائع ہوئی۔ صفحات ہیں اور قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے ہے۔

غالب کی سوانح حیات

یہ کتاب اردو اور انگریزی کے مشہور ادیب اور صحافی لال نے غالب صدی کے موقع پر انگریزی میں شائع کی ہے۔ اس کا انگریزی نام "اے شارٹ بایوگرافی آف مرزا غالب" ہے اس میں مصنف نے غالب کی نگارشات کے انگریزی ترجمے بھی دیئے ہیں "غالب کی غزل" پر اچھا خاصا تبصرہ بھی کیا ہے۔ سائوتھ پرنٹرس اس کا پبلشر ہے اور ملنے کا پتہ نمبر ۱۴۵ ملک بازار دہلی ہے۔ ۴۴ صفحے کی ہے اور ساڑھے تین روپے اس کی قیمت ہے۔

غالب کی شخصیت

یہ کتابچہ غالب کے متعلق ایک مذاکرہ اور مباحثہ پر مشتمل ہے۔ ریاض صدیقی صاحب نے مرتب کر کے حلقہ ادب۔ بخاری منزل سے غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر شائع کیا۔

غالب کی غزلوں کا چیک ترجمہ

غالب کا صد سالہ جشن انتقال پچھلے سال تمام دنیا میں بڑے زور

...ے ...ھ منایا گیا۔ اور ہر جگہ اس موقع پر تقریریں بھی ہوئیں۔ مقالے بھی لکھے ...ور کتابیں بھی تصنیف ہوئیں جن میں غالب کی سوانح حیات اور اس ...ی فن کو ہاتھ نمایاں طور پر پیش کیا گیا۔ روس میں بھی یہ جشن بنات شان ...ے منایا گیا وہاں اس موقع پر غالب کی پچاس غزلوں کا حکمت زبان میں ...مہ کر کے انھیں شائع کیا گیا اور اس طرح غالب کو خراج تحسین ادا کیا گیا۔ ...وسواکیہ کی فاضل خاتون مسز لیلیا جیتمزوا سے یہ ترجمہ کیا ہے اور رسالہ ...اری زبان علی گڑھ کی ۸ مارچ ۱۹۶۹ء کی اشاعت میں اس کا اعلان ...کیا ہے۔

غالب کی کہانی

یہ کتاب غالب صدی کے موقع پر مولوی محمد شفیع صاحب تیر دہلوی ...ہ بچوں کے لئے بڑی آسان زبان میں لکھی ہے اور مکتبہ کتاب گھر جامع نگر ...دہلی سے شائع کی ہے مولانا عبد الماجد اپنے اخبار صدق جدید ۲۱ دسمبر ...۱۹ء میں اس کتاب پر ریویو کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "لکھی تو یہ کہانی ...کے لئے گئی ہے مگر درحقیقت بچوں، بڑھوں اور جوانوں سب کے لئے یکساں ...ہے۔ اس کتاب میں مصنف کا کمال قابل داد ہے غالبیات کے ...کے لئے دلچسپ و ہلکا پھلکا سہی لیکن بہرحال ایک خوشگوار اضافہ ہے۔" ...ات ۱۲۰ چھوٹی تقطیع۔ قیمت دو روپے۔

غالب کی کہانی خود اس کی زبانی

غالب نے اپنی کتابوں میں جہاں جہاں اپنے حالات خود لکھے ہیں ...سط عباسی صاحب نے ان کو اس کتاب میں ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ ...ب اور اس کے مصنف کے نام کے علاوہ اس کتاب کے متعلق مزید ...معلومات دستیاب نہیں ہو سکیں۔ کتاب بھارت میں چھپی ہے۔

غالب کی مختصر سوانح حیات (انگریزی)

اس کا مصنف امد رحمت لال اور پبلشر سلوچنا بک ہاؤس دہلی ہے۔ ۱۹ء میں دہلی سے شائع ہوئی ہے مگر اغلاط سے خالی نہیں۔ سوانح عمری ...ح میں غالب کے چند اشعار کا انگریزی ترجمہ بھی ہے۔ اگرچہ صفحات صرف ...ہیں مگر قیمت ساڑھے تین روپے ہے۔

غالب کی واپسی

یہ غالب کے متعلق ایک دلچسپ ڈراما ہے جسے سلیم تمنائی نے لکھا ہے۔ یہ ڈراما گورنمنٹ، مہارانی کالج میسور میں جشن غالب کے موقع پر سٹیج کیا گیا۔

غالب کے پتر

یہ ایک ہندی کتاب ہے جسے شری رام ستر یا اور رام نواس نے مل کر مرتب کیا ہے اور ہندوستانی اکیڈمی الہ آباد نے شائع کیا ہے۔ اس میں غالب کے خطوط ہندی رسم الخط میں پیش کئے گئے ہیں اور آخر میں ناظرین کی آسانی کے لئے فرہنگ بھی ہے۔ صفحات ۵۷۲ ہیں کتاب مجلد ہے اور قیمت چھ روپے ہے۔

غالب کے رومان

یہ کتاب ڈاکٹر عارف ثاقب کی تصنیف ہے اور الفلاح پبلی کیشنز مین بلڈنگ اردو بازار لاہور نے اسے شائع کیا ہے یہ ایک دلچسپ رومانی داستان ہے۔ صفحات ۳۱۴ تقطیع ۳۰×۲۰

غالب کے سونیٹس

مغرب کے سونیٹس تو مشہور ہیں ہی ہمارے زمانہ میں غالب کے بھی سونیٹس اس کے کلام سے صاحب ذوق اصحاب نے نکال ہی لئے۔ زیر نظر کتاب ان ہی سونیٹوں کا مجموعہ ہے جو غالب کے کلام سے محمد عباس صاحب طالب صفوی نے نکال کر صفحۂ قرطاس پر سجایا ہے اور ساتھ کے ساتھ ہر سونیٹ کی تشریح بھی کر دی ہے کہ کوئی سانیٹ زیادہ سمجھنے والا ہے۔ اور گویا کہ غالب کے ایک سو بیس اشعار کا یہ مجموعہ چھوٹی تقطیع کے ۱۳۶ صفحوں میں آ گیا ہے۔ غالب سے طالب کو بے حد عقیدت ہے چنانچہ کتاب کو غالب کے نام اس عبارت کے ساتھ معنون کیا ہے:-

"املح الملحا افصح الفصحا اشعر الشعرا نجم الملک
دبیر الدولہ مرزا اسد اللہ خان غالب اعلی اللہ مقامہ فی فردوس
الجنان کے نام جن سے بہتر شاعر زمانہ پیدا نہ کر سکا"

اس فصیح و ملیح قسم کی عبارت لکھنے والے اب کہاں ہیں۔ صرف تھوڑے سے نقوش برگ باقی رہ گئے ہیں۔ کتاب کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔ اور مؤلف سے شمس آباد ضلع فرخ آباد کے پتہ سے مل سکتی ہے۔

غالب نام آور

انجمن ترقی اردو کے سہ ماہی رسالہ 'اردو' کے گزشتہ پرچوں میں

غالب پر جس قدر مضامین شائع ہوتے یہ کتاب اُن کا انتخاب ہے جو انجمن اردو کراچی نے ۴۶۲ صفحات پر شائع کیا ہے۔ سائز ۲۲×۱۸/۸ قیمت: پندرہ روپے۔

غالب نام آورم

یہ کتاب مجلس یادگار غالب حیدر آباد سندھ نے غالب صدی کے موقع پر شائع کیا اور اُسے مفت تقسیم کیا۔ یہ اگرچہ حجم کے لحاظ سے ایک مختصر رسالہ ہے لیکن قدر و قیمت کے لحاظ سے رکھنے کی چیز اور پڑھنے کی شے ہے۔ اس میں غالب کی شخصیت سے لے کر ان کی شاعری تک کے مختلف پہلوؤں پر اردو ادب کے مشاہیر کی بعض رائیں اور ان کے مضامین کے خلاصے جمع کر دیئے گئے ہیں۔ انتخاب سرسید سے لے کر زمانۂ حال کے ادیبوں تک کے نگارشات کا کیا گیا ہے۔

ان مختصر صفحات میں اس امر پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے کہ غالب نے اپنے اشعار میں کن شاعروں کا اثر قبول کیا۔ اور غالب کی شاعری کا بعد میں آنے والے شاعروں پر کیا اثر پڑا۔

رسالہ کے آخر میں غالب کے غیر معروف کلام کا انتخاب دیا گیا ہے۔ غرض ہر لحاظ سے یہ رسالہ مفید اور دلچسپ ہے۔

غالب نام آورم

ہندوستان کے مشہور ادیب نادم سیتاپوری نے عرصہ ہوا اس نام سے ایک کتاب ہندوستان سے شائع کی تھی جو اُن کے اُن مضامین کا مجموعہ تھا جو انھوں نے مختلف اوقات میں مختلف جرائد میں غالب پر لکھے۔ اب نادم صاحب مستقل طور پر کراچی آ چکے ہیں اور انھوں نے اپنا یہ مجموعہ مضامین بعض اضافوں اور ترمیمات کے ساتھ سنگ میل پبلیکیشنز لاہور کو اشاعت کے لئے دیا ہے جو انشاء اللہ عنقریب شائع ہوگا ضخامت ۳۰۴ صفحات ہوگی اور قیمت سات روپے۔

غالب نما

غالب پر ۱۹۴۷ء سے ۱۹۶۸ء تک پاکستانی رسائل و اخبارات میں شائع شدہ مضامین کا وضاحتی اشاریہ۔ مرتبہ سید ابن حسن قیصر ناشر ادارۂ یادگار غالب کراچی لکھائی چھپائی عمدہ۔ کاغذ اچھا تقطیع ۲۲×۱۸/۸ صفحات ۱۴۸۔

غالبیات

۱۹۶۰ء میں رسالہ زبان دہلی نے اور ۱۹۶۱ء میں رسالہ اردوئے معلیٰ دہلی یونیورسٹی نے اپنے اپنے پرچوں میں "غالب نما" شائع کئے۔ جنوری ۱۹۶۹ء میں غالب صدی کے موقع پر پروفیسر عبدالقوی دسنوی نے ان دونوں رسالوں کے مندرجات کو مزید اضافوں کے ساتھ "غالبیات" کے نام سے مرتب کیا اور نسیم بک ڈپو لکھنؤ نے اسے شائع کیا ۵۱۲ صفحات کی کتاب ہے اور چھ روپے اس کی قیمت ہے کثرت نام ابھی ایسے رہ گئے ہوں گے جن کا اس اشاریہ میں ذکر نہیں۔ مگر پھر بھی غنیمت ہے۔

غالب یادگاری مجلہ

یہ اپنی نوعیت کی عجیب کتاب ہے۔ جو غالب صدی کے موقع پر انجمن ترقی اردو مغربی بنگال نے کلکتہ سے شائع کی۔ اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ بیک وقت ہندوستان میں رائج چار رسالوں میں شائع کیا گیا ہے۔ یعنی اردو، بنگالی، انگریزی اور ہندی میں۔

(غالب کا) غیر مروجہ کلام

اس مختصر رسالہ میں مرزا غالب کا وہ کلام پیش کیا گیا ہے جسے مرزا غالب نے خود ۱۸۶۳ء میں اپنے دیوان میں سے نکال دیا تھا لیکن غالب کے ہر قسم کے کلام کو جمع کرنے کے شوق میں غالب کے عاشقوں نے وہ کلام بھی جسے خود شاعر اپنے کلام میں سے خارج کر کے اسے ناقابل اشاعت قرار دے چکا تھا کہیں نہ کہیں سے تلاش کر کے اسے رسالہ شبستان دہلی کے غالب نمبر دوسرے ایڈیشن کے ساتھ شائع کر دیا۔ اس کی ضخامت صرف ۱۶ صفحے ہے۔

غزلیات غالب
از پروفیسر مجیب

(دیکھئے دیوان غالب بخط رومن)

غزلیات فارسی غالب

(از روئے کلیات طبع ۱۸۶۳ء با اضافہ کلام مابعد)

پروفیسر سید وزیر الحسن عابدی پاکستان کے غالب شناسوں میں بلند مقام رکھتے ہیں اور غالب کے متعلق بڑا ٹھوس کام کر چکے ہیں اور

کی گئی ہے۔ اسی سلسلے میں آپ نے یہ کتاب مجلس یادگار غالب کے لیے نہایت محنت سے مرتب کی اور غالب صدی کے موقع پر اسے پنجاب یونیورسٹی نے ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۹ء کو شائع کر دیا۔ اس میں فارسی غزلوں کی تعداد ۳۳۴ ہے۔ شروع کتاب میں فاضل مرتب نے ان تمام کتابوں کی نشاندہی کی ہے جن سے اس کتاب کی تدوین میں مدد لے کر متن کی تصحیح میں خاص کوشش کی گئی ہے۔ آخر کتاب میں کچھ مفید ضمیمے بھی شامل کتاب ہیں۔ بہت عمدہ طباعت بہت عمدہ کاغذ تقطیع ۲۶×۲۰ صفحات ۵۰۸۔ یہ سلسلہ مطبوعات مجلس یادگار غالب کی چوتھی کتاب ہے۔

غالب کا منتخب کلام

غالب کا صد سالہ جشن نہایت اہتمام اور نہایت شان و شوکت کے ساتھ روس کے تمام بڑے بڑے شہروں میں منایا گیا۔ اور ۱۵ فروری ۱۹۶۹ء کو جس دن غالب کی وفات ہوئی تھی روس میں ہر جگہ غالب کی یاد میں جلسے کیے گئے جن میں روس کے بڑے بڑے فاضل اشاعت داروں نے غالب کو خراج عقیدت پیش کیا اور کلام غالب کے تاجک اور ازبک تراجم بڑی کثرت کے ساتھ شائع کیے گئے۔ اس کے اردو اور فارسی منتخب کلام کا ایک مجموعہ ماسکو میں بڑی نفاست سے شائع ہوا (از معارف غالب ۶۹ء حیدرآباد دکن)۔

غالب پر دو مضمون (انگریزی)

یہ کتاب انتہائی خوبصورتی اور نفاست کے ساتھ اٹلی کے شہر روما سے غالب صدی کے موقع پر ۱۹۶۹ء میں شائع ہوئی اور جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے غالب پر دو مضامین کا مجموعہ ہے۔ پہلا مقالہ پروفیسر احمد علی کا غالب کی اردو غزلوں کے انتخاب کا انگریزی منظوم ترجمہ ہے جو علیحدہ بھی کتابی شکل میں شائع ہو چکا ہے اور اس کی کیفیت اس مضمون میں بیان کی جا چکی ہے لہذا اعادہ کی ضرورت نہیں۔ یہ پورا مقالہ ۹۵ صفحات کا ہے۔

دوسرا مقالہ اٹلی کے ایک فاضل Alessandro Bausani کا تحریر کردہ ہے۔ اس کا عنوان LA POESIA DI GHALIB ہے اور یہ سارا مقالہ بجائے انگریزی کے اطالوی زبان میں ہے اور اس میں غالب کی فارسی شاعری پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ پہلے مقالہ کے دیباچہ میں غالب کی اردو شاعری پر ریویو ہے اور اس دوسرے مقالہ میں فارسی شاعری پر یہ ریویو بڑا طویل اور بسیط ہے اور کتاب کے ۹۶ صفحات میں آیا ہے۔

شروع کتاب میں غالب کی نہایت خوبصورت سہ رنگی تصویر ہے۔ سائز ۸/۲۶×۲۲ ہے۔ صفحات ۱۹۴ ہیں۔ کاغذ نہایت عمدہ اور ٹائپ خوشنما ہے۔ قیمت تین ہزار لیرا ہے۔ یورپ کے حسین ملک اٹلی سے اس کتاب کی اشاعت غالب کی عالمگیر مقبولیت کی کھلی ہوئی دلیل ہے۔ اگر اس وقت غالب کے نقاد مرزا یاس یگانہ چنگیزی زندہ ہوتے تو نہ معلوم اس صورت حال پر کیا اظہار خیال فرماتے۔

غالب کی منتخب غزلیں (انگریزی)

یہ کتاب غالب کی ۹۷ اردو غزلوں اور ایک فارسی قصیدہ کے انتخاب پر مشتمل ہے جو اٹلی کے دارالسلطنت روما سے غالب صدی کے موقع پر نہایت شان اور نفاست کے ساتھ شائع ہوئی ہے اور اس بات کا کھلا ہوا ثبوت ہے کہ غالب کی مقبولیت اور شہرت اب تمام دنیا میں پھیل چکی ہے۔ کتاب کھولتے ہی ہمیں یہاں غالب ایک پیچوان کے ساتھ نظر آتے ہیں۔ آگے کے اوراق میں ۲۰ صفحات پر ایک نہایت مبسوط دیباچہ ہے جس میں غالب کی شاعری اور اس کی خصوصیات پر انگریزی میں نہایت پر حاصل تبصرہ۔ اس کے بعد فاضل مترجم احمد علی نے نہایت قابلیت کے ساتھ غالب کی ۹۷ غزلوں اور ایک قصیدہ کا انگریزی ترجمہ کیا ہے۔ ترجمہ کا نمونہ یہ ہے۔

When there was nothing, there was God,
Had nothing been God would have been
My being has brought about my fall,
Had I not been, what would have been ?

غالب کے اس شعر کا ترجمہ ہے۔

نہ تھا کچھ تو خدا تھا کچھ نہ ہوتا تو خدا ہوتا
ڈبویا مجھ کو ہونے نے نہ ہوتا میں تو کیا ہوتا

یہ انگریزی منظوم ترجمہ ۲۴۲ صفحات میں آیا ہے۔ بعد ازاں ۲۵ صفحات میں اس ترجمہ کے اصل اشعار نہایت خوشخط اور درست طور پر اردو میں لکھے ہوئے ہیں۔ کاغذ نہایت عمدہ استعمال کیا گیا ہے۔

سائز ۸/۲۶×۲۰ ہے۔ قیمت کتاب پر ایک ہزار دو سو لیرا لکھی ہوئی ہے۔ لیرا اٹلی کا سکہ ہے۔

غالب کے فارسی خطوط (انگریزی)

یہ غالب کے ان فارسی خطوط کا مجموعہ ہے جو نیشنل آرکائیوز آف انڈیا میں

وغیرہ میں محفوظ ہیں۔ یہ تمام خطوط غالب سفر کلکتہ کے متعلق ہیں اور ان میں سے اکثر پہلی مرتبہ پبلک کے سامنے آئے ہیں۔ ان نادر اور نایاب مجموعۂ خطوط کو نیشنل آرکائیوز آف انڈیا کے اسسٹنٹ ڈائرکٹر سید اکبر علی ترمذی نے مدون کیا ہے۔ آپ نے ان خطوط پر بڑی ریسرچ کی ہے اور ان پر مفید اور کارآمد حواشی لکھے ہیں۔ شروع میں مبسوط مقدمہ انگریزی میں تحریر فرمایا ہے اور فارسی خطوط کا خلاصہ بھی انگریزی میں دیا ہے۔ قاضی عبدالودود صاحب نے اس کا پیش لفظ تحریر فرمایا ہے۔ یہ کتاب ایشیا پبلشنگ ہاؤس سے غالب اکیڈمی دہلی کی طرف سے ۱۹۶۹ء میں شائع کی ہے۔ تقطیع ۲۲×۱۸/۸ صفحات کی تعداد ۱۲ + ۹۴ ۱۸۴۔ اور قیمت ۲۳ روپے ہے۔ غالب اکیڈمی دہلی کے سلسلہ اشاعت کی یہ چوتھی کتاب ہے۔

غالب کے خطوط (انگریزی)

یہ غالب کے مکتوبات کا انگریزی ترجمہ ہے۔ جو امریکہ کے چند فاضل مل کر کر رہے ہیں۔ اور عنقریب دو جلدوں میں وسکانسن یونیورسٹی (امریکہ) شائع کرے گی۔ (ارمغان غالب صفحہ ۲)

فلسفۂ کلام غالب

یہ فاضل اجل ڈاکٹر شوکت سبزواری کی مایۂ ناز کتاب ہے۔ موضوع نام سے ظاہر ہے۔ انجمن ترقی اردو کراچی نے شائع کی ہے۔ صفحات ۲۹۹ ہیں تقطیع ۲۲×۱۸ ہے۔ پہلی مرتبہ یہ کتاب ۱۹۴۷ء میں چھپی تھی۔ غالب صدی کے موقع پر اس کا نیا ایڈیشن دو نئے ابواب کے اضافہ کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ قیمت بارہ روپے۔

قادر نامہ

”قادر نامہ“ بھی جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ غالب کی تصنیف ہے رسالہ ہندوستان دہلی کے غالب نمبر کے دوسرے ایڈیشن میں بڑی خوبصورتی اور نفاست کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ ضخامت کل آٹھ صفحات ہے۔

قادر نامہ

یہ سب سے آخری اور مختصر ترین کتاب ہے جو غالب صدی کے موقع پر مجلس یادگار غالب کے لئے پنجاب یونیورسٹی لاہور کے لئے چھاپ کر شائع کی۔ اس چھوٹی سی کتاب کو جناب پروفیسر محمد باقر صاحب نے مرتب کیا ہے۔ اور ایک مبسوط دیباچہ کے ساتھ اسے شائع کرایا ہے۔

یہ کتاب نظم میں ہے اور بچوں کی تعلیم کے لئے لکھی گئی ہے جس میں فارسی الفاظ کے معنی اردو میں نظم کئے گئے ہیں۔ نظم بہت دلچسپ اور آسان ہے اور بچوں کو بڑی آسانی سے یاد ہو سکتی ہے۔ اب سے بہت پہلے مجوزہ نصاب میں شامل تھی اور بہت کثرت سے شائع ہوتی تھی۔ دیباچہ میں فاضل مرتب نے ان تمام آراء کو جمع کر دیا ہے جو اس کتاب کے متعلق موافقوں اور مخالفوں نے لکھی ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ کتاب غالب کی تصنیف ہے بعض کہتے ہیں نہیں ہے۔ فاضل مرتب نے دونوں قسم کی رائیں پیش کر دی ہیں۔ فیصلہ ناظرین کر لیں۔ پانچ صفحہ پر دیباچہ آیا۔ اور دس صفحے پر اصل کتاب۔ تقطیع ۱۸×۲۲ چھپائی ٹائپ کی کاغذ اچھا

قاطع برہان و رسائل متعلقہ

اس کتاب کو قاضی عبدالودود نے فروری ۱۹۶۹ء میں بسلسلہ مطبوعات ادارہ تحقیقات اردو زیر سرپرستی صد سالہ یادگار غالب کمیٹی دلی مرتب کیا ہے۔ اس میں قاطع برہان مع درفش کاویانی کے علاوہ غالب کے چاروں اردو رسالے (۱) سوالات عبدالکریم (۲) لطائف غیبی (۳) نامہ غالب اور (۴) تیغ تیز بھی صحت کے ساتھ شائع کئے گئے ہیں۔ کتاب کا تعارف ڈاکٹر ذاکر حسین صدر بھارت کا ہے اور پیش لفظ خود مرتب کی۔ قیمت دس روپے۔

قصائد و مثنویات فارسی

مرزا اسد اللہ خاں غالب

غالب کے فارسی قصائد و مثنویات کا یہ مجموعہ مجلس یادگار غالب کے لئے حضرت مولانا غلام رسول مہر نے مرتب کیا ہے اور اس سلسلہ کی پانچویں کتاب کے طور پر پنجاب یونیورسٹی نے اسے بڑے اہتمام سے ۲۲×۱۸ تقطیع پر چھاپا۔ قصائد کی تعداد ۱۷ ہے جو ۲۴۸ صفحات میں آتے ہیں اور مثنویات کی تعداد ۲۴ ہے جو ۱۹۱ صفحات میں آتی ہیں۔ کاغذ سفید اور ٹائپ عمدہ ہے۔

قطعات۔ رباعیات۔ ترکیب بند۔ ترجیع بند اور مخمس

مرزا اسد اللہ خاں غالب

یہ سب غالب کی فارسی منظومات ہیں جنہیں مولانا غلام رسول مہر نے مجلس یادگار غالب کے لئے تیار کیا ہے اور پنجاب یونیورسٹی لاہور نے انہیں

غالب صدی کے موقع پر فروری ۱۹۶۹ء میں شائع کیا ہے اور جگہ جگہ مفید حواشی سے کتاب کی افادیت کو بڑھا دیا ہے۔ فارسی ادب کے ماہرین اور کلام غالب کے شائقین کے لیے یہ دلچسپ کتاب تحفۂ یادگار۔ غالب کی یہ چھپی پیش کش ہے۔ سائز ۲۰×۲۶ صفحات ۲۵۲۔ کاغذ عمدہ طباعت اچھا

کلام غالب کا انگریزی ترجمہ

دو امریکی شاعروں میں غالب کی صدسالہ برسی کے موقع پر غالب کی نظموں کا انگریزی زبان میں ترجمہ کرکے اسے شائع کیا ہے۔ یہ ترجمہ معلوم ہے اور اس کی اطلاع اخبار الجمعۃ دہلی کے ذریعہ رسالہ ہماری زبان (۱۵ نومبر ۱۹۶۹ء) علی گڑھ نے دی ہے

کلیات غالب

یہ غالب کی فارسی غزلیات کا "تحقیقی ایڈیشن" ہے جسے بہت محنت تلاش اور کاوش کے بعد پروفیسر سید وزیرالحسن عابدی نے مرتب فرمایا ہے۔ اور مکتبہ میری لائبریری لاہور نے اسے شائع کیا ہے غزلیات فارسی کا یہ مجموعہ بارہ قلمی اور مطبوعہ قدیم و جدید نسخوں کو سامنے رکھ کر بڑی احتیاط کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے اسی مختلف تصنیفات میں جہاں جہاں غالب نے فارسی غزلیں لکھی ہیں وہ سب اس مجموعہ میں شامل کر دی گئی ہیں فاضل مرتب نے تمام غزلیات کو سات ابواب میں تقسیم کیا ہے اور کل غزلیات کی تعداد ۴۳۴ ہے آخر کتاب میں اٹھارہ امیں ضمیمے اردو میں ہیں جو سب کے سب اہم اور ضروری امور پر مشتمل ہیں۔ غرض غالب کے فارسی کلام پر یہ ایک بڑی تحقیقی کتاب ہے۔ جو ابھی حال میں شائع ہوئی ہے۔ کاغذ اخباری۔ لکھائی چھپائی اچھی۔ سائز ۲۲×۲۶ قیمت بارہ روپے۔

کلیات غالب فارسی

یہ طویل اور مبسوط کتاب تین موٹی موٹی جلدوں میں شائع ہوئی جس میں سید مرتضیٰ حسین صاحب فاضل نے اس امر کی پوری کوشش کی ہے کہ غالب کی فارسی تحریروں میں سے کوئی چیز رہ نہ جائے۔ شروع میں فاضل مرتب کا سکس گنت ۱۳ صفحات پر اور رشید عابد علی عابد کا مقدمہ غالب کی شخصیت اور فن پر ۲۰۴ صفحہ کی شامل کتاب ہے۔ اس کے بعد اصل کتاب شروع ہوئی ہے۔

پہلی جلد میں قطعات وغیرہ ہیں دوسری میں قصائد، تیسری میں غزلیات اور رباعیات۔ پہلی جلد کے صفحات ۲۱۵ ہیں دوسری کے ۴۱۔ تیسری کے ۴۲۳۔ قیمت علی الترتیب ۹-۷ اور ۱۰ روپیہ ہے۔ یہ کام خاص محنت اور بڑی قابلیت کا تھا جو فاضل مرتب نے بڑی خوبی اور عمدگی سے انجام دیا ہے۔ مجلس ترقی ادب لاہور نے اس خالص ادبی کتاب کو بڑے اہتمام اور نفاست کے ساتھ شائع کیا ہے۔

کلیات غزل غالب فارسی

یہ غالب کی فارسی غزلیات کا مجموعہ تاریخی ترتیب سے مرتب کیا گیا ہے حواشی اور تعلیقات کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ اور آخر میں مختلف ضمیمے بھی شامل کتاب کئے گئے ہیں۔ اور اسی طرح ساری کتاب کی تدوین عمل میں آئی ہے تقطیع ۲۰×۲۶ صفحات ۲۲۷۔ قیمت پندرہ روپیے اس کتاب کو امیر حسن نورانی نے مرتب کیا ہے۔ اور نول کشور پریس لکھنؤ میں چھپی ہے

کنز المطالب

یہ دیوان غالب کی شرح ہے جو مولانا ابوالحسن ناطق گلاؤٹھی نے کی ہے۔ اور مکتبہ دین و ادب لکھنؤ نے شائع کی ہے۔ صفحات ۳۹۷ ہیں اور قیمت ساڑھے بارہ روپے ہے۔

"کہانی میری۔ زبانی میری۔ غالب کی آپ بیتی"

اس کتاب میں حنیف نقوی نے غالب کے اردو خطوط سے ان کی آپ بیتی مرتب کی ہے کتاب کو مجلس اشاعت ادب دہلی نے شائع کیا ہے اور مکتبہ اردو بازار دہلی سے ساڑھے چار روپے میں ملتی ہے کتاب مجلد ہے اور اس کے ۱۶۰ صفحات ہیں۔ اڈیٹر صاحب "آجکل" دہلی اس کتاب پر ریویو کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جس نے بھی غالب کے خطوط کا سرسری مطالعہ کیا ہے اسے یہ کتاب پڑھ کر تشنگی اور مایوسی کا احساس ہوگا۔" (آجکل غالب نمبر صفحہ ۵۳)

کہرے کا چاند

غالب کے خطوط اور کلام سے ماخوذ یہ ایک مفصل سٹیج ڈراما ہے جسے ڈاکٹر محمد حسن صاحب ریڈر شعبہ اردو دہلی یونیورسٹی نے تصنیف کیا اور غالب کی صدسالہ برسی کے موقع پر فروری ۱۹۶۹ء میں شعبہ اردو دہلی یونیورسٹی نے شائع کیا۔ ۶۹ صفحے ہیں اور دو روپے قیمت ہے۔

گل رعنا

یہ غالب کا وہ قدیم نثر دیوان ہے جو غالب نے سفر کلکتہ کے دوران

میں اپنے ایک کلکتہ کے دوست مولوی سراج الدین کی فرمائش پر لکھا تھا اور
یہ غالب کے اردو اور فارسی کلام کا انتخاب ہے جو اس نے اپنے قلم سے
لکھ کر اپنے دوست کی نذر کیا تھا۔ تقریباً ڈیڑھ سو برس سے یہ نایاب
مجموعہ کلام جو نہیں کہاں کہاں پھر پھرا کر لاہور آگیا ہے۔ اور انشاء اللہ عنقریب
فوٹو بلاک کے ساتھ زیور طبع سے آراستہ ہو کر غالب کے قدر دانوں کے ہاتھ
میں پہنچ جائے گا جن صاحب کے پاس یہ قیمتی اور نایاب مخطوطہ ہے مکرمی
محمد طفیل صاحب ایڈیٹر نقوش سے ان کی بات چیت ہو چکی ہے۔ اور
ابتدائی مراحل تحریری طور پر طے ہو چکے ہیں۔ نسخہ وصول ہوتے ہی اس کے
بلاک بنوا کر شائع کر دیا جائے گا۔ فاصبروا انی معکم من المنتظرین
اس معاملہ میں لاہور تمام دنیا سے بازی لے گیا۔ غالب کے اپنے
ہاتھ سے لکھا ہوا ۱۸۱۶ء کا دیوان بھی لاہور سے شائع ہوا۔ اور اس کا دوسرا
۱۸۲۸ء میں لکھا ہوا دیوان بھی انشاء اللہ لاہور ہی سے شائع ہوگا اس
غالب صدی میں دنیا کا کوئی ادارہ سوائے لاہور کے نہیں ہے جہاں
سے غالب کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی کوئی کتاب فوٹو کے ساتھ شائع ہوئی ہو
اسے اپنے قلم سے لکھ کر ۱۱ ستمبر ۱۸۲۰ء کو ختم کیا تھا۔

گنجینۂ غالب

یہ کتاب ان مضامین کا مجموعہ ہے جو دہلی کے سرکاری رسالہ "آج کل"
میں وقتاً فوقتاً "غالب" اس کی شخصیت اور اس کی شاعری پر شائع ہوتے
لکھنے والوں میں بڑے بڑے آدمی شامل ہیں۔ اور انھوں نے بہت
معلومات افزا مضامین غالب پر لکھے ہیں۔ یہ کتاب غالب صدی کے موقع
پر فروری ۱۹۶۹ء میں شائع ہوئی ہے۔ ۱۸۶ صفحات ہیں۔ سائز بڑا ہے۔
کاغذ عمدہ ہے۔ چھپائی ٹائپ کی ہے قیمت ساڑھے چار روپے ہے۔
غالب پر مختلف مضامین کی تعداد اس کتاب میں ۴۱ ہے ایڈیٹر آج کل جناب
شہباز خان نے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ یعنی انھوں نے آج کل کے مختلف
فائلوں میں سے غالب پر مضامین نکال کر ایک سلسلہ میں منسلک کر دیئے ہیں۔

لیٹرز آف غالب

مولانا غلام رسول مہر نے غالب کے خطوط دو جلدوں میں مرتب
کئے تھے اب غالب صدی کے موقع پر ڈاکٹر داؤد رہبر نے جلد اول کا
انگریزی ترجمہ کیا ہے اور رسالہ ہماری زبان علی گڑھ نے اپنے ۸ مارچ
۱۹۶۹ء کے پرچہ میں اس کی اطلاع دی ہے۔

متاعِ غالب

یہ غالب کی فارسی غزلیات کا انتخاب ہے جسے مرزا جعفر حسن
نے مرتب کیا ہے اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے ۱۹۶۹ء میں اسے شائع
کیا ہے شروع میں مبسوط دیباچہ ہے اور آخر میں ایرانی اساتذہ کی
ہم طرح غزلوں کا انتخاب ہے تاکہ ایرانی شعرا اور غالب کی شاعری کا
مقابلہ اور موازنہ ہو سکے۔ قیمت سات روپے ہے۔

متاعِ غالب

یہ کتاب غالب کے فارسی کلام کا انتخاب ہے جسے دہلی یونیورسٹی
نے غالب صدی کے موقع پر ۱۹۶۹ء میں شائع کیا اور پروفیسر مجیب نے
ایک ادبی جلسہ میں اس کا اجرا فرمایا۔

متفرقاتِ غالب

یہ مرزا غالب کے غیر مطبوعہ اور نادر و نایاب مکتوبات و منظومات
کا مجموعہ ہے جسے مسعود حسن صاحب رضوی نے بڑی محنت سے جمع اور
فراہم کیا ہے اور یہ کتاب نگر دین دیال روڈ لکھنؤ نے اسے شائع کیا
ہے۔ زمانہ اشاعت ۱۹۶۹ء ہے۔ پانچ روپے قیمت ہے اور ۱۷۸ صفحات

مجموعۂ نثرِ غالب اردو

مرزا غالب کے رسائل اور ادبی تحریروں کا نایاب مجموعہ جو اپنے
وقت پر چھپ کر چھپ گئی تھیں۔ خلیل الرحمن صاحب داؤدی کی تلاش
کوشش سے دوبارہ زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آئی ہیں۔ اور مجلس ترقی
ادب لاہور نے ان کو نفاست اور خوبصورتی کے ساتھ چھاپ کر ادب عالیہ
کی گرانقدر خدمت انجام دی ہے۔ سب کی سب تحریریں نہایت دلچسپ
نہایت پُرلطف اور نہایت مزیدار ہیں۔ یہ تحریریں تعداد میں ۴۳ ہیں۔
اور پہلی مرتبہ یکجا شائع ہو رہی ہیں۔ داؤدی صاحب نے جگہ جگہ کارآمد
حواشی سے کتاب کو پڑھنے والوں کے لئے زیادہ مفید [illegible] ہے ۲۱۴
صفحات ہیں۔ ٹائپ عمدہ ہے۔ کاغذ اچھا ہے قیمت پانچ روپے ہے۔

محاسنِ خطوطِ غالب

یہ کتاب پاکستان کے مشہور نقاد اور ادیب ڈاکٹر غلام حسین [illegible]
کی تالیف ہے جس میں غالب کے [illegible] پر بہت اچھا تبصرہ بہت [illegible]

انداز میں کیا گیا ہے کتاب مکتبہ خیابان ادب ۳۹۔ چیمبرلین روڈ لاہور نے خاص اہتمام سے شائع کی ہے۔ ۲۲ صفحات ہیں اور پانچ روپے قیمت ہے چھپائی ٹائپ کی ہے اور تقطیع ۲۰×۳۰/۱۶ ہے۔

مرزا غالب

حیدرآباد دکن کے ایک شخص محمد عمر کا غالب پر لکھا ہوا یہ ایک ڈراما ہے جس کے ۱۰۲ صفحے ہیں اور پانچ روپے قیمت ہے کتاب ۱۹۶۹ء میں شائع ہوئی اور ملنے کا پتہ نگاہ پبلی کیشنز ملتانی لورہ۔ بیگم بازار حیدرآباد دکن ہے۔

مرزا غالب (انگریزی)

اردو کے مشہور مصنف فارسی و عربی کے ماہر انگریزی کے فاضل عالم جناب مالک رام ادبی دنیا میں کسی تعارف کے محتاج نہیں ــ دوسری کئی علمی کتابوں کی تصحیح، ترتیب اور تدوین کے علاوہ غالب پر بھی آپ نے بڑا قابل قدر کام کیا ہے۔ آپ کے نجی اور ذاتی خطوط سے اگر "مالک رام" کا نام ہٹادیا جائے تو بلا مبالغہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی بہت بڑے فاضل ادیب اور عالم دین کے لکھے ہوتے ہیں۔ زیر نظر کتاب آپ نے انگریزی میں بہت اختصار لیکن بڑی جامعیت سے لکھی ہے۔ جس میں غالب کی سوانح حیات، اس کی شخصیت اور اس کے فن پر بحث کی ہے۔ اور دو سو بارہ غالب کے اشعار کا انگریزی ترجمہ بھی آخر کتاب میں دے دیا گیا ہے کتاب کا ہندی نقطہ B V KESKAR کا لکھا ہوا ہے اور کتاب نیشنل بایوگرافی سیریز کے سلسلہ میں نیشنل بک ٹرسٹ نئی دہلی نے شروع ۱۹۶۹ء میں شائع کی ہے۔ تقطیع ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۹۳۔ کاغذ عمدہ اور قیمت فی کتاب دو روپے ہے۔ سرورق پر غالب کا فوٹو اور اندرونی صفحہ پر ناشر کی طرف سے مالک رام کے بہت ہی مختصر سے سوانحی حالات اور ان کی تصانیف کی نشاندہی کردی گئی ہے آخری صفحہ پر نیشنل بک ٹرسٹ کا مختصر تعارف ہے جس کی طرف سے یہ کتاب شائع کی گئی ہے بحیثیت مجموعی یہ کتاب غالبیات میں اچھا اور مفید اضافہ ہے۔

مرزا غالب کے لطیفے

چھوٹی سی ۱۲۸ صفحے کی کتاب ساجد صدیقی اور والی آسی نے مل کر مرتب کی ہے اور غالب کے لطیفوں پر مشتمل ہے۔ ایک صفحہ پر ایک لطیفہ لکھا ہے اس لئے ضخامت اتنے آپ بڑھ گئی اور چونکہ ضخامت بڑھ گئی لہٰذا قیمت بھی بڑھ گئی یعنی ڈھائی روپے ہوگئی۔ فروری ۱۹۶۹ء میں اس کتاب کی اشاعت ہوئی ہے۔

مزاحیہ شرح دیوان غالب

غالب کے کلام کی یہ نئی قسم کی دلچسپ شرح ہے۔ جناب یرلطف مزاحیہ رنگ میں ہے۔ وہیں لوہی صاحب انچارج غالب اکیڈمی دہلی مجھے ازراہ کرم اپنے ۱۵ جنوری ۱۹۷۰ء کے گرامی نامہ میں مطلع فرماتے ہیں کہ یہ نرالی شرح زیر طباعت ہے اور عنقریب شائع ہوجائے گی۔ پوری کتاب کے اندازاً پانچ سو صفحے ہوں گے

مفہوم غالب

دیوان غالب کی ایک نئی طرز کی شرح ہے جس کے مصنف صاحبزادہ احسن علی خان ایم اے ایل ایل بی ہیں۔ اس کا استعمال پروفیسر سید ابوالحسن عابدی نے لکھا ہے اور پیش لفظ حشمت ایس اے رحمٰن نے "میں اور غالب" کے عنوان سے خود مصنف کا ایک مضمون شامل کیا ہے جس کے بعد اصل کتاب شروع ہوتی ہے اور سردار ہر غزل کی تشریح آسان دلنشین اور دلچسپ پیرائے میں کی گئی ہے ترتیب یہ ہے کہ پہلے غزل کا ایک شعر لکھا ہے۔ پھر اس کے مشکل الفاظ کے معنی بیان کئے ہیں اور آخر میں اس کی تشریح لکھی گئی ہے۔ اسی نہج سے تمام کتاب ختم کی ہے۔ ۱۸×۲۲ کی تقطیع پر یہ کتاب لکھی ہے اور ضخامت ۲۵۰ صفحات ہے۔ کاغذ اخباری ہے اور قیمت ۹ روپے ہے۔ کتاب کے متعلق حشمت ایس اے رحمٰن نے اپنے پیش لفظ میں یہ خیال ظاہر کیا ہے "میرا تاثر یہ ہے کہ مصنف نے کتاب پر خاصی محنت کی ہے۔ انھوں نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ مروجہ شرحوں سے قطع نظر شعر کے الفاظ سے جو معانی اُن کے اپنے دماغ میں متبادر ہوئے ہوں وہ انھیں سلیس زبان میں بیان کردیں"

مقام غالب

اس کتاب میں جو مولانا عبدالصمد صارم الازہری پروفیسر اورینٹل کالج لاہور نے لکھی ہے اور جو اس دور میں اپنے طرز کی بالکل نئی کتاب ہے۔ غالب کے محاسن اور مصائب اور اس کی شعر گوئیوں اور برائیوں پر

بہت دلچسپ انداز میں بحث کی گئی ہے۔ غالب اور کلام غالب کی جو بیاض اس عہد میں اس زور شور سے اچھالی جا رہی ہیں جن کی اصلیت نہیں۔ ایسے وقت میں ضرورت تھی کہ ناظرین کو تصویر کا دوسرا رخ بھی دکھایا جاتا اور یہ فرض حضرت مولانا صابر نے بڑی خوبی سے اس کتاب میں ادا کر دیا ہے۔ تاہم فاضل مصنف نے غالب کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے کتاب میں اس کے محاسن پر بھی ایک طائرانہ نظر ڈالی ہے اور اس کی سوانح حیات بھی پہلے باب میں بیان کر دی ہے۔ غالب سے دلچسپی رکھنے والے حضرات اس کتاب کو دلچسپ پائیں گے۔ مرزا یگانہ چنگیزی کی "غالب شکن" کے بعد "مقام غالب" اس موضوع پر ایک اہم اضافہ ہے حال ہی میں اسی رنگ کی ایک کتاب ہندوستان میں بھی شائع ہوتی ہے۔ آج لوگ غالب کی تعریفیں تک سنتے نہیں۔ منہ کا مزا بدلنے کے لئے بھی ایسی کتابوں کی ضرورت ہے۔ صفحات ۲۷۲ ہیں اور قیمت چھ روپے ہے۔

مقام غالب

یہ غالب کی تعریف میں ایک طویل مسدس ہے جس کے خالق مولانا سید احمد اللہ صاحب قادری ہیں۔ اور لطف اللہ اور ٹیچنگ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ حیدر آباد دکن نے اسے مارچ ۱۹۶۹ء میں شائع کیا ہے۔

مہر نیم روز

یہ خاندان مغلیہ کی وہ فارسی تاریخ ہے جو غالب نے بہادر شاہ کے حکم سے ۱۸۵۰ء میں لکھنی شروع کی تھی مگر ۱۸۵۷ء کے حادثہ کی وجہ سے ناتمام رہی اور آں مدرح شکست وراں ساتی ساید والا معاملہ ہوا ہے۔ بہت سے حواشی اور بہت سے ضمیموں اور فہرستوں کے ساتھ اس قدیم کتاب کو ڈاکٹر عبدالشکور احسن ریڈر شعبہ فارسی پنجاب یونیورسٹی لاہور نے از سر نو مرتب کیا اور غالب صدی کے موقع پر مجلس یادگار غالب کی طرف سے پنجاب یونیورسٹی نے اسے شائع کیا۔ غالب کے متعلق مجلس یادگار غالب کی نویں کتاب ہے۔ صفحات مع غلط نامہ ۲۰۹۔ سائز ۲۲×۱۸/۱۶ کاغذ عمدہ۔ چھپائی ٹائپ کی

مہر نیم روز

غالب کی مشہور فارسی تاریخ مہر نیم روز مع ترجمہ انجمن ترقی اردو کراچی نے شائع کی ہے۔ ترجمہ پروفیسر سید عبدالرشید نے کیا ہے صفحات ۳۰۲ ہیں۔ قیمت بارہ روپے ہے۔ سائز ۲۲×۱۸/۱۶ ہے۔

میرے بعد

یہ غالب کے متعلق ایک ڈراما ہے جسے حبیب تنویر نے لکھا ہے اور دہلی سے شائع ہوا ہے۔

نامہ ہائے فارسی غالب

(دیکھئے پرشین لیٹرز آف غالب)

نذر غالب

غالب صدی تقریبات کمیٹی گلبرگہ (دکن) نے غالب صدی کے موقع پر غالب کے متعلق مختلف مضامین کا یہ مجموعہ شائع کیا ہے جس میں ہر قسم کے مضامین شامل ہیں۔ تحقیقی بھی اور تعارفی بھی۔ کتاب محنت سے مرتب کی گئی ہے اور کافی دلچسپ ہے۔ ساتھ کے ساتھ مضامین لکھنے والوں نے اپنے اپنے حالات بھی لکھ ڈالے ہیں جو کتاب کے آخر میں شائع کر دئے گئے ہیں۔

نذر غالب

یہ وہ مجموعہ ہے جو بزم غالب مارچ ۱۹۶۹ء میں بزم غالب کے حضور میں پیش کیا گیا۔ کتاب کا سائز ۲۰×۳۰/۱۶ ہے اور صفحات کی تعداد ... ہے لکھائی معمولی چھپائی خاصی اور کاغذ اچھا اور سفید ہے قیمت پانچ روپے ہے کتاب کے مرتب رضی الدین احمد ڈاکٹر معتمد مجلس طلباء بزم مسرت حیدر آباد سندھ ہیں اور کتاب مکتبہ طلباء بزم مسرت ۴۳/بی لطیف آباد حیدر آباد سندھ کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ انجمن طلباء بزم مسرت کے صرف آٹھ ممبر ہیں۔ اور ہر ممبر نے غالب پر ایک مضمون اپنی مرضی کے مطابق لکھا۔ یہ آٹھوں مضمون اس کتاب میں جمع کر دئے گئے ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے

مضمون	مصنف
غالب کی کہانی غالب کی زبانی	سید ابرار حسن صابر
غالب کے اشعار کی زبان	لطیف احمد شاہد
مذہبیات غالب	قدیر الاسلام رشید
خاکہ غالب۔ اشعار کی روشنی میں	نصیر الدین انور
غالب کی اصلاحیں	رضی الدین احمد ڈاکٹر
غالب اپنے خطوں میں	محمد اقبال ہاشم
غالب کے صوفیانہ اشارات	حبیب ارشد
غالب کی نگارشات میں غدر دہلی کے حالات	شمس الدین آغا

نذرِ غالب

غالب صدی کے موقع پر نذرِ غالب کے عنوان سے ہندوستان کے جن شاعروں اور مصنفوں نے نظمیں لکھی ہیں رفعت حسین صاحب جمشید پور (انڈیا) نے مختلف اخباروں اور رسالوں سے لے کر وہ سب نظمیں کتابی شکل میں شائع کر دی ہیں تاکہ غالب صدی کے موقع پر نظم میں جس قدر خراجِ عقیدت اہلِ ہند نے بارگاہِ غالب میں پیش کیا ہے وہ سب ایک جگہ جمع ہو جائے۔

نذرِ غالب

یہ کتاب علی عباس امید نے لکھی ہے۔ اور بھوپال سے شائع ہوئی ہے۔

نذرِ غالب

غالب کے متعلق غالب صدی کے موقع پر یہ کتاب راہی قریشی نے لکھی ہے اور غالب صدی کمیٹی گلبرگ (میسور) سے شائع کی ہے۔ ۱۰۸ صفحات ہیں اور قیمت دو روپے ہے۔

نذرِ غالب

یہ کتاب عطا کاکوی نے مرتب کی ہے۔ اور پٹنہ (بھارت) کی عظیم الشان بک ڈپو سے فروری ۱۹۶۹ء میں شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب میں ایسی غزلیں جمع کی گئی ہیں جو مختلف شاعروں نے غالب کی زمینوں میں کہی ہیں۔ کتاب کے صفحات ۹۶ ہیں۔ اور تین روپے قیمت ہے۔

نذرِ غالب

یہ ایک شعری مجموعہ ہے جو انجمن ترقی اردو (ہند) ماڈل ٹاؤن شاخ کی جانب سے غالب صدی کے موقع پر ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا۔ اس مجموعہ میں غالب سے متعلق اُن کی زمینوں میں کہی گئی غزلیں اور نظمیں شامل ہیں۔ بہت سے شعرا نے اس کتاب کی ترتیب میں حصہ لیا ہے جب جا کر یہ شعری مجموعہ تیار ہوا ہے۔

نذرِ غالب

پاکستان کے فاضل ادیب اُردو کے مشہور انشا پرداز اور بہت سی تنقیدی کتابوں کے مصنف جناب ڈاکٹر وحید قریشی ایم اے پی ایچ ڈی ڈی لٹ پروفیسر اورینٹل کالج لاہور نے غالب پر بھی متعدد تحقیقی مضامین مختلف علمی جرائد میں وقتاً فوقتاً لکھے ہیں۔ یہ سب مضامین اور مقالات یکجائی صورت میں سنگ میل پبلیکیشنز لاہور کی طرف سے نذرِ غالب کے نام سے عنقریب شائع ہو رہے ہیں۔ تقریباً ۴۰۰ صفحات ہوں گے اور دس روپے قیمت ہوگی۔

نقش ہائے رنگ رنگ

یہ غالب کے اس اردو اور فارسی کلام کے انتخاب کا نام ہے جو نہایت اہتمام کے ساتھ رسالہ شاعر کے غالب نمبر بابت ۱۹۶۹ء میں ۷۴ صفحات پر شائع ہوا ہے کاغذ رسالہ کے بہت عمدہ، سفید اور چکنا، لکھائی دیدہ زیب، چھپائی روشن، ہر صفحہ سرخ بیل سے مزین اردو کلام کا انتخاب اعجاز صدیقی نے کیا ہے جو ۲۵ صفحات پر مشتمل ہے فارسی اشعار کا انتخاب سکندر علی وجد نے کیا ہے جو ۲۳ صفحات پر پھیلا ہوا ہے سائز ۲۰×۲۶/۸ ہے۔ غالباً علیٰحدہ کتابی شکل میں نہیں چھپا۔

نقوشِ غالب

شعبۂ اردو جموں یونیورسٹی نے بڑی شان کے ساتھ غالب صدی کے موقع پر یہ کتاب شائع کی ہے۔ اس میں غالب کے متعلق جتنے مضامین ہیں وہ سب کے سب مختلف شعبوں کے اساتذۂ کرام کے لکھے ہوئے ہیں اور اس طرح ہر شخص نے اپنے ذوق کے مطابق غالبؔ میں حصہ لیا ہے۔ تاریخ اشاعت اپریل ۱۹۶۹ء ہے۔

نگارِ غالب

علی عباس صاحب امید اس کتاب کے مؤلف ہیں اور سید حسن عباس عابدی نے اسے حسن منزل نگاہ غازی پور (بھارت) سے شائع کیا ہے کتابت، طباعت اور جلد بندی بہت معمولی ہے اس میں غالب کی سوانح حیات۔ غالب کے اپنے قلم سے اور غالب کی تصانیف کا سرسری تعارف سالِ اشاعت ہے۔ مرتب کا ایک مضمون بھی غالب کے متعلق درج کتاب ہے اور غالب کے متعلق کتابوں اور رسائل کی ایک مختصر سی فہرست بھی کتاب میں دے دی گئی ہے۔ قیمت ایک روپیہ ہے

نوائے سروش

یہ انگریزی کتاب غالب صدی کے موقع پر ۱۹۶۹ء میں غالب اکیڈمی

تی دہلی سے نہایت نفاست کے ساتھ آرٹ پیپر پر شائع کی ہے۔ سائز [illegible] ہے۔ یہ غالب کے ۱۷ اشعار کا انگریزی ترجمہ ہے جو ہندوستان کے چودہ نامور اور مشہور ادیبوں نے کیا ہے۔ اکثر اشعار کا ترجمہ انگریزی نظم میں ہے۔ پیش لفظ حکیم عبدالحمید صاحب دہلوی صدر غالب اکیڈمی دہلی کا لکھا ہے صفحات ۵۴ ہیں اور قیمت چھ روپے ہے۔ اس کتاب میں غالب کے چار اشعار تصویری رنگ میں بھی پیش کئے گئے جو تیس گراں کے موقلم کا نتیجہ ہیں خدا کا شکر ہے کہ ان چاروں تصاویر پر تجریدی آرٹ سایہ فگن نہیں۔ شروع میں اس مصور کی بنائی ہوئی غالب کی سہ رنگی تصویر کتاب کی زینت کو بڑھا رہی ہے جن چودہ مترجمین نے غالب کے ان اشعار کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے ان کے نام یہ ہیں:-

۱ امیر ہاشم علی، ۲۔ ایس اے علی، ۳۔ ایم فرحت اللہ، ۴۔ قرۃ العین حیدر، ۵۔ ہمایوں کبیر، ۶۔ جے ایل کول، ۷ میاں محمد رضی جاذر، ۸۔ اندرجیت لال، ۹۔ مالک رام، ۱۰۔ مرزا احمر، ۱۱ ایم مجیب، ۱۲۔ شہاب الدین، ۱۳ ایچ سی روپ، ۱۴۔ ہمایوں ظفر۔

نوائے سروش

یہ غالب کا دیوان مع شرح ہے جسے مولانا غلام رسول مہر نے مرتب کیا ہے اور ۱۰۹۶ صفحات پر شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور نے شائع کیا ہے۔ ساڑھے ستائیس روپے اس کی قیمت ہے۔

نسخۂ ناشنیدۂ غالب

اس کتاب میں اکبر رضا جمشید نے غالب کا غیر متداول کلام جمع کیا ہے اور اس مجموعۂ اشعار کو نسخۂ حمیدیہ، نسخۂ آسی اور نسخۂ عرشی کی مدد سے مرتب کیا ہے۔ اس پر ریویو کرتے ہوئے ایڈیٹر صاحب رسالہ "آجکل" دہلی لکھتے ہیں کہ نسخۂ عرشی کی اشاعت کے بعد اس مجموعہ کا جواز صرف یہی ہو سکتا ہے کہ اس کی قیمت دو روپے ہے۔ کتابت و طباعت معمولی ہے۔ اور بک امپوریم سبزی باغ پٹنہ سے ملتی ہے۔ (آجکل فروری ۱۹۶۹ء) کتاب کے صفحات ۱۱۶ ہیں اور یہ جنوری ۱۹۶۹ء میں شائع کی گئی ہے۔

ہنگامۂ دل آشوب

برہان قاطع اور اس کی تنقید کے متعلق موافق اور مخالف

نظم و نثر مضامین کا مجموعہ جو پہلی بار ۱۹۶۷ء میں شائع ہوا۔ دوسری بار ۱۹۶۹ء میں انجمن ترقی اردو کراچی صفحات ۴۹۴ ہیں۔ مرتب قدرت نقوی۔ سائز ۱۸×۲۲ کاغذ سفید۔ چھپائی و بائنڈنگ ٹھیک۔ قیمت [illegible]

ہم عصروں پر غالب کا اثر

اس کتاب میں جس کے مؤلف ظہیر احمد صاحب ہیں یہ دکھایا گیا ہے کہ غالب کے ہم عصر شعراء نے کسی نہ کسی طرز میں تھوڑا یا بہت غالب کا ضرور قبول کیا ہے۔ اور ہم عصر شعراء میں مؤلف نے مومن، آزردہ، صہبائی، ذوق اور ظفر کو شمار کیا ہے اور ان ہی کے کلام سے اسے ثبوت میں اشعار پیش کئے ہیں۔ سائز ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۲۴۰۔ قیمت ساڑھے سات روپے ناشر مکتبہ اردو۔ اردو بازار دہلی۔

اس کتاب کا اشتہار پریم پال اشک کی کتاب "روزمرہ محاورہ" کا- میں دیا گیا ہے۔ جو فروری ۱۹۶۹ء میں دہلی سے شائع ہوئی۔ امید ہے کہ اب تک یہ کتاب چھپ گئی ہوگی۔

یادِ غالب

یہ کتاب ادارۂ مجلس اردو، لاہور نے غالب صدی کے موقع پر فروری ۱۹۶۹ء میں شائع کی۔ یہ کتاب غالب پر نظموں اور غالب کی زمین میں کہی ہوئی مختلف شعراء کی غزلوں پر مشتمل ہے اور اسے تین اصحاب نے مل کر مرتب کیا ہے خالد بزمی، خالد شمس اور رضا برکلائی اور حمید ناظر حکام اور چند تاجران عظام کے عطیات کی بدولت چھپ کر غالب کے قدر دانوں کی خدمت میں بطور نذر پیش کی گئی ہے۔ سائز ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۱۵۷۔ کاغذ اخباری لکھائی معمولی چھپائی ردّی۔

یادگارِ غالب

یہ مرزا غالب کی وہ بے نظیر اور لاجواب سوانح عمری ہے جو ان کے نہایت لائق اور فاضل شاگرد شمس العلماء حضرت مولانا الطاف حسین حالی نے اپنے استاد کے انتقال کے ۲۹ برس بعد ۱۸۹۷ء میں لکھی اور آج تک برابر چھپتی چلی جا رہی ہے۔ لیکن زیر نظر کتاب اس کا وہ بہترین ایڈیشن ہے جو اس وقت تک شائع ہوا۔ اسے خلیل الرحمٰن صاحب داؤدی نے مرتب کیا۔ اور مجلس ترقی ادب لاہور نے شائع کیا ہے غالب کے

معلق غالب پرستوں کی تلاش و جستجو اور کاوش و کوشش خواہ کسی درجہ تک پہنچ جائے مگر غالب کا کوئی مورخ "یادگار غالب" سے کبھی علیحدہ نہیں ہوسکے گی یہ ایک حقیقت ہے جسے شروع سے لے کر آج تک تمام ادیب اور نثاپرداز تسلیم کرتے آتے ہیں۔ کتاب کے صفحات ۵۶ ہیں اور مجلد کتاب کی قیمت صرف سات روپے ہے جو بہت ہی کم ہے

اس کتاب کا ایک ایڈیشن ۱۹۶۹ء میں حاجی فرمان علی تاجر کتب اردو بازار لاہور نے بھی شائع کیا ہے مگر اسے دیکھتے ہی دوق سلیم نے سر پیٹ لیا۔

مزید کتابیں

اُن کتابوں کے علاوہ جن کا ذکر اس مضمون میں ہوا مندرجہ ذیل کتابوں کی بابت بھی پتہ لگا ہے کہ غالب صدی کے موقع پر ہندوستان میں غالب کے متعلق شائع ہوئی ہیں لیکن چونکہ بہت مختلف ہیں ان کتابوں کے تفصیلی حالات معلوم نہیں ہوتے اس لئے صرف اُن کے اور ان کے مصنفین کے ناموں پر اکتفا کی جاتی ہے۔

ماجیات غالب	از وجاہت سندیلوی
جان غالب	" شمس علوی
غالب شناسی	" ظ۔ انصاری
غالب ہم آپ ہی غالب	" نثار احمد فاروقی
گنجینہ معنی	" ڈاکٹر جعفر رضا
روح کلام غالب	" غالب السانی
وقائع غالب	" رگھوی صد
آئینہ غالب	شائع کردہ حکومت ہند

اگر بعد میں بعض اور کتابوں کے نام معلوم ہوتے تو ان کی تفصیلات بھی انشاء اللہ آئندہ کسی رسالہ میں ناظرین کرام کی خدمت میں پیش کی جائیں گی۔

رسائل و جرائد کے غالب نمبر

۱۹۶۹ء میں چھپنے والے

شیخ محمد اسماعیل پانی پتی

آج کل، دہلی
آفاق، لائلپور
آہنگ، کراچی
اخبار جہاں، کراچی
ادب لطیف، لاہور
اردو، کراچی
اردو ادب، علی گڑھ
اردو نامہ، کراچی
افشاں، کراچی
افکار، کراچی
اقبال ریویو، کراچی
الزبیر، بہاولپور
الشجاع، کراچی
العلم، کراچی
الماس، میسور
امروز، لاہور
انجمن اسلامیہ میگزین، کراچی
اوراق، لاہور
بیسویں صدی، دہلی

پربھا، بھوپال
پونم، حیدرآباد دکن
تحریک، دہلی
جامعہ، دہلی
جام نو، کراچی
جاں نثار، امرتسر
جرنل آف ریسرچ، لاہور
جنگ، کراچی
حریت، کراچی
حمایت اسلام، لاہور
خیابان، پشاور
دبستان، لاہور
راوی، لاہور
سب رس، حیدرآباد دکن
ستارہ، کراچی
سوویت جائزہ، کراچی
سیرمین، کراچی
شاعر، بمبئی
شاہین، گجرات

شب خون، الہ آباد
شبستان، دہلی
شگوفہ، حیدرآباد، دکن
صبح امید، بمبئی
صحیفہ، لاہور
علم و فن، دہلی
علی گڑھ میگزین، علی گڑھ
غالب سیڈبر، دہلی
غالب ڈائری، کراچی
غالب سوئنیر، کراچی
فاران، کراچی
فاران، لاہور
فردا، ساہیوال
فروغ اردو، لکھنؤ
فنون، لاہور
فیضان، لائل پور
قندیل، لاہور
قومی زبان، کراچی
کتاب، لاہور

کوہستان، لاہور
گلستان، لاہور
لاہور، لاہور
ماہ نو، کراچی
مشرق، لاہور
مطالعہ، پٹنہ
معارف، اعظم گڑھ
منشور، کراچی
نقوش، لاہور
نگار پاکستان، کراچی
نیا دور، لکھنؤ
نئی قدریں، حیدرآباد سندھ
نوائے وقت، لاہور
وفات غالب، ساہیوال
ویمن ڈائجسٹ، لاہور
ہما، دہلی
ہماری زبان، علی گڑھ
ہمدرد صحت، کراچی
ہمدرد نونہال، کراچی

ہندوستانی ادب، حیدرآباد دکن	اعتمادیہ، دہلی	سٹرگل، کلکتہ	غالب، نئی دہلی
یادگارِ غالب، کراچی	اسٹرینڈ ویکلی، دہلی	سوویت دیس، دہلی	غالب، دہلی
یادگار، گوالیار	جامِ سفال، کلکتہ	سوویت ریویو، دہلی	فکرِ نو، دہلی
اردو مجلس، کلکتہ	اخبارِ حیات، دہلی	سوونیئر، کلکتہ	مسلمی، بمبئی
اردوئے معلیٰ، دہلی	حیاتِ نو، بنگلور	سیاست، حیدرآباد دکن	نذرِ غالب، گلبرگہ
افکارِ نو، گورکھپور	خاتونِ دکن، حیدرآباد	شمعِ حیات، دہلی	نذرِ غالب، عادل آباد
المــدی، حیدرآباد دکن	رہنمائے دکن، حیدرآباد	غالب سوونیئر، نئی دہلی	نوری چشم، جموں

آج کل

یہ گورنمنٹ ہند کا سرکاری پرچہ ہے جو دہلی سے بہت بڑے سائز پر ماہوار شائع ہوتا ہے۔ موجودہ ایڈیٹر شہباز حسین ہیں۔ لکھائی چھپائی اچھی۔ کاغذ عمدہ۔ صفحات ۴۸ قیمت ۶۰ پیسے۔ جس زور و شور کے ساتھ ہندوستان میں غالب کی صد سالہ برسی منائی گئی جس شان کے ساتھ پندرہ پندرہ لاکھ روپے کی لاگت سے وہاں غالب ہال بنائے گئے اور سارا ہندوستان غالب کے نام سے گونج اٹھا اس شان و شوکت کا تقاضا تھا کہ اس سرکاری پرچہ کا غالب نمبر بھی بہت شان کے ساتھ شائع ہوتا۔ لیکن معلوم ایسا ہوتا ہے کہ غالب کے متعلق دوسری تقریبات میں بھارت سرکار کی اتنی زیادہ رقم خرچ ہوگئی کہ آج کل کے لئے کچھ نہ بچا۔ آج کل کے لئے اس کے پرچہ کے جو سائز عام طور پر شائع ہوتے ہیں ان ہی میں سے فروری ۱۹۶۹ء کے پرچہ پر "غالب نمبر" لکھ دیا گیا۔ اور اس طرح کاغذ کا پیٹ بھر دیا گیا۔ رسالہ میں غالب کی تین تصویریں، ایک خط کا عکس، دو کتابوں کے سرورق، غالب ہال اور غالب اکیڈمی اور مزارِ غالب کی تصویریں دی گئی ہیں۔ نظموں کے علاوہ رسالہ کے بعض مضامین کے عنوانات یہ ہیں۔ کلامِ غالب کے صوتی آہنگ کا ایک پہلو، دلی کی سماجی زندگی خطوطِ غالب کے آئینہ میں، غالب کی شاعری میں حسن، سوالاتِ عبدالکریم کا مصنف۔

دلّی سے شائع ہونے والا ساٹھ پیسے کا یہ پرچہ مجھے لاہور میں بمشکل دو سو پیسے میں دستیاب ہوا۔ منافع خوروں کے لوٹ کی انتہا ہے۔

آفاق

یہ نہایت شاندار ماہنامہ ہمارے پاکستان سے سات سمندر پار انگلستان کے مشہور شہر ناٹنگھم سے اردو میں شائع ہوتا ہے۔ بسم شمائل یوسفی اس کے اعزازی ایڈیٹر ہیں۔ کاغذ بہت اعلیٰ سفید دبیز۔ لکھائی چھپائی بہترین سائز بہت بڑا۔ صفحات ۷۶۔ قیمت فی پرچہ ۲ شلنگ۔ مضامین عام دلچسپی کے ہلکے پھلکے ہوتے ہیں۔ نظمیں اور غزلیں بھی ہوتی ہیں۔ غرض عام دلچسپی کا بہت کافی سامان اس پرچہ میں ہوتا ہے۔ کارکنان کی بڑی ہمت ہے کہ وہ انگلستان سے اردو کا یہ رسالہ اس آن بان اور اس شان و شوکت سے نہایت باقاعدہ نکالتے ہیں۔ اس رسالہ نے اس موقع پر خاص طور سے کوئی غالب نمبر تو نہیں نکالا مگر فروری ۱۹۶۹ء کے پرچہ کو جو اس رسالہ کا جلد ۴ نمبر ۱ کا شمارہ ہے، غالب کے تذکرہ سے اس طرح مربوط کیا ہے کہ سرورق پر غالب کی تصویر دی ہے اداریہ بھی غالب کے متعلق لکھا ہے اور اسی صفحہ پر غالب کے سات منتخب اشعار بھی نقل کر دیتے ہیں۔ اس کے بعد مختلف مضامین اور نظمیں ہیں جن سے غالب کا کوئی تعلق نہیں۔

آہنگ

یہ ریڈیو پاکستان کا پندرہ روزہ رسالہ ہے جس میں ریڈیو کے پروگرام شائع ہوتے ہیں پروگراموں سے پہلے کچھ صفحات پر بعض منتخب مضامین اور

تصویریں بھی ہوتی ہیں۔ بڑی تقطیع پر کراچی سے زیرادارت محشر بدایونی شائع ہوتا ہے۔ زیرنظر شمارہ جلد ۲۲ نمبر ۳ ہے جو ۲۰ جنوری ۱۹۶۹ء کا پرچہ ہے۔ جو غالب نمبر کے نام سے شائع ہوا ہے۔ اس میں غالب کے متعلق آٹھ مضمون وہ شائع ہوئے جو مختلف ادیبوں نے مختلف ریڈیو اسٹیشنوں سے نشر کئے۔ سال کے چھ مضامین کے اقتباسات بھی اس میں شریک اشاعت ہیں۔ یہ مضامین مسلسل طور پر آہنگ کے پچھلے پرچوں میں چھپ چکے ہیں۔ رسالہ کی قیمت پچاس پیسے ہے۔

اخبارِ جہاں

بہت بڑی تقطیع پر یہ اخبار کراچی سے شائع ہوتا ہے۔ یہ پرچہ ہفتہ وار ہے۔ مدیر میر خلیل الرحمٰن ہیں۔ اس کے ۲۲ فروری ۱۹۶۹ء کے پرچہ میں جو جلد نمبر ۳ کا شمارہ نمبر ۹ ہے دوسرے اخباری مضامین کے علاوہ دس کے قریب مضمون غالب پر ہیں۔ قیمت ۵۰ پیسے ہے۔ مضامین میں سے بعض کے عنوانات یہ ہیں۔ ”غالب کا تخیل اماں کے ہاں عملی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ غالب جو ایسی موت مرے کہ سو سال بعد بھی زندہ ہے۔ غالب کی ازدواجی زندگی، امراؤ اور غالب۔ بچوں کے لئے بھی اس میں ایک مضمون ”چچا غالب“ کے عنوان سے ہے

ادبِ لطیف

یہ ادبی رسالہ لاہور سے مارچ ۱۹۳۵ء میں چودھری برکت علی نے ماہوار جاری کیا۔ اس وقت سے اب تک ملک کے مشہور ادیب اس کے ایڈیٹر رہ چکے ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ طالب انصاری، میرزا ادیب (جو مجموعی طور پر ۱۴ برس ایڈیٹر رہے)، فیض احمد فیض، احمد ندیم قاسمی، گوپال متل، ممتاز مفتی، راجندر سنگھ بیدی، عبدالمتین عارف، قتیل شفائی، انتظار حسین، سید قاسم محمود۔ ۱۹۶۶ء سے اس وقت تک ناصر زیدی ایڈیٹر ہیں اور ان ہی کی زیر نگرانی یہ غالب نمبر شائع ہوا ہے جو نومبر دسمبر ۱۹۶۹ء کا شمارہ ہے۔ ۱۹۶۹ء میں پاک و ہند میں رسائل و جرائد کے جس قدر غالب نمبر شائع ہوتے اُن سب کا خاتمہ ادب لطیف کے اس خاص شمارہ سے ہوا۔ اس کا سائز ۲۰×۳۰/۸ ہے اور صفحات ساڑھے چار سو سے زائد۔ ونڈانگ آفسٹ کی عمدہ کتابت، دو رنگی عکس، اخباری کاغذ، قیمت پانچ روپے فی پرچہ۔ ناصر زیدی صاحب نے پرچہ کو بہت خوبی اور سلیقے کے ساتھ مرتب کیا ہے اور جملہ موصولہ مضامین موضوع وار تقسیم کرکے ان کو ترتیب کے ساتھ جمع کیا ہے اور اس طرح غالب سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب کے لئے مضامین کا بہت اچھا ذخیرہ ہو گیا ہے۔ لکھنے والے بھی خوش قسمتی سے زیدی صاحب کو بہت اچھے مل گئے ہیں جن کی بدولت اگرچہ یہ پرچہ سب سے آخر میں آیا لیکن بہت سے پرچوں سے آگے نکل گیا۔ بعض خاص خاص مضامین کے عنوان یہ ہیں۔

غالب صریر خامہ نوائے سروش ہے، غالب بت شکن، غالب کا فلسفۂ غم، غالب کا حدیقۂ رشک، غالب کے چند علمی مباحث، غالب کے چند شاگرد، غالب کا سسر وغیرہ۔

”اردو“
(۱)

یہ انجمن ترقی اردو کا وہ مشہور و معروف ادبی رسالہ ہے جسے بابائے اردو مولوی عبدالحق صاحب نے جاری کیا تھا اور وہ آخر وقت تک اس کے نگراں اور مدیر رہے۔ برصغیر پاک و ہند کے کسی بھی اردو رسالے نے ایسے اعلیٰ درجہ کے ادبی مضامین شائع نہیں کئے جیسے اردو میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ یہ رسالہ شروع میں اورنگ آباد دکن سے نکلتا تھا پھر دہلی آ گیا اور تقسیم ملک کے بعد کراچی منتقل ہو گیا۔ سہ ماہی شائع ہوتا ہے اور بڑی شان سے شائع ہوتا ہے۔ موجودہ مدیر جمیل الدین عالی اور مشفق خواجہ ہیں۔ اس کا زیر نظر غالب نمبر حصہ اوّل بھی ان ہی کا مرتب کردہ ہے۔ اور حصہ دوم زیر ترتیب ہے۔ یہ خصوصی شمارہ جنوری، فروری اور مارچ ۱۹۶۹ء کا ہے۔ اور رسالہ کی پینتالیسویں جلد کا پہلا نمبر ہے۔ صفحات ۵۵۰ ہیں کاغذ بہت اعلیٰ لگایا گیا ہے چھپائی ٹائپ کی ہے۔ سرورق غالب کی ایک نادر تصویر سے مزین ہے جو مولوی حبیب الرحمٰن خان شیروانی کے کتب خانہ سے حاصل کی گئی ہے۔ ملک اور بیرون ملک کے چوٹی کے ادیبوں نے اس نمبر کی ترتیب میں حصہ لیا ہے۔ اور نہایت دلچسپ اور وسیع مضامین لکھے ہیں۔ جن کی تعداد ۲۹ ہے۔ اس نادر اور ضخیم مجموعۂ مضامین کی قیمت صرف آٹھ روپے ہے۔

جو مضامین کی رفعت و ندرت، کاغذ کی عمدگی، نفاست اور ٹائپ کی خوبی و صفائی کو دیکھتے ہوئے بہت کم ہے۔ یہ پرچہ واقعی دیکھنے، رکھنے اور پڑھنے کی چیز ہے

(۲)

اسی پرچہ کا غالب نمبر حصہ دوم اپریل، مئی، جون ۱۹۶۹ء کا پرچہ اور جلد ۵۲ کا شمارہ نمبر ۲ ہے۔ سرورق پر غالب کی وہ نادر اور رنگین تصویر ہے جو قلعہ معلّٰی دہلی کے عجائب خانہ میں محفوظ ہے۔ اس شمارہ کے ۲ حصّے ہیں۔ پہلا حصّہ ۲۹۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں صرف غالب کے متعلق مضامین ہیں جن کی تعداد ۳۱ ہے۔ دوسرے حصّہ میں عام ادبی مضامین ہیں۔ اس حصّہ کے صفحات ۳۰ ہیں۔ آخر میں "لغاتِ کبیر اردو" کی گیارہویں قسط کے ۴۴ صفحات ہیں۔ قیمت ۵ روپیہ پانچ روپیہ ہے۔ "اردو" کے دونوں غالب نمبروں کے بعض مضامین کی فہرست حسب ذیل ہے۔

(۱) غالب کی صحیح تاریخ پیدائش۔ غالب کے متعلق چند غیر معتبر روایات۔ غالب اور تلامذۂ غالب۔ غالب کے اوّلین تعارف نگار۔ غالب کا الحاقی کلام۔ غالب کی حجابات (۲) غالب کا سفر کلکتہ۔ غالب اور اعمالِ غالب کے دو قلمی دیوان۔ طرزِ غالب۔ نقش و رنگ۔

اردو ادب

یہ خالص ادبی رنگ کا پرچہ ہے جو انجمن ترقی اردو اور علی گڑھ کی طرف سے سہ ماہی شائع ہوتا ہے اور اب تک بہت اعلیٰ درجہ کے ادبی مضامین شائع کر چکا ہے۔ سائز ۲۰×۳۰ اور صفحات مختلف ہوتے ہیں۔ فی پرچہ قیمت چار روپے ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ سب عمدہ اور بہترین ہوتے ہیں

اس رسالہ کا غالب نمبر جو پروفیسر آل احمد سرور کی نگرانی میں شائع ہوا ۱۹۶۹ء کا پہلا شمارہ ہے اور ۲۰۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں ہندوستان کے نامور انشاپردازوں نے حصّہ لیا ہے۔ اس میں غالب پر ۱۴ مضامین اور غالب کے متعلق ایک نظم ہے۔ مختلف شعراء کی غزلیں بھی شریکِ اشاعت ہیں مگر ان کا غالب سے کوئی تعلق نہیں۔

اس رسالہ کے بعض مضامین کے عنوان یہ ہیں۔ غالب کی عظمت۔ مرزا غالب ایک ایرانی کی نظر میں۔ دیوانِ غالب (نسخۂ بھوپال) کی کہانی کتاب سے گمشدگی تک۔ مکاتیبِ غالب کی ادبی اہمیت۔ غالب کی قصیدہ نگاری۔

اردو نامہ

یہ بہت اعلیٰ ماہانہ ادبی مجلہ ہے۔ جو ترقی اردو بورڈ کراچی کی طرف سے ہر تین ماہ کے بعد شائع ہوتا ہے۔ اڈیٹر شان الحق حقی ہیں۔ اس کا ماہ جون ۱۹۶۹ء کا شمارہ غالب نمبر ہے جس میں غالب کے متعلق بہت اعلیٰ اور وسیع مضامین ملک کے مشہور انشاپردازوں نے لکھے ہیں۔ یہ شمارہ اس پرچہ کا ۳۳ اور ۳۴ واں نمبر ہے۔ بقطیع ۲۰×۳۰ صفحات ۲۲۲ چھپائی کچھ ٹائپ کی کچھ لیتھو کی۔ کاغذ عمدہ۔ غالب کے متعلق ایک طویل مضمون کی اس پرچہ میں دوسری قسط شائع ہوئی ہے۔ پہلی قسط ماہ جولائی ۱۹۶۸ء میں نکلی تھی۔

افشاں

یہ دیال سنگھ کالج لاہور کا علمی و ادبی مجلہ ہے جو غالباً ماہوار شائع ہوتا ہے اس کا غالب نمبر جلد ۳ کا نمبر ۲ بابت ۱۹۶۹ء ہے۔ یہ پرچہ اردو اور انگریزی دونوں میں شائع ہوتا ہے۔ سائز ۲۰×۳۰ کاغذ اچھا چھپائی ٹائپ کی۔ صفحات اردو کے حصّہ کے ۹۲۔ اور انگریزی کے صرف ۱۶ ہیں۔ اردو حصّہ کے اڈیٹر علاء الدین خان نصیر ہیں اور انگریزی کے خالد خان۔ سرورق بہت خوبصورت آرٹ پیپر کا جس پر غالب کی تصویر ہے۔ شروع رسالہ پر غالب کے ایک شعر کا فوٹو ڈاکٹر غلام یاسین خان صاحب سابق پرنسپل کالج کے ہاتھ کا لکھا ہوا دیا گیا ہے۔ پھر مضامین شروع ہیں۔ پہلا مضمون "سرگزشتِ غالب" دیال سنگھ کالج کے ایک پروفیسر صاحب کا لکھا ہوا ہے۔ باقی مضامین کالج کے طلبا کے ہیں۔ آخر میں غالب کے متعلق غزلیں اور نظمیں ہیں۔ نثر مضامین کل ۱۲ ہیں۔

یہ عنوان سے درج کیے گئے ہیں اور منظوم کلام "قدِ سخن" کے عنوان سے۔ انگریزی حصہ بہت مختصر ہے جس میں صرف دو مضمون ہیں۔

افکار

کراچی کا یہ ماہنامہ زیرِ ادارت صہبا لکھنوی ۱۹۴۵ء سے جاری ہے اور اب تک متعدد موٹے موٹے نمبر بعض مشاہیر ادب کے متعلق شائع کر چکا ہے۔ گرانی کے باوجود اس کا غالب نمبر اشتہارات سمیت صرف ۴۳۲ صفحات پر مشتمل ہے اور سفید پیپر پر شائع ہوا ہے سائز ۲۰×۳۰/۸ اور قیمت چار روپے ہے۔ یہ رسالہ فروری، مارچ ۱۹۶۹ء کا شمارہ اور جلد ۲۴ نمبر ۱۲، ۱۱ کا پرچہ ہے۔ شروع کا مضمون "واقعاتِ غالب" بڑی محنت سے مرتب کیا گیا ہے جس میں غالب کی سوانح حیات سن وار جمع کی گئی ہے اور آخر میں رسالہ اُردوئے معلیٰ سے ہے کہ دستنبو کا اُردو ترجمہ مع اصل فارسی کے نقل کیا گیا ہے۔ رسالہ کے موضوعات مقرر کر کے ان کے ماتحت مضامین لکھے گئے ہیں۔ رسالہ کا یہ شمارہ غالب نمبروں میں ایک مفید اضافہ ہے۔ میں یہاں تک لکھ چکا تھا کہ اچانک یکساں "غالب نمبر" کی بہ نظر سے گزری جس میں مسعود برکھا تھا کہ نگار کے بہت سے مضامین بعض دوسرے رسائل مثلاً "افکار" کراچی کے غالب نمبر میں پہلے سے شامل کیے جا چکے تھے:

اس رسالہ کے بعض مضامین یہ ہیں۔ غالب کی ایک نئی تحریر۔ شاعرِ بے نشاں غالب کے نئے نقاد۔ غالب مہری سوا۔ غالب شکن وغیرہ۔

"اقبال ریویو"

علامہ اقبال کے نظریات کی اشاعت کے لیے کراچی سے یہ رسالہ اقبال اکیڈمی کی طرف سے سہ ماہی شائع ہوتا ہے جو اقبال کی زندگی، شاعری اور ان کے فکر کی تحقیق کے لیے وقف ہے۔ اور اس میں علوم و فنون کے اُن تمام شعبوں کا مقصدی مطالعہ چھپتا رہتا ہے جن سے ڈاکٹر صاحب کو دلچسپی تھی مثلاً اسلامیات، تاریخ، عمرانیات، مذہب، ادب، فن اور آثاریات وغیرہ۔ اس کے مدیرِ اعلیٰ بشیر احمد صاحب ڈار ہیں۔ اور رسالہ خوبصورت ٹائپ میں صفحات پر نکلتا ہے۔ اس کی جلد ۹ شمارہ ۴ بابت ماہ جنوری ۱۹۶۹ء کا پرچہ اگرچہ خاص طور پر "غالب نمبر" نہیں ہے۔ تاہم شروع میں دو مضمون غالب کے متعلق ہیں۔ اور دونوں دلچسپ، مربوط اور سبق آموز ہیں۔ پہلا مضمون "غالب کی داستانِ محبت" ہے جسے مسلم ضیائی صاحب نے لکھا ہے اور اس موضوع پر غالباً پہلا مضمون ہے۔ یہ باریک ٹائپ کے ۴۳ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اچھا خاصا مفصل ہے۔ دوسرا مضمون غالب کی فارسی مثنوی "درد و داغ" پر ہے جو محترم مولوی عبداللہ قریشی مدیر ادبی لاہور نے رقم فرمایا ہے۔ غالب نے فارسی میں گیارہ مثنویاں لکھی ہیں۔ جن میں سب سے بڑی ایک ہزار ۹۰ اشعار کی ہے اور سب سے چھوٹی صرف ۴۳ بیت کی ہے۔ زیرِ نظر مثنوی کے صرف ۱۰۰ اشعار ہیں۔ جن میں غالب نے ایک نہایت ہی پرلطف اور عجیب و غریب فرضی ... نظم کیا ہے جو پڑھنے کی چیز ہے۔ اقبال ریویو میں درج شدہ ان دونوں مضمونوں سے وہی اصحاب پورے طور سے مستفید ہو سکتے ہیں جو فارسی جانتے ہوں۔ کیونکہ ان میں بکثرت اقتباسات فارسی میں ہیں۔

الزبیر

یہ اردو اکیڈمی بہاولپور کا سہ ماہی رسالہ ہے جو مسعود حسن شہاب کی ادارت میں بہت خوبی اور عمدگی کے ساتھ شائع ہوتا ہے۔ خالص علمی ادبی پرچہ ہے اور اب تک نہایت اعلیٰ مضامین اس میں شائع ہو چکے ہیں۔ اس کے خاص نمبروں کی بھی خاص شہرت ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ کے لحاظ سے اس پرچہ کو کوئی امتیاز حاصل نہیں مگر مضامین کی افادیت کے لحاظ سے بڑا وقیع پرچہ ہے۔ ۲۲×۲۹/۸ سائز پر شائع ہوتا ہے۔ اور عموماً صفحات ۱۳۶ - ۲۰۰ کے قریب ہوتے ہیں۔ فی پرچہ قیمت ڈیڑھ روپیہ ہے۔ زیرِ نظر شمارہ رسالہ کا پندرھواں نمبر ہے جو ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا۔ کارکنان کا ارادہ اس شمارہ

کو غالب نمبر بنانے کا تھا۔ لیکن یہ ارادہ عمل کی شکل اختیار نہ کر سکا تاہم اس پرچہ میں دوسرے مضامین کے ساتھ چار مضامین غالب پر ہیں غالب اور بچوں کا ادب۔ غالب اور غدر۔ غالب ایک فرد اور تعصب۔ غالب کے چند سے رقم لفافہ۔

اَلشُّعَاع

اس ماہنامہ کو کراچی سے ایس ایم۔ شجاع الدین صاحب نکالتے ہیں سائز ۲۰×۳۰ ہوتا ہے۔ لکھائی چھپائی بھی خاصی ہوتی ہے کاغذ معمولی لگایا جاتا ہے۔ اس پرچہ کا غالب نمبر اس کی جلد ۱۸ کا پہلا اور دوسرا شمارہ ہے جو جنوری اور فروری ۱۹۶۹ء کا مشترکہ پرچہ ہے۔ ۱۶۰ صفحات ہیں۔ حیات الدین سلطان الارشد اور سلطان حکیم صاحبان نے مل کر اس نمبر کو مرتب کیا ہے مضامین عمدہ اور معیاری ہیں جن کو آٹھ مختلف عنوانات میں تقسیم کیا گیا ہے۔ غالب کی مختلف تصاویر بھی رسالہ کی زینت ہیں۔ ایک فوٹو ان سے منسوب کیا ہے اس میں ایک تحریر غالب کی جو دوست سونگ عمری کے ورق کا عکس ہے۔

الشعاع کے اس غالب نمبر کو مضامین کے لحاظ سے آٹھ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے جن کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ اسد کا قصہ طولانی ہے اس عنوان کے تحت تین مضامین ——— ۲۔ ساغر بودہ اچھلتے بدنام بہت ہے۔ ۲ مضامین مزاحیہ ——— ۳۔ زیب دنیا ہے انہیں حسن عدو را جا کہیے۔ ۳ نظمیں بطور نذر عقیدت ——— ۴۔ زندگی اپنی جب اس شکل سے گزری غالب۔ ایک منظر ——— ۵۔ ہے خشر حال کہ غالب کہیں جسے۔ غالب کے کلام پر تبصرے حاتر سے اور سعدیں ——— ۶۔ گنجینہ معنی کا طلسم اس کو سمجھئے۔ غالب کے کلام کا انتخاب ——— ۷۔ غالب کا ہے انداز بیاں اور۔ ۲۰ شعراء کی نظمیں غالب کی طرحوں میں ——— ۸۔ صادق ہوں اپنے قول میں غالب خدا گواہ۔ دستنبو کا ترجمہ۔

"العلم"

یہ ادبی اور علمی پرچہ کراچی سے سہ ماہی شائع ہوتا ہے زیر نظر شمارہ غالب نمبر ہے جو جنوری سے جون ۱۹۶۹ء تک کے پرچوں پر مشتمل ہے صفحات ۶۳۲ ہیں اور قیمت دس روپے ہے اس کے مستقل ایڈیٹر اگرچہ سید الطاف علی بریلوی ہیں مگر اس کا غالب نمبر بہا پروفیسر محمد ایوب قادری نے مرتب کیا ہے اور کوئی دقیقہ سعی و تلاش کا اس کی ترتیب میں باقی نہیں چھوڑا۔ اس دھن میں قادری صاحب نے ہر طرح کی قربانی کی سنا ہے کہ بیماری کا خیال کیا نہ اپنی بیگم کی جھڑکی نہ اپنی بھوک پیاس کی پروا کی اور دن رات لگاتار محنت سے کام کیا پانچ پانچ چھ چھ مرتبہ مضمون نگاروں کو مضمونوں کے تقاضے خطوط لکھے۔ کسی کی خوشامد کی کسی سے التجا کی کسی سے گزارش کی کسی پر زور ڈالا کسی سے سفارش کرائی کسی کو اپنی دوستی کا واسطہ دیا۔ تب جا کر ایسا عمدہ پرچہ شائع ہو سکا۔ مضمون جمع ہو گئے تو ان کی ترتیب و تسوید ایک بڑا زبردست کام تھا جو قادری صاحب کو اکیلے کرنا پڑا پھر کاتبوں سے کاپیاں لکھوانا پھر ان کی تصحیح کرنا پھر چھپنے کے لئے دینا، پھر پروف دیکھنا، پھر چھپائی کا انتظام و انصرام کرنا یہ سارے کام قادری صاحب نے تنہا انجام دئے تھے۔

رسالہ کے شروع میں چار مشہور اصحاب کے انٹرویو ہیں جو غالب کے متعلق قادری صاحب نے ان سے لئے، اور پھر انہیں اپنے طور پر خود قلم بند کیا اس کے بعد مختلف عنوانات کے تحت غالب کے حالات و سوانح، اس کی شاعری، اس کے فن، اس کی زبان، اس کے تلامذہ و احباب اور اس کی نایاب تحریروں کے متعلق مضامین ہیں پھر غالب کی اپنی اور غالب کے متعلق دوسروں کی نظمیں ہیں۔ مشاہیر کے کچھ ایسے بھی غالب کے متعلق ہیں غرض مختصر الفاظ میں یہ نمبر غالب کے متعلق ایک خوبصورت اور خوشنما گلدستہ ہے جس قادری صاحب کی ذات سے ایسے ہی شاندار نمبر کی توقع تھی لیکن اتنے ضخیم نمبر میں مجھے صرف ایک مضمون کے متعلق کچھ کہنا ہے اور وہ مضمون ہے "خستہ حال غالب" از شیخ وحید احمد مسعود صاحب۔ مضمون کا عنوان دیکھ کر میں نے خیال کیا کہ اس میں غالب کی خستہ حالی پر بحث کی گئی ہوگی۔ لیکن جب مضمون پڑھا تو بڑی مایوسی ہوئی۔ مضمون اگرچہ سات صفحات کا تھا مگر موضوع کے متعلق اس میں بہت ہی کم مواد ملا اور ادھر ادھر کی غیر متعلق باتوں سے کاغذ کا پیٹ بھر دیا گیا۔ کہیں غالب کے سوانحی حالات تھے کہیں غالب کے لطائف کا تذکرہ تھا کہیں غالب کی تصنیفی زندگی پر

عث بھی کہیں اس کی نظم و نثر کی تعریف محض کہیں اس کے کلام پر اعتراض تھے۔ کہیں اس کی پیشگوئیوں کا بیان تھا۔ کہیں اس کی فارسی تخلیقات کو شائع کرنے کا مشورہ تھا کہیں اس کی اردو اور فارسی غزلوں پر تبصرہ تھی۔ کہیں غالبیات میں اضافہ کی تحریریں تھیں وغیرہ۔ قادری صاحب کو چاہیئے تھا کہ مضمون کا صرف اتنا حصہ شائع فرماتے جو عنوان سے ہم آہنگ تھا۔ لیکن قادری صاحب شاید اپنے اعلیٰ اخلاق اور مروّت کے باعث ایسا نہ کر سکے۔

میں حضرت محترم قادری صاحب کی توجہ العلم میں شائع شدہ ایک اور مضمون کی طرف بھی مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ ہے غالب کے حالات میں پہلا مضمون' از ڈاکٹر فرمان فتح پوری اڈیٹر نگار پاکستان۔ اس مضمون میں مکرمی ڈاکٹر صاحب نے یہ دکھایا ہے کہ "غالب کی وفات ۱۵ فروری ۱۸۶۹ء کو ہوئی تھی اور اس کی وفات کے بعد اس پر جو مضمون سب سے پہلے لکھے گئے وہ دو تھے۔ پہلا یکم مارچ ۱۸۶۹ء کے رسالہ ذخیرہ مال گوبند گڑھ میں اور دوسرا ۱۹ مارچ ۱۸۶۹ء کے اودھ اخبار لکھنؤ میں۔"

مگر ادب کے ساتھ عرض کروں گا کہ یہ دونوں بیانات صحیح نہیں۔ صحیح بیان میرے خیال میں وہ ہے جو رسالہ نقوش غالب نمبر کے صفحہ ۶۶۸ پر شائع ہوا ہے۔ یعنی غالب پر اس کی وفات ۱۵ فروری کے بعد سب سے پہلا مضمون اکمل الاخبار دہلی کی ۱۷ فروری ۱۸۶۹ء کی اشاعت میں شائع ہوا۔ یعنی غالب کے انتقال کے صرف دو دن بعد اور یہ مضمون غالب کے بہت ہی چہیتے شاگرد میر مہدی مجروح کا لکھا ہوا تھا۔

العلم کے غالب نمبر کے بعض خاص خاص مضامین کی فہرست یہ ہے :۔ غالب کی مؤرخانہ حیثیت، غالب کی فلسفیانہ شاعری، مرزا غالب کا علم الکلام، کلام غالب کے متروک الفاظ۔ غالب سے معاصرین کی ادبی چھیڑ چھاڑ، غالب کی معدوم تحریریں، غالب کا تنقیدی شعور، غالب قدر فرنگ میں وغیرہ۔

الماس

ہندوستان کے جنوب میں میسور کا علاقہ ہے۔ جہاں لڑکیوں کا ایک مدرسہ مہارانی کالج کے نام سے جاری ہے "الماس" اس رسالہ کا نام ہے جو اس کالج سے نکلتا ہے۔ تعجب ہے کہ ایسے دور دراز علاقہ میں بھی عوام میں اور بالخصوص طالبات میں اُردو کا اتنا صحیح ذوق موجود ہے۔ اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے کون کہہ سکتا ہے کہ ہندوستان میں اردو کا مستقبل تاریک ہے۔ ہمیں تو بظاہر یہی نظر آ رہا ہے کہ ہزاروں اعلانوں اور مشکلوں کے باوجود اُردو کا مستقبل ہندوستان میں نہایت روشن ہے اور آخر کار اسے اس کا صحیح مقام حاصل ہو جائے گا۔ بشرطیکہ اردو کو ترقی دینے کی کوششیں ہندوستان کے رہنے والے ہندو اور مسلمان دونوں کی طرف سے مسلسل جاری رہیں۔ "الماس" ان عمدہ کوششوں کا ایک بہت ہی اچھا مورد ہے۔ اس کے غالب نمبر کے صفحات ۱۷۲ ہیں۔ اس کے مضامین کی تیاری میں کالج کی طالبات نے نہایت ذوق و شوق کے ساتھ حصّہ لیا ہے۔ اور وہ اس کوشش میں بہت حد تک کامیاب ہوئی ہیں۔ رسالہ کے آخر میں کالج کے پروفیسروں کے مضامین بھی غالب کے متعلق ہیں جو کافی محنت سے لکھے گئے ہیں۔ رسالہ کے ایڈیٹر قیوم صادق صاحب لیکچرار مہارانی کالج میسور ہیں جنہوں نے رسالہ کے اس شمارہ کو بہت خوبی سے ایڈٹ کیا ہے۔ ان کا مضمون "تنقید کی چھاؤں" بہت دلچسپ ہے اور بڑی کاوش سے لکھا گیا ہے۔ پروفیسر سید مبارز الدین رفعت کی غالب کے متعلق ایک نثری نظم بھی رسالہ میں شامل ہے۔ جو پڑھنے کی چیز ہے۔

امروز

روزنامہ امروز لاہور کا ۱۶ فروری ۱۹۶۹ء کا شمارہ جو "اشاعت ہفت روزہ" کی شکل میں شائع ہوا غالب کی یاد کے لئے وقف تھا۔ روزنامہ کا نصف سائز کی صورت کا کام، لکھائی بہت باریک۔ چھپائی صاف و روشن کاغذ معمولی۔ ضخامت ۱۶ صفحات قیمت ۲۵ پیسے۔ جو مضامین اس شمارہ میں شامل ہیں اگرچہ ان میں سے اکثر پہلے شائع ہو چکے ہیں" لیکن پھر بھی یہ پرچہ دلچسپ اور پُرلطف ہے۔ اور قابل مرتب نے ان کو بڑے سلیقے سے زیب دیا ہے۔ شروع میں پورے سرورق پر غالب کی خوبصورت تصویر ہے۔ اندر بھی کئی مختلف تصویریں۔ اور غالب کی تحریروں کے عکس نمبر کی دلچسپی کو بڑھاتے ہیں

ہیں بعض خاص مضامین کے عنوانات یہ ہیں :۔ غالب ایک نفسیاتی شاعر، غالب کی شخصیت ان کے اشعار اور خطوط میں، غالب کی حسرت تعمیر، غالب کی اسیری، غالب کے خلاف پری زادوں کا مقدمہ، غالب کا مذہب وغیرہ۔

انجمن اسلامیہ میگزین

یہ ماہوار رسالہ مفتی انتظام اللہ شہابی اکبرآبادی مرحوم کی یاد میں کراچی سے شائع ہوتا ہے۔ سائز ۲۰×۳۰/۸ صفحات ۴۶ کاغذ لکھائی، چھپائی معمولی قیمت ۳۷ پیسے ایڈیٹر صبا اکبرآبادی اور معاون پاشا رحمٰن ایم اے ہیں۔ اس کا غالب نمبر جلد ۱۱ کا نمبر ۲ فروری ۱۹۶۹ء کا شمارہ ہے اس غالب نمبر میں کل ۱۳ مضمون ہیں اور وہ سب کے سب غالب کے متعلق ہیں۔ کسی اور موضوع کے متعلق کوئی مضمون ایڈیٹر صاحب نے اس میں داخل نہیں کیا جیسا کہ عام طور پر ہو رہا ہے۔

اس رسالے کی ایک دلچسپ بات یہ کہ اپنے نام کی مناسبت سے غالب کے منظوم کلام میں جہاں جہاں "انجمن" کا نام یا ذکر آیا ہے ان سب اشعار کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ اس کے بعض مضامین کے موضوع یہ ہیں غالب اپنے آئینہ میں۔ غالب تخلص کے دوسرے شعراء، غالب اور ان کا دور اکبرآباد۔ غالب شخصیت کے آئینہ میں وغیرہ۔

اوراق

ملک کے مشہور ادیب اور نقاد ڈاکٹر وزیر آغا اس ادبی مجلے کے مالک اور مدیر ہیں۔ اور نہایت آب و تاب سے اس سہ ماہی پرچہ کو لاہور سے نکال رہے ہیں زیر نظر شمارہ اس کا سالنامہ بھی ہے اور غالب نمبر بھی اور یہ اپریل ۱۹۶۹ء کا پرچہ ہے۔ غالب کے متعلق اس میں مشہور ادیبوں اور انشا پردازوں کے مضامین ہیں اور کچھ نظمیں بھی ہیں۔ باقی دوسرے ادبی مضامین ہیں سائز ۲۰×۳۰/۸۔ قیمت پانچ روپے۔ کتابت و طباعت عمدہ۔ کاغذ معمولی کل صفحات سالنامے کے ۲۱۵ ہیں۔ غالب کے متعلق اوران کے بعض مضامین کی سرخیاں یہ ہیں :۔ غالب کی صد سالہ برسی کیوں؟ مرزا غالب کا مقام شعرگوئی غالب اور مضامین مسرت، غالب کا دور زوال۔ غالب کی انا وغیرہ۔

بیسویں صدی

کچھ علمی کچھ فسانوی رنگ کا یہ ماہوار رسالہ بھارت کی راجدھانی دہلی سے نکلتا ہے۔ خوشتر گرامی اس کے ایڈیٹر ہیں۔ اس کے ماہ ستمبر ۱۹۶۹ء کے پرچہ میں جو جلد ۳۴ کا شمارہ نمبر ۹ ہے۔ ایک مزاحیہ اور طنزیہ فیچر، صفحات پر "غالب کی پریس کانفرنس" شائع ہوا ہے جسے محمد بدیع الزماں نے لکھا ہے۔ رسالہ کا سائز ۲۰×۳۰/۸ صفحات ۹۰۔ قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے ہے۔ کاغذ معمولی لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ۔

پربھا (بھوپال)

حمیدیہ کالج بھوپال سے جو سالانہ میگزین شائع ہوتا ہے اس کا نام "پربھا" ہے حال میں اس کے دو پرچے شائع ہوتے ایک گاندھی کے متعلق جو اردو، ہندی، انگریزی اور سنسکرت میں چھپا۔ اور دوسرا مرزا اسد اللہ خاں غالب کے متعلق۔ میگزین کے سالانہ شمارہ کا اردو سکشن غالب کے متعلق مقالات کے لیے وقف تھا اور اردو کے علاوہ ہندی، انگریزی اور سنسکرت میں بھی شائع ہوا تھا۔ یہ مجلہ غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر جاری کیا گیا تھا۔ اس شمارہ میں صرف حمیدیہ کالج بھوپال کے طالب علموں اور پروفیسروں کے مقالات اور مضامین ہیں۔

لپونم

یہ ایک غیر معروف ماہوار رسالہ ہے جو نامر کرولی کی زیر ادارت اعظم پورہ حیدر آباد دکن سے شائع ہوتا ہے۔ زیر نظر شمارہ اس کا غالب نمبر ہے۔ ویسے رسالے کے ۴۴ صفحات ہیں جن میں سے ۲۲ صفحے غالب کے لئے وقف کئے گئے۔ باقی صفحات میں دوسرے مضامین ہیں۔ غالب کے متعلق لکھنے والوں میں مالک رام اور پروفیسر احتشام حسین وغیرہ جیسے مشہور ادیب بھی ہیں کچھ نظمیں بھی شریک اشاعت ہیں۔ مضمونوں کے دو ایک عنوان یہ ہیں۔ غالب اور رقیب۔ غالب اور کوچہ جاناں کا تصور وغیرہ۔

تحریک

اس ماہنامہ کے مالک، ایڈیٹر، پرنٹر اور پبلشر [illegible] گوپال متل ہیں جنھوں نے مخمور سعیدی اور پریم گوپال کو اپنے ساتھ حلقہ ادارت میں شامل کر لیا ہے۔ اس رسالہ کا "غالب نمبر" اس کی جلد ۱۹ شمارہ ۱۲ بابت ماہ مارچ ۱۹۶۹ء کا پرچہ ہے۔ سائز ۳۰×۲۰ صفحات ۸۰ اور قیمت ۷۵ پیسے ہے۔ رسالہ انصاری مارکیٹ۔ دریا گنج دہلی سے شائع ہوتا ہے۔ کاغذ سوپر پرنٹ اور لکھائی چھپائی خاصی ہے فی صفحہ دو کالم ہیں۔ شروع میں غالب، ان کے معاصرین ان کے شاگرد، غالب یادگاری ٹکٹ، غالب کے سکونتی مکانات، غالب کی کتابوں، غالب کے خطوں اور غالب کے مزار وغیرہ کے ۱۸ فوٹو ہیں جو ۹ صفحات پر پھیلے ہوتے ہیں۔ اس کے بعد مضامین ہیں جن میں سے بعض کے عنوانات یہ ہیں۔ غالب محمد بامقلد، غدر ۱۸۵۷ء، خطوط غالب کے آئینہ میں، غالب کی مشہور کتاب دستنبو کا ترجمہ بھی شامل اشاعت ہے جو مخمور سعیدی نے کیا ہے

جامعہ

یہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی کا رسالہ ہے جو عرصہ دراز سے ماہوار شائع ہو رہا ہے۔ اس طویل عرصہ میں بڑے بڑے قابل اور مایہ اصحاب اس کے ایڈیٹر رہ چکے ہیں۔ اور بہترین ادبی اور علمی مضامین اس میں شائع ہو چکے ہیں۔ زیر نظر شمارہ اس کا غالب نمبر ہے جو جلد ۵۹ نمبر ۲-۳ بابت فروری و مارچ ۱۹۶۹ء کا پرچہ ہے اور ۲۰×۲۶ سائز کے [illegible] صفحات پر شائع ہوا ہے۔ کاغذ نفیس، لکھائی اعلیٰ اور چھپائی آفسٹ ہے قیمت فی پرچہ دو روپے ہے۔ ایڈیٹر ضیاء الحسن فاروقی ہیں۔ پتہ جامعہ نگر نئی دہلی ۲۵ ہے۔ غالب کے متعلق ۱۲ مضمون اس شمارہ میں ہیں۔ جو خاصی محنت سے لکھے گئے ہیں "اردوئے معلیٰ" کے دو ورقوں کے علاوہ اس میں غالب کی کسی تحریر کا عکس یا کوئی فوٹو نہیں۔ صرف سرورق پر غالب کے اس مجسمہ کا فوٹو دیا گیا جو زیر تکمیل ہے اور بعد تکمیل جامعہ میں نصب کیا جائے گا۔ اس تعلیمی ادارہ کی بنیاد شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندی نے رکھی تھی اور اس کا نام "جامعہ ملیہ اسلامیہ" مشتہر کیا گیا تھا

اس کے بعض مضامین کی فہرست یہ ہے۔ مرزا غالب کا فاضل شاگرد رفعت شروانی، غالب کی فارسی نثر، غالب اور غالب فہمی، غالب کا کلام (ایک لسانیاتی جائزہ)، غالب کی شوخیٔ انداز گفتار وغیرہ۔

جام نو

یہ نیا جام کراچی سے ہر ماہ اہل ذوق حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ اس نے اگرچہ کوئی خاص غالب نمبر نہیں نکالا۔ مگر بہر حال یہ غالب کے شیدائیوں میں ضرور داخل ہونا چاہا۔ اور اس غرض سے اس نے فروری ۱۹۶۹ء کا شمارہ اس کے لئے خاص کیا۔ جس میں متعدد مضامین غالب پر شائع کئے۔ اور بہت سی نظمیں بھی۔ بعض مضامین کے عنوانات یہ ہیں۔ غالب بحیثیت نثر نگار، غالب اور عوارض، غالب کی ٹیک ورس، ذکر غالب مدرعایت

جانِ نثار

یہ ایک ادبی رسالہ ہے جو امرتسر سے ماہانہ شائع ہوتا ہے۔ ۱۹۶۶ء میں جاری ہوا تھا۔ "مدیر اعلیٰ اعزازی" معروف شاعر میلارام وفا ہیں۔ اور "مالک طابع" ناشر اور مدیر" جناب ایم لال بھنڈاری۔ یہ نام پڑھ کر بے اختیار وہ مثل یاد آتی کہ "دانا دے اور بھنڈاری کا پیٹ پھٹے۔ سائز ۲۰×۳۰ صفحات ۹۰ کاغذ اچھا۔ لکھائی تری۔ چھپائی خراب قیمت ۵۰ پیسے۔ اس ماہنامہ کا یہ غالب نمبر ۱۲ اپریل ۱۹۶۹ء کو شائع ہوا جو چوتھی جلد کا چوتھا شمارہ ہے۔ سرورق الٹتے ہی ایک عورت کی عریاں اور نیم برہنہ تصویر پورے صفحہ پر نظر آتی ہے بعد کے چار صفحات بھی نوجوان لڑکیوں کی تصاویر سے مزین ہیں۔ مزید ارباب رہے کہ رسالہ میں پانچ پورے صفحات پر سورماؤں کی تصویریں دی گئی ہیں اور پانچ ہی غالب کی مختلف تصاویر ہیں۔ رسالہ "پیغامات" سے شروع ہوتا ہے جن میں سے آخری پیغام شری مراج مدھوک ممبر پارلیمنٹ کا ہے جو یہاں بعطلفظ نقل کرتے ہیں۔

"مرزا غالب ہمارے دیش کے ایک مہان کوی تھے۔ میں ان کے پرتی اپنی شردھانجلی بھینٹ کرتا ہوں" اگر مرزا غالب جن کی یاد میں یہ نمبر نکالا گیا ہے یہ اردو پڑھتے تو سا سر پیٹ لیتے۔ اس پرچہ میں بھی صفحہ ۴۶ پر مرزا غالب ان الفاظ میں فریاد کرتے ہیں ؎

میری برسی منائی جا رہی ہے میری عظمت بڑھائی جا رہی ہے
مگر یہ کیا ستم ہے ہم نشینو! میری بولی مٹائی جا رہی ہے

پرچہ بہت سی نظموں اور بہت سے مضامین پر مشتمل ہے جو کچھ نقل کئے گئے ہیں کچھ حاصل کئے گئے ہیں بعض مضامین کے عنوانات یہ ہیں۔

مرزا غالب اور شعر، مرزا غالب زندگی کے لطیفے، غالب کے محصص، غالب کے شاہکار، غالب کا انداز بیاں، غالب کا فلسفۂ حیات وغیرہ۔ پرچہ شروع سے آخر تک غالب ہی کے متعلق مضامین سے مملو ہے کوئی ادبی مضمون اس میں نہیں ہے۔ غالب کے ایک خط کا عکس اور پرچہ کے مضمون نگاروں کے کچھ فوٹو بھی شریک اشاعت ہیں۔

جرنل آف ریسرچ

انگریزی نام کا یہ اردو و انگریزی پرچہ پنجاب یونیورسٹی لاہور سے شائع ہوتا ہے اور جلد ۴ نمبر ۱ کا شمارہ بابت ماہ جنوری ۱۹۶۹ء ہے۔ صفحات ۳۹۵ ہیں۔ سارا پرچہ ٹائپ میں ہے مگر صفحات کی ترتیب انگریزی طرز پر ہے۔ رسالہ میں غالب پر ۹ مضامین ہیں جن میں سے ۷ اردو میں اور ۲ انگریزی میں۔ رسالہ پروفیسر سراج الدین صاحب ہیڈ شعبۂ انگلش پنجاب یونیورسٹی لاہور نے مرتب کیا ہے۔ اس پرچہ کے بعض مضامین کی فہرست یہ ہے :۔ غالب کا فن، غالب کی غزلوں میں تیس و فرہاد کا تصور، غالب کی اردو نثر، غالب کا معاشرتی اور تاریخی پس منظر۔

جنگ

یہ کراچی کا مشہور روزنامہ ہے اور بڑی شان سے شائع ہوتا ہے۔ پاکستان کا کوئی روزنامہ اتنی زیادہ خوبصورتی اور اس قدر زیادہ صفحات شائع نہیں ہوتا۔ میر خلیل الرحمان اس کے ایڈیٹر ہیں۔ اور اخبار کی قیمت ۲۵ پیسے ہوتی ہے۔ صفحات سنڈے ایڈیشن کے عموماً ... ہوتے ہیں۔ اس اخبار نے غالب کے متعلق مختلف نظم و نثر مضامین اپنے دو پرچوں میں شائع کئے ایک ۱۵ فروری کا پرچہ اور دوسرا ۱۶ فروری ۱۹۶۹ء کا۔ ۱۵ فروری کے پرچہ میں غالب کے متعلق نسبتاً زیادہ مضامین ہیں اور یہ جلد ۲۳ نمبر ۲۶۴ کا شمارہ ہے۔

حریت (ادبی گزٹ)

یہ روزنامہ اخبار ہے جو کراچی سے شائع ہوتا ہے۔ اس کا ۱۵ فروری ۱۹۶۹ء کا شمارہ "غالب نمبر" کے نام سے شائع ہوا۔ غالب کی کئی تصویر-

افراد ان کی تحریروں کے عکس اس نمبر کی زینت ہیں۔ آٹھ مضمون اس پرچہ میں غالب پر ہیں۔ جن میں سے بعض کے موضوع یہ ہیں :۔
غالب اپنے معاصرین پر فوقیت رکھتے تھے، غالب کی سوء کا میں لینے سے انکار، غالب نے اردو شاعری کو فلسفہ کی موشگافیاں عطا کیں، میں غالب سے کتنی بار مل چکا ہوں، وغیرہ۔ آخری صفحہ پر غالب کے اشعار کے پانچ کارٹون ہیں۔

حمایت اسلام

اخبار حمایت اسلام مشہور قومی مجلس انجمن حمایت اسلام لاہور کا آرگن ہے جو سام شاہجہانپوری کی زیر ادارت نہایت کامیابی سے جاری ہے بہت عمدہ عمدہ مضامین اسلامی، اخلاقی اور معاشرتی اس میں شائع ہوتے رہتے ہیں بچوں کے لئے بھی اس کا ایک صفحہ مخصوص ہوتا ہے۔ سائز $\frac{22 \times 30}{2}$ صفحات ۱۲۔ لکھائی چھپائی اچھی۔ کاغذ اخباری۔ قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے اس نے باقاعدہ خاص غالب نمبر تو شائع نہیں کیا مگر ۱۲ فروری کی اشاعت میں ایک اہم مضمون "تحقیق غالب کے چند پہلو" شائع کیا ہے جو پڑھنے کی چیز ہے۔

خیابان

خیابان شعبۂ اردو پشاور یونیورسٹی پشاور کا رسالہ ہے۔ اس کا شمارہ ۲ مارچ فروری ۱۹۶۹ء "غالب نمبر" کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے۔ اور محمد شمس الدین صدیقی اور سید مرتضیٰ احمد جعفری نے مل کر اسے مرتب کیا ہے۔ تقطیع $\frac{26 \times 20}{2}$ ہے۔ صفحات ۳۶۲ ہیں۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ معمولی ہے۔ اس خصوصیت میں یہ رسالہ فرد ہے کہ پاک و ہند کے تمام غالب نمبروں کے برخلاف اس میں غالب کے متعلق کوئی تصویر، نقشہ یا ٹوٹو نہیں۔ مگر ہاں مضامین سارے کے سارے صرف غالب کے متعلق ہیں۔ اور وہ بہت کافی ہیں۔ غالب پر معروف آدمیوں کے لکھے ہوئے ۲۷ مضامین اس شمارہ میں ترتیب اشاعت ہیں بہت سی وہ غزلیں بھی شامل ہیں جو مختلف شاعروں نے غالب کی زمین میں کہی ہیں۔ مضامین کے علاوہ چار نظمیں غالب کے متعلق ہیں۔ سب سے آخر میں چند آٹوگراف غالب کی زمینوں میں بہت ہی دلچسپ اور پُرلطف ہیں۔ مضامین میں سے بعض کے عنوانات یہ ہیں ۔
غالب کی کہانی اُن کی اپنی زبانی، غالب کا فن مکتوب نگاری، غالب کا تصور محبت، غالب کا ترجمان کی فارسی شاعری پر، غالب سو سال بعد۔ رسالہ کی قیمت کہیں نہیں لکھی کالج کے طلباء کے علاوہ شاید بعض اہل علم کی خدمت میں مفت پیش کیا گیا ہے کیونکہ اس پر لکھا ہے "کی تقسیم کے لئے محدود ہے۔"
رسالہ شاہین برقی پریس پشاور میں چھپا ہے۔

دبستان

یہ رسالہ گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج وحدت روڈ لاہور کی طرف سے شائع ہوتا اور سالانہ چھپتا ہے۔ سرپرست کالج کے پرنسپل حافظ منظور الحق عثمانی ہیں اور مدیران افسر حسین، عمر فیضی اور سجاد احمد پر مشتمل ہے۔ اس کا یہ غالب نمبر جولائی ۱۹۶۹ء کا شمارہ ہے اور ۲۷۲ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ تقطیع $\frac{20 \times 30}{8}$ ہے۔ کاغذ عمدہ لگایا گیا ہے۔ پرچہ محنت اور قابلیت سے مرتب کیا گیا ہے۔ شروع میں حسب معمول کچھ پیغامات ہیں۔ اور پھر مضامین شروع ہوتے ہیں جو تین شاعرانہ حصوں میں تقسیم کئے گئے ہیں یعنی (۱) بوتے گل میں مقالات ہیں (۲) نالۂ دل رشحات غالب کے لئے وقف ہے اور (۳) دود چراغ محفل غالب کے متعلق نظموں اور غزلیات پر مشتمل ہے۔ ان میں سے بعض مضامین کے عنوانات یہ ہیں :۔
مرزا غالب کی والدہ ماجدہ، مطالعہ غالب کے بنیادی مسائل، غالب اپنے معاصرین کی نظر میں، غالب کا ذوق سفر، غالب، حالی اور اقبال، غالب کی شاعری میں جمالیاتی پہلو، غالب کی شخصیت کا ایک اہم پہلو، غالب کی انانیت، غالب کی خود بینی، غالب کا نفسیاتی مطالعہ وغیرہ۔

راوی

یہ گورنمنٹ کالج لاہور کا آرگن ہے جو اُردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں شائع ہوتا ہے۔ آج کل اس کے مدیر اکمل ستاری صاحب ہیں۔ کالج کے طلبا نے باہمی تعاون سے اس کا "غالب نمبر" شائع کیا ہے جو رسالہ کی جلد ۶۲ کا دوسرا نمبر ہے اور اپریل ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا ہے۔ چھپائی ٹائپ کی ہے کاغذ اچھا لگایا گیا ہے۔ سائز ۲۰×۳۰/۸ ہے اور صفحات ۷۲ ہیں لکھنے والوں میں کالج کے طلبا بھی ہیں اور باہر کے ادیب بھی۔ جنھوں نے ایک دوسرے کے تعاون سے غالب کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ باہر کے ادیبوں کے نظم و نثر مضامین ۱۹ ہیں جو ۴۳ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں باقی کے ۲۸ صفحات میں کالج کے طلباء کے ہلکے پھلکے مضامین ہیں۔ اس رسالہ کے بعض مضامین کی فہرست یہ ہے:۔

عظمت غالب، غالب کے مدح، غالب کے چند جمالیاتی تصورات، غالب کی شاعری میں مذہبی عقائد کی جھلکیاں، غالب کی چند معدوم اصناف، غالب خودداری کا مجسمہ وغیرہ۔

سب رس

یہ اعلیٰ درجہ کا ادبی ماہنامہ جو حیدرآباد دکن سے ۱۹۳۹ء میں جاری ہوا تھا ادارہ ادبیات اردو کا آرگن ہے۔ اور بہت قامت کے ساتھ ایڈٹ کیا جاتا ہے۔ کاغذ اچھا لگایا جاتا ہے سائز ۲۰×۳۰/۸ ہوتا ہے۔ اس کا ماہ ستمبر و اکتوبر کا شمارہ 'غالب نمبر' ہے جسے مکرمی پروفیسر محمد اکبر الدین صدیقی ایم اے نے مرتب کیا ہے۔ اس خصوصی شمارہ کے صفحات ۲۲۰ ہیں اور قیمت پانچ روپے ہے۔ اب تک یہ میرے پاس نہیں آیا۔ مگر پروفیسر اکبر الدین جیسے ادیب کا اسم گرامی اس بات کی ضمانت ہے کہ پرچہ بہترین مضامین کا حامل اور غالب کے شایانِ شان ہوگا۔ مجھے معلوم ہے کہ پروفیسر صاحب شروع سال سے اس کی تیاری میں لگے ہوئے تھے۔ اب جا کر اس کی تکمیل ہوئی ہے۔

یہ سطور لکھ چکنے کے بعد پرچہ آگیا۔ اور جیسی توقع تھی ویسا ہی پایا۔ اس نمبر کو پروفیسر صاحب نے چار حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ حصہ اوّل میں غالب کے متعلق مختلف ادیبوں کے مضامین ہیں حصہ دوم میں غالب کا اپنا کلام ہے۔ حصہ سوم میں شعرائے کرام کی وہ نظمیں ہیں جو انھوں نے غالب کی شان میں کہی ہیں حصہ چہارم میں کچھ رسائل کے غالب نمبروں اور غالب پر بعض کتابوں کے ریویو ہیں غرض پرچہ سارے کا سارا غالب کے لئے مخصوص ہے۔ اور صحیح معنوں میں غالب نمبر ہے۔ حصہ اول میں غالب پر ۲۴ مضمون ہیں۔ جو اکثر و بیشتر پروفیسروں کے ہیں اور محنت سے لکھے گئے ہیں۔ اُن میں سے بعض کے عنوان یہ ہیں:۔ غالب کی وارستہ مزاجی، غالب اور متنبی کا تقابلی مطالعہ، مکاتیب غالب میں سماجی اور تہذیبی پس منظر، غالب فارسی شاعری کے آئینہ میں، غالب کی شعری بول چال، غالب کی شاعری میں عصری رجحانات، کیا مرزا غالب بھی میر تقی کے ممنون تھے، مرزا غالب کی چکی ڈلی۔

ستارہ

یہ جامعہ ملیہ کراچی کی طرف سے شائع ہوتا ہے۔ اور چھوٹے بچوں اور بچیوں کا گلدستہ ہے جو ماہوار چھپتا ہے۔ اس کا فروری ۱۹۶۹ء کا شمارہ غالب کے لیے مخصوص کیا گیا ہے اور اس میں بچوں کے لئے ایسے سادہ اور سلیس مضامین بڑی قابلیت سے جمع کئے گئے ہیں جو ان کی سمجھ میں آسانی سے آجائیں۔ یہ نمبر غالب سے متعلق پانچ مضامین اور مختلف نظموں پر مشتمل ہے مضامین میں سے بعض کے عنوانات یہ ہیں:۔ پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہے؟ غالب اور ان کا بچپن، غالب کے چٹکیلے لطیفے وغیرہ۔

سوویت جائزہ

سوویت یونین کا پروپیگنڈہ کرنے کے لئے یہ رسالہ شعبۂ اطلاعات سفارت خانہ سوویت یونین ۲۵۔ کھمبا روڈ نئی دہلی سے ماہوار شائع ہوتا ہے۔

یہ رسالہ انگریزی کے علاوہ ہندوستان کی ۹ زبانوں میں چھپتا ہے۔ جلد ۳ کا نمبر ۱ بابت ۲۵ فروری ۱۹۶۹ء کا شمارہ اس کا غالب نمبر ہے۔ جو بہت عمدگی اور نفاست کے ساتھ بہترین لکھائی چھپائی اور اعلیٰ کاغذ پر اردو میں شائع ہوا ہے۔ صفحات ۴۲ ہیں۔ حصہ اردو کے اسسٹنٹ ایڈیٹر احمد معظم ہیں۔ اور رسالہ میں غالب کے متعلق آٹھ مضمون ہیں جن میں سے بعض کے عنوانات یہ ہیں۔ انیسویں صدی کا ہندوستانی ادب اور مرزا غالب، حالی اور مرزا غالب، غالب اور اقبال، سوویت یونین میں غالب کی تخلیقات کا مطالعہ۔ سرورق پر غالب کی دو تصویریں ہیں۔ اور آخر میں غالب کی ان دو کتابوں کے سرورق کے فوٹو ہیں جو سوویت یونین میں چھپی ہیں۔

سیربین

یہ شمارہ اطلاعات ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا ماہوار رسالہ ہے جو کراچی میں چھپ کر راولپنڈی سے شائع ہوتا ہے۔ سارا رسالہ تصویروں سے مزین اور انتہائی نفاست کے ساتھ چھپتا ہے۔ بہت بڑی تقطیع۔ نہایت اعلیٰ کاغذ، لکھائی بہترین۔ چھپائی دلکش۔ قیمت فی پرچہ پچاس پیسے۔ اس کا اگست ۱۹۶۹ء کا شمارہ غالب نمبر سمجھئے۔ سرورق پر غالب کی ایک بہت ہی دلآویز اور خوبصورت تصویر چھاپی گئی ہے جو شعبہ اطلاعات ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے آرٹسٹ اسحٰق ستور نے بڑی خوبی سے تیار کی ہے۔ اس تصویر میں غالب ایک بادشاہ یا دانائے ریاست کی شان سے نظر آتے ہیں۔ اس کے اردو حصے کے ایڈیٹر حسن احمد صدیقی ایم اے ہیں۔ رسالہ میں غالب کے اشعار کے متعلق تین تصاویر رحمانی کی بنائی ہوئی اور غالب کے متعلق دو مضمون ہیں۔ ایک کا عنوان ہے "غالب کلی سیم اور ریختہ کا علمبردار" دوسرے کا "امریکی شاعروں پر غالب کا اثر"۔ اس کے علاوہ بعض اور تصاویر بھی غالب کے متعلق ہیں۔ اس رسالہ کا جو انگریزی ایڈیشن نکلتا ہے اس کے اگست ۱۹۶۹ء کے شمارہ میں بھی وہی تصاویر اور مضمون غالب کے متعلق ہیں جو اردو ایڈیشن میں ہیں۔

شاعر

ہندوستان میں مختلف جرائد و رسائل کے جس قدر "غالب نمبر" شائع ہوئے رسالہ شاعر کا غالب نمبر ان سب سے زیادہ ضخیم اور سب سے زیادہ شاندار ہے۔ حقیقت میں یہ پرچہ اگرچہ فروری ۱۹۶۹ء میں شائع ہوگیا تھا مگر مجھے یہاں پاکستان میں بے حد تلاش کے بعد بھی نہیں مل سکا۔ مہتمم حضرات کو بھی لکھا مگر انھوں نے جواب تک بھیجنے کی زحمت گوارا نہ فرمائی۔ اپنی کوشش میں ناکام اور مایوس ہونے کے بعد میں نے اپنے محترم دوست اور غالبیات کے امام جناب مالک رام کو دہلی لکھا کہ وہ اس رسالہ کے مفصل حالات مجھے لکھ بھیجیں تاکہ انھیں میں اپنے مضمون میں شامل کرسکوں۔ محترمی مالک رام صاحب نے نہایت مہربانی فرما کر مجھے اس رسالہ پر ایک تفصیلی تبصرہ لکھ کر بھیج دیا۔ یہ تبصرہ جامع بھی ہے اور مفصل بھی۔ اور میں اس کو موصوف ہی کے الفاظ میں یہاں درج کرتا ہوں جس سے ناظرین کرام کو اس رسالہ کے غالب نمبر کی مفصل کیفیت نہایت اچھی طرح معلوم ہوجائے گی۔ مالک رام صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

نئی دہلی۔ ڈیفنس کالونی ۱۹ ستمبر ۱۹۶۹ء

کرم فرمائے من۔ آداب و تسلیمات!

آپ کے خط کا جواب بہت دیر سے جا رہا ہے۔ جس کے لئے بے حد شرمسار ہوں لیکن کچھ باعث تاخیر بھی تھا اب جواب ملاحظہ فرمائیے۔

شاعر (غالب نمبر) فروری و مارچ ۱۹۶۹ء کا مشترک شمارہ۔ صفحات ۶۱۰۔ قیمت آٹھ روپے۔ ایڈیٹر، اعجاز صدیقی اور [illegible]۔ یہ پرچہ جناب سیماب اکبرآبادی نے ۱۹۳۰ء میں آگرہ سے جاری کیا تھا۔ آزادی ملک کے بعد ان کے صاحبزادے اعجاز صدیقی اس کا دفتر بمبئی لے گئے اور یہ اب تک وہیں سے چھپ کر شائع ہو رہا ہے۔ زیر نظر شمارہ غالب کے لئے مخصوص ہے اور اس میں شبہ نہیں کہ بہت کامیاب رہا ہے۔

شروع رسالہ میں وزیر اعظم ہندوستان شریمتی اندرا گاندھی، وزیر اعلیٰ جموں و کشمیر جی ایم صادق، ڈاکٹر [illegible] اور جناب محمد علی وزیر حکومت میسور کے پیغامات ہیں۔ اس کے بعد مضامین شروع ہوتے ہیں اور اس حصے (تعداد ۷۰) میں ہمارے بعض مشہور اور معتبر لکھنے والوں کے نام ملتے ہیں

ملا، قاضی عبدالودود، مولانا امتیاز علی عرشی، مولانا سعید احمد اکبرآبادی، مہر محمد خاں شہاب مالیرکوٹلوی، مکین اکبرآبادی اس سعیدی حصے میں ۲۲ مضامین ہیں۔ نوجوان اور نسبتاً غیر معروف لکھنے والوں کے گیارہ مضمون ہیں۔ اس کے بعد بعنوان (ماترادفوں) ہیں ان میں بھی بعض ایسے ہیں جو اسی سعیدہ تحریروں نے باعث تو بامنوا چکے ہیں مثلاً ڈاکٹر۔ ربرٹ عا۔۔۔ مزاحی اور فکاہی حصہ (شوخیٔ تحریر) بھی بہت قابل قدر ہے، اور اس میں کنہیا لال کپور، مکمنو سوں اور یوسف ناظم جیسے لکھنے والوں کے نام ملتے ہیں۔

ایک حصہ غالب کے کلام کی شرح کے لئے مخصوص ہے۔ اس میں ڈاکٹر گیان چند، احمد لاری اور خود ایڈیٹر نے حصہ لیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب شہاب اکبرآبادی مرحوم نے بھی ایک شرح اردو دیوانِ غالب کی لکھنا شروع کی تھی لیکن وہ اسے مکمل نہ کر سکے۔۔۔ منظومات کا حصہ بھی بہت قابل قدر ہے۔ اس میں وہ نظمیں جمع کی گئی ہیں جن میں مختلف شعرا حضرات نے غالب کی جناب میں منظوم خراجِ عقیدت پیش کیا ہے۔۔۔ حواشی کے مضامین الگ عنوان (کفِ گل فروش) کے تحت ملتے ہیں اس حصے میں سات مضامین ہیں جن میں سے بیشتر تعبیدی ہیں۔۔۔ پرچے میں غالب کی آٹھ اپنی تصویریں (اصلی اور نقلی) دی ہیں اور ان کے علاوہ ان کے بعض شاگردوں اور کتابوں کی ابتدائی اشاعتوں کے سرورق کی تصویریں دی ہیں۔۔۔ رسالہ کی طباعت میں ایک جدت یہ کی ہے کہ ہر صفحہ کی پیشانی پر وسط میں غالب کے بالائی دھڑ کی (چھوٹی سی) تصویر دی گئی ہے۔

- عرض (شاعر کی) یہ اشاعت ہر لحاظ سے غالب کے شایانِ شان ہے۔ ہندوستان میں اور متعدد رسالوں نے بھی اس موقع پر خاص نمبر شائع کئے ہیں لیکن شاعر کا یہ خاص نمبر ان سب سے سبقت لے گیا ہے۔ والسلام والاکرام — خاکسار۔ مالک رام

شاعر کے "غالب نمبر" کے متعلق مزید معلومات حسب ذیل ہیں۔

سائز پرچے کو لائق مرتبین نے ۱۸ حصوں میں تقسیم کیا ہے اور ہر حصے کے متعلق بہتر سے بہتر مضامین حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ بعض خاص مضامین کے عنوان یہ ہیں۔۔۔ غالب کی کہانی، غالب اور حافظ کا تقابلی مطالعہ، مرزا غالب کا مذہب، غالب کے شعروں کی ارد و، غالب کی غزلیہ شاعری میں شہر دہلی کا سماجی پس منظر، غالب کا دربار اور خلعت، غالب کا کلام جدید ایران میں، کلام غالب میں شعری پیکر تراشی، سید چین اور غالب کے اثر، ممدوح، غالب کی تشبیہیں اور استعارے، نئی یادگارِ غالب، غالب اپنی صد سالہ برسی پر، دل کے بہلانے کو غالب یہ جواب اچھا ہے، غالب سے ملئے، مذاکرہ اردوئے دہلی، شہاب اکبرآبادی کی شرح دیوانِ غالب۔

پرچے کے آخر میں دو مضمون خاص محنت سے مرتب کئے گئے ہیں۔ ایک تو ان مضمون نگاروں کا ایک ایک سطر کا تعارف ہے۔ جنہوں نے اس نمبر کا مضامین لکھے ہیں۔۔۔ دوسرے میں غالب کی تمام تصانیف کی فہرست مع سن طباعت دی گئی ہے۔ پھر غالب پر اور اس کے فن پر جس قدر کتابیں لکھی گئی ہیں ان کی فہرست مع سن طباعت درج کی گئی ہے۔ یہ حصہ بالخصوص غالب پر کام کرنے والوں کے نہایت درجہ مفید ہے۔۔۔ اس نمبر کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ دیگر مختلف تصاویر کے علاوہ اس میں غالب کی ۹ تصویریں مختلف موقعوں کی دی گئی ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔ ۱۔ غالب کی جوانی کی تصویر، ۲۔ تصویر جو غالب نے خود بنوا کر غدر ۱۸۵۷ء سے پہلے بہادر شاہ ظفر کی خدمت میں پیش کی تھی، ۳۔ تصویر جو ۱۸۶۳ء میں غالب کی فارسی کلیات میں شائع ہوئی، ۴۔ ۱۸۶۵ء کی بنی ہوئی تصویر جو نواب صدر یار جنگ مولوی حبیب الرحمان شروانی مرحوم رئیس بھیکم پور کے کتب خانہ میں محفوظ ہے، ۵۔ تصویر تیار کردہ غالب کے انتقال ۱۸۶۹ء سے کچھ پہلے کی، ۶۔ تصویر جو مولانا حالی نے ۱۸۹۷ء میں اپنی کتاب یادگارِ غالب میں شائع کی، ۷۔ تصویر خرید کردہ لالہ سری رام ایم اے خمخانۂ جاوید مطبوعہ پیسہ اخبار مورخہ ۳ اگست ۱۹۰۱ء، ۸۔ تصویر جو ڈاکٹر ذاکر حسین نے ۱۹۲۵ء میں دیوانِ غالب مطبوعہ کاویانی پریس برلن میں شائع کی، ۹۔ جو مارچ ادب لکھنؤ مولفہ رام بابو سکسینہ مترجمہ محمد عسکری میں ۱۹۲۹ء میں چھپی۔ غالب کی تصویروں کے بعد اس نمبر میں غالب کے شاگردوں کے دس فوٹو دیئے گئے ہیں۔ غالب کے آگرہ والے مکان اور غالب کی قبر کی تصویر ہے۔ ازاں بعد غالب کی تحریروں کے تین فوٹو ہیں۔ سب سے آخر میں غالب کی کتابوں کے سرورق ہیں۔ رسالہ کی تقطیع ۲۰×۲۶ ہے لکھائی نہایت گنجان ہے۔ ایک صفحہ میں ۳۱ سطریں ہیں لیکن چھپائی ایسی صاف اور روشن ہے کہ پڑھنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی

شاہین

یہ زمیندار کالج گجرات کا علمی و ادبی جریدہ ہے جو سہ ماہی شائع ہوتا ہے۔ اس کا جلد ۲ کا پہلا شمارہ بابت ماہ جون ۱۹۶۹ء غالب نمبر ہے — سائز ۳۰×۲۰ کاغذ اخباری۔ لکھائی چھپائی اچھی۔ قیمت رسالہ پر کہیں نہیں لکھی۔ سرورق عمدہ آرٹ پیپر پر چھاپا گیا ہے۔ جو غالب کی بہت خوبصورت تصویر سے مزین ہے اندر غالب کے دو نسخۂ تصویری رنگ میں آرٹ پیپر پر دیئے گئے ہیں۔

یہ رسالہ پاکستان کے تمام غالب نمبروں میں اس لحاظ سے نمایاں ہے کہ تین زبانوں میں شائع ہوا ہے۔ اردو پنجابی اور انگریزی تینوں حصے علیحدہ علیحدہ ہیں اور تینوں کا ملا کر غالب کے لئے وقف ہیں۔ حصہ اردو کے مدیر ارشد ملک ہیں۔ پنجابی حصہ کا نام دلیس پنجاب ہے اور اسے چودھری محمد ناصر صاحب نے مرتب کیا ہے انگریزی حصے کے ایڈیٹر محمد حنیف ہیں۔ تینوں حصوں کے مضامین عموماً بہت دلچسپ اور پر لطف ہیں۔ ایک اہم خصوصیت اس رسالہ کی یہ ہے کہ اس میں مدرسی احمد حسن صاحب المتخلص بہ احمد امر رائے قلعہ والی پوسٹ ملازم کالج گجرات نے غالب کا وہ اردو دیوان جو ۱۸۶۱ء میں چھپا تھا اور جس کی اصلاح خود غالب نے کی تھی مع ایک اصلاح نامہ کے تمام و کمال ۲۰ صفحات پر شائع کر دیا ہے میں اس نمبر کے لئے اپنے محترم دوست پروفیسر قریشی احمد حسین احمد کا نہایت ممنون ہوں کہ موصوف نے عنایت فرما کر مجھے یہ گجرات سے بذریعہ ڈاک بھیجا۔

شب خون

یہ ایک ماہوار رسالہ ہے جو الٰہ آباد سے شائع ہوتا ہے سائز ۲۲×۳۶ صفحات ۔ لکھائی چھپائی معمولی۔ قیمت فی پرچہ ایک روپیہ ایڈیٹر شمس الرحمٰن فاروقی اس کے ماہ مئی ۱۹۶۹ء کے پرچہ میں غالب پر کئی مضامین ہیں۔

شبستان

یہ ادبی پرچہ دہلی سے زیر نگرانی یوسف دہلوی ماہوار شائع ہوتا ہے یونس ادریس اور الیاس صاحبان اس کے مدیر ہیں ڈائجسٹ سائز کاغذ لکھائی چھپائی نہایت عمدہ۔ قیمت ۲۰ روپیہ سالانہ۔ اس کا نہایت شاندار غالب نمبر غالباً فروری ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا اس کی قیمت دس روپیہ ہے۔ سارا پرچہ غالب کے متعلق بے شمار تصاویر اور بکثرت نظم و نثر مضامین سے بھرا ہوا ہے اور تقریباً سارے مضامین دلچسپ اور پر لطف ہیں آخر میں پندرہ نسخے دیوان غالب کے سامنے رکھ کر ایک نیا دیوان غالب مرتب کیا گیا ہے جو سارے کا سارا تصاویر سے بھرا ہوا ہے۔ دیوان غالب کا ایسا شاندار اور ایسا اعلیٰ مصور ایڈیشن شاید اب تک شائع نہیں ہوا یا کم از کم ہماری نظر سے نہیں گزرا۔ اس دیوان کی صحت میں بھی خاص اہتمام کیا ہے۔ اکیلے اس دیوان کی قیمت دس روپے ہوتی تو زیادہ نہ تھی مگر یہاں پورے پرچہ کی قیمت دس روپے ہے جو واقعی بہت کم ہے۔

مضمونوں کے درج کرنے میں مدیران نے اس بات کا خاص خیال رکھا ہے کہ مضمون حتی الامکان بہت مختصر ہوں تاکہ زیادہ سے زیادہ مضامین رسالہ میں کھپ سکیں۔ بعض مضامین کے عنوان یہ ہیں:- غدر ۱۸۵۷ء میں غالب پر کیا بیتی؟ غالب کو خراج عقیدت، حضرت غوث علی شاہ اور غالب، پہلا غالب پرست، غالب کی بہو سے ایک ملاقات، غالب کی محبوبہ، غالب کے ایک شعر کی شرح (مزاحیہ) غالب کارٹونوں میں وغیرہ — اس رسالہ میں بھی غالب پہ پہلے مضمون پر بحث کرتے ہوئے ایک بڑے فاضل ادیب سید مسعود حسن رضوی ادیب کی اسی غلطی کا اعادہ کیا ہے جس کی طرف ہم "العلم" کا ذکر کرتے ہوئے اشارہ کر چکے ہیں۔ اس رسالہ کے ۲۷۶ صفحات ہیں جن میں سے ۹۰ صفحات میں تو غالب پر نظم و نثر مضامین ہیں۔ باقی ۱۷۶ صفحات پر نہایت نفاست کے ساتھ دیوان غالب کا جدید مرتب اور مصور ایڈیشن شائع کیا گیا ہے۔ جو یقیناً اس قابل ہے کہ علیحدہ جلد بندھوا کر اپنی لائبریری میں رکھا جائے۔

شگوفہ

"زندہ دلان حیدرآباد (دکن)" کا یہ مزاحیہ پرچہ سید مصطفیٰ کمال کی زیر ادارت نکلتا ہے۔ اور اسی اس حیثیت میں غالباً منفرد ہے کہ ڈیڑھ ماہ پیچھے شائع ہوتا ہے جہاں تک معلوم ہے پاک و ہند میں اور کوئی رسالہ ایسا نہیں جو "ڈیڑھ ماہی" ہو۔ اس کا جلد نمبر ۱ شمارہ ۲ بابت ماہ مارچ و اپریل ۱۹۶۹ء کا شمارہ "غالب نمبر" ہے۔ سائز ۲۰×۳۰/۸ صفحات نوے ایک سو جس طرح یہ پرچہ ڈیڑھ ماہ پیچھے شائع ہوتا ہے اس طرح اس کی قیمت بھی ڈیڑھ روپیہ ہے کاغذ اچھا۔ لکھائی چھپائی معمولی۔ ایک جدت ایڈیٹر صاحب نے اس میں یہ کی ہے کہ رسالہ کے متعلق ہر شخص کا نام بہت فیاضی اور فراخ حوصلگی سے رسالہ پر لکھ دیا ہے یعنی مجلس مشاورت، مجلس ادارت، جنرل منیجر، منیجر اشتہارات، سرکولیشن منیجر، سرورق کا ڈرائنگ تیار کرنے والے، کتابت کرنے والے، طابع، ناشر، ایڈیٹر، نامہ نگار اور پریس سب کے نام لکھ دیئے ہیں۔ تاکہ سند رہیں اور وقت ضرورت کام آئیں۔

آج کل بھارت میں اس فقرہ کو بہت اچھالا جا رہا ہے کہ "اردو کو اس کا موزوں مقام دیا جائے گا"۔ اس پر ایڈیٹر صاحب نے اداریہ میں ایک ظرافت فقرہ استعمال کیا ہے فرماتے ہیں "شاید قائدین ملک جان بلب اردو کے مرقد کے لئے "موزوں مقام" کی فکر میں ہیں اور اردو کا جنازہ ذرا دھوم سے نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔" نام کے ساتھ اس رسالہ کا کام بھی شامل ہے یعنی جتنے مضامین اس رسالہ میں شائع ہوتے ہیں خواہ نظم ہوں یا نثر سب کے سب مزاحیہ اور دلکش ہیں اور ایڈیٹر صاحب نے ۱۰۰ صفحے میں ناظرین کے لئے ہنسنے ہنسانے کا خاصا ذخیرہ فراہم کر دیا ہے۔ شروع میں "سوانح غالب" بھی خالص مزاحیہ رنگ میں لکھی ہے۔ بعض مضامین اور نظموں کے عنوانات یہ ہیں۔

ومیں مار کر جو دو جام مری گردن پر، غالب کے کلام کی مزاحیہ تشریح، غالب کا حسن طلب اور حسن اعراض، مرزا نوشہ کا عقد نامہ، دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے، غالب کمک ہی، غالب اینڈ کمپنی پرائیویٹ لمیٹڈ، ایک ہنگامہ پہ موقوف ہے، دیوان غالب صاحب، غالب کا مزاحیہ انتخاب وغیرہ وغیرہ۔

صبح امید

یہ ماہوار ادبی پرچہ کمائی پورمتی سے زیر ادارت عبدالحمید نوہرے شائع ہوتا ہے۔ اس نے خاص طور پر تو کوئی غالب نمبر نہیں نکالا مگر ماہ جولائی ۱۹۶۹ء کے شمارہ میں غالب پر متعدد مضامین خصوصیت سے شائع کئے ہیں جسے آپ بجا طور پر "غالب نمبر" کا نام دے سکتے ہیں۔ اس کے بعض مضامین کی فہرست یہ ہے۔ غالب کا فلسفۂ حیات، غالب کا فلسفۂ غم، غالب کی جمہوریت پسندی، غالب آئینہ ایام میں وغیرہ۔

"صحیفہ" (حصہ اول)

یہ بلند پایہ خالص علمی سہ ماہی رسالہ مجلس ترقی ادب لاہور کی طرف سے شائع ہوتا ہے۔ فاضل جلیل ڈاکٹر وحید قریشی ایم اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ ڈی لٹ اس کے اعزازی مدیر ہیں۔ غالب کے متعلق شائع ہونے والے تمام پاکستانی جرائد میں صحیفہ غالباً وہ منفرد رسالہ ہے جو سب سے پہلے بازار میں آیا۔ یعنی جنوری ۱۹۶۹ء میں اس رسالہ کی دوسری دلچسپ خصوصیت یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب محترم نے جنوری ۱۹۶۹ء سے لے کر دسمبر ۱۹۶۹ء تک اس پرچے کے جتنے شمارے شائع کئے ہیں وہ سارے کے سارے "غالب نمبر" ہیں۔ یہ خصوصیت پاک و ہند کے اور کسی رسالہ کو حاصل نہیں۔ تعجب ہے کہ ڈاکٹر صاحب کو غالب کے متعلق اتنے بے شمار مضامین کہاں سے مل گئے۔ تیسری نمایاں خصوصیت اس رسالہ کی یہ ہے کہ پاک و ہند میں جس قدر غالب نمبر شائع ہوئے ان میں سے کسی میں بھی غالب کی تاریخ گوئی پر کوئی مضمون شائع نہیں ہوا۔ سوائے صحیفہ کے جس میں اس موضوع پر کسری صاحب منہاس کا ایک بہت مبسوط مقالہ ۲۵ صفحات پر چھپا۔ نقوش کے غالب نمبر میں بھی اس موضوع پر ایک مضمون شائع ہوا ہے مگر وہ صرف چھ صفحے کا ہے۔ اور وہ بھی کسری صاحب کا لکھا ہوا ہے۔

اس رسالہ کا زیر نظر شمارہ اس کا چھیالیسواں نمبر ہے جو جنوری ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا۔ اس کے مضامین سب کے سب نہایت اعلیٰ، عمدہ اور دلچسپ ہیں اور چوٹی کے ادیبوں کے لکھے ہوئے ہیں جن کی نہ غالبیات میں کوئی تہہ ہو سکتا ہے، نہ ادبیات میں۔ سارے مضامین ٹھوس قسم کے ہیں۔ اور شائقین ادب کے لئے نعمت غیر مترقبہ۔ یوں سمجھئے کہ اردو کے نامور انشاپردازوں نے مل کر نہایت کاوش اور محنت کے بعد خوشنما ادبی پھولوں کا ایک پر بہار گلدستہ تیار کیا ہے۔ جسے صحیفہ کے غالب نمبر کا نام دے دیا گیا ہے۔ رسالہ کے سارے مضامین اور مقالات پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو تحقیقی بھی ہیں اور دلچسپ بھی۔ اس رسالے کے مضامین اور مقالات کی کل تعداد ۲۰ ہے جو پانچ سو نہایت گنجان صفحات میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ہر صفحہ کی سطریں ۳۰ ہیں۔ رسالہ بہت حسین و جمیل، خوشنما و خوبصورت ٹائپ میں چھپا ہے۔ تقطیع ۲۰×۲۶ ہے۔ کاغذ نہایت عمدہ اور قیمت دس روپے ہے۔ یہ قیمت رسالہ کے غیر معمولی اخراجات کو دیکھتے ہوئے زیادہ نہیں ہے۔ مگر عوام کی جیبوں کے لحاظ سے کچھ زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ اگر قیمت میں رعایت کی جاتی تو یقیناً زیادہ لوگ اس مفید مجلہ سے مستفید ہو سکتے۔ اس ادبی صحیفہ کی عمدگی و خوبی کا اندازہ اس بات سے لگتا ہے کہ غالبیات کے امام مالک رام نے مجھے اپنے ایک خط میں دہلی سے لکھتے ہیں کہ "یہاں (ہندوستان میں) بھی چند پرچوں نے (غالب کے متعلق) خاص نمبر شائع کئے ہیں۔ لیکن ان میں سے کوئی نقوش اور صحیفہ کی گرد کو بھی نہیں پہنچا۔"

(حصہ دوم)

صحیفہ کا حصہ دوم اپریل ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا۔ اور یہ اس کا سینتالیسواں شمارہ ہے جو ۱۲۸ صفحات پر محیط ہے۔ اور اس میں غالب پر بہترین لکھنے والوں نے ۱۰ عدد مقالے قلمبند فرمائے ہیں جو خالص علمی رنگ کے ہیں۔ ان میں ہر مضمون نگار نے نئے رنگ سے غالب کو دیکھا ہے اور اس کے فن اور شخصیت پر لکھا۔ اور ناقدانہ نظر ڈالی ہے۔ قیمت ڈھائی روپے ہے۔

(حصہ سوم)

یہ صحیفہ کا تیسرا غالب نمبر ہے جو ماہ جولائی ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا اور رسالہ کا اڑتالیسواں شمارہ ہے۔ اس کے صفحات ۱۵۴ ہیں اور اس میں غالب پر اعلیٰ پایہ کے آٹھ مضامین ہیں جو بڑے بڑے فاضلوں کے لکھے ہوئے ہیں۔ مثلاً مولانا عرشی، ڈاکٹر شوکت سبزواری، محمد ایوب قادری، مشفق خواجہ اور ڈاکٹر خلیل انجم وغیرہ۔ قیمت اس پرچہ کی بھی ڈھائی روپے ہے۔

(حصہ چہارم)

یہ صحیفہ کے 'غالب نمبر' کا چوتھا حصہ ہے۔ اس کے صفحات ۱۷۶ ہیں اور غالب کے متعلق اس میں ۱۳ مضمون ہیں۔ یہ ماہ اکتوبر ۱۹۶۹ء کا رسالہ اور صحیفہ کا انچاسواں شمارہ ہے۔ اس کی قیمت بھی دو روپے پچاس پیسے ہے۔ ان نمبروں کے ذریعہ ڈاکٹر وحید قریشی صاحب نے نہایت خلوص کے ساتھ غالب کے متعلق بہترین لٹریچر اہل ذوق کے سامنے پیش کیا ہے اور یہ سلسلہ صحیفہ کا بہت بڑا ادبی کارنامہ ہے۔ صحیفہ کے ان چاروں غالب نمبروں کے مضامین میں سے بعض کے عنوان یہ ہیں (۱) آب حیات کے مسودہ میں غالب کے حالات، غالب اور ان کی ہمعصر صحافت، غالب پر مولانا ابوالکلام کا مقالہ، محاسن خطوط غالب، غالب کی مذہبی شخصیت۔ (۲) غالب کی شاعری میں تشکیک عنصر، غالب اور شعور حیات، غالب کی مشکل پسندی (۳) نسخہ حمیدیہ کی فروگذاشتیں، غالب کے دو جعلی شاگرد، غالب اور مارہرہ، غالب اور اصول لغت نگاری (۴) غالب تخلص کے اردو شعراء، غالب کے نقاد، غالب کا سیاسی ماحول، غالب کی اداشناسی اور نواسنجی، غالب کے اشعار پر تری نقش، غالب اور ان کی بیگم

علم و فن

یہ ڈائجسٹ قسم کا رسالہ دہلی سے ماہوار نکلتا ہے۔ سلطان احمد اس کے مدیر مسئول ہیں جنہوں نے اپنے رسالہ کا یہ غالب نمبر نہایت عمدگی اور خوبی کے ساتھ نکالا ہے۔ یہ رسالہ کی جلد ۳ شمارہ ۴ کا اپریل ۱۹۶۹ء کا پرچہ ہے اور نہایت عمدہ لکھائی چھپائی اور اعلیٰ کاغذ کے ساتھ ۱۴۴ صفحات پر شائع ہوا

ہے۔ مضامین کے انتخاب میں متانت و سلامت سے کام لیا گیا ہے۔ سرورق پر غالب کے متعلق ہندوستانی ڈاک تار نے جو ٹکٹ جاری کئے تھے ان کے فوٹو ہیں۔ شروع میں بہت سے مشاہیر کے اٹوگراف ہیں جن میں غالب کے فن کے متعلق تمام ضروری امور پر گہری روشنی ڈالی گئی ہے۔ پھر غالب کے متعلق نظم و نثر مضامین ہیں اور بلاشبہ بڑی محنت اور خلوص سے لکھے گئے ہیں۔ مثنوی چراغ دیر کا منظوم ترجمہ بھی شریک اشاعت ہے۔ آخر میں غالب کے چند خطوط کے فوٹو ہیں۔ مضمون نگاروں کی تصاویر بھی ہر مضمون کے ساتھ دے دی گئی ہیں۔ غرض کتابت مجموعی طور پر اچھا نہیں بلکہ بہت اچھا ہے۔ قیمت فی پرچہ تین روپے ہے۔ اس رسالہ کے بعض مضامین کے عنوانات یہ ہیں۔ ۔

واقعات غالب سنین کے آئینہ میں، شجرۂ غالب، منظوم ترجمہ مثنوی چراغ دیر، غالب کا انداز بیاں، غالب روسیوں کا پسندیدہ شاعر وغیرہ۔

علی گڑھ میگزین

شروع میں یہ رسالہ "محمڈن اینگلو اورینٹل کالج میگزین" کے نام سے انسٹی ٹیوٹ گزٹ علی گڑھ کے ضمیمہ کے طور پر ۵ مئی ۱۸۹۱ء کو نکلا۔ بعد میں جولائی ۱۸۹۴ء سے علیحدہ رسالہ کی شکل میں شائع ہونے لگا۔ اس وقت یہ انگریزی اور اردو دونوں زبانوں میں نکلا کرتا تھا۔ اردو حصہ کے پہلے ایڈیٹر شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی مقرر ہوئے جو اس زمانہ میں علی گڑھ کالج میں پروفیسر تھے۔ اس وقت اس میں کالج کی خبروں کے علاوہ اعلیٰ درجہ کے علمی اور ادبی مضامین بھی شائع ہوتے تھے۔ اور پرچہ بڑی شان سے نکلتا تھا۔ مئی ۱۸۹۸ء میں مولانا شبلی کالج سے چلے آئے اور رسالہ کی ادارت اس کے مہتمم خواجہ محمد حسن نے سنبھال لی۔ ۱۹۰۲ء میں اس رسالہ کا نام بدل کر علی گڑھ منتھلی رکھ دیا گیا۔ اور اس کے کچھ عرصہ بعد "علی گڑھ میگزین" جو آج تک جاری ہے۔ مولانا شبلی سے لے کر پروفیسر اے۔ رحیم تک اس کی ادارت کالج کے پروفیسر کرتے رہے۔ ۱۹۲۱ء میں پہلی مرتبہ اس کی اڈیٹری کالج کے ایک لائق طالب علم کو سونپی گئی جو آج پروفیسر رشید احمد صدیقی ہیں۔ اس کے بعد سے اس وقت تک علی گڑھ کالج کے طلبا ہی اس کے اڈیٹر ہوتے رہے ہیں جن میں سے بعض بعد کے زمانہ میں بہت مشہور ہوئے مثلاً پروفیسر خواجہ منظور حسین، پروفیسر عبدالباسط، پروفیسر آل احمد سرور، پروفیسر ظفر احمد صدیقی، پروفیسر ابواللیث صدیقی، زار مراد آبادی، پروفیسر مختار الدین احمد آرزو، ڈاکٹر خلیل الرحمن اعظمی وغیرہ۔ موجودہ اڈیٹر (یعنی ۱۹۶۹ء میں) شہریار ہیں اور رسالہ پروفیسر آل احمد سرور سکریٹری انجمن ترقی اردو کی زیر نگرانی شائع ہوتا ہے۔ ماضی میں اس رسالہ نے بڑی ادبی خدمات انجام دی ہیں اور جو خاص نمبر اس پرچہ نے اب تک شائع کئے ہیں ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں۔ سلطان جہاں نمبر، اقبال نمبر، علی گڑھ نمبر، احسن نمبر، حالی نمبر، غالب نمبر، اکبر نمبر، طنز و ظرافت نمبر وغیرہ۔ موجودہ غالب نمبر ۲۶۴ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ اور جنوری ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا ہے تقطیع ۱۸×۲۲ ہے۔ اس رسالہ کی دو خصوصیتیں قابل ذکر ہیں۔ ایک تو یہ کہ غالب پر کوئی مضمون باہر سے نہیں لیا گیا۔ سارے مضامین جن کی تعداد ۱۳ ہے یا کالج کے پروفیسروں نے لکھے ہیں یا کالج کے طلباء نے۔ دوسری خصوصیت یہ ہے کہ سارے مضامین پہلی بار شائع ہوتے ہیں۔ پرانے رسالوں کی نقل نہیں ہیں۔ "غالب نمبر" کے علاوہ یہ رسالہ میگزین کا ڈائمنڈ جوبلی نمبر بھی ہے۔ کیونکہ اس کو مستقل رسالہ کی صورت میں شائع ہوتے ہوئے ۷۵ برس ہو چکے ہیں اردو کا شاید ہی کوئی رسالہ اتنی طویل عمر کا اس وقت موجود ہو۔ قیمت رسالہ پر کہیں لکھی ہوئی نہیں ہے۔ کیونکہ یہ صرف مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے طلباء میں تقسیم ہوتا ہے۔ اس شمارہ میں غالب کے ہاتھ کی لکھی ہوئی چند تحریروں کے فوٹو بھی دئے گئے ہیں اور غالب کی دو تصویریں بھی ہیں اور سید مہدی کے سرورق کا فوٹو بھی۔ اس کے بعض مضامین کے عنوانات یہ ہیں۔ ۔

آثار غالب (مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں غالب کے متعلق نوادرات کا مجموعہ) غالب کی حقیقت پسندی، غالب کی شاعری کا پس منظر، غالب کی شاعری میں شخصی کش مکش، دستنبو پر ایک نظر، غالب کا نفسیاتی شعور، غالب اور بیگم غالب، غالب غم دیدہ، علی گڑھ میگزین کے گذشتہ پرچوں میں غالب کے متعلق مضامین کی تفصیل

غالب اسٹڈیز

رام پور انسٹی ٹیوٹ آف اورینٹل اسٹڈیز گلاں محل دہلی کی طرف سے غالب کے متعلق یہ سہ ماہی پرچہ شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ ہر سال اس پرچہ کے

مجموعے چھاپے جائیں گے۔ پہلے چھ شمارے پہلے سال کے شائع ہوگئے ہیں جن کی قیمت تین روپے ہے۔ اس سلسلہ کے ایڈیٹر ہندوستان کے مشہور ادیب اور مصنف جناب ڈاکٹر عابد رضا بیدار ہیں۔ اور اُن کا کہنا ہے کہ کوشش کی جائے گی کہ غالب کے بارہ میں تمام ضروری اور اہم چیزیں ان سیریز میں آجائیں۔ پہلے سیریز میں علی گڑھ اور دہلی سمیناروں کی مکمل روئداد ہیں۔ غالب کا وہ دیوان جو اُس نے خود رام پور بھیجا تھا غالب کے ایک معاصر تسکین کا دیوان وغیرہ چیزیں شامل ہیں

غالب ڈائری

یہ انتہائی قیمتی اور بے حد نفیس و دلکش اور نہایت ہی حسین و جمیل ڈائری ہے جو غالب کے صد سالہ جشن کے موقع پر یونائٹڈ بک کراچی نے شائع کی ہے اور جناب آغا حسن عابدی ڈائریکٹر یونائٹڈ بک لمیٹڈ کراچی نے خاکسار راقم الحروف کو ہدیۃً ارسال فرمائی ہے۔ جسے دیکھ کر میں حیران رہ گیا۔ شاید ہی کوئی ڈائری ایسی نفاست اور عمدگی سے شائع ہوئی ہو جیسی یہ ڈائری ہے۔ جلد نہایت ہی نرم و نازک، خوشنما، مضبوط اور منقش۔ سائز بہت بڑا، ایک صفحہ پر چار تاریخیں، کاغذ نہایت نفیس، کتابت بہترین، طباعت نہایت روشن۔ ہر صفحہ پر غالب کی کسی غزل کا خلاصہ (صرف چار شعروں کا) شروع میں غالب کے ایک خط کا بہت بڑا اور نہایت خوبصورت عکس، ہر ماہ کی ابتدا میں غالب کا کوئی مشہور شعر تصویری زبان میں۔ یہ ہیں اس نادر اور علمی ڈائری کی خصوصیات۔ جس کی تیاری، تہذیب اور آرائش میں دل کھول کر روپیہ خرچ کیا گیا ہے۔ اور اس کو بہتر سے بہتر دلکش صورت میں پیش کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی گئی لیکن کاتب کی بعض فروگذاشتیں اس میں بہت بُری طرح کھٹکتی ہیں۔ مثلاً ماہ فروری کے شروع میں جس شعر کو تصویری رنگ میں پیش کیا گیا ہے اس کو ان الفاظ میں لکھا گیا ہے ؎

کنج میں بیٹھا رہوں یوں پر کھلا　　کاش کے ہوتا قفس کا در کھلا

حالانکہ یہاں "کاش کے" کی بجائے "کاش کہ" لکھا جانا چاہیے تھا۔ ممکن ہے کہ جس دیوان سے یہ شعر نقل کیا گیا ہو۔ وہاں کاتب صاحب نے یہی "اصلاح" کر رکھی ہو۔ اور اسے ڈائری کے لئے نقل کرنے والے ڈائری کے کاپی نویس نے نقل مطابق اصل کا سختی سے خیال رکھا ہو۔ لیکن اسی "احتیاط" کے باوجود غلطی پھر بھی غلطی ہی ہے۔ سنا ہے (اگر جھوٹ ہو تو اس کا وبال روایت کرنے والوں پر) کہ اس ڈائری پر فی کتاب ستر روپے لاگت آئی ہے جب جا کر ایسی نفیس اور ایسی شاندار ڈائری غالب کے قدر دانوں کی خدمت میں پیش کی جا سکی ہے۔ اس ڈائری کی تصاویر صادقین کے موقلم کا شاہکار ہیں۔ جن پر مولانا عبدالماجد نے صدق جدید میں بہت ناک بھوں چڑھائی ہے۔ مگر یہ آخر میں ہے اور ظاہر ہے کہ حضرت مولانا کو مصوری کے فن سے کوئی لگاؤ نہیں۔

غالب سوینیر

یہ سوینیر ادارہ فروغ اُردو لکھنؤ کی طرف سے غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر شائع کیا گیا ہے۔ جو اس ادبی تقریب کی مفصل روئداد پر مشتمل ہے جو ۸، ۹ دسمبر ۱۹۶۸ء کو لکھنؤ میں فروغ اردو کے رسالہ کے غالب نمبر کی رسم افتتاح پر منعقد ہوئی۔ یہ سوینیر غالب کے متعلق مضامین کا اچھا ذخیرہ ہے۔

فاران

یہ پرچہ کراچی سے مولانا ماہر القادری کی زیر ادارت ماہوار شائع ہوتا ہے۔ عام ادبی، اسلامی، علمی اور تاریخی مضامین کے علاوہ خصوصیت سے مولانا ابوالکلام آزاد کے متعلق اس میں بہت تحقیقی اور دلچسپ مضامین اکثر شائع ہوتے ہیں۔ اس سے پہلے فروری ۱۹۶۹ء کے پرچہ میں جو رسالہ کی جلد ۲۰ کا گیارہواں شمارہ ہے صرف کلام غالب کا ایک انتخاب دیا ہے اور مئی کے رسالہ میں غالب پر ایک تنقیدی مضمون بھی شائع کیا ہے۔ سائز ۲۰×۳۰ صفحات ۴۸ کاغذ معمولی۔ چھپائی لکھائی اچھی۔ قیمت فی پرچہ ۶۲ پیسے۔

فاران

یہ رسالہ اسلامیہ کالج سول لائنز لاہور کا آرگن ہے جو اُردو، پنجابی اور انگریزی تینوں زبانوں میں نکلتا ہے اور تینوں حصے علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔ سائز ۲۰×۳۰/۸ صفحات اردو کے ۹۶، پنجابی کے ۲۴ اور انگریزی کے ۴۴ ہیں۔ چھپائی ٹائپ کی ہے اور کاغذ اخباری ہے۔ بہت بجا اٹھنے بیٹھنے بعد بھی یہ نہ لگ سکا کہ یہ پرچہ ماہوار ہے یا سہ ماہی یا ششماہی۔ زیرِ نظر شمارہ جلد ۱۲ کا دوسرا نمبر بابت ماہ جولائی ۱۹۶۹ء ہے اور حصہ اردو کے ایڈیٹر تنویر ظہور ہیں۔ اس کے اداریہ کا ارادہ فروری ۱۹۶۹ء میں غالب نمبر نکالنے کا تھا مگر شروع سال میں جو زبردست ہنگامے ملک میں ہوتے ان کی وجہ سے کارکناں کا یہ عمل کی شکل اختیار نہ کر سکا۔ اس جولائی کے شمارہ میں بھی جب حالات کچھ سازگار ہوتے وہ اپنا پورا رسالہ غالب کے لئے وقف نہ کر سکے۔ تاہم "ذکرِ غالب" کے عنوان سے چھ مضمون اس شمارہ میں شامل ہیں جو مختلف اہلِ علم کے لکھے ہوتے ہیں مثلاً "غالب کی شاعری میں طنز" اور "غالب اور نفسیات" وغیرہ۔ غالب کے متعلق مضامین ۳۲ صفحات میں ہیں۔ رسالہ کے باقی صفحات میں دوسرے مضامین ہیں۔ پرچہ کی قیمت کہیں درج نہیں۔

فردا

یہ پندرہ روزہ رسالہ ادارہ معاشرتی بہبود ساہیوال (ساہیوال منٹگمری) سے زیرِ ادارت اشرف قدسی شائع ہوتا ہے۔ اس رسالہ نے اپنا کوئی خاص شمارہ "غالب نمبر" کے نام سے شائع کرنا نہیں چاہا۔ اور جو "غالب ڈائری" ۱۵ فروری ۱۹۶۹ء میں شائع کر چکا ہے اسی کو کافی سمجھ لیا۔ تاہم فروری ۱۹۶۹ء کی اشاعت میں غالب کے چند اشعار اور غالب کے متعلق دو مضمون شامل ہیں۔ غالب اور جدید ذہن، غالب شناسی۔ رسالہ کا سائز ۲۰×۳۰/۸ اور صفحات ۲۴ ہیں۔ قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے ہے۔

فروغِ اُردو

یہ رسالہ چھوٹے سائز پر لکھنؤ سے ماہوار شائع ہوتا ہے۔ مگر اس کا غالب نمبر نہایت شان کے ساتھ بڑے سائز پر شائع ہوا ہے۔ غالب نمبر کی ضخامت کے لحاظ سے پاک و ہند میں سب سے موٹا رسالہ نقوش ہے اور اس کے بعد اس رسالہ کا نمبر ہے جو ۳۲۸ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ سائز ۲۰×۳۰/۸ کاغذ سفید، لکھائی چھپائی معمولی قیمت پندرہ روپے۔ شروع میں بہت سی معمولی تصاویر ہیں۔ مرتبین محمد حسین شمس اور سید انصار حسن ہیں۔ غالب نمبر رسالہ کی جلد ۱۵ کا شمارہ نمبر ۸ ہے۔ اس رسالہ کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ غالب صدی کے موقع پر ہندوستان میں سب سے پہلے شائع ہوا یعنی یہ نومبر و دسمبر ۱۹۶۸ء کا پرچہ ہے اور ۲۷ دسمبر ۱۹۶۸ء کو شائع ہوا ہے جبکہ غالب کی وفات ۱۵ فروری کو ہوئی تھی۔ غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر رسائل کے جس قدر غالب نمبر شائع کئے گئے اُن میں یہ سب سے پہلا ہے۔ رسالہ کے شروع میں بہت سی ضروری اور غیر ضروری تصاویر اور فوٹوؤں کے بعد رسالہ کے مضامین کو آٹھ موضوعات پر تقسیم کیا گیا ہے۔ یعنی حیاتِ غالب، تنقیدات، تحقیقی مضامین، فارسی کلام، مزاحیہ حصہ، مکتوبات اور منظوماتِ غالب اور غالب کے متعلق مشاہیرِ ادب کے مطبوعہ مضامین۔ رسالے کے سارے مضامین بہت ہلکے پھلکے اور مختصر ہیں۔ مثلاً غالب کے سفرِ کلکتہ کا حال صرف ۵ صفحات میں لکھا گیا ہے جبکہ نقوش کے غالب نمبر میں یہی مضمون ۲۶ صفحات پر شائع ہوا ہے۔ اس مختصر نویسی کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ رسالہ کا کوئی ایک مضمون بھی ٹھوس، علمی اور تحقیقی نہیں ہے اور ہر مضمون کو پڑھ کر بڑی تشنگی محسوس ہوتی ہے تاہم اتنے بہت سے مضمون اس رسالہ میں ایسے جمع کر دیتے گئے ہیں کہ ہر شخص کچھ نہ کچھ دلچسپی اُن میں لے سکتا ہے۔ غالب کی مشہور فارسی مثنوی "ابرِ گہربار" اس میں پوری مع ترجمہ اور تشریحات کے شائع کر دی گئی ہے جسے امید ہے کہ لوگ بہت شوق سے پڑھیں گے۔ اس طرح غالب کی "چراغِ دیر" کا بھی پورا ترجمہ موجود ہے۔ کل چھوٹے بڑے ایک سو پانچ مضامین اس رسالہ میں غالب کے متعلق ہیں۔ ایک بہت ہی عجیب "جدت" اس رسالہ میں یہ اختیار کی گئی ہے کہ سارے رسالہ کو آٹھ حصوں پر تقسیم کیا گیا ہے۔ اور ہر حصہ کے صفحات الگ الگ دیتے گئے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ کسی مضمون کو تلاش کر کے نکالنے کے لئے سخت دقت اور تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ پھر مکتوبات

ا چھٹا حصہ رسالہ میں سے غائب ہے جو اٹھارہ صفحات پر مشتمل ہے۔ اور ماسا رہے کہ فہرست مضامین میں بھی اس گمشدہ حصہ کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔ سامان رسالہ جہاں مارا مگر کا مانی نہیں ہوتی۔ باقی رہ گئے سات حصے۔ ان میں سے بعض مضامین کے عنوان یہ ہیں:۔

غالب غالب کے آئینہ میں، غالب کی غزلوں میں شوکت، غالب اور مفکرین عالم، غالب کے خطوط کی انفرادیت، نسخہ حمیدیہ اور تدوین دیوان، غالب کا انداز بیان، غالب کا فارسی کلام، غالب کے ۱۱ اشعار کے متعلق کارٹون، محاسن کلام غالب، غالب کی عظمت، غالب کا فکر وغیرہ۔ کتابت کی غلطیاں رسالہ میں نہایت کثرت سے موجود ہیں۔ جو بہت ہی بدنما معلوم ہوتی ہیں اور ان کی وجہ سے بعض نام بالکل مسخ ہو کر رہ گئے ہیں۔ ایسا کئی جگہ ہے تا کہ فہرست مضامین میں مضمون کا عنوان کچھ ہے اور اصل مضمون کو نکال کر دیکھا تو اس کا کوئی دوسرا عنوان نظر آیا۔

فنون

یہ سہ ماہی ادبی رسالہ ہے جو ملک کے مشہور افسانہ نگار، شاعر اور صحافی احمد ندیم قاسمی لاہور سے نکالتے ہیں۔ اس کا مئی اور جون ۱۹۶۹ء کا پرچہ سالنامہ اور غالب نمبر دونوں پر مشتمل ہے۔ جلد ۹ نمبر ۲ ہے۔ سائز ۲۰×۳۰/۸ صفحات ۵۱۲ کاغذ اخباری لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت فی پرچہ روپے۔ دوسرے عام ادبی مضامین کے علاوہ اس میں غالب پر بھی عمدہ مقالات کا معقول ذخیرہ جمع کیا گیا ہے۔ جس کے بعض عنوانات یہ ہیں:۔ سحر ہونے تک، گوشش گفتار، مرزا غالب کا فارسی کلام، غالب اور جمالیات، اردو شاعری پر غالب کا اثر، غالب روایت اور جدیدیت، غالب ایک بد دماغ شاعر، غالب کی ہمعصریت، غالب کی شعری کائنات، غالب کی آباد کاری، غالب کے متعلق یہ مضامین رسالہ کے قریباً ۲۰۰ صفحات پر پھیلے ہوتے ہیں۔

فیضات

یہ ماہوار رسالہ لائل پور سے شائع ہوتا ہے۔ اس کا جنوری اور فروری ۱۹۶۹ء کا شمارہ غالب نمبر سمجھ لیجئے۔ جس میں غالب کے متعلق دو مضمون ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ قطعات، کچھ غزلیں اور کچھ نظمیں ہیں۔ دونوں مضامین کے عنوانات یہ ہیں:۔ غالب ایک مطالعہ، یعنی مرزا کے اردو کلام کا جائزہ۔ غالب، یعنی مختلف عنوانات کے تحت غالب کی شاعری اور اس کے حالات پر ہلکا پھلکا ریویو۔

قندیل

یہ نہایت ہی عمدہ دلچسپ اور مفید ہفت وار پرچہ ہے جو دفتر نوائے وقت لاہور سے زیر ادارت مکرمی شیخ محمد اختر عرصہ دراز سے شائع ہو رہا ہے۔ قابل اور لائق ایڈیٹر پرچہ کو قابلیت اور لیاقت کے ساتھ مرتب کرتے ہیں اور تقریباً سارا ہی پرچہ دلچسپ معلومات سے لبریز ہوتا ہے۔ مضامین متنوع اور مختلف ہوتے ہیں کہ ان میں ہر شخص کو اپنی دلچسپی کا موضوع مل جاتا ہے۔ اس پرچہ کا ۵ مارچ ۱۹۶۹ء کا شمارہ غالب نمبر ہے جو اخبار کا ضمیمہ ہے۔ اور غالب کے متعلق ہلکے پھلکے مضامین کا اچھا مجموعہ ہے۔ غالب کے علاوہ دوسرے مضامین بھی اس میں ہیں۔ مگر کم۔ شروع میں غالب کی تصویر پورے صفحہ پر ہے۔ سائز ۲۰×۳۰/۴ صفحات ۴۴۔ قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے۔ لکھائی چھپائی نہایت روشن اور صاف۔ کاغذ معمولی۔ مضامین کے عنوانات یہ ہیں۔ غالب حیات اور شعر، غالب اور اردو ادب، تحسین مرزا نوشہ کی شخصیت اور تصانیف۔ غالب اور دریا، غالب کا بگڑا ہوا مجموعہ اردو، غالب بچپن کا بھی شاعر تھا، غالب کی عظمت، غالب کا نظریہ عشق، غالب کی مکتوب نگاری، کلام غالب میں طنز، غالب شاعری کی دلچسپی وغیرہ۔

قومی زبان (۱)

یہ انجمن ترقی اردو پاکستان کا وقیع رسالہ ہے جو کراچی سے ماہوار شائع ہوتا ہے۔ موجودہ ایڈیٹر جمیل الدین عالی اور مشفق خواجہ ہیں۔ سائز ۲۲×۳۰/۸ صفحات ۱۴۰، قیمت ڈیڑھ روپیہ۔ اس کا فروری ۱۹۶۹ء کا شمارہ جو جلد ۴۴ نمبر ۲ کا پرچہ ہے "یادِ غالب" وقف ہے۔ یہ غالب کے متعلق ۱۲ مختلف دلچسپ مضامین پر مشتمل ہے۔ ان مضامین پر "العلم" کراچی کے غالب نمبر میں حسب ذیل دلچسپ تبصرہ شائع ہوا ہے۔

"اس پرچہ کے عنوانات کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ پرچہ میں غالب کے فکر و فن پر مختلف زاویوں سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ بعض مضامین میں غالب کا دوسرے عظیم شعراء سے مقابلہ کر کے اس کے کلام کی خصوصیات کو نمایاں کیا گیا ہے۔ بعض میں اس کے فکر و فن کا جائزہ لے کر کلام میں مختلف عناصر کی نشان دہی کی گئی ہے۔ اور بعض میں اس کے تلامذہ اور عقیدت مندوں کی کثرت دکھا کر اس کے اثرات کی وسعت بتائی گئی ہے۔ غرض کلام غالب کو سمجھنے اور اس کی عظمت کا اندازہ لگانے کے لئے شیدائیانِ غالب کے واسطے کافی سامان اس رسالہ میں جمع کر دیا گیا ہے۔"

اس پرچہ کے مندرجات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ بیادِ غالب، حافظ و غالب، غالب و اقبال، جدید شرح دیوانِ غالب، غالب کے ہمارے تلامذہ، فکرِ غالب میں ہندوستانی عنصر، غالب کا اخلاقی تخیل، غالب کی اردو نثر کے چند نادر نمونے، دیوانِ غالب نسخہ مالک رام، یونیورسٹیوں میں غالب پر تحقیقی کام، اشاریۂ غالب، غالب تذکروں میں

(۲)

قومی زبان کا مارچ ۱۹۶۹ء کا شمارہ بھی تمام تر غالب کے لئے وقف ہے۔ اس پرچہ میں ان مضامین کا انتخاب درج کیا گیا ہے جو غالب کے متعلق قومی زبان میں وقتاً فوقتاً شائع ہوتے۔ یہ کام بہت اچھا ہوا۔ اور غالب پر کام کرنے والوں کے لئے بڑی آسانی ہو گئی۔ اس نمبر کے صفحات ۱۲۰ ہیں اور قیمت ایک روپیہ۔

(۳)

قومی زبان کے اپریل ۱۹۶۹ء کے پرچہ میں بھی دوسرے ادبی مضامین کے علاوہ غالب پر تین مضمون ہیں مادۂ جاں فزا، نشاطِ غالب اور صد سالہ جشن غالب۔ صفحات ۱۲۰۔ قیمت ایک روپیہ۔

کتاب

یہ نہایت مفید اور دلچسپ رسالہ "قومی کتاب مرکز لاہور" کی طرف سے ماہوار شائع ہوتا ہے۔ سید قاسم محمود اسسٹنٹ ڈائرکٹر قومی کتاب مرکز اس کے مدیر ہیں۔ اور ان کی ادارت میں رسالہ نہایت پابندی اور پوری شان کے ساتھ ماہوار شائع ہوتا ہے۔ سائز ۲۰×۳۰/۸ سالانہ قیمت پانچ روپے۔ اور فی پرچہ صرف ۵۰ پیسے ہے۔ جو بہت ہی کم ہے۔ کاغذ نیوز پرنٹ لگایا جاتا ہے اور رسالہ ہر ماہ مصنفین اور ناشرین کتب کے لئے نہایت مفید معلومات لے کر شائع ہوتا ہے۔ زیر نظر شمارہ جلد ۳ اور نمبر ۹ ہے۔ جو فروری ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا ہے۔ اس میں غالب کے لئے ایک معقول حصہ علیحدہ وقف کیا گیا ہے جس میں دیوان غالب طاہر ایڈیشن پورا نقل کر دیا گیا ہے۔ جس کی تمہید گوہر نوشاہی صاحب ایم۔ اے ناظم ادبی مجلس ترقی ادب نے لکھی ہے۔ "حیاتِ غالب" پر ان کا ایک مختصر مضمون بھی شریکِ اشاعت ہے نسخۂ طاہر" کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ نسخہ ۱۸۶۰ء کا ہے جس پر غالب کے دستخط اور مہر موجود ہے۔ ۱۶۰ اس کی صفحات کی ضخامت ہے۔ یہ نسخہ آغا محمد طاہر نبیرۂ آزاد مرحوم نے ۱۹۳۶ء میں دہلی سے شائع کیا تھا۔ جس کی نقل ماہنامہ کتاب میں دوبارہ شائع ہوئی ہے۔ یہ دیوان مع تمہید اور تعارف کے ۶۶ صفحات میں آیا ہے۔ جو شروع میں غالب کی ایک تصا

تصویر اور آخر میں غالب کی تحریر کے عکس سے مزین ہے۔ صرف آٹھ آنے میں غالب کا پورا دیوان۔ یوں سمجھئے کہ بالکل مفت ہے یہی وجہ ہے کہ چھپتے ہی سارا پرچہ نکل گیا اور اب دفتر میں ایک کاپی بھی موجود نہیں۔

ماہنامہ "کتاب" کا دوسرا "غالب نمبر" آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ عثمان راحت سان۔

کوہستان

لاہور کے روزنامہ اخبار کوہستان کا غالب نمبر پورے اخباری سائز پر ۱۶ فروری ۱۹۶۹ء کو شائع ہوا۔ صفحات ۸ تھے۔ لکھائی بہت باریک لیکن روشن تھی صفحہ ۷ کالم۔ قیمت ۲۵ پیسے۔ اخباری حصہ ۲ صفحات کا الگ ہے۔ بعض اہم مضامین کے عنوانات یہ ہیں:۔ غالب کا خاندانی سلسلہ' غالب کا قصیدہ مختار الملک کی شان میں' غالب اور کرایہ کا مکان' غالب عقیدہ اور عمل کے اعتبار سے صوفی تھے۔ غالب کی مختلف تصاویر اور غالب یادگاری ٹکٹ کے فوٹو اس نمبر کی زینت ہیں۔

کہکشاں

یہ پندرہ روزہ ادبی رسالہ ہے جو لاہور سے ایم۔ یاسین شاہد کی زیر ادارت (غالباً فی الحال ماہوار) ڈائجسٹ سائز پر شائع ہوتا ہے۔ کاغذ بورڈ پرنٹ لگایا جاتا ہے اس کے دو شمارے غالب نمبر کے نام سے نکل چکے ہیں۔ ان دونوں خاص نمبروں میں غالب کے متعلق بہت اچھے اچھے مضمون شائع ہوتے ہیں۔ جو غالبیات کا ایک بہت معقول حصہ بن سکتے ہیں اس رسالہ کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں غالب کے متعلق جس شخص کی کوئی نظم یا مضمون شائع ہوا ہے اس کا فوٹو اور مختصر سوانحی حالات بھی ساتھ دے دئے گئے ہیں۔ یہ بہت محمود طریقہ ہے اور اس کے ذریعہ سے بہت سے معروف اور غیر معروف لکھنے والوں کے حالات محفوظ ہو جاتے ہیں۔ ان حالات میں سے اکثر درج خود ہیں اور رنگین مصور "گل کاروں" سے مزین ہیں۔

(حصہ اول)

اس رسالہ کا غالب نمبر حصہ اول جلد ۳ کا شمارہ ۴ ہے جو ۱ مارچ ۱۹۶۹ء کو شائع ہوا۔ ایڈیٹر ایم یاسین شاہد۔ مرتبہ سیف زلفی صفحات ۱۹۲۔ قیمت دو روپے۔ غالب کے متعلق بعض فوٹو اور کچھ کارٹون بھی شریک اشاعت ہیں اس کے بعض مضامین کی فہرست حسب ذیل ہے۔ نام و نسام رسی غالب ایک تہذیب' غالب کی ازدواجی زندگی' ڈرامہ متعلق غالب وغیرہ' رسالہ غالب کی تصاویر' غالب کے گھر کا فوٹو' غالب کا کتبہ از میر مہدی مجروح اور غالب کے غیر مطبوعہ خط کے عکس سے مزین ہے۔

(حصہ دوم)

اسے بھی سیف زلفی نے مرتب کیا ہے اور یہ رسالہ کا ۱۰ اپریل ۱۹۶۹ء کا شمارہ ہے صفحات ۱۹۲ ہیں اور قیمت دو روپے ہے۔

اس نمبر کا تصویری حصہ حسب ذیل فوٹوؤں پر مشتمل ہے غالب کی تصویر' اردوئے معلیٰ کے پہلے ایڈیشن ۱۸۶۹ء کے سرورق کا عکس لیکن بالکل اڑا ہوا' میرامن کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ایک رباعی جو غالب کی شان میں ہے' غالب کے مختلف مکانوں کے نقشے' اس جیل خانہ کا فوٹو جس میں غالب پر عتاب شاہی نازل ہوا تھا' غالب کا مقبرہ' غالب کے اشعار کے کارٹون۔ جو مضمون اس رسالہ میں غالب کے متعلق درج کئے گئے ہیں ان میں سے بعض کے عنوانات یہ ہیں:۔ نام دلستان میرس کا دوسرا حصہ۔ غالب کی انفرادیت' اندیشہ ہائے دور دراز' غالب کے بعض ہاتے رنگ رنگ' غالب کا علمی ماحول' شورح قلم و شورح زبان غالب' غالب کے غم کا نفسیاتی پہلو' غالب میدان حشر میں' ہم سخن فہم ہیں وغیرہ۔

پہلے مضمون میں جو حضرت فاضل جلیل سید مرتضیٰ حسن صاحب کا لکھا ہوا ہے بہت سی تاریخی اور واقعاتی غلطیاں موجود ہیں۔" فاضل' جیسے مشہور پر رنگ سے ایسی غلطیوں کا سرزد ہونا عجیب سی بات ہے۔ صفحہ ۱۵۴ پر بجائے السلام وعلیکم کے اسلام وعلیکم لکھا ہوا ہے۔ جو قطعاً بے معنی

فقرہ ہے۔ پھر صفحہ ۱۰۴ کے بعد جو صفحہ ۱۰۵ آتا ہے تو مضمون بالکل خبط ہو جاتا ہے۔ کچھ اچھا ہی ہوتا کہ اس مضمون میں مضمون نگار نے غالب پر کوشش کر کے آخر کار جنت میں داخل کرا ہی دیا۔ ورنہ معلوم نہیں کہ غریب کا کیا حشر ہوتا۔

لاهور

"لاہور" نام کا یہ ہفتہ وار جریدہ بہت آب و تاب کے ساتھ لاہور سے زیر ادارت مشہور شاعر و صحافی ثاقب زیروی بہت باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے۔ مگر مدیر محترم جب بھی کبھی سرِراہے ملتے ہیں تو بہت مایوسی کے لہجے میں فرمایا کرتے ہیں کہ یہ پرچہ چلتا نہیں عنقریب بند کر دوں گا۔ مگر ہم ہر بار یہی خیال کرتے ہیں کہ ثاقب صاحب کسرِ نفسی اور خاکساری سے کام لے رہے ہیں۔ ورنہ یہ پرچہ خوب چلتا ہے اور خاصا مقبول ہے کیونکہ اس کے مضامین عموماً مفید اور اس کے اڈیٹوریل نوٹ بہت دلچسپ اور پُر لطف ہوتے ہیں۔ خصوصاً وہ مضامین جو اڈیٹر صاحب فرضی ناموں سے لکھتے ہیں۔ ادبی، تاریخی، اسلامی، سیاسی، اصلاحی اور معاشرتی مضامین کا یہ اخبار ایک حسین گلدستہ ہے۔ سائز ۲۰×۳۰/۴ ضخامت ۱۶ صفحات کاغذ، لکھائی چھپائی عمدہ۔ اس کا ۱۷ فروری ۱۹۶۹ء کا پرچہ "غالب نمبر" ہے۔ مگر اس نمبر میں دوسرے مضامین اس قدر بھر گئے ہیں کہ غالب مرحوم کے لئے گنجائش کم ہی نکل سکی۔ غالب کے متعلق اس شمارہ میں صرف دو مضمون اور دو نظمیں ہیں۔

"ماہِ نو"

یہ حکومت پاکستان کا سرکاری پرچہ ہے۔ جو شروع قیام پاکستان سے نہایت باقاعدگی کے ساتھ ماہوار کراچی سے شائع ہو رہا ہے۔ اس کا یہ غالب نمبر رسالہ کی جلد ۲۲ کا پہلا اور دوسرا یکجائی شمارہ ہے جو جنوری و فروری ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا۔ موجودہ اڈیٹر فضل قدیر صاحب ہیں۔ چھپائی لیتھو کی ہے۔ کاغذ بہت اعلیٰ لگایا گیا ہے۔ صفحات ۸۳ ہیں۔ تقطیع سب ماہناموں سے بڑی ہے مگر قیمت بہت کم یعنی صرف تین روپے ہے۔ سرکاری پرچہ ہونے کے باعث اس سے اس امر کی بجا توقع ہو سکتی تھی کہ اس کا غالب نمبر اپنے معاصرین کے تمام خاص نمبروں پر غالب آ جاتا اور مضامین کی فراوانی اور صفحات کی زیادتی میں سارے پرچوں سے بازی لے جاتا مگر ہوا یہ کہ ع یارانِ تیز گام نے محمل کو جا لیا
اور ماہِ نو احساس سے بیٹھا "یارانِ تیز گام" کو دیکھتا رہا۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ "اس سلسلہ میں ماہِ نو کو یہ فخر حاصل ہے کہ کم و بیش گزشتہ بیس سال سے یہ فروری کا شمارہ متواتر غالب کی یاد منانے کے لئے وقف کرتا آیا ہے۔" لہٰذا اس نے اس 'فخر' کو اپنے لئے کافی سمجھا اور موجودہ غالب نمبر کے لئے کوئی خاص تیاری نہ کی لیکن پھر بھی حکومت ہند کے سرکاری جریدہ "آجکل" سے بہتر رہا جس کا 'غالب نمبر' صرف ۵۴ صفحات کا شائع کیا گیا ہے۔

"ماہِ نو" کے اس غالب نمبر میں غالب پر ۲۸ مضمون شامل اشاعت ہیں ان میں سے ۱۲ مضمون نئے ہیں۔ اور ۱۶ مضامین ماہِ نو کے گزشتہ پرچوں سے نقل کئے گئے ہیں یعنی غالب پر ماہِ نو میں اس کے وقتِ اجراء سے لے کر اب تک جس قدر مضامین شائع ہوتے تھے "غالب نمبر" میں وہ یکجا کر دیئے گئے ہیں۔ ماہِ نو کے بعض مضامین کے عنوانات یہ ہیں ۔

غالب کے سیاسی افکار، غالب کے چند غیر مطبوعہ لطیفے اور اشعار، تلامذۂ غالب، غالب حال جمال، غالب اور غمِ دوراں، مولانا آزاد شارح غالب، غالب بحیثیت شارح، غالب کا دربار اور خلعت، غالب کی انفرادیت کے چند پہلو وغیرہ۔ اس فروری ۷۰ء میں ماہِ نو کا "غالب نمبر" حسبِ معمول پھر شائع ہو رہا ہے۔

مشرق لاہور

یہ روزنامہ مشرق لاہور کا سنڈے ایڈیشن ہے جو روزنامہ کے نصف سائز پر ۱۶ فروری ۱۹۶۹ء کو شائع ہوا۔ صفحات ۱۶ ہیں اور قیمت غالباً

• ہوتے ہیں۔ ایڈیٹر اقبال احمد زبیری ہیں۔ اس پرچہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں جتنے بھی مضامین غالب کے متعلق درج کئے گئے ہیں سب کے سب پُرلطف، دلچسپ اور پرمغز ہیں۔ سرورق میں پورے صفحہ پر غالب کی تصویر اس شان سے بنائی گئی ہے جیسے وہ کسی ملک کے بادشاہ یا کم از کم کسی ریاست کے رئیس ہیں۔ پرچہ میں جگہ جگہ چغتائی کی بنائی ہوئی تصاویر بھی شائع کی گئی ہیں۔ غالب کی مختلف تصویروں کے علاوہ غالب کی تحریروں کے عکس بھی دیئے گئے ہیں اور غالب کی قبر اور غالب کے مکانوں کے نقشے بھی ہیں۔ پورے پرچہ میں سوائے غالب کے اور کوئی مضمون نہیں۔ پرچہ میں چغتائی، انجمن ترقی اردو کراچی اور ادارۂ فروغ اردو لکھنؤ کا شکریہ بھی ادا کیا گیا ہے جن کے تعاون سے یہ گلدستہ تیار ہوا۔ اس کے بعض مضامین کے عنوانات یہاں

میں وہ درج کا اندھیں ہوں گا، غالب کی ایک رباعی، غالب آخر عہد میں، غالب کی گمشدہ غزل، غالب کی محبوبہ ان کے اشعار میں، آم اور غالب، غالب کا خط عنایت بریلوی کے نام، غالب کا تصور درد و حسب، غالب فہمی غلط فہمی بن گئی۔

روزنامہ مشرق لاہور کے علاوہ کراچی سے بھی ایک وقت شائع ہوتا ہے چنانچہ کراچی کے ۱۸، ۱۹ فروری ۱۹۶۹ء کے شمارے میں غالب کے متعلق مضامین شائع ہوئے ہیں۔

مطالعہ

ہمارا اردو آرٹس سرکل کا یہ آرگن ملیر سے زیر نگرانی پروفیسر کلیم الدین احمد ماہوار شائع ہوتا ہے۔ پروفیسر صاحب اردو کے بہت مشہور نقاد نگار بزرگ ہیں۔ ادارہ کے دیگر اراکین بھی بہت لائق اور قابل حضرات ہیں۔ جنھوں نے "مطالعہ" کے غالب نمبر کو خاص محنت سے قابل مطالعہ بنا دیا ہے۔ اس رسالہ کا "غالب نمبر" جسے مرتبین نے "فکر و نظر" کا عنوان دیا ہے، جو جنوری اور فروری ۱۹۶۹ء کا شمارہ ہے۔ رسالہ کے کل صفحات ۹۶ ہیں جن میں سے ۶ صفحے غالب کی نذر کئے گئے ہیں اور باقی ۲۶ صفحات میں دوسرے مضامین درج کئے گئے ہیں۔ غالب کے متعلق مضامین جو کہ غالبیات کے ماہروں کے لکھے ہوئے ہیں اس لئے سب کے سب عمدہ، مفید اور رکھتے ہی ہیں۔ اس رسالہ میں ایک دلچسپ جدت یہ کی گئی ہے کہ دس مختلف ادیبوں سے درخواست کی گئی کہ غالب کے جو ۱۰ اشعار آپ کو پسند ہوں وہ لکھ کر بھیج دیں۔ اس طرح غالب کے ایک سو منتخب شعروں کا بہت ہی حسین اور دلکش مجموعہ تیار ہو گیا۔ جو بجا طور پر اس قابل ہے کہ علیحدہ کتابی شکل میں شائع کیا جاتے۔ غالب کے متعلق اس رسالہ میں درج شدہ مضامین میں سے بعض کے عنوانات یہ ہیں۔ غالب اور بہار، غالب کی غزل گوئی کے تاریخ دور، غالب کے پسندیدہ اشعار جو ان کی نظر میں غالب کے بہاری شاگرد وغیرہ۔

معارف

بہترین علمی و ادبی پرچہ ہے جسے سید سلیمان ندوی نے اعظم گڑھ سے جاری کیا تھا اور اپنی پوری شان کے ساتھ آج تک جاری ہے جیسے اعلیٰ پایہ کے علمی، تحقیقی، تاریخی اور اسلامی مضامین اس میں شائع ہوتے ہیں ایسے کسی اور پرچے میں شائع نہیں ہوتے۔ اسی اس حیثیت میں یہ بالکل منفرد مجلہ ہے۔ اس کے فروری ۱۹۶۹ء کے شمارہ میں غالب پر دو نہایت اعلیٰ مضمون چھپے۔ ایک "غالب کے برطوی تلامذہ" اور دوسرا "غالب مدح اور قدح کی روشنی میں" موخر الذکر مضمون بڑا ہی دلچسپ اور نہایت تحقیقی مقالہ ہے جو فروری سے مئی تک چھپتا رہا۔ اس مضمون کی جامعیت کا اس سے اندازہ لگائیے کہ پہلی قسط جو فروری ۱۹۶۹ء میں شائع ہوئی ۸ صفحات پر پھیلی ہوئی تھی۔ یہ مضمون سید صباح الدین عبدالرحمٰن جیسے نامور محقق کا لکھا ہوا ہے۔

منشور

یہ رسالہ کراچی سے ماہوار شائع ہوتا ہے بہت بڑا سائز، خوبصورت اور معمولی لکھائی چھپائی۔ اس کے فروری و مارچ ۱۹۶۹ء کے پرچہ کو "اشاعتِ خصوصی" کا نام دے دیا گیا ہے جو جلد ۲ کا دوسرا اور تیسرا شمارہ ہے۔ صفحات ۴۷ ہیں اور قیمت پچاس پیسے ہے۔ اس میں دوسرے مضامین کے علاوہ

غالب پر صرف دو مضمون ہیں محمد حسن کا "کچھ غالب کی رباعی کچھ اپنی غلط بیانی" اور حاجی عدیل کا "غالب خطوط کے آئینے میں" اور ایک اقبال کی نظم غالب کے متعلق اور خود غالب کی ایک منظوم عرضی بہادر شاہ کے حضور میں۔ بس یہی ہے اس رسالہ کی کائنات غالب کے متعلق۔ سرورق پر غالب کا بڑا شاندار اور خوبصورت فوٹو دیا گیا ہے۔

نقوش

لاہور کا "نقوش" پاک و ہند کا وہ شاندار رسالہ ہے جس کا عدیل و سہیم اس وقت اردو زبان میں کوئی دوسرا رسالہ نہیں۔ اس نے اپنے بے حد ضخیم اور از حد مفید و اہم خاص نمبروں کی مسلسل اشاعت سے تاریخ صحافت میں جو اعلیٰ مقام حاصل کر لیا ہے وہ بالکل منفرد حیثیت رکھتا ہے اور اس کا ریکارڈ اتنا مضبوط ہے کہ ماضی میں تو خیر اس کی کوئی نظیر ہے ہی نہیں۔ مگر امید نہیں کہ مستقبل میں بھی اس پایہ کا کوئی پرچہ شائع ہو سکے۔ اور کوئی ادیب یا صحافی اس ریکارڈ کو توڑ سکے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ جتنے درجن بھر سے زائد خاص نمبر نقوش اب تک شائع کر چکا ہے۔ پاک و ہند کے کسی اور رسالے نے اب تک نہ اتنے خاص نمبر شائع کئے اور نہ اتنے ضخیم پرچے آج تک کوئی رسالہ نکال سکا۔ پہلے خاص نمبروں کی طرح "غالب نمبر" شائع کرنے میں بھی نقوش نے اپنی انفرادیت کو پورے طور پر قائم رکھا ہے۔ پاک و ہند کا کوئی بھی "غالب نمبر" اب تک اس سے زیادہ ضخیم شائع نہیں ہوا۔ ۸۴۰ + ۲۴ = ۸۶۴ بڑے سائز کے صفحات۔ مہین باریک لکھائی نہایت روشن چھپائی اور نہایت خوشنما سرورق کے ساتھ یہ نمبر منصۂ شہود پر آیا ہے۔ اور اس شان سے آیا ہے کہ اہل ذوق بے اختیار پکار اٹھے کہ یہ اسی طرح کا حسن ہو ایسا جمال ہو۔

یہ بات بلا خوف تردید کہی جا سکتی ہے کہ محمد طفیل صاحب مدیر نقوش نے اپنے رسالہ کا یہ غالب نمبر شائع کر کے روح غالب کے حضور میں ایسا خراج عقیدت پیش کیا ہے کہ ایسا کسی اور سے بن نہ آیا۔ اردو ساہتیہ کا کوئی ادارہ، کوئی حکومت، کوئی مجلس اور کوئی بڑے سے بڑا غالب کا پرستار اتنا شاندار غالب نمبر پیش نہیں کر سکا۔ اس کے مضامین سب کے سب نہایت محنت، نہایت تحقیق اور نہایت کاوش سے لکھے گئے ہیں۔ اور اردو کے مشہور ادیبوں اور دانشوروں نے لکھے ہیں۔ ایسے موٹے پرچے میں ایک مضمون بھی بھرتی کا نہیں ہے۔ اور مضامین قریباً سب اوریجنل ہیں۔ ادھر ادھر سے لے کر جوڑے نہیں گئے۔ پھر غالب سے متعلق ہر موضوع کے مضامین اس میں جمع کر دئیے گئے ہیں۔ اس طرح یہ نمبر غالب کے سلسلہ میں ایک انسائیکلوپیڈیا بن گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پہلا ایڈیشن چار پانچ روز میں ہاتھوں ہاتھ نکل گیا۔ اور اس کے بعد دوسرا ایڈیشن بھی۔ یہ پرچہ فروری ۱۹۶۹ء کا نمبر ہے۔ اور قیمت صرف ۱۲ روپے ہے۔ یہ خصوصی نمبر شائع کر کے طفیل صاحب نے ادب اردو کی تاریخ میں ایسا بلند مقام حاصل کر لیا ہے جو انشاء اللہ ہمیشہ روشن و تابندہ رہے گا۔ ع

ہم سخن فہم ہیں غالب کے طرفدار نہیں

نقوش کا یہ غالب نمبر جب کہ ہندوستان پہنچا تو وہاں والے اس کی عظمت، اس کی رفعت اور اس کی ضخامت کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔ ان کے وہم میں بھی یہ بات نہ تھی کہ پاکستان سے بھی غالب کی یاد میں ایسا شاندار پرچہ شائع ہو سکتا ہے۔ چنانچہ ایک صاحب نے وہاں سے خط لکھا جس میں وہ فرماتے ہیں "ہم نے بارہ لاکھ روپے سے غالب اکیڈمی بنا ڈالی۔ ساری دنیا سے غالب شناسوں کو بلا لیا ہمارے متعدد رسالوں اور اخباروں نے اس موقع پر اپنے خاص نمبر نکالے۔ مگر افسوس کہ ہم نقوش جیسا رسالہ نہ نکال سکے۔"

اس موقع پر مدیر نقوش کی اس دلیری کی داد دینی پڑتی ہے کہ آج جب ہر طرف سے غالب پر تحسین و آفرین کے ڈونگرے برس رہے ہیں۔ انھوں نے طعن و تشنیع کے خوف سے بے نیاز ہو کر غالب کے ایک معاصر شمس العلماء مولانا امداد اللہ کی غالب کے متعلق رائے نہایت دلیری کے ساتھ صفحہ اول پر شائع کر دی جو حسب ذیل ہے۔ "غالب کا حال یہ ہے کہ سوائے شاعر ہونے کے کوئی خوبی اس میں نہ تھی۔ حسد اس قدر تھا کہ کسی کی ترقی کو نہ دیکھ سکتا تھا۔ تنگ دل ایسا تھا کہ سارے بھائی بندوں کی حق تلفی کرنے میں اس کو عار نہ تھا جس روز ذوق مر گیا تو خوش ہو ہو کر کہتا تھا 'آج بھٹیاروں کی بولی بولنے والا مر گیا۔' رند مشرب ایسا تھا کہ کہا کرتا تھا صہبائی شعر کہنا کیا جانے۔ نہ اس نے شراب پی، نہ معشوقوں کے ہاتھ سے جوتیاں کھائیں، نہ جیل خانہ میں پڑا۔ طامع

اسا تھا کہ ایک قصیدہ دس دس جگہ چھپا تھا۔" ویسے نقوش کا یہ نمبر گوناگوں خصوصیات کا حامل ہے۔ مگر بعض اہم خصوصیات حسب ذیل ہیں۔

۱۔ شروع میں چغتائی کی بنائی ہوئی غالب کی ایک تصویر۔ ۲۔ ادب کے ۲۲ ڈاکٹروں کے لکھے ہوئے غالب کے متعلق مضمون جو اس نمبر میں شامل ہیں ۳۔ ان تمام نامور اسکالرز اور ان کے مضامین جو غالب کے متعلق ریسرچ کرنے میں اپنا جواب نہیں رکھتے۔ ۴۔ ریاض خیرآبادی کا وہ قلمی دیوان جو انھوں نے غالب کے "حجاب" میں لکھا تھا۔ سب سے پہلی مرتبہ نقوش میں شائع ہوا۔ ۵۔ غالب کے استاد شیخ معظم اکبرآبادی کے متعلق بعض نئی معلومات۔ ۶۔ غالب کے مقدمہ پنشن کی اصل مسل موجودہ نیشنل آرکائیوز دہلی جو پہلی مرتبہ شائع ہوئی۔ ۷۔ غالب پر پہلا مضمون جو میر مہدی مجروح نے ۱۷ فروری ۱۹۶۹ء کو لکھا۔

نقوش کے اس شمارہ میں غالب پر ۵۰ مضامین شائع کئے گئے ہیں۔ جن میں سے بعض کے عنوان یہ ہیں۔ ۱۔ غالب کی شاعری میں اخلاقی اقدار۔ ۲۔ غالب کی آوارہ خرامی۔ ۳۔ غالب کے مذہبی اور فکری میلانات۔ ۴۔ غالب کی ازدواجی زندگی ۵ غالب کی رنگین نوائی۔ ۶۔ غالب کے آخری ایام۔ ۷۔ غالب کی وفات پر معاصرین کے تاثرات۔ ۸۔ غالب کا مقدمہ پنشن۔

(۲)

"غالب نمبر" کے بعد نقوش کا دوسرا پرچہ اگست ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا۔ جو پرچہ کا ایک سو بارہواں شمارہ ہے اور ۲۲۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ کہنے کو عام نمبر ہے مگر ملک میں شائع ہونے والے بہت سے خاص نمبروں پر بھی بھاری ہے۔ اس میں دیوان غالب کے نودریافت شدہ نسخہ امروہہ کے متعلق جو مبسوط مضمون درج ہے وہ غالبیات کے شائقین کے لئے خاصے کی چیز ہے۔ ایسا تفصیلی مضمون اس نسخہ کے متعلق اب تک اور کوئی شائع نہیں ہوا۔ غالب پر جگن ناتھ آزاد کی دلکش نظم بھی پہلی مرتبہ اس پرچہ میں شائع ہوئی۔ نقوش کا "عام نمبر" پانچ خاص عنوانات پر مشتمل ہے اور ہر حصہ بہت ہی دلچسپ ہے۔ رسالہ کی قیمت فی حصہ ایک روپیہ کے حساب سے پانچ روپے مہنگی نہیں بلکہ کچھ سستی ہی ہے۔

نقوش غالب نمبر کے حصہ دوم کا افتتاح راولپنڈی میں ۲۹ نومبر ۱۹۶۹ء کو میجر جنرل نوابزادہ شیر علی خاں صاحب وزیر اطلاعات و قومی امور حکومت مغربی پاکستان کے ہاتھوں اور ۵ دسمبر ۱۹۶۹ء کو لاہور میں جسٹس انوار الحق صاحب جج ہائی کورٹ کے ذریعہ نہایت شان کے ساتھ عمل میں آیا۔ یہ نمبر شائع کر کے طفیل صاحب نے بلا مبالغہ اردو ادب میں وہ بلند ترین مقام حاصل کر لیا ہے جو غالب کے نام کے ساتھ ساتھ ہمیشہ قائم رہے گا۔ کیونکہ انھوں نے بڑے ڈرامائی انداز میں انتہائی حیرت انگیز طریقہ سے دیوان غالب کے اس نایاب نسخہ کا عکس اس نمبر میں شائع کر دیا ہے جو غالب نے ۱۸۱۶ء میں خود اپنے قلم سے لکھا تھا اور جس کا ہندوستان میں ایک سال سے نہایت زور شور سے پراپیگنڈہ ہو رہا تھا۔ اور ابھی تک وہاں اس کے چھپنے کی نوبت نہیں آئی تھی۔ یہ فخر طفیل صاحب کے طفیل سب سے پہلے پاکستان کو حاصل ہوا کہ یہ عجیب و غریب اور بیش بہا تاریخی یادگار یہاں سے شائع ہوئی۔ طفیل صاحب نے ایسا غیر معمولی کارنامہ انجام دیا ہے کہ جب تک اردو زبان موجود ہے اور جب تک غالب کا نام زندہ رہے گا طفیل صاحب کا نام بھی اس کے ساتھ ہی یقیناً زندہ رہے گا۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ کتاب اس صدی کی سب سے بڑی اور سب سے زیادہ اہم علمی اور ادبی دریافت ہے جسے عام کرنے کا سہرا قدرت نے طفیل صاحب کے سر پر باندھا اور طفیل صاحب کے نام کو زندۂ جاوید کر دیا۔ قدرت کے اس عطیۂ عظمیٰ پر طفیل صاحب جس قدر بھی ناز کریں بجا ہے۔ طفیل صاحب نے نہایت فیاضی کے ساتھ اس بیاض کے حصول، اس کی طباعت اور تیاری میں روپیہ پانی کی طرح بہایا ہے۔ یہ انمول گوہر نایاب غالب کے قدردانوں کے سامنے پیش کیا ہے۔ طفیل صاحب کا انکسار ہے کہ وہ لکھتے ہیں کہ یہ "نسخہ لاہور" کے نام سے موسوم ہونا چاہیئے۔ ہمارے خیال میں تو اس کا نام "نسخہ طفیلیہ" یا "بیاض طفیل" ہونا چاہیئے۔ جب نسخہ نظامی، "نسخۂ حمیدیہ"، "نسخۂ شیرانی"، "نسخۂ عرشی" بلکہ "نسخۂ عرشی زادہ" تک نام ہو سکتے ہیں تو "نسخۂ طفیلیہ" یا "نسخۂ طفیل" کیوں نہیں ہو سکتا؟ اس نمبر میں ترتیب اس طرح ہے کہ ایک صفحہ پر دیوان کا عکس ہے اور مقابل کے صفحہ پر انہی اشعار کو خوشخط اور صاف حروف میں چھاپا ہے۔ اور اس التزام کے ساتھ تمام کتاب ختم کی ہے۔ نمبر نہایت نفاست کے ساتھ چھپا ہے اور اس میں کاغذ بہترین استعمال کیا گیا ہے۔ وہ کتاب جس کے متعلق ہندوستان میں کہا گیا تھا کہ جب چھپے گی تو تین سو روپیہ اس کی قیمت ہو گی۔ وہ پاکستان میں چھپ گئی ہے اور صرف تیس روپے میں

شائقین کو دی جارہی ہے۔ "یادِ غالب" کے علاوہ غالب کے متعلق بعض اہم مضامین بھی اس نمبر میں شامل ہیں۔ صفحات ۴۰۳ ہیں اور مستند داوران عاد قین کی رنگین تصاویر سے مزین ہیں۔ اس نمبر میں جو دیوان شائع کیا گیا ہے اس کی نہایت نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ موجودہ شائع شدہ دیوان غالب کے سینکڑوں نسخوں میں جو کثرت غلطیاں موجود ہیں غالب کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی یہ بیاض ان سب کی تصحیح کرتی ہے۔ مزید اس بیاض کے ذریعہ ہم کو غالب کی ۱۹ غزلیں اور ۱۳ رباعیاں ایسی ملی ہیں جو اب تک کسی مجموعہ میں شامل نہ تھیں۔ اور اس نمبر کے ذریعہ پہلی مرتبہ منظر عام پر آئی ہیں۔ آخر میں طفیل صاحب نے اس سلسلہ میں حصہ سوم کا بھی اعلان کر دیا ہے جو ایک ہزار صفحات پر مشتمل عنقریب شائع ہوگا۔

نگارِ پاکستان

علامہ نیاز فتحپوری مرحوم کا مشہور ادبی ماہنامہ "نگار" آج کل "نگار پاکستان" کے نام سے زیر ادارت ڈاکٹر فرمان فتحپوری کراچی سے ماہوار شائع ہو رہا ہے۔ اس کا جنوری و فروری ۱۹۶۹ء کا شمارہ غالب نمبر ہے۔ کاغذ پور پرنٹ۔ لکھائی چھپائی معمولی۔ صفحات ۱۶۰۔ قیمت ۵ روپئے۔ سائز ۲۰×۳۰۔ ڈاکٹر صاحب رسالہ کی تمہید میں لکھتے ہیں کہ "غالب نمبر نکالنے کے لئے دیوان غالب سے کئی بار فال دیکھی مگر فال نہیں نکلی۔ اس لئے ارادہ ترک کر دیا۔ مگر آخر میں فال نکل آئی لیکن وقت بہت گزر چکا تھا۔ ایسے تنگ وقت میں نئے مضامین کہاں سے دستیاب ہوتے اس لئے یہی کیا گیا کہ نگار کے ۴۴ سالہ فائل پر ایک نظر ڈال کر چند مضامین منتخب کرتے اور ان کی کتابت کرا کے "غالب نمبر" کے نام سے شائع کر دیا۔ تاکہ روحِ غالب سے بھی سرخروئی ہو جاتی۔ قارئین نگار بھی مطمئن ہو جائیں اور پرستارانِ غالب بھی خوش ہو جائیں۔" لوگوں کو جیب ڈھیلی کرنے کی یہ ترکیب بھی خوب رہی۔ ہلدی لگی نہ پھٹکری اور رنگ چوکھا آیا۔

اس نمبر کے بعض مضامین یہ ہیں۔ غالب کا معاشرہ، غالب کی شاعرانہ خصوصیات، غالب پھر اس دنیا میں، غالب کا اسلوب، فارسی غزل گو شعراء میں غالب کا رتبہ، غالب کا ذہنی ارتقاء، غالب اور [illegible]، غالب کا فلسفہ وغیرہ۔

نیا دور

یہ یو۔ پی گورنمنٹ کے محکمہ اطلاعات کا سرکاری رسالہ ہے جو لکھنؤ سے ماہوار شائع ہوتا ہے۔ اس کا یہ غالب نمبر جلد ۲۴ نمبر ۱۱، ۱۲ بابت فروری و مارچ ۱۹۶۹ء کا شمارہ ہے جو بہت بڑے سائز پر نہایت اعلیٰ لکھائی چھپائی اور بہت نفیس کاغذ پر شائع ہوا ہے۔ صفحات ۲۰۰ ہیں اور رنگین سرورق کا۔ غالب پر اس شمارہ میں ۵۰ نظم و نثر مضامین ہیں اور اکثر مضامین اہم اور قابل مطالعہ ہیں۔ سرورق نہایت اعلیٰ درجہ کے آرٹ پیپر پر بہت خوبصورت ہے جس پر غالب کی بڑی خوبصورت تصویر چھپی ہوئی ہے باوجود اسی سائز اور اس قدر عمدگی کے، قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔ ایڈیٹر خورشید احمد ہیں جنھوں نے پرچہ کو بڑی خوبصورتی سے مرتب کیا ہے۔ مرزا غالب کی تحریروں کے بیس نایاب عکس۔ غالب کی مصور کہانیوں کے سرورق۔ غالب کے آگرہ والے مکان اور غالب کے مقبرہ کا فوٹو اس نمبر کی زینت ہیں۔ سب سے آخر میں غنی الطلاس کے ایک ورق کا فوٹو پورے صفحہ پر ہے۔ جس کے حاشیہ پر غالب کی تحریر ہے۔ کتابت کی غلطیوں سے آج کل کوئی کتاب اور کوئی پرچہ خالی نہیں اور یہ خصوصیت یہاں بھی موجود ہے چنانچہ صفحہ ۱۱۶ پر "آبِ حیات" کی اصلاح کاتب صاحب نے "آبِ حات" لکھ کر کی ہے۔ اگرچہ یہ سرکاری پرچہ ہے مگر ایڈیٹر صاحب نے ازراہ احتیاط و دور اندیشی یہ اعلان بھی کر دیا ہے کہ "نیا دور کے مضامین میں جن خیالات کا اظہار کیا جاتا ہے ضروری نہیں کہ حکومت اتر پردیش ان سے بہرحال متفق ہو۔" اس پرچہ میں جو مضامین شامل اشاعت ہیں ان میں سے بعض کے عنوانات ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔ غالب اردو کا سدا بہار پھول، ضرب الامثال اور مرزا غالب، محاوراتِ غالب، غالب کا تصور زندگی، غالب کی ہمت عالی، قاطع برہان، غالب چراغِ دیر کی روشنی میں، غالب کا تصوف، غالب زندہ دلانِ لکھنؤ میں

مرزا غالب کا واقعہ اسیری، غالب کا تقدسی معمورہ، غالب کی اہم اسدی کا نفسیاتی تجزیہ، غالب کی کہانی غالب کی زبانی وغیرہ۔

نئی قدریں

یہ ایک ادبی پرچہ ہے جو پاکستان کے مشہور شہر حیدرآباد (سندھ) سے ماہوار شائع ہوتا ہے۔ مدیر اختر انصاری اکبرآبادی ہیں۔ واقعی سندھ میں ادب کی ترویج و اشاعت کے لئے اس رسالہ کا وجود بہت غنیمت ہے اور وہ بھی اکبرآباد کے ایک شخص کے ہاتھ سے۔ اس رسالہ کا "غالب صدی ایڈیشن" غالباً مارچ ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا جو اس رسالہ کا آٹھواں شمارہ ہے اور جلد کا نمبر ۱۲ ہے۔ شمارہ ۲-۳ صفحات ۱۳۲ کاغذ معمولی، لکھائی چھپائی خاصی۔ سرورق پر غالب کی مرصع تصویر۔ اندر غالب پر نظم و نثر کے علاوہ ۵ مضمون ہیں جن میں غالب کی شخصیت اور فن پر لوگوں نے دل کھول کر طبع آزمائی کی ہے۔ اردو کے غالب نمبروں میں یہ رسالہ ایک اچھا اضافہ ہے۔ بعض مضامین کے عنوان یہ ہیں۔ غالب اور اردو کی لسانی تاریخ، مرزا غالب اور ہمارے دور، غالب سائنیت نواز شاعر، غالب اور کائنات، سدا بہار شاعر، غالب بنتی ہوئی شخصیت، غالب اور اپریل فول (دو مراجعہ)، غالب کی غزل کا اپریل (دو مراجعہ)، وارد دماں شہر میں حضرت غالب کا، غالب ستے رُت میں وغیرہ۔

روزنامہ نوائے وقت

یہ مشہور روزنامہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ یہ اخبار پہلے حمید نظامی کی زیر ادارت شائع ہوتا تھا۔ اب اس کے ایڈیٹر حامد محمود ہیں۔ مجید نظامی اب روزنامہ ندائے ملت کے ایڈیٹر ہیں۔ اس اخبار نے اگرچہ کوئی غالب نمبر تو شائع نہیں کیا مگر ۱۵ فروری ۱۹۶۹ء کے شمارہ میں ایک بہت دلچسپ فیچر جس کا عنوان ہے "ایک یادگار پریس کانفرنس جس سے مرزا غالب نے خطاب کیا" فکاہیہ رنگ میں پڑھنے کی چیز ہے۔ جس میں قابل مضمون نگار عبدالقادر حسن نے غالب کی شاعری کا تجزیہ بہت دلچسپ طریقہ پر کیا ہے اور اس میں دکھایا ہے کہ غالب نہ صرف یہ کہ دس صدی کا نہایت اعلیٰ درجہ کا شاعر تھا بلکہ اس کی شاعری کی اقدار ہمہ گیر اور آفاقی تھیں اور اس لحاظ سے ہم غالب کو بیسویں صدی کا نہایت ذہین اور فطین شاعر کہہ سکتے ہیں۔

وفات غالب کا سوواں سال

اس نام سے ایک نہایت خوبصورت، شاندار اور دیدہ زیب ڈائری اشرف قدسی ایڈیٹر فرد ساہیوال نے مرتب کی ہے اور جناب مظہر قادر حسین سی۔ ایس۔ پی ڈپٹی کمشنر ساہیوال کی زیر سرپرستی بڑے سائز پر ادارہ معاشرتی بہبود ساہیوال کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ کاغذ نہایت اعلیٰ، لکھائی چھپائی نہایت نفیس ہے۔ غالب کے متعلق بہت سی نایاب تصاویر، خطوط، ان کی کتابوں کے سرورقوں کے فوٹو، ان کے منتخب اشعار، ان کے دوستوں اور شاگردوں کے فوٹو نیز ان کے متعلق متعدد مفید مضامین اس ڈائری کی زینت ہیں۔ جن کے عنوانات یہ ہیں:-

حیات غالب پر ایک نظر، حیات غالب خطوط کے آئینہ میں، غالب کے خود نوشت حالات، غالب معاصرین کی نظر میں، غالب کی تصانیف (مصور)، غالب کے لطیفے، کلام غالب کا انتخاب وغیرہ۔ چونکہ غالب کی وفات ۱۵ فروری کو ہوئی تھی اس لئے یہ ڈائری ۱۵ فروری سے شروع کی گئی ہے۔ ڈائری میں مختلف یادداشتیں لکھنے کے لئے بھی ہر تاریخ کے لئے کافی گنجائش رکھی گئی ہے۔ ڈائری کے ہر صفحہ پر غالب کے متعلق مشاہیر اہل قلم کے اقوال بھی ہیں۔ غرض ڈائری حاصل کرنے کی چیز اور رکھنے کے قابل ہے۔

ویمن ڈائجسٹ

یہ عورتوں کا ماہنامہ ہے جو مسرت عزیز کی زیر ادارت گارڈی بلڈنگ نیپیئر روڈ لاہور سے نکلتا ہے۔ زیر نظر شمارہ اس کا سالنامہ ہے جو فروری د

مارچ ۱۹۶۹ء کا شمارہ پرچہ ہے اور ۲۴۰ صفحات پر شائع ہوا ہے۔ اس میں "حصۂ غالب" بھی شامل ہے مگر اس ضخیم پرچہ میں غالب پر صرف دو مضمون اور ایک نظم ہے۔ نظم "نذر غالب" کے نام سے جلیس ترمذی کی ہے اور پہلا مضمون "مرزا اسد اللہ خان غالب" کے عنوان سے زاہدہ رعنا کا۔ دوسرا مضمون "اردو شاعری میں **غالب کا مقام**" ہے جو نیلوفر علیم خان کا لکھا ہوا ہے۔ اس سالنامہ کی قیمت دو روپے پچاس پیسے ہے۔

ہلال

یہ ایک سرکاری ماہنامہ ہے جو فارسی زبان میں کراچی سے شائع ہوتا ہے۔ رسالہ ٹائپ میں چھپتا ہے اور نہایت خوبصورت چھپتا ہے **کاغذ** نہایت اعلیٰ اور نفیس لگایا جاتا ہے۔ صفحہ کے ہر دو کالم ہوتے ہیں اور ۴۸ صفحات کا پرچہ ہوتا ہے۔ اللہ بخش راجپوت اس کے اڈیٹر ہیں۔ اس کا فروری ۱۹۶۹ء کا شمارہ غالب نمبر ہے جو جلد ۱۶ کا شمارہ ۸ کا پرچہ ہے۔ اس میں غالب پر ۱۲ مضامین نہایت عمدگی اور قابلیت سے لکھے گئے ہیں۔ اور فی پرچہ ۵۰ پیسے۔

ہما (ڈائجسٹ)

یہ ماہانہ رسالہ دہلی سے نہایت عمدگی کے ساتھ شائع ہوتا ہے۔ چھپائی لکھائی بہترین، عمدہ کاغذ اس کا طرۂ امتیاز ہیں۔ اس کی جلد ۵ شمارہ ۱۲ بابت ماہ مارچ ۱۹۶۹ء کا پرچہ غالب نمبر ہے جو امتیازی شان کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ اس کے ۲۳۶ صفحات ہیں اور غالب کے متعلق بے انتہا مواد کے حامل۔ غالب کے متعلق اس رسالہ کے ۱۴۸ صفحات وقف کئے گئے ہیں باقی صفحات میں دوسرے مضامین ہیں۔ مضامین کا جو حصہ غالب کے لئے ہے اس کا نام غالب نامہ ہے اور وہ سارا تصویروں سے مزین ہے قیمت ڈھائی روپے۔ جو رسالہ کی ترتیب و آرائش کے معاملہ میں بہت ہی کم ہے یہ نمبر غالب کے متعلق ہر قسم کے دلچسپ اور پُرلطف مضامین سے مملو ہے۔ اور کارکنان نے اس کو بہتر سے بہتر طور پر پیش کرنے میں بڑی محنت اور کاوش کی ہے۔ شروع میں ہندوستان اور دوسرے ممالک کے مشاہیر کے پیغامات ہیں۔ پھر غالب سے پہلے کے اور غالب سے بعد کے شعراء کے مختصر حالات ہیں۔ کلام غالب کے انتخاب میں غالب کے متعدد اشعار کو تصویری رنگ میں ظاہر کیا گیا ہے جو جیتاتی آرٹ کے نمونے ہیں۔ غالب کی بے شمار تصاویر بھی شریک اشاعت ہیں۔ جن کی موجودگی میں یہ فیصلہ کرنا ناممکن ہو جاتا ہے کہ اصلی کونسی ہے؟ بعض خاص مضامین کے عنوانات یہ ہیں -
ہمارا محبوب شاعر، غالب کی کہانی غالب کی زبانی، غالب کی خانگی زندگی، ایک عظیم فنکار جسے دنیا ساغر کہتی ہے وغیرہ وغیرہ۔

ہماری زبان

یہ انجمن ترقی اردو ہند کا ترجمان ہے جو ۲۸ سال سے ہفتہ وار شائع ہو رہا ہے اور اردو کی بہت اچھی خدمت کر رہا ہے۔ سالانہ قیمت ۵ روپے ہے اور مقام اشاعت علی گڑھ ہے۔ تقطیع ۲۲×۳۰/۴ ہے اور صفحات ۱۴ ہوتے ہیں۔ کاغذ بہت اچھا سفید لگایا جاتا ہے۔ اور لکھائی چھپائی عمدہ ہوتی ہے۔ مستقل اڈیٹر پروفیسر آل احمد سرور رہیں نگراں کے ایک سال کے لئے امریکہ جانے کی وجہ سے ڈاکٹر مسعود حسین خان صدر شعبہ لسانیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ یکم اکتوبر ۱۹۶۹ء سے اس کے مدیر مقرر ہوتے ہیں۔ اس اخبار نے خاص طور پر تو "غالب نمبر" نہیں نکالا۔ مگر شروع سال سے اس میں غالب کے متعلق ان کے شاگردوں کے متعلق اور ان کے دیوان کے متعلق بکثرت مضامین شائع ہوتے ہیں۔ جو ایک ضخیم غالب نمبر سے بھی زیادہ صفحات میں پھیلے ہوتے ہیں۔ اور غالب پر ریسرچ کرنے والوں کے لئے نہایت مفید ہیں۔ ان مضامین کا سلسلہ اب تک جاری ہے ہندوستان اور بیرونی ممالک میں جہاں جہاں اس دوران میں غالب کی صد سالہ برسی کے متعلق جلسے ہوتے۔ ان کی روئیداد بڑی تفصیل کے ساتھ اس پرچہ میں برابر شائع ہوتی رہیں اور شائع ہو رہی ہیں۔ غالب کے متعلق ہندوستان میں جو کتابیں لکھی جا رہی ہیں ان کی کیفیت بھی اس میں باقاعدہ چھپتی رہتی ہے۔ غرض غالب کے متعلق

اس رسالے کے متعلق کے مآل میں اس قدر کافی مواد چھپا گیا ہے کہ اگر اسے ایک جگہ جمع کیا جاتے تو بہت اعلیٰ درجہ کا "غالب نمبر" بن جاتے۔

ہمدرد صحت ڈائجسٹ

یہ بہت ہی مفید رسالہ حکیم محمد سعید صاحب دہلوی صدر ہمدرد نیشنل فاؤنڈیشن کی زیر ادارت نہایت پابندی وقت کے ساتھ کراچی سے ماہوار شائع ہوتا ہے۔ جس میں حفظان صحت، طب اور عام معلوماتی مضامین بہت خوبی اور رنگینی کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں یہ پرچہ شروع سے آخر تک نہایت دلچسپ، مفید اور پُر از معلومات ہوتا ہے اور حکیم صاحب موصوف اس کو زیادہ سے زیادہ دلچسپ اور مفید بنانے میں برابر کوشاں رہتے ہیں لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ، کاغذ بورڈ پیپر سائز ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۷۰ کے قریب اور قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ فی پرچہ۔ زیر نظر شمارہ جلد ۲۷ نمبر ۲ ہے جو فروری ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا ہے۔ یہ خاص طور پر "غالب نمبر" تو نہیں ہے مگر ایک تو اس کے سرورق پر غالب کی ایک نہایت ہی خوبصورت تصویر دی گئی ہے۔ دوسرے غالب کی یاد میں سات نظم و نثر مضامین شریک اشاعت کئے گئے ہیں جب غالب کی یاد میں رسالہ کا ایک حصہ مخصوص کیا گیا تھا تو اگر غالب پر کام کرنے والے مشہور ادیبوں سے اس کے لئے کہا جاتا تو حکیم صاحب کی شخصیت ایسی نہ تھی کہ کوئی شخص انکار کر دیتا۔ اس صورت میں بہترین طور پر غالب کی یاد منائی جا سکتی تھی جو اس حال میں محض رسمی طور پر منائی گئی۔

فروری کی اشاعت کے بعد مارچ ۱۹۶۹ء میں ہمدرد صحت کا جو پرچہ شائع ہوا اس میں بھی "غالب اور سرسید" پر ایک تحقیقی اور دلچسپ مضمون پروفیسر محمد ایوب صاحب قادری کا شائع ہوا ہے جو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ مارچ کے بعد بھی غالبیات کا سلسلہ ہمدرد صحت ڈائجسٹ میں جاری رہا۔ چنانچہ اپریل کے پرچہ میں غالب کا گھرانہ مرزا ادیب، مئی کے رسالہ میں غالب ایک معلم از سہیل برکاتی۔ جون کے شمارہ میں غالب شاعر امروز و فردا از ڈاکٹر فرمان فتحپوری اور جولائی نمبر میں غالب اردو کا سب سے بڑا حمد بد شاعر از ڈاکٹر ذاکر حسین مرحوم شائع ہوتے۔ اگست کے شمارہ میں غالب کے متعلق دو کتابوں پر تبصرہ شائع کیا گیا ہے۔ پہلی کتاب ہے غالب تاریخ کے آئینہ میں مصنفہ سید نظر حسین زیدی اور دوسرا دبستان غالب مولفہ ناصر الدین ناصر ستمبر ۱۹۶۹ء کے پرچہ میں سید ضمیر جعفری نے "حیدر آباد سے غالب کے حضور میں" پیش کئے ہیں ۲۷ صفحات کی وہ طویل تحریر ہے جو جعفری صاحب نے ۴ فروری ۱۹۶۹ء کو راولپنڈی کی شام ہمدرد میں کی

ہمدرد نونہال

بچوں اور بچیوں کا یہ نہایت دلچسپ اور شاندار پرچہ کراچی سے ماہوار نکلتا ہے اور چھوٹے سائز پر خوبصورت تصویروں، آسان مضمونوں اور سیدھی نظموں کے ساتھ شائع ہوتا ہے۔ مجلس ادارت میں مسعود احمد برکاتی اور حکیم محمد یاسین دہلوی شامل ہیں مجلس مشاورت میں الحاج سید اشرف صبوحی دہلوی کا نام دیکھ کر تعجب ہوا۔ انصافاً تو انہیں چیف اڈیٹر ہونا چاہتے تھا جنھوں نے ۳ کے قریب بچوں کے لئے صاف آسان دلچسپ کہانیاں لکھی ہیں۔ اور جو اپنی تحریروں میں دہلی کی خالص ٹکسالی بولی اور زبان استعمال کرتے ہیں اور ادارت کا بھی سابقہ تجربہ رکھتے ہیں اس رسالہ کے نگراں حکیم محمد سعید صاحب دہلوی صدر ہمدرد فاؤنڈیشن ہیں۔ اس کے ماہ فروری ۱۹۶۹ء کے پرچہ میں جو جلد ۷ کا دوسرا شمارہ ہے۔ غالب پر چار مضمون ہیں جن میں غالب کون ہے ؟ ۲۔ بچوں کا غالب ۳۔ قدر نامہ غالب ۔ ۴۔ غالب کے لطیفے شامل ہیں۔ رسالہ کے کل صفحات ۱۱۲ ہیں جن میں سے ۱۹ صفحات غالب کے لئے وقف ہیں اس رسالہ میں ایک عجیب جدت یہ کی گئی ہے کہ جن صفحات پر غالب کے متعلق مضمون ہیں ان میں سے ہر صفحہ کے اوپر کونے میں غالب کی ایک چھوٹی سی خوبصورت تصویر چھپی ہوتی ہے اور رسالہ کے شروع میں پورے صفحہ پر غالب کی خوبصورت تصویر دی ہوتی ہے چھپائی لکھائی خوبصورت رنگین اور خوشنما۔ کاغذ معمولی۔ قیمت ۷۵ پیسے۔

ہندوستانی ادب

یہ پرچہ نبی ایم۔ خان ایم اے کی زیر ادارت حیدر آباد دکن سے ماہوار شائع ہوتا ہے اور انجمن ترقی ہندوستانی کا ترجمان ہے کتابت بہت بُری۔

طباعت اس سے بھی بُری۔ کاغذ خاصا ناقص کاغذ کی طرح چھپائی لکھائی کی بہتری کا بھی خیال رکھا جاتا۔ اس کا غالب نمبر جنوری' فروری اور مارچ ۱۹۶۹ء کا مشترکہ پرچہ ہے اور جلد ۲۹ کا شمارہ ۴، ۵، ۶ ہے سائز ۲۰×۳۰/۸ صفحات ۱۰۰ ہیں۔ رسالہ کے کاتب اور ایڈیٹر دونوں کتابت سے ناواقف معلوم ہوتے ہیں۔ ان دونوں نے مل کر الفاظ کی شکل اور ہیئت کو اتنا مسخ کیا ہے جس کی انتہا نہیں۔ مثلاً فیض یافتہ کو فیض یا فتہ۔ ملکہ کو ملکے۔ مارکو کو مارکے۔ آٹھ کو آٹ۔ اعلیٰ کو اعلا معیار کو معار۔ کچھ کو کج۔ حسنہ کو حسنا لکھا ہے۔ اور بھی انشاء اور املا کی بے شمار غلطیاں اس میں ہیں۔ لکھائی اتنی گندی ہے کہ غور کر کے بھی نہیں پڑھی جاتی غالب کے ایک خط پر بے انتہا فخر کیا ہے کہ صرف ہمیں ہی اس کے چھاپنے کا شرف حاصل ہوا ہے بقول ایڈیٹر صاحب اس نمبر کی خصوصیات یہ ہیں کہ اوّل تو اس کا ہر مضمون غالب کے متعلق ہے۔ دوسرے ہر صفحہ میں ضرور غالب کا نام آتا ہے تیسرے غالب کی سو سالہ برسی کی مناسبت سے رسالہ کے سو صفحے ہیں۔ لیکن ہمارے ناقص خیال میں اس نمبر کی سب سے بڑی خصوصیت اس کا سب سے زیادہ لغو ہونا ہے۔ مضامین کی تعداد ۵۵ ہے مگر پڑھنے کے قابل شاید ایک آدھ ہی ہو اور بدخطی کے باعث اس کا بھی پڑھنا دشوار ہے۔

یادگارِ غالبؔ

یہ وہ مجموعہ یادگار ہے جو روحِ غالب کی خدمت میں بطور خراجِ عقیدت نہایت ادب و احترام کے ساتھ غالب کی اس صد سالہ برسی کے موقع پر پاکستان سٹوڈنٹس کراچی کی طرف سے ۱۹۶۹ء میں پیش کیا گیا ہے۔ پیش کرنے والوں میں امیر حسن جمی اور خالد اطہر پیش پیش ہیں۔ یہ یادگار اس بات کا ثبوت ہے کہ بڑی عمر کے اصحاب کے علاوہ بھی نوجوان طلباء ادبی اور شعری مضامین میں کافی دلچسپی لینے لگے ہیں اور اگر ہمارے اساتذہ ان کی درست رہنمائی کریں تو وہ بہت کچھ ترقی کر سکتے ہیں۔ اور ادب کے ایسے ایسے خوشنما گلدستے تیار کر سکتے ہیں جن سے ہماری ساری ادبی فضا معطر ہو سکتی ہے۔

اس یادگار میں جس قدر مضامین شامل ہیں وہ یا تو طلباء نے خود تیار کئے ہیں یا کہیں سے نقل کئے ہیں یا بعض مشہور ادیبوں سے لکھوائے ہیں اور ان سب کو ملا کر غالب کے متعلق ایک خوبصورت مجموعہ تیار کر دیا ہے جو غالبیات میں ایک اچھا اضافہ ہے۔ بعض مضامین کے عنوانات یہ ہیں:۔ غالب زندہ ہیں۔ مرزا غالب کی انفرادیت۔ غالب اور عظمت۔ انداز بیاں اور۔ ادائے خاص سے غالب ہوا ہے نکتہ سرا۔ غالب خطوط کے آئینہ میں وغیرہ۔

یادگار مجلہ

غالب کے متعلق۔ یادگار مجلہ غالب صدی تقریبات کمیٹی گوالیار کی جانب سے اپریل ۱۹۶۹ء میں شائع کیا گیا۔ جس میں دوسرے مضامین کے علاوہ مرزا غالب اور حضرت غمگین گوالیاری سے متعلق فارسی خطوط اور ان کا اردو اور ہندی ترجمہ پیش کیا گیا۔

خاتمہ

یہ ہے مختصر بیان اردو کے ان جرائد و رسائل کا جنھوں نے غالب صدی کے اس موقع پر اپنے پرچوں کے غالب نمبر شائع کئے یا جنھوں نے غالب نمبر تو خاص طور سے نہیں نکالے مگر اس موقع پر عام طور سے غالب کے متعلق مضامین شائع کئے۔ ان میں سے جن پرچوں کو میں شروع سال سے اس وقت تک تلاش اور فراہم کر سکا یا جن کے حالات اور کوائف مجھے مل سکے ان سب کا ذکر میں نے اس مضمون میں کر دیا ہے۔ لیکن جن پرچوں تک میری رسائی نہ ہو سکی یا جن کے متعلق مجھے کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ وہ اس فہرست میں کس طرح شامل ہو سکتے تھے۔ ان کے علاوہ جن جرائد و رسائل کے غالب نمبروں کا ناظرین کرام کو علم ہو وہ از راہ نوازش مجھے لکھ دیں تاکہ میں اپنی فہرست کو مکمل کر لوں۔

خاکسار۔ محمد اسماعیل پانی پتی ۱۰ ارام گلی مزنگ لاہور

ہندوستانی اخبارات و رسائل

(ہندوستان کے کچھ اور رسائل و اخبارات کی تفصیل معلوم ہوتی ہے جو درج ذیل ہے:

"مہر و مجلس" کلکتہ

یہ رسالہ ہندوستان کے مشہور شہر کلکتہ سے نکلتا ہے اور اس کا ۱۲ر اکتوبر ۱۹۶۹ء کا شمارہ غالب نمبر تھا۔

"اردوئے معلیٰ" دہلی

یہ بہت مشہور ادبی رسالہ ہے جو مشہور ادیب جناب خواجہ احمد فاروقی کی زیر ادارت دہلی یونیورسٹی دہلی سے شائع ہوتا ہے۔ غالب صدی کے موقع پر اس نے بھی اپنا غالب نمبر فروری ۱۹۶۹ء میں نکالا تھا۔

"افکار نو" گورکھپور

یہ ہندوستان میں گورکھپور یونیورسٹی کا بہت اعلیٰ علمی مجلہ ہے جسے افغان اللہ خاں ایم اے فاضل ادیب مرتب کرتے ہیں۔ غالب صدی کے موقع پر اس نے بھی اپنا غالب نمبر شائع کیا۔

"المہدی" حیدر آباد دکن

یہ رسالہ کاچی گوڑہ حیدر آباد دکن سے نکلتا ہے۔ اس کی جلد ۸ شمارہ نمبر ۳ کا پرچہ غالب نمبر ہے جو مارچ ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا۔ اس کے مدیر محمد علی صاحب ہیں۔

"اعتمادیہ" دہلی

یہ اینگلو عربک ہائر سیکنڈری سکول اجمیری گیٹ دہلی کا آرگن ہے۔ اس نے بھی اپنا "غالب نمبر" غالب صدی کے موقع پر شائع کیا جسے محمد قاسم صدیقی صاحب نے مرتب کیا۔

السٹریٹڈ ویکلی

اخبار السٹریٹڈ ویکلی آف انڈیا دہلی کا ہفتہ وار انگریزی پرچہ ہے۔ اس کا ۲۳ر فروری ۱۹۶۹ء کے شمارہ میں غالب پر مضمون ہیں۔

جام سفال۔ کلکتہ

غالب کا مشہور مصرع ہے۔ "جام جم سے مرا جام سفال اچھا ہے" اسی مصرع پر اس رسالہ کا نام رکھا گیا ہے۔ یہ رسالہ زیر اہتمام اردو لٹریری سوسائٹی سینٹ انتھونی ہائر سیکنڈری سکول کلکتہ شائع ہوتا ہے۔ اس کا ۸ر جون ۱۹۶۹ء کا شمارہ غالب نمبر ہے جسے شاہ وصی الدین احمد نے شائع کیا ہے۔

"اخبار حیات" دہلی

یہ ہندوستان کمیونسٹ پارٹی کا ہفتہ وار پرچہ ہے جو نئی دہلی سے شائع ہوتا ہے۔ اس کا جلد ۷ نمبر ۸ کا شمارہ جو ۱۳ر فروری ۱۹۶۹ء کو چھپا غالب نمبر ہے۔

"حیات نو" بنگلور

یہ بنگلور کالج بنگلور کا آرگن ہے اور غالب صدی کے موقع پر اس نے بھی اپنا غالب نمبر شائع کیا تھا۔

خاتون دکن

عورتوں کے لئے یہ رسالہ حیدر آباد دکن سے ماہوار شائع ہوتا ہے۔ اس نے بھی غالب صدی کے موقع پر اپنا غالب نمبر ۶۹ء میں شائع کیا تھا۔ اس کے مندرجات میں سے بعض کے عنوانات یہ ہیں۔ غالب کا ابتدائی کلام، زندگی غزل اور غالب، حسن غالب۔

"رہنمائے دکن" حیدر آباد غالب نمبر

یہ حیدر آباد دکن کا ایک روزانہ اخبار ہے جو اکیس سال سے شائع ہو رہا ہے۔ اس کا جلد ۲۱ نمبر ۶۴ کا شمارہ ۸ر مارچ ۱۹۶۹ء غالب نمبر ہے۔ اس روزنامہ کے ایڈیٹر سید وقار الدین ہیں۔ معمولی اخباری کاغذ پر چھپا ہے اور ۴۲ صفحات کا پرچہ ہے۔ اخبار سب بڑے سائز پر شائع ہوتا ہے یعنی ایک صفحہ کا طول ۲۲ انچ اور عرض ۱۴ انچ ہے۔ قیمت ۳۰ پیسے ہے۔ لکھائی چھپائی پہلے صفحہ کی بہت اچھی۔ باقی صفحات کی سب بری۔ پہلے صفحہ پر تین تصویریں ہیں اوپر غالب کی درمیان میں غالب کے شاگرد شاہ ظفر کی اور سب سے نیچے کی تصویر پر لکھا ہے "غالب محفل مشاعرہ میں" مضامین بھی دو ایک غالب کے متعلق ہیں باقی سارا اخبار خبروں اور اشتہاروں سے بھرا ہوا ہے۔

سٹر گل۔ کلکتہ

یہ انگریزی کا ماہوار رسالہ ہے جو 17/1-A رنومر کا رلس کلکتہ سے زیر ادارت ایم ڈبلیو مس شائع ہوتا ہے۔ اس کا ستمبر ۱۹۶۹ء کا شمارہ غالب نمبر ہے۔

"سوویٹ دیس"

یہ سوویٹ یونین کی طرف سے نکلنے والا ماہوار رسالہ ہے جو دہلی سے جی ایل کولوکولوو کی ادارت میں شائع ہوتا ہے اس کی جلد ۱۶ نمبر ۴ فروری ۱۹۶۹ کا رسالہ غالب نمبر ہے۔

سوویٹ ریویو' دہلی

یہ رسالہ انگریزی میں سوویٹ یونین کی طرف سے دہلی سے شائع ہوتا ہے جی ایل کولوکولو اس کے ایڈیٹر ہیں اس کا فروری ۱۹۶۹ء کا پرچہ غالب نمبر ہے۔

سوونیر۔ کلکتہ

یہ اردو لٹریری سوسائٹی کلکتہ سے شائع ہوتا ہے اور اردو میں چھپتا ہے اس کا ۱۹۶۹ء کا پرچہ غالب نمبر ہے

"سیاست" حیدرآباد دکن غالب نمبر

یہ حیدرآباد دکن کا ایک اردو روزنامہ ہے جو ۲۱ سال سے شائع ہو رہا ہے اس کا نمبر ۲۵ بابت ۱۵ فروری ۱۹۶۹ء کا شمارہ کو آپ غالب نمبر کہہ لیجئے اگرچہ اس میں غالب نمبروں جیسی شان نہیں ہے تاہم سرچھپانے کو کچھ نہ کچھ غالب کے متعلق اس پرچہ میں ضرور ہے بہت بڑے سائز پر اخبار شائع ہوتا ہے ایک صفحہ پر ۷ کالم ہوتے ہیں کاغذ کتابت اور چھپائی تینوں نہایت معمولی۔ قیمت ۱۶ پیسے۔

اس روزنامہ کے ۱۶ اور ۱۷ فروری کے پرچوں میں بھی غالب پر مضامین ہیں۔

شمع حیات

یہ دہلی کالج (ایوننگ) کا اردو میگزین ہے جس کے ایڈوائزر عظمت اللہ خاں ہیں غالب صدی کے موقع پر ۱۹۶۹ء میں انھوں نے بھی اپنا غالب نمبر شائع کیا تھا۔

غالب اور اس کا عہد

یہ اس سوونیر کا نام ہے جو اردو میں زیرِ نگرانی صد سالہ یادگار کمیٹی نئی دہلی کی زیرِ نگرانی شائع ہوتا ہے اس کا ۱۶ار ۲۳ر فروری ۱۹۶۹ء کا پرچہ غالب نمبر ہے

غالب ۱۸۶۹ء۔ ۱۹۶۹ء

یہ اردو اور انگریزی میں شائع ہونے والا سوونیر ہے جو یادگار غالب کمیٹی نئی دہلی کی طرف سے چھپا کرتا ہے امسال یہ صرف غالب کے لیے مخصوص تھا جو غالب صدی کے موقع پر دہلی سے شائع ہوا۔

غالب ــ لائف اینڈ ورک

یہ انگریزی کا رسالہ ہے جو پبلیکیشنز ڈویژن منسٹری آف انفارمیشن اینڈ براڈ کاسٹنگ گورنمنٹ آف انڈیا نئی دہلی سے غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر فروری ۱۹۶۹ء میں شائع کیا۔

فکرِ نو۔ دہلی

یہ دہلی کالج دہلی کا اردو میگزین ہے اس کا غالب نمبر غالب صدی کے موقع پر ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا جسے گوہر سلطانہ نے مرتب کیا

مسلینی۔ ہبلی

یہ رسالہ جاپن سائنس کالج ہبلی (بھارت) سے شائع ہوتا ہے اور اردو انگریزی دونوں زبانوں میں چھپتا ہے۔ چیف ایڈیٹر اے ایم خان ہیں اور اردو کے ایڈیٹر پروفیسر ایم اے پیاسے ہیں۔ غالب صدی کے موقع پر اس کا بھی غالب نمبر شائع کیا گیا تھا

"نذرِ غالب"

یہ "غالب نمبر" غالب صدی تقریبات کمیٹی گلبرگہ (میسور) نے غالب صدی کے موقع پر "نذرِ غالب" کے نام سے شائع کیا۔

"نذرِ غالب"

یہ ۱۹۶۹ء کا سالنامہ ہے جو غالب صدی تقریبات کمیٹی عادل آباد دکن سے سالانہ زیرِ نگرانی بزمِ تعمیرِ ادب عادل آباد شائع ہوتا ہے اس کا ۱۹۶۹ء کا سالنامہ غالب نمبر ہے جو "نذرِ غالب" کے نام سے شائع ہوا۔

نورِ چشم

یہ اردو رسالہ ہے اور جموں (کشمیر) سے ماہوار شائع ہوتا ہے ایڈیٹر سدگوپال ہیں اس کی جلد ا نمبر ۲ ۳ کا شمارہ بابت فروری' مارچ ۱۹۶۹ء غالب نمبر ہے۔

ماہنامہ "آج کل" دہلی

مضمون	مصنف
ملاحظات	ادارہ
سر ہمہ عامہ	
کلام غالب کے صوتی آہنگ کا ایک پہلو	مسعود حسین خاں
محاورات غالب	ضیا احمد بدایونی
دلی کی سماجی زندگی (خطوط غالب کے آئینے میں)	سبطِ حسن نقوی
میں ہوں اپنی شکست کی آواز	شمیم حنفی
غالب کی شاعری میں جنس	سلیم اختر
رسالہ سوالات عبدالکریم کا مصنف	منظور الحسن برکاتی
اشائے نورِ چشم	حیدر نقوی دستوی
غالب اور ملازمتِ سرکار	یوسف ناظم

غالب کی زمین میں نذرِ عقیدت

فراق گورکھپوری۔ روش صدیقی۔ منور لکھنوی۔ بسمل سعیدی
سلام مچھلی شہری۔ گویال متل۔ شمیم کرہانی۔ شہاب جعفری۔ حسن نعیم۔ کمار پاشی
محمود سعیدی۔ رفعت سروش۔ مصور سبزواری۔ اسما سعیدی۔ طالب چکوالی
تابش۔ فصیح اکمل قادری۔ جگن ناتھ آزاد۔ مارش پرتاپ گڑھی۔ کرشن موہن۔
حرمت الاکرام۔ سعادت نظر۔ واحد پریمی

"آہنگ" کراچی

۲۲ جنوری ۱۹۶۹ء

مضمون	مصنف
غالب	اداریہ
مرزا غالب اور ان کے خطوط	صوفی غلام مصطفیٰ تبسم
غالب اور فن کے تقاضے	مختار صدیقی
غزل (غالب کی زمین میں)	حفیظ ہوشیارپوری
غالب کا شہر آرزو	ناصر کاظمی
آشوب آگہی غالب	ممتاز حسین
غالب انداز بیاں اور شخصیت	علی سجاد مہر
اسد اللہ خاں غالب	مرزا عابد عباس
غالب کی بذلہ سنجیاں	ڈاکٹر اسلم فرخی
گنجینہ معنی (فیچر)	سید عابد رضوی
غالب کی زندگی اور ان کی شاعرانہ شخصیت	ڈاکٹر شوکت سبزواری

عنوان	مصنف
خطوط غالب	حامد حسن قادری
غالب کی مخصوص اشعار کے تیکھے پن	ڈاکٹر اختر مسعود رضوی
غالب کی شاعرانہ طبیعت	سید وقار عظیم
مرزا غالب کی فارسی شاعری	انعام الحق کوثر
مرزا غالب کے قصیدے	"
غالب کا رنگ تغزل	مقصود پرویز
غالب کی متروکہ ہوسے	ادارہ

ہفت روزہ اخبار جہاں کراچی

۲۷ فروری ۱۹۶۹ء

عنوان	مصنف
غالب کا تخیل اقبال کے ہاں عملی شکل اختیار کر لیتا ہے	ڈاکٹر سمل
غالب جو اپنی موت کے ۱۰۰ برس بعد بھی زندہ ہے	میرزا ادیب
غالب کی ازدواجی زندگی	علیم قادری صدف
رام پور اور غالب	نور الصباح بیگم
چار ادیبوں کے نام مرزا غالب کے خطوط	
چچا غالب (بچوں کے لیے)	

ادب لطیف لاہور

نومبر دسمبر ۱۹۶۹ء

سخن میں خامۂ غالب کی آتش افشانی

عنوان	مصنف
نعت	غالب
منقبت	"
نوحہ	"
غزل	غالب
رشک فارسی	
انتخاب کلام غالب اردو	منتخبہ: پروفیسر مرزا محمد منور
نقش ہائے رنگ رنگ	
انتخاب اشعار فارسی غالب	منتخبہ پروفیسر مرزا محمد منور
ذکر اس پری وش کا	

(مضامین)

عنوان	مصنف
غالب کی کہانی غالب کی زبانی	غالب کے خطوط سے مرتبہ
غالب سارے جہاں کے ...	ڈاکٹر قیوم صادق احمد
غالب ایک تاں ایک قدر	ڈاکٹر آمنہ خاتون
غالب صریر خامہ نوائے سروش ہے	ظہیر کاشمیری
غالب بت شکن	پروفیسر یوسف احمد
غالب کے کلام کا مطالعہ	سید قدرت نقوی
غالب کا ایک شعر	پروفیسر سید وزیر الحسن عابدی
غالب اور قول محال	پروفیسر سید حامد علی
غالب کی ایک پیش گوئی	سید صمد حسن رضوی
غالب کا فلسفۂ غم	نجمہ جعفری ایم اے
غالب کا جذبۂ رشک	ذوالفقار علی آغا
غالب جاگیرداری نظام کا مرثیہ خواں	پروفیسر ایس بی اشرف
غالب اور فرہاد	پروفیسر ملک حسن اختر
غالب اور سر راس مسعود	چودھری محمد حنیف شاہد ایم اے
غالب کے چند علمی مباحث	پروفیسر سید نظیر حسین زیدی
غالب — ما لہ و ما علیہ	پروفیسر منظور احسن عباسی
غالب کا طرز استعارہ	ڈاکٹر ایس ایم عارف ماہر آروی
غالب کے چند شاگرد	پروفیسر محمد ایوب قادری ایم اے
غالب کا ایک شاگرد (بابو محمد جان مولف)	عبدالقوی دسنوی
غالب کا ایک گمنام شاگرد (صمدیت اللہ عظیم آبادی)	ڈاکٹر مناظر عاشق ہرگانوی

بحضور غالب (شعرائے کرام کا غالب کو خراج عقیدت)

عنوان	مصنف
مرثیہ غالب	مولانا حالی مرحوم
خراج عقیدت	علامہ اقبال مرحوم
غالب	خاور لدھیانوی
مرزا اسد اللہ خاں غالب	"
غالب	ہدایت اللہ اختر
گل ہائے عقیدت	واحد پریمی
غزل فارسی اور ترجمہ اردو	گوہر ہوشیار پوری
یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا (پوری غزل کا منظوم انگریزی ترجمہ)	صوفی اے کیو نیاز

پردۂ ساز

شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک (غالب سے متعلق
ایک نیم تاریخی سوانحی ڈراما) عشرت رحمانی

گل نغمہ

مندرجہ ذیل شعرائے کرام کی غزلیں غالب کی زمین میں :۔
سید عابد علی عابد۔ احمد ندیم قاسمی ڈاکٹر سلیم واحد سلیم۔ ابوظہر۔
ثاقب زیروی تسرا فضل جعفری کرار نوری عبدالحمید عدم انجم رومانی
بہمن شیرازی۔ ناصر زیدی شمس الرحمٰن فاروقی امید فضلی کشور ناہید
کسری منہاس اکرم طاہر۔ ظفر ابن متین سلطان رشک۔

شوخیٔ تحریر (طنز و مزاح)

مضامین

غالب کا ایک شعر فکر تونسوی
غالب کا ایک اسکیمو احمد جمال پاشا
غالب کا بستر ارسٹ میر

نظم

غالب کو بُرا کیوں کہو پروفیسر دلاور فگار

حکایات خونچکاں (رپورتاژ)

بسکہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا مرزا ظفر الحسن
ان تمام مشکلات کا تذکرہ جو غالب صدی کے سلسلہ میں
مرزا ظفر الحسن معتمد ادارہ یادگار غالب کراچی کو پیش آئیں

اس انجمن گل میں

غالب سے متعلق رسالوں اور کتابوں پر بہت سے تبصرے — اداریہ
اس کے علاوہ مضمون نگاروں کی تصاویر۔ غالب کی تحریر کا عکس غالب
کی تصویر اور نقش چغتائی وغیرہ۔

رسالہ "اردو" کراچی غالب نمبر حصہ اوّل

جنوری، فروری مارچ ۱۹۶۹ء

غالب کی صحیح تاریخ پیدائش سید صمد حسین رضوی
طلسم گنجینۂ معانی ڈاکٹر شوکت سبزواری
ابوالفضل محمد عباس رفعت شیروانی پروفیسر عبدالعوی دسنوی

"وہ زندہ ہم ہیں ..." ڈاکٹر وزیر آغا
غالب کا طرزی جائزہ سید محمد تقی
مجموعہ دہلی اور غالب قاضی عبدالودود
غالب کے متعلق چند غیر معتبر روایات نادم سیتاپوری
غالب کا مزاج شعری مخمور اکبرآبادی
غالب کا اجتماعی احساس (خطوط کے آئینے میں) ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار
غالب۔ مرآۃ الاشیاء اور حکیم احسن اللہ ڈاکٹر عبداللہ چغتائی
غالب کے ہم معنی اردو اور فارسی شعر
(مضمون بیان اور زبان کی مناسبت } مولانا غلام رسول مہر
غالب اور تلامذۂ غالب تذکرۂ بہیر میں ادارہ
غالب کا آئینہ دل پروفیسر ممتاز حسین
راز دل اپنا جمیل جالبی
گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل تمیم احمد
مرزا غالب کی ایک الجھن ڈاکٹر سہیل بخاری
غالب کے اولین تعارف نگار ڈاکٹر فرمان فتح پوری
غالب اور سبک ہندی لطیف اللہ
غالب کا الحاقی کلام — ایک داستان جلیل قدوائی
غالب کے سفارشی نامے مسلم ضیائی
غالب و مجروح کی مکاتیب سید معین الرحمٰن
غالب اور اس کا ماحول ڈاکٹر وحید قریشی
دستان خرد (غالب کی ایک غیر معروف شرح) ڈاکٹر عبدالغنی
غالب اور تعتہ مولانا سید مرتضیٰ حسین فاضل
مطالعۂ غالب اور اثر لکھنوی نثار احمد فاروقی
غالب کی حالات محمد علی صدیقی
کچھ تلامذۂ غالب کے بارہ میں کلب علی خاں فائق
سبد باغ دودر (تصنیف غالب تعارف تلخیص حواشی) امداد علی عرشی

رسالہ "اردو" کراچی غالب نمبر حصہ دوم

اپریل، مئی جون ۱۹۶۹ء

نورانی کون تھے؟ ڈاکٹر ریاض الحسن

غالبیہ سے چند نوادر	اکبر علی خاں
اوجِ قبول (غالب کا مسجّع کلام)	سید محمد حسین رضوی
غالب اور اقبال	بشیر احمد ڈار
غالب کا سفرِ کلکتہ (ایک تاریخی غلطی کی اصلاح)	ڈاکٹر محمود الٰہی
غالب کی انانیت	سلیم احمد
غالب کے دو قلمی دیوان اور میر علی بخش خاں رنجور	ڈاکٹر سید حامد حسین
آشوبِ آگہی	سید قدرت نقوی
گنجینۂ معنی کا طلسم اور مافی الضمیر	ڈاکٹر ابو محمد سحر
کچھ غالب کے متعلق	پروفیسر محمد ایوب قادری
سخن در سخن (متعلق تلامذۂ غالب)	ادارہ
غالب - حیات و کلام پر ایک قدیم تحریر	ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار

"اردو ادب" علی گڑھ غالب نمبر

۱۹۶۹ء کا پہلا شمارہ

غالب کی عظمت	پروفیسر آل احمد سرور
ہم سخن فہم ہیں غالب کے طرفدار نہیں	ڈاکٹر گیان چند
نسخۂ حمیدیہ - چند غلط فہمیوں کا ازالہ	ڈاکٹر ابو محمد سحر
حیاتِ غالب — ایک مطالعہ	ڈاکٹر محمد انصار اللہ نظر
غالب ایک ایرانی کی نظر میں	کبیر احمد جائسی
مرزا غالب — ایک مطالعہ	ڈاکٹر نسیم احمد
خمخانۂ جاوید اور غالب	عبد القوی دسنوی
غالب تحقیق - اپریل فول	نادم سیتاپوری
دیوانِ غالب (نسخۂ بھوپال) کی کہانی	
کتابت سے گم شدہ تک	ڈاکٹر سید حامد حسین
غالب کی تین غزلوں پر تضمینیں	محمد رضا
مکاتیبِ غالب اور ان کی ادبی افادیت	احمد ابراہیم علوی
غالب کی قصیدہ نگاری	بشیر بدر
غالب کا پیکرِ غزل	ذکاء الدین شایاں
غالب (نظم)	روِش صدیقی

"اردو مجلس" کلکتہ (غالب نمبر)

۱۲ اکتوبر ۱۹۶۸ء

شجرۂ مرزا غالب اور تصانیف	ادارہ
غالب کی کہانی غالب کی	مرتبہ : نواب دہلوی
مرزا غالب	"
اسد اللہ خاں غالب	رئیس کمار شاد
غالب کون ہے؟	جرح محمد آبادی
غزل	غالب
مرزا غالب	اقبال
(مختلف شعراء کی ماتمی غزلیں)	
۱۸۵۷ء کے المیہ پر غالب کے نظم و نثر میں تاثرات	ادارہ

"اعتقادیہ" دہلی (ساز غالب)

۱۹۶۹ء

آہ ! غالب مرد	اکمل الاخبار دہلی ۱۷ فروری ۱۹۶۹ء
شہنشاہِ معانی مرزا غالب	رفعت سروش
غالب بسلسلۂ "استادانِ سخن"	مرزا محمود بیگ
مرزا نوشہ — ایک خاکہ	سرور احمد علوی
سرقاتِ غالب	مولانا عبد الصمد صارم
مرزا غالب کے یہاں نئے دور کی آہٹ	سبطی
غالب کے زمانہ کی دلّی	صمر حسن
غالب - محقق صاحبِ طرز نثر نگار	وقار احمد رضوی
نصابی راوتہ غالب	خورشید الاسلام
مرزا غالب سے شر آمیز کرنے والے طلباء کے نرغے میں	غلام احمد فرقت
مرزا غالب کی فطری ظرافت اور اس کا اثر ان کی ادبی زندگی پر	ابو سعید
اردو نثر پر غالب کی ظریفانہ شخصیت کا اثر	رضا احمد صدیقی
غالب شناسی	سید عبد اللہ
خطوطِ غالب کی انفرادیت	خلیق انجم
دیوانِ غالب اور غزل	مجنوں گورکھپوری
غالب عام فہم ہے	اسلم پرویز

رسالۂ "افشاں" لاہور

جلد ۳ شمارہ ۱-۲ ۱۹۶۹ء

غالب اور ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی — محمد یونس بٹ

غالب اور نظریہ وحدت الوجود — میاں محمد لطیف

غالب کے عادات و اطوار — محمد عبدالرشید

غالب کا جہاں دیگر دیکھیے — مقصود احمد

غالب کے دو شاگرد، دو دوست (مجروح اور تفتہ) — اعجاز محمد صدیقی

غزل — پروفیسر محمد نذیر مہل

غزل — حافظ محمد بشیر قصوری

غزل — علاؤالدین خاں نصیر

غزل — افتخار احمد راہ رسول

من جیتی کہم ہمنا چیرہ غالب — حافظ محمد بشیر قصوری

ارمغان عقیدت خدمت جناب غالب — علاؤالدین خاں نصیر

GHALIB DURING THE WAR OF INDE-
-PENDENCE BY M NAZIR MEHAL.

GHALIB AFTER THE WAR OF IND-
EPENDENCE TILL DEATH
BY AHMAD SAEED

ماہنامہ افکار کراچی

فروری، مارچ ۱۹۶۹ء

متاع خانہ (نادر و نایاب تحریریں)

اشاریہ — صہبا لکھنوی

واقعات غالب — سحر انصاری

ذکر غالب کچھ نئے حالات — مالک رام

غالب کی ایک نئی تحریر — مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی

اعتبار نغمہ (نذر غالب۔ طرحی غزلیں)

غالب (فارسی کلام)

رفیع خاور (منظوم ترجمہ)

عبدالحمید عدم شیر افضل جعفری یزدانی جالندھری۔ انور حارث کمار پاشی
پیکر واسطی آل احمد سرور۔ ڈاکٹر وحید اختر۔ تمنا بہ بشیر بدر جمیل الدین عالی
جعفر طاہر۔ حزیں لدھیانوی شرلی بن شائق حسین اکبر کمال شاہین ظریف

خلیل الرحمن اعظمی وارث کرمانی آفتاب شمس صبا جائسی

گوشۂ بساط (سے مضامین)

ذکر غالب کی معجز بیانیاں — مولانا غلام رسول مہر

مسائل اسلوب اور بیان غالب — پروفیسر احمد علی

دشوار تو یہی ہے کہ دشوار بھی نہیں — ڈاکٹر سید محمد یوسف

غالب ۔ شاعر بت شکن — بیگم افضل کاظمی

غالب اور آزادی — افتخار احمد عدنی

غالب بحیثیت غزل گو — عرش ملسیانی

غالب کا دین — عتیق احمد

غالب کے تیس نقاد — سحر انصاری

غالب و ناطق — ڈاکٹر انعام الحق کوثر

غالب ۔ میری سوت — بلقیس جہاں

میرزا غالب ۔ جو ہوتے اب تو کیا ہوتا؟ — مختار زمن

زبان سپاس (منظوم خراج عقیدت)

سخن فہم — قمر ہاشمی

غالب سے — عزیز قیسی

سانحۂ تاج گل — شبنم رومانی

غالب — محسن احسان

احتساب غالب — عزیز حامد مدنی

اعتراف — ابوالخیر کشفی

نذرانۂ عقیدت — رہبر کیجاہی

تضمین غالب — صبا اکبرآبادی

مرزا غالب — احمد سلیم

محشر خیال (منتخب مضامین)

محاسن کلام غالب — ڈاکٹر عبدالرحمن بجنوری

غالب شکن — مرزا یگانہ چنگیزی

کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا — رشید احمد صدیقی

دستنبو (مستند اردو ترجمہ مع اشعار فارسی) — ادارہ اردوئے معلیٰ

اخبار غالب — کوثر انصاری

"افکارِ نو" گورکھپور۔ (خاص نمبر)

۱۹۶۹ء

توقعت غالب	احمد حسن
غالب کی شاعری میں سماجی شعور	منور حسن
غالب کے اردو خطوط	اسعان اعظمی
اردو نثر پر خطوط غالب کے اثرات	انجم عرفانی
غالب کی تشبیہیں اور استعارے	ڈاکٹر احمد لاری
تراکیب غالب	محمد انوار الحق
غالب کی حمالیات	غلام رسول کرانی
غالب کی کتاب زندگی	ڈاکٹر محمود الہٰی
غالب کا مسلک کرم	ڈاکٹر انصار اللہ نظر
غالب کا مشاہدہ باطن	ڈاکٹر سلام سندیلوی
نقش ہائے رنگ رنگ	ادارہ
امراؤ بیگم	طلعت فاطمہ
غالب اور شیکسپیئر	شاہد جمال الرحمٰن عباسی
غالب کا غم	عطیہ خانم
غالب تصوف کے آئینے میں	فیروز احمد
حالی ۔ غالب کے نقاد	اوصاف احمد
غالب کے تعمیری خیالات	کوثر جہاں
خطوط غالب	ناصر جہاں
غالب اور حسرت موہانی	اُم طیبہ
غالب کے ادبی معرکے	نسیم یوسف
غالب کے اردو معاصرین	محمد مسلم
ڈینگ اول پر ایک نظر	موسیٰ مجروح
غالب ۔ ایک نئی آواز	افضل اللہ خاں
حالی کی صورت	مصطفیٰ کمال
جشن غالب کی افتتاحی تقریب	ادارہ

غالب کی یاد میں مشاعرہ۔ جس میں گورکھپور کے ۲۲ شاعروں نے اپنی اپنی غزلیں سنائیں

رسالہ اقبال ریویو کراچی

جنوری ۱۹۶۹ء

غالب کی داستان محبت	مسلم ضیائی
غالب کی فارسی مثنوی "درد و داغ"	مولوی محمد عبداللہ قریشی

سہ ماہی الزبیر بہاولپور

نمبر ۱۵ - ۱۹۶۹ء

غالب اور بچوں کا ادب	پروفیسر رحمت فرخ آبادی
غالب اور غدر	مسعود حسن شہاب
غالب ایک تہ دار شخصیت	عبدالصمد ارشد
غالب کے چند بے رحم نقاد	صدیق طاہر

"الشجاع" کراچی

جنوری فروری ۱۹۶۹ء

اس رسالہ کے اس غالب نمبر کے مضامین کو ایڈیٹر صاحب نے آٹھ حصوں میں تقسیم کیا ہے اور ہر حصے کا عنوان غالب کے اشعار کا کوئی مصرع ہے تفصیل حسب ذیل ہے ۔

حصہ اول بعنوان اسد کا قصہ طولانی ہے مگر مختصر یہ ہے اس عنوان کے ماتحت سرگذشت غالب" از عاجز عابدی اور غالب ماہ وسین کے آئینے میں" از ہرنس لال مارگ کے علاوہ ایک مضمون غالب کے حالات پر اور ہے ۔

حصہ دوم ، بعنوان شاعر تو وہ اچھا ہے پہ بدنام بہت ہے " اس حصہ کے ماتحت ۶ مضامین رسالہ میں درج ہیں جو سب مزاحیہ مضامین اور ظریفانہ نظموں پر مشتمل ہیں جو شوکت تھانوی کنھیا لال کپور وجاہت علی سندیلوی راجہ مہدی علی خاں مذنب لکھنوی اور فرحت قمر کے لکھے ہوتے ہیں ۔

حصہ سوم ، بعنوان" زیب دیتا ہے اُسے جس قدر اچھا کہیئے " اس کے تحت ۱۲ مختلف شعرائے غالب کی تعریف و توصیف میں نظمیں لکھی ہیں

حصہ چہارم ، بعنوان زندگی اپنی جب اس شکل سے گذری غالب" اس عنوان کے تحت ڈاکٹر محمد اشرف کا لکھا ہوا ایک ڈراما شائع کیا گیا ہے جو چار ایکٹ پر مشتمل ہے

حصہ پنجم بعنوان "ہے محشر خیال کہ غالب کہیں جسے" اس عنوان کے تحت غالب کی شخصیت ان کے نظریات، ان کے فنی کمالات ان کی فارسی اور اردو شاعری ان کی خطوط نگاری اور ان کی نثر کے متعلق گیارہ مضمون شائع کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل حضرات نے لکھے ہیں :-

پروفیسر آل احمد سرور۔ کوثر چاند پوری۔ ڈاکٹر وحیدالدین ڈاکٹر محمد حسن ڈاکٹر احتشام احمد۔ ڈاکٹر میمونہ انصاری ڈاکٹر تنویر احمد۔ ڈاکٹر راہی معصوم رضا۔ شہیر نیازی دلدار اسدی پروفیسر احتشام حسین

حصہ ششم بعنوان "گنجینہ معنی کا طلسم اس کو سمجھئے" اس عنوان کے تحت غالب کے کلام کا انتخاب از شاہد عشقی غالب کے دو قطعے ایک تضمین اور ایک فارسی قطعہ مع ترجمہ دیا گیا ہے

حصہ ہفتم بعنوان "غالب کا ہے انداز بیاں اور" اس عنوان کے تحت بیس شاعروں کی غزلیں دی گئی ہیں جو غالب کی بحروں میں ہیں۔

حصہ ہشتم : بعنوان "صادق ہوں اپنے قول میں غالب خدا گواہ" اس عنوان کے تحت غالب کی فارسی کتاب دستنبو اور اس کا اردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ ترجمہ مخمور سعیدی کا کیا ہوا ہے اور مالک رام کا ایک مختصر سا دیباچہ اس کے ساتھ شامل ہے علاوہ ازیں ملکہ وکٹوریہ کی شان میں ایک فارسی قصیدہ بھی غالب کی تصنیف اس میں شامل ہے۔

السٹریٹیڈ ویکلی آف انڈیا۔ دہلی (غالب نمبر)

۲۳ فروری ۱۹۶۹ء انگریزی

غالب کی شاعری کے بعض گوشے — فراق گورکھپوری
غالب کی زندگی اور واقعات — مالک رام
شاعر السانیت — رالف رسل
غالب کے خطوط — قرۃ العین حیدر
انتخاب غالب

رسالہ العلم کراچی

اپریل تا جون ۱۹۶۹ء

نگاہ اولین
عندلیب بہارستان سخن مرزا اسداللہ خاں غالب — سرسید احمد خاں
غالب اور میں — ڈاکٹر ممتاز حسن
غالب کی خودداری حیثیت — ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی
غالب شناسی — پیر حسام الدین راشدی
غالب کی آفاقیت — سید ہاشم رضا

مرقع غالب

غالب کے آباؤ اجداد — نصیب اختر ایم اے
غالب — پروفیسر ممتاز حسین
غالب خستہ حال — فصیح وحید احمد مسعود
غالب میری نظر میں — پروفیسر حبیب اللہ خاں غضنفر
کیا غالب ولی تھا ؟ — مولوی احترام الدین احمد شاغل
غالب کا قیام دلی میں — نصیب اختر ایم اے
مثنوی غالب در تائید مسائل اختلافیہ — مولوی حفیظ اللہ
غالب اور ۱۸۵۷ء کے مصائب — ابو سلمان شاہجہانپوری
غالب کا کتب خانہ — الحاج محمد زبیر
چھیڑ غالب سے چلی جائے — وصل احمد صدیقی ایم اے
مرزا غالب کے حالات میں پہلا مضمون (وفات کے بعد) — ڈاکٹر فرمان فتح پوری
غالب اخبارات کے آئینے میں — سید مصطفیٰ علی بریلوی
غالب کی قدر وفات کے بعد — مولوی عبداللہ قریشی
غالب کی آخری آرام گاہ — خادم سیتاپوری

غالب رنگین نوا (الف۔ شعر و شاعری)

کشاف راز فطرت — ڈاکٹر سید محمود
داستان فرہاد اور غالب کا تصور محبت — مولانا غلام رسول مہر
غالب اور گوئٹے — مخمور اکبر آبادی
غالب اور صہبائی — ڈاکٹر پروفیسر غلام مصطفیٰ خاں
غالب نام آورم — سید علی حسین
شاعر نغز گوئے خوش گفتار — پروفیسر طاہر حسین نقوی
کلام غالب میں تصوف کا عنصر — ساز الحق صدیقی ایم اے
غالب اور مسائل حیات — لطیف اللہ ایم اے
غالب کی فلسفیانہ شاعری — کلیم زیدی ایم اے

سالنامہ الماس (غالب نمبر) میسور

بابت ۱۹۶۹ء

غالب کی کہانی	ساجدہ شیریں
عکس غالب	امۃ الحلیم
غالب کی سیرۃ	شاہین زہرہ
غالب کے خصائل	پروین فاطمہ
غالب کی خصوصیات	مہ حسن
کلام غالب پر ایک نظر	فہمیدہ نازنین
غالب کی غزل سرائی	انیس ہدایت
غالب کی اپنے خطوط میں جدت طرازی	ثریا جہاں
غالب کی تعریف نگاری	م ن سعید
قلمدان غالب	امۃ البصیر
غالب کے لطائف و نوادر	عائشہ علی محمد
غالب کے کلام پر اجمالی نظر	کریم جامل
غالب میری نظر میں	سیدہ ام حبیبہ
غالب کا تصور حسن	صفی نار ساجدہ
غالب کے عشق کا تصور	عطیہ النساء
غالب سوچ و طرب کے آئینہ میں	ساجدہ خانم
بلاسے جان ہے غالب	عظمیٰ اصغری خاتون
غالب کی فن کاری	شرف عنبرین
غالب کی شاعری	شمیمہ خانم
غالب کی راست گوئی	سلویٰ ثمینہ
غالب کی عظمت	منیرہ بانو
غالب اور لال قلعہ کا تعلق	زبیدہ بیگم
غالب اور علی گڑھ	انیس جہاں نور
غالب کا فلسفہ	نور الھدیٰ
غالب کی مشکل پسندی	خالدہ بانو
غالب کا انداز بیاں	رفیعہ ٹھکری
عام خیال [illegible]	زرینہ پروین
غالب جنت میں	رضیہ بیگم
غالب کی انفرادیت	پروفیسر رؤف
غالب کی سحر بیانی	پروفیسر ہاشم علی
احوال غالب	مسعود اقبال
غالب کے مطلعے ؟	ابوتراب
چند مخطوطہ غالب اور مہارانی کالج کی طالبہ	سلیم تمنائی
نادر نامہ غالب	غالب
غالب سعدی کی چھاؤں میں	قیوم صادق

(ناشر پروفیسر محمد اکبر الدین صدیقی۔ حیدرآباد دکن)

"المہدی" حیدرآباد دکن

غالب نمبر مارچ ۱۹۶۹ء

غالب کی کہانی غالب کی زبانی	مرتبہ۔ نواب مرزا
حیات غالب	پیر شہود قادری
غالب اور دہلی	مرزا محمود بیگ
غالب (ڈراما)	اظہر افسر
غالب صدی تقریبات حیدرآباد دکن میں	سید دلدار حسین
مشاعرہ غالب کا آنکھوں دیکھا حال	ناظم مرزائی

روزنامہ "امروز" لاہور

۱۶ فروری ۱۹۶۹ء

غالب۔ ایک نفسیاتی شاعر	وجاہت حسین سولاپتی
غالب کی شخصیت (ان کے اشعار اور خطوط کے آئینے میں)	ڈاکٹر ناظر حسن زیدی
غالب کی شخصیت کا ایک پہلو	ابوالاعجاز صدیقی
غالب کی حسرت تعمیر	احمد ندیم قاسمی
غالب کا غیر متداول کلام	وجاہت علی سندیلوی
غالب کی اسیری تاریخی شواہد کی روشنی میں	شمیم انجم
انتخاب غالب۔ غیر مروجہ کلام میں سے	ادارہ
غالب کے خلاف پیرزادوں کا مقدمہ	نذیر احمد خاں
غالب اور حالی کی فکر کا موازنہ	ظہیر احمد صدیقی
غالب کے چند منتخب اشعار	ادارہ

غالب کے کلام میں تکرار	عبدالقدوس نقوی
غالب کی شاعری کے نمایاں خدوخال	پروفیسر خلوت
غالب کی زندگی حسرت میں کٹی	عباداللہ فاروقی
غالب کی شاعری کے پانچ دور	"
غالب کا بے مثال حافظہ	مولانا حالی
غالب کا مذہب یہ تھا کہ کسی کی دل آزاری نہ ہو	معراج نیر

انجمن اسلامیہ میگزین کراچی

فروری ۱۹۶۹ء

شذرات	ادارہ
غالب ادبیت کے آئینے میں	سید احتشام احمد
غالب ان کی حیات اور فارسی شاعری پر ایک نظر	مالک رام
مرزا غالب اور دوسرے غالب (غالب تخلص کے دوسرے شعراء)	عبدالشکور دانی
غالب اکبر آبادی یا دہلوی	عزلت جعفر
غالب اور اُن کا دور اکبر آباد	مجاہد علی
غالب کا تصورِ غم	ڈاکٹر محمد حسن
غالب کا الہام شعر و ادب	عبدالمالک آروی
نازش ارض تاج	اختر حسین اکبر آبادی
کلام غالب کے موضوعات	ابو بکر صدیقی
غالب شخصیت کے آئینے میں	آل احمد سرور
تضمین غالب	صبا اکبر آبادی
غالب کا اثر نئے لکھنے والوں پر	محمد حسن عسکری

"اوراق" لاہور

اپریل ۱۹۶۹ء

غالب کا صد سالہ برسی کیوں؟ (ایک مباحثہ)

محرک : پروفیسر غلام جیلانی اصغر

شرکائے بحث : وقار عظیم۔ ریاض احمد۔ عشرت رحمانی عرش صدیقی نظیر صدیقی شہزاد احمد صلاح الدین ندیم اعجاز فاروقی

سلامِ غالب :

غالب زندہ ہے	شبنم رومانی
غزل (ترجمہ)	جعفر طاہر
غزل	انجم رومانی
"	اکبر حمیدی
"	بشیر احمد بشیر
"	جمیل یوسف
"	سبط احمد
"	عارف عبدالمتین
"	وزیر آغا
نقد غالب (مرزا غالب کا مقام شعر گوئی)	مولانا غلام رسول مہر
حیات غالب پر چند مقالات	ڈاکٹر عبادت بریلوی
غالب	ڈاکٹر محمد اجمل
غالب اور مضامین حسرت	پروفیسر محمد مسعود
غالب کا ذوقِ جمال	انور سدید
غالب کی انا	اختر امان

(۲) "پونم" حیدرآباد دکن

فروری ۱۹۶۹ء

صد سالہ جشن غالب	ادارہ
بدر عصدت بحضور غالب (نظم)	ڈاکٹر اقبال
غالب کے نغموں میں وحدت انسانی اور آفاقیت کا عنصر	احتشام حسن
غالب اور رقیب	مالک رام
غالب کون ہے	جرم محمد آبادی
غالب اور کوچہ جاناں کا تصور	ڈاکٹر جعفر رضا
کہتے ہیں کہ غالب کا ہے انداز بیاں اور	کیلاش ناتھ کول مکس کاشمیری
غالب کے متعلق نظمیں اور غزلیں	ساجدہ صابری، مخدوم محی الدین،

لکشمی راتن فارغ، نصیر پروانہ، معصوم شرقی، حرمت الاکرام، کاوش بدری، حسرت سہروردی، یوسف ناظم

(بشکریہ پروفیسر محمد اکبر الدین صدیقی۔ حیدرآباد دکن)

"تحریک" دہلی

مارچ ۱۹۶۹ء

غالب — شہرت اور مقبولیت کے سو برس

غالب سخن فہموں کے نرغے میں	گوپال متل
غالب مجتہد یا مقلد	"
"غدر ۱۸۵۷ء" خطوط غالب کے آئینے میں	مولانا غلام رسول مہر
غالب کی فارسی تصنیف "دستنبو" کا اردو ترجمہ	محمود سعیدی
دستنبو — واقعاتی پس منظر میں	مولانا غلام رسول مہر
یادگار غالب میں مولوی محمد حسین آزاد کا حصہ	ڈاکٹر وحید قریشی

"جام سفال" کلکتہ بتقریب صد سالہ غالب

۲۸ جون ۱۹۶۹ء

غالب کا انداز بیاں	پروفیسر بیگم فاطمہ محمود
غالب کا شعور درد	شاہ مقبول احمد
مرزا غالب کی ظرافت	اسرار احمد
غالب کا یادگار سفر	محمد سیف اللہ
طرز فکر غالب	وقار احمد
غالب کی خطوط نویسی	محمد شکیل الدین
غالب کا طرز بیاں	راحت جہاں بیگم نور
پیغام بہشت	شاہ مقبول احمد
نشان راہ	حامد نہال
انشائے غالب کے نام ایک خط	ظہیر الاسلام
غزلیں	مختلف اصحاب

"جامعہ" دہلی غالب نمبر

فروری مارچ ۱۹۶۹ء

شذرات	ضیاء الحسن فاروقی
ایک مترجم کی سرگزشت	پروفیسر محمد مجیب
متاع از دست رفتہ	ضیاء الحسن فاروقی
غالب — ارضیت اور عینیت کی کشمکش	انور صدیقی
بازیچۂ اطفال ہے دنیا مرے آگے	ڈاکٹر عابد حسین
غالب	روشن صدیقی
نذر غالب	محمد خلیق
اردوئے معلیٰ کا ایک ایڈیشن	محمد ذاکر
ابوالفضل محمد عباس رفعت شیروانی (غالب کا فاضل شاگرد)	عبدالقوی دسنوی
تقریظ آئین اکبری	ضیاء الحسن فاروقی
غالب کی فارسی نثر	امیر حسن نورانی
غالب کا کلام — نفسیاتی زاویہ	عبدالقدوس ولی بخت
شوخی انداز گفتار	منظر اعظمی
غالب اور غالب لکھی	عنوان چشتی
شبلی — منکر غالب	شعیب اعظمی
متاع رفتہ (دیوان غالب کا دوسرا جرمن ایڈیشن)	قیصر زیدی
غالب — اہم تاریخیں	عبداللطیف اعظمی
غالب — ایک مستشرق کی نظر میں	
(پروفیسر این ماری شمل کے تاثرات)	نامہ نگار
عود ہندی کا پہلا ایڈیشن	عبداللطیف اعظمی
تعارف و تبصرہ (بر کتاب غالب کی کہانی، غالب اور ابوالکلام)	ضیاء الحسن فاروقی

"جام نو" کراچی

فروری ۱۹۶۹ء

غالب بحیثیت نثر نگار	محمود الرحمن
تضمین غالب	صبا اکبر آبادی
غالب اور امراض	مناظر عاشق ہرگانوی
نذر غالب (نظم)	قدوس صدیقی
صوفی منیری کی زبان سے غالب کا تذکرہ	رعنا ادائی
غالب کی ملیک ورکس	عنبر چغتائی
غزل (غالب کی زمین میں)	محسن احسان
نذر غالب (نظم)	سعیدہ ناز
" " "	شاہدہ سلطانہ ناز
ہدیہ عقیدت "	رہبر کنجاہی

نذر حضرت غالب ۔ — ریحانہ شمس

ماہنامہ "جاں نثار" امرتسر

۱۵ اپریل ۱۹۶۹ء

مرزا غالب — میلا رام وفا
غالب میری نظر میں — سجاد ظہیر
غالب کے شعروں میں وحدت انسانی — سید احتشام حسین
غالب اکیڈمی — ادارہ
غالب شخصیت اور شاعری — مالک رام
غالب — ایک انسان اور شاعر — خواجہ احمد عباس
مرزا غالب زندگی کے نقیب — رام سرن
مرزا اسد اللہ خاں غالب — معز الدین
ایک عظیم شاعر اور انسان دوست — پروفیسر دانی
غالب کے محققین ۔ ایک جائزہ — علی جواد زیدی
چچا غالب کے نام ایک خط — فکر تونسوی

نظمیں اور غزلیں

غزل — عبدالحمید عدم
مرثیہ غالب — الطاف حسین حالی
خراج عقیدت — علامہ اقبال
نذر غالب — میلا رام وفا
غالب — سردار جعفری
حسن غالب — ساحر لدھیانوی
غزل — رسی پٹیالوی
غزل اور رباعیات — نوبہار صابر
غزل — صابر ابوہری
نذر غالب — ماہر القادری
" " — گوپال متل
نذر نیاز — رام رتن مضطر
غالب — ڈاکٹر اجمل
نذر غالب — پورن سنگھ ہنر
غزل — موہن لال دل
غالب (پنجابی نظم) — گورمکھ سنگھ مسافر
غالب — گوہر سلطانی
نذر غالب — رام کرشن تمنا
" — علی احمد فسکر
" — مہر چند کوثر
غزل — اختر وامق
" — جوہر بھارتی
" — برج لعل کوہلی

مضامین

غالب اور دلی — محمود بیگ
غالب کے شاہکار — صابر ابوہری
لطائف غالب — ادارہ
غالب — جے ڈی صابر
غالب کے تکیوں پر لکھے ہوئے اشعار — راجہ مہدی علی خاں
بیگم غالب کے تکیوں پر لکھے ہوئے اشعار — " "
غالب ایک ریستوران میں (ایک اینگلو انڈین حسینہ کے ساتھ) — " "
غالب کا انداز بیاں — دھار استدی
غزل اور تغزل — مولوی محمد مصطفیٰ
نذر غالب — پروفیسر سید حسن
غالب کا فلسفۂ حیات — پروفیسر نظام الدین

(۳) روزنامہ "جنگ" کراچی

۱۵ فروری ۱۹۶۹ء

- اسکاٹ کی جگہ غالب ۔ غالب کی جگہ اسکاٹ — رضیہ سلطانہ
(ٹی وی پر جلسا کا پروگرام)

نذر غالب (نظم) — ریحانہ تبسم
غالب کی تعلیم — سہیل برکاتی
حرف مکرر نہیں ہے وہ — عبدالحسن خاں
غالب اور اس کی عظمت — حکیم محمد سعید دہلوی

عنوان	مصنف
قصیدہ بہ بارگاہ حضرت غالب (در زمین غالب)	تابش دہلوی
غالب صریر خامہ نوائے سروش ہے	رئیس فاطمہ

۱۷ فروری ۱۹۶۹ء

عنوان	مصنف
اضطراب غالب اور تاریخ کا مقدمہ	جمیل الدین عالی
غالب بقلم خود	ابن انشا
یاد غالب	رئیس امروہوی
غالب کا جہان دیگر	پروفیسر احتشام حسین

روزنامہ "حریت" کراچی فروری ۱۹۶۹ء

عنوان	مصنف
غالب اپنے معاصرین پر فوقیت رکھتے تھے	یار خالد عمری
غالب کی زندگی میں ان کے متبنیٰ کی شادی نہ ہو سکی	—
غالب کے بعد ان کی بیوہ نے پنشن لینے اور کچہری میں حاضر ہونے سے انکار کر دیا	-
غالب نے اردو شاعری کو فلسفہ کی موشگافیاں عطا کیں	رشید طلعت
میں غالب سے کئی بار مل چکا ہوں	مالک رام
ہم غالب کی صد سالہ برسی کیوں منا رہے ہیں؟	ممتاز دانش
پیغمبر کو غالب کی اردو نثر نگاری پر تقدم حاصل ہے	سید مرتضیٰ حسین بلگرامی
واقعات و لطائف متعلق غالب	ابراہیم تو دانی
دستہ گل (غالب کے منتخب اشعار غیر معروف کلام سے)	

"حیات" نئی دہلی

۲۳ فروری ۱۹۶۹ء

عنوان	مصنف
چچا غالب کے نام ایک خط	فکر تونسوی
غالب کے فکری میلانات	صہبا وحید
روح غالب کو سلام (نظم)	گوہر امروہوی
غالب کی ہمہ گیر مقبولیت کا سبب	فراق گورکھپوری
ہم طرفدار ہیں غالب کے سخن فہم نہیں۔	مجتبیٰ حسین
غالب میری نظر میں	سجاد ظہیر
غالب کا تصور حیات	ڈاکٹر وحید اختر
نذر غالب (غزل)	حسن فرخ
غالب کے اثر سے گئے گزرے	نمساتی

عنوان	مصنف
نذر غالب (غزل)	علی عباس امید
ایک عظیم شاعر اور انسان دوست	واثق جیلشمف
غالب (غزل)	ڈاکٹر احمل اجمل
غالب کی زبان اردو کو بھی اس کا جائز حق دیا جاتا ہے۔	

"خیابان" پشاور، غالب نمبر

فروری ۱۹۶۹ء

عنوان	مصنف
غالب کی کہانی ان کی اپنی زبانی	پروفیسر محمد طاہر فاروقی
غالب کے چند نقاد (حالی سے رشید احمد صدیقی تک)	ڈاکٹر عبادت بریلوی
غالب کے چند خطوط	" سید وقار عظیم
غالب کا فن مکتوب نگاری	" صفی حیدر دانش
غالب کا ذوق تماشا	ڈاکٹر وزیر آغا
غالب کے کلام میں مضامین کی تکرار	" سہیل بخاری
غالب کی عظمت	پروفیسر سید وصی رضا
مرزا غالب اپنے اردو مقطعوں کی اوٹ میں	ڈاکٹر نذیر مرزا برلاس
غالب کا فارسی کلام (طرز غزل گوئی)	سید غلام اکبر شاہ نقوی
غالب کی فارسیت	ڈاکٹر محمد صدیق
غالب کا تصور محبت	ڈاکٹر اسحاق حسین عثمانی
غالب کی شخصیت	پروفیسر محمد احمد شمسی
" " "	پروفیسر آسیہ حمید اختر
غالب کے خاص تصورات اور افکار	پروفیسر مشیر ربانی
غالب ماتم یک شہر آرزو	" سید یونس شاہ
اقبال کی فارسی شاعری پر غالب کے اثرات	ڈاکٹر محمد ریاض
غالب کے صنائع بدائع	پروفیسر افضل حسین اطہر
گداز عشق حوال واقعی	خواجہ عبداللطیف شمیم بخری
غالب اور فرہاد	میرزا ادیب
غالب کا زمانہ (۱۷۹۷ء تا ۱۸۶۹ء)	ڈاکٹر محمد شمس الدین صدیقی
اردو قصیدہ گو غالب کا عطیہ	" سید مرتضیٰ اختر نقوی
غالب کی آواز	پروفیسر اعجاز الرحمان
اردو نثر کو غالب کا عطیہ	" عبدالستار جوہر پراچہ

اردو غزل کو غالب کا عطیہ	نصیر احمد ناصر
غالب کی لغاوت	سید مظہر علی
غالب کے تنقیدی تصورات	پروفیسر سید اشرف بخاری
غالب سو سال بعد	بیگم منور رؤف

کچھ حضرات نے غالب کی زمین میں اردو اور فارسی غزلیں کہیں جو مجلہ کے اس غالب نمبر میں درج ہیں شعرائے کرام کے اسمائے گرامی یہ ہیں —

سید جگر کاظمی سید ضیا جعفری عاری لسمل بخاری باقی صدیقی سید احمد فراز شمیم بھیروی۔ کلیم جلیسری خاطر غزنوی مسعود انور شفقی بافضل حسین اطہر عزیز احمد وارثی ایوب صابر سی بخش گوہر ضیاء القادری محمد طاہر فاروقی رضا ہمدانی روشن لکھنوی سید اختر جعفری

غزلوں کے علاوہ اس نمبر میں بعض اصحاب نے غالب کے متعلق نظمیں بھی لکھ کر بھیجیں جن کی تفصیل یہ ہے :-

غالب	محسن احسان
شعر غالب	تنویر نعمانی
غالب سے خطاب	ملک ناصر علی خاں
بحضور غالب	میجر محمد عاشق
چند آٹو گراف غالب کی زمینوں میں	ایوب صابر

یہ دس منظوم آٹو گراف ہیں اور سب انتہائی دلچسپ ہیں آخری آٹو گراف یہ ہے ۔

تیرے در سے جا رہا ہوں میں پھر بھی امید بر نہیں آتی
اور ہر بات آتی ہے استاد شرم مجھ کو مگر نہیں آتی

"دبستان" لاہور (جولائی ۱۹۶۹ء)

بوستہ گل (مقالات متعلق غالب)

مرزا غالب کی والدہ ماجدہ	مولانا غلام رسول مہر
غالب	ڈاکٹر سید عبداللہ
کچھ غالب کے بارے میں	سید عابد علی عابد
مطالعۂ غالب کے بنیادی مسائل	ڈاکٹر عبادت بریلوی
غالب اپنے معاصرین کی نظر میں	سید وقار عظیم
ریختہ رشک فارسی	ڈاکٹر وزیر الحسن عابدی
غالب کا ذوق سفر	" محمد اجمل
غالب کا ایک شعر	ڈاکٹر وحید قریشی
غالب، حالی اور اقبال	مولانا سعید اکبر آبادی
غالب کی شاعری میں جمالیاتی پہلو	ڈاکٹر عبادت بریلوی
غالب، گلکرسٹ اور سلسلۂ رسک	پروفیسر یوسف جمال انصاری
غالب اور تصوف	ڈاکٹر ابو سعید نورالدین الٰہی
غالب کی شخصیت کا ایک اہم پہلو	پروفیسر حافظ منظور الحق نعمانی
مرزا غالب کی اردو نثر	سید اختر جعفری
غالب کی معصومانہ شاعری	اسرار احمد
غالب کی انانیت	ملک نور جہاں شاہین
نامۂ غالب بنام اصغر حسین رضوی	اسرار احمد
اسد اللہ خاں تمام ہوا	ملک نور جہاں شاہین
غیب کے مضامین	افسر رضوی
غالب کی نظم و نثر میں مزاحیہ عناصر	مقصود حمید متعلم سال دوم
غالب کی خودبینی	جاوید احمد خاں " " "
غالب کا نفسیاتی مطالعہ	تسنیم حمید " " "

"نالۂ دل" (رشحات غالب)

حیات غالب اردو خطوط کے آئینے میں	عمر فیضی
گلِ دستبو کا ترجمہ (خلاصہ)	جاوید احمد خاں
انتخاب کلام غالب	عمر فیضی

دودِ چراغِ محفل (نذرِ غالب)

شاعر عہد آفریں (نظم)	جوش ترمذی

غزلیات (غالب کی زمینوں میں)

جس کی خاطر نگاہیں، دل تھا آشنا	احسان دانش
میرا دامن دیدۂ تر کا رونے دریا جل گیا	احمد ندیم قاسمی
غم حیات سے یوں تو کسے فراغت ہے	یوسف جمال انصاری
سوائے آب گہر بحر و بر میں خاک نہیں	انجم رومانی
امید ہے کوئی دل ہمارا میں آوے	شہرت بخاری

راہوں کے اوپیچ پیچ ذرا دیکھ بھال کے	سجاد باقر رضوی
میاں جلوۂ جاناں میں محو خراب رہا	مشکور حسین یاد
بدلتا ہے زمانہ رنگ کیا کیا	کسریٰ منہاس
ہر صبح میں بھی گل کی طرح آبدیدہ ہوں	عسکر فیضی
ہے آرزوئے عشق حسیناں جہاں اور	افسر رضوی
وہ نگاہیں زندگی کا ساز و ساماں ہو گئیں	نسیم محمد جان نسیم سان ڈرم

"راوی" لاہور

اپریل ۱۹۶۹ء

عظمت غالب	ڈاکٹر سید عبداللہ
غالب ۔ یادوں کی ایک شمع	سید وقار عظیم
غالب کے دو افسانے	ڈاکٹر عبادت بریلوی
من ہمایم کس چرا باشم (غالب)	ڈاکٹر عبدالغنی
غالب کے چند جمالیاتی تصورات	نصیر احمد ناصر
مرزا غالب ۔ اپنے کلام کے آئینے میں	ناظر حسن زیدی
اے کاش کبھی معرض اظہار میں آوے	فرمان فتح پوری
غالب کی انفرادیت کے چند پہلو	انور سدید
غالب کے اسلوب نثر نگاری کا مسئلہ	نصیر احمد نار
غالب کی شاعری میں مذہبی عقائد کی جھلکیاں	ڈاکٹر عبداللہ
غالب جدید تنقید کی نظر میں	صدیق کلیم
ہمارے لیے غالب کی حیثیت	جلال کامران
غالب مغلوب	محمد منور
غالب اور اس کا فارسی کلام	ڈاکٹر آغا یمین
غالب اور بودلیئر کے مصرائے غم	ڈاکٹر لئیق بابری
غالب خستہ	ڈاکٹر محمد اجمل
غالب کی صد سالہ برسی	اطہر وقار
غالب کی چند معدوم تصنیفات	سید معین الرحمٰن
غالب (انشائیہ)	ڈاکٹر وزیر آغا
مرزا غالب کا ایک خط	سجاد باقر رضوی
مرزا غالب کا پیغام مدیر راوی کے نام	۔
غالب خستہ کے بغیر (انشائیہ)	مشکور حسین یاد
غدر کے بعد (ڈراما)	غلام الثقلین نقوی
خودداری کا مجسمہ	ممتاز مال ملک
غالب سے ایک انٹرویو	اختر وقار عظیم
غالب اور قبول عام	اکمل بیاری

حصۂ نظم

نالۂ حزن انگیز بر وفات غالب	مولانا الطاف حسین حالی
غالب مرحوم	جگر مراد آبادی
عقیدت کے پھول	جلیلہ عبدالحکیم ایم اے
یوم غالب	سید حسن عسکری
التجا	راغب اکرم
مدر غالب	احمد سلام امجد
ایک سو سال بعد	اشرف عظیم
آخری ہچکیاں	ارشاد صدیقی
روح غالب سے معذرت کے ساتھ	مستنصر میر
غالب دی غزل دا پنجابی روپ	منصور احمد خالد

غالب کی زمین میں مندرجہ ذیل شعرا کی غزلیں ۔

مرزا اسداللہ خاں غالب ۔ احسان دانش احمد ندیم قاسمی ناصر کاظمی
قیوم نظر ۔ ڈاکٹر وزیر آغا سجاد باقر رضوی ۔ سید انسر زیدی ظفر اقبال کشور ناہید
اصغر سلیم محمد منور احمد سلام امجد ۔ سرمد صہبائی الیاس کول اختر عظیم
نگہت پروین دعا ۔ سہیل صفدر حسن رضوی ۔ منظر عباس منظر صہبائی ۔
احمد حسن حمیں سید مسعود ہاشمی اکمل بیاری ۔

روزنامہ رہنمائے دکن ، حیدر آباد

غالب نمبر ۔ ۸ مارچ ۱۹۶۹ء

غالب کی داستان حیات	محترمہ وقار النساء
غالب کی شاعرانہ شخصیت شعر غالب کی روشنی میں	پروفیسر عالم خوند میری
مرزا غالب	پروفیسر آغا حیدر حسن
غالب کی صحیح قدر شناسی ۔	ڈاکٹر سید عبداللطیف
غزل بہ رنگ غالب	علامہ حیرت بدایونی

"سب رس" حیدرآباد غالب نمبر (حصہ اول)

ستمبر، اکتوبر ۱۹۶۹ء

حصۂ نظم

زمین غالب

تضمین غالب

"سب رس" حیدرآباد دکن غالب نمبر حصۂ دوم

دسمبر ۱۹۶۹ء

غالب اور ابوالکلام — ڈاکٹر رضی الدین احمد

خطوطِ غالب کی سوانحی تاریخی اور ادبی حیثیت — بشیر بدر

غالب کے کلام میں شوخی اور طنز و ظرافت — افتخار احمد فخر دھولیانی

غالب بحیثیت محقق لغت — محمد عبدالقادر اختر عزیزی

غالب ایک عظیم شاعر — تاج الدین خان ہاپی ایم اے

غالب میری نظر میں — محمد ایوب واقف ایم اے

غالب اور نئی نسل — خواجہ تمیم الدین ایم اے

اُردو املا میں مرزا غالب کا اجتہاد — پروفیسر غلام رسول

مرزا غالب کی موجِ زیست — قیوم صادق ایم اے

ماہنامہ "ستارہ" کراچی

فروری ۱۹۶۹ء

پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہے؟ — ادارہ

غالب اور اُن کا عہد — مسلم صابق

نکاتِ غالب — حکیم رضا خاں

بارے غالب کا کچھ بیاں ہو جاتے — اخلاق اختر حمیدی

مرزا غالب کے حکیمانہ لطیفے — عزیز احمد

ماہنامہ سٹرگل (STRUGGLE) کلکتہ

(غالب نمبر۔ انگریزی)

مرزا غالب

غالب۔ ایک انسان ایک شاعر — مالک رام

مرزا اسداللہ خاں غالب — فیض احمد فیض

غالب۔ ایک انسان ایک شاعر — حمید احمد خاں

غالب پر عکس — علی جواد زیدی

اپنے محبوب غالب کی مدد — قرۃ العین حیدر

(خراجِ دیگر)

کسی درد ناک ہیں سہ یاد بن — مسز ریما چوہدری

غزل — ایم۔ مجیب

جواہراتِ غالب — مالک رام

انیسویں صدی کا ہندوستانی ادب اور مرزا غالب — ای۔ پی۔ چیلشیف

اسداللہ خاں غالب کا فلسفہ — پروفیسر ال آر گورڈن پولونسکایا

غالب اور اعمال (اسلوب کا تقابلی مطالعہ) — این پریگاریبا

وسکونسن یونیورسٹی میں امریکی طلباء غالب کی شاعری پڑھتے ہیں۔

غالب پر بین الاقوامی سمینار

جشنِ صد سالہ غالب بوسٹن اور ہارورڈ یونیورسٹی کے اساتذہ کی شرکت۔

سمو پالٹے تارہ واردان حمن — قرۃ العین حیدر

غزل — ایم مجیب

غالب کے حساب سے غالب کا حال اور شاعری — پروفیسر احمد علی

غالب کی صد سالہ تقریبات جاری ہیں

مرزا غالب کلکتہ میں — ڈاکٹر عبدالسبحان

مرزا غالب کی بیسی — جی حافظ جی

مرزا غالب۔ شاعرِ حیات — شمس الدین

اردوئے معلیٰ سے انتخاب — ساگرمل اگروال

غالب کا خط نواب کلب علی خاں آف رام پور کے نام اور کلکتہ بمار بیچ

۸ نومبر ۱۹۶۵ء

غالب کی صد سالہ تقریبات مرطانیہ میں — ماہر لگا جھوجی

غالب کی صد سالہ تقریبات سوویت میں

غالب اور سائنس ماماگنالی

اکبر کا اسٹوڈیو غالب کے ساتھ — رضوان اللہ

غالب کی تقریبات چیکوسلواکیا میں

"سوویت جائزہ" نئی دہلی غالب نمبر

فروری ۱۹۶۹ء

سوویت یونین میں غالب کی مقبولیت — اکادیمیشین بابا جان غفوروف

ڈائرکٹر ادارہ اقوامِ ایشیا

انیسویں صدی کا ہندوستانی ادب اور مرزا غالب — ای چیلیشیف

غالب کا فلسفۂ حیات — ایل آر گوردن پولنسکایا

حالی اور مرزا غالب — اے سوخاچیف

غالب اور اقبال (اسلوب کا تقابلی مطالعہ) — این پرنگریا
تاجکستان میں غالب کا رنگ تغزل — غضنفر علی اوف
غالب — ایک مطالعہ — بابا جان غفوروف
سوویت یونین میں غالب کی تحقیقات کا مطالعہ — جی وائی علی اوف

"سوویت دیس" دہلی

۱۶ فروری ۱۹۶۹ء

غالب عظیم شاعر اور انسان دوست — پروفیسر چلیشف
غالب میری نظر میں — سجاد ظہیر
غالب اپنے آبائی وطن میں — ڈاکٹر محمد رئیس

سوویٹ ریویو نئی دہلی - غالب نمبر (انگریزی)

۲۵ فروری ۱۹۶۹ء

غالب سوویٹ یونین میں — اکیڈمیشین باباجان غفوروف
انیسویں صدی کا انٹلکچول اور مرزا غالب — ای ین چیلی شیف
اسداللہ خان غالب کا فلسفہ — پروفیسر ایل آر گارڈن پولونسکایا
الطاف حسین حالی اور مرزا غالب — اے سکوسف
غالب اور اقبال - اسلوب کا تقابلی مطالعہ — این پرنگارینا
روس کا غالب پر کام کا مطالعہ — غضنفر علی اف

سونیر — غالب اور اس کا عہد نئی دہلی

۲۳ فروری ۱۹۶۹ء

غالب اور اس کا عہد — شمیم زیدی
غالب کون ہے ؟ — سکریٹری صدسالہ کمیٹی یادگار غالب
ـے کی صورت تو دیکھا چاہیئے ۔ — "
ال از جاک ناک تو راسم — "
ہم سے مانا کہ دلی میں رہیں — "
وہ دن گئے جو کہتے تھے نوکر نہیں ہوں میں — "
خدا و مذہبی کہلاؤ
رم ہوں
لعے ہائے گراں مایہ

"سوونیر" — نذر غالب

موضع عادل آباد (حیدرآباد دکن)

شائع شدہ بموقع غالب صدی تقریبات

منظوم رپورٹ گزارش احوال واقعی — خورشید فرحت
مرزا غالب سے خطاب — سید معین الدین علی
مرزا غالب کی سوانح عمری — ابراہیم قاری
غالب بحیثیت انسان — کے پی راؤ
شمع فروزاں — خورشید فرحت
مرزا غالب کے دوست اور شاگرد — ایس۔ سداشیو راؤ
غالب — ایک سرسری جائزہ — فرید انجم
اے غالب ! — عبدالکریم
فن شاعری اور غالب — ایم۔ حمید
مرزا غالب پر ایک نظر — محمد عبدالحمید
نجم الدولہ دبیرالملک مرزا اسداللہ خان غالب — حبیب حسن وفا
اردو زبان اور غالب — فرید انجم
غزل (مری تصویر کے سوا کیا ہے) — صلاح الدین قاری
" (سوچتا ہوں کہ رو رہا کیا ہے) — فرید انجم
" (کوئی پوچھے کہ مدعا کیا ہے) — حبیب حسن وفا
" (صاف کہہ دے مری سزا کیا ہے) — اصغر علی اصغر
" (دردِ دل آہ کے سوا کیا ہے) — سید معین الدین علی خاں
" (ربط یاس کی صدا کیا ہے) — خدیجہ تبسم
" (ہوس والو کھیل ہوا کیا ہے) — جمیل احمد خاں تحریر
غزل (طلب مجھے ہوا کیا ہے) — شمیم احمد خاں انور
" (ملک اور قوم سے دغا کیا ہے) — خورشید فرحت
" — محمد عبدالحمید خاں
" بر دیوانِ غالب — خورشید فرحت
" — حبیب حسن وفا
" — اصغر علی اصغر
" — سید معین الدین

سید محمد عثمان

غالب صدی تقریبات اور حیدرآباد — اسماعیل قریشی اڈوکیٹ

روزنامہ سیاست حیدرآباد دکن غالب نمبر

۱۵ فروری ۱۹۶۹ء

غالب شخصیت اور شاعری — مانک رام

غالب۔ ہر عصر اور ہر دور کی شخصیت — پروفیسر رشید احمد صدیقی

جہاں سر نقش قدم دیکھتے ہیں — اداریہ

مرزا اسداللہ خاں غالب۔ ایڈیٹر کا روزنامچہ

غالب صدی تقریبات کو کامیاب بنانے کی اپیل (ممتاز ادیبوں شاعروں اور صحافیوں کے بیانات از ایڈیٹر)

غالب کے نسخہ — ادارہ

۱۶ فروری ۱۹۶۹ء

"غالب" اردو کے علاوہ ہندوستان کی دیگر زبانیں بولنے والوں کے لئے بھی "گھریلو نام" — ادارہ

غالب اسے دو۔ کے بہت بڑے اطالوی مجسمہ رسمتی کے بڑے بڑے لوگوں کے بیانات غالب کے متعلق)

غالب کے متعلق ہنگری کے ممتاز صحافی مسٹر جلوس ادلا کے خیالات — ادارہ

غالب ہماری ملی جلی تہذیب کا معیار — ادارہ

غالب ہندوستان کے عوامی ترکہ کا ایک اہم عنصر (صاحب کے تاثرات) — ادارہ

۱۷ فروری ۱۹۶۹ء

غالب سکولرزم کے علمبردار۔ انسانی اخوت پر مبنی اعلیٰ ہندی اقدار کے وارث (غالب صدی دہلی کی تقریبات کا خلاصہ)

غالب صدی کی تقریبات حیدرآباد میں — ادارہ

جواہرلال نہرو حیدرآباد دکن میں غالب صد سالہ تقریب — ادارہ

شب غالب کا رنگا رنگ پروگرام — ادارہ

"سیر بین" راولپنڈی اگست ۶۹ء

غالب عمل پیہم اور تغیر کا علمبردار — پروفیسر احمد علی

امریکی شاعروں پر غالب کا اثر — مسز باتی کرازن

(۴۹) "شاہین" گجرات (غالب نمبر)

جون ۱۹۶۹ء

اردو حصہ

سوہنی کا شہر۔ مرزا غالب اور غالب ڈے — سلیم حسن سید

امداد رساں اور — خورشید ہمایوں

ہم سخن فہم ہیں — حامد حسین سید

روایت و بغاوت — مفتی رباص

غزل (رمن غالب میں) — ؟ ان اسلام آبادی

تضمین بر اشعار غالب — "

غالب ناکام — شریف کنجاہی

غالب و اقبال — چوہدری محمد احسن

پنجاب کا طالب (ایک اہم منظوم مسئلہ) — تحمل حسن آزاد

دیوان غالب (شائع سنہ ۱۸۶۱ء) — پیش کردہ قریشی احمد حسین احمد قلعداری

پنجابی حصہ "دلیس سدار"

دلیس ہمارا ہے — احمد حسین احمد

بردھان ساعر — خالد اکبر پرساد

غالب دے شعراں دا پنجابی ترجمہ — منشی لطیف

انگریزی حصہ

Ghalıb a Natıonal Poet — عبداللطیف سیاس
Goclhe and Ghalıb — محمد حنیف
Ghalıb ın a College Hostel — افتخار لے مرزا
Ghalıb Fore-Runner of Iqbal — محمد حنیف
Ghalıb and hıs Theory of Love — ممتاز احمد تاج
Ghalıb my Favourıte Poet — ریاض الحق عارف
Ghalıb and Persıan Poetry — نعیس علی خان
Ghalıb and Urdu Prose — محمد حنیف
Mırza Ghalıb — اسلام الدین
Contemporarıes of Ghalıb — معصوم اکرم

"شاعر" بمبئی۔ قصرالادب۔ غالب نمبر

بیانات — مختلف اصحاب

غالب کی کہانی — ڈاکٹر ظ۔ انصاری

نقد و نگاہ (تنقیدی اور تحقیقی مضامین)

بجان غالب — قاضی عبدالودود
غالب کی افتادِ طبع — عبدالقادر سروری
غالب اور حافظ کا تقابلی مطالعہ — سعید احمد اکبرآبادی
غالب اور فن شعر — مہر محمد خاں سہاب
مرزا غالب کا مذہب — میکش اکبرآبادی
غالب کے طرفدار نہیں — ڈاکٹر مسیح الزماں
غالب کے شعروں کی اُردو — ڈاکٹر سہیل بخاری
تجزیہ غالب — ماہر القادری
کچھ نسخۂ حمیدیہ کے بارے میں — ڈاکٹر ابو محمد سحر
غالب کی عملی سوجھ بوجھ ان کے آئینہ میں — عصمت جاوید
غالب کا آہنگ شعر اور بحروں کا استعمال — ڈاکٹر حنفی تبسم
غالب کے کلام میں تحریف و تصرف — نادم سیتاپوری
غالب شاعر امروز و فردا — ڈاکٹر فرمان فتح پوری
نسخۂ حمیدیہ کے مرتب مفتی محمد انوار الحق — ڈاکٹر سید حامد حسین
غالب اور اردو خطوط نویسی — محمد حسن سرحدی
غالب کے ایک باکمال دوست (میر تفضل حسین خاں) — سید منظور الحسن برکاتی
غالب اور تصور محبوب — عطا محمد شعلہ
غالب کی غزلیہ شاعری میں شہر دہلی کا سماجی پس منظر — ذکار الدین شایاں
یار محمد خاں (غالب کے ایک شاگرد) — عبدالقوی دسنوی
کچھ غالب کی رنگین تصویر کے بارے میں — خیر بہوروی
عروض اور غالب — سید مبارک علی
غالب شاعر تصوف — محمد محفوظ الحسن
غالب کے مزاج کے بنیادی عناصر — سید علی رضا حسن
غالب کا دربار اور خلعت — امتیاز علی عرشی

پیکر تصویر (غالب کے متعلق یادگار تصاویر)

بانگ نو (نئی نسل کے قلم کاروں کے مضامین)

غالب کا ذوق تماشا — ڈاکٹر وزیر آغا

غالب کا کلام جدید میزان میں — کرامت علی کرامت
اُردو شاعری کے دو رجحانات۔ میر و غالب — بشیر بدر
غالب کی اَنا۔ کلام غالب کے آئینے میں — نامی انصاری
غالب میرے عہد کا شاعر — ندا فاضلی
غالب اور جدیدیت — مناظر طرزی
کلام غالب میں شعری پیکر تراشی — فضیل جعفری
غالب کے کلام میں طنز کا پہلو — رشید الدین
تیرا ہی سنگ آستاں کیوں ہو؟ — خواجہ شمیم الدین
ستبد چیں اور غالب کے انگریز ممدوح — حامد اللہ ندوی
غالب اور غدر — حافظ عاشق برکاتی

خراج طبع رواں (نظمیں)

مرزا غالب — اقبال
غالب — سیماب
شوخیٔ تحریر — تسنیم کرمانی
ذوق دغالب — احسان دانش
غالب — رئیس فروغ
غالب خستہ کے بغیر — ضیا فتح آبادی
غالب — کرشن موہن
بیادِ غالب — عطا محمد شعلہ
ہیروں کا سوداگر — نثار اٹاوی
پیمبر دورِ نو — قمر اقبال
غالب سحر البیان — رشی پٹیالوی
غالب سے — شفیق کوٹی
دارائے سخن — وزیر کلیالی پتی
روایاتِ غالب کی خاطر — اویس احمد دوراں
مشعل فروزاں — تسنیم فاروقی
فکر غالب — فصیح اکمل قادری
غالب بلند خیال — مفتون کوٹوی
نقش غالب کی فریاد — اختر بستوی

غالب — علامہ اقبال

وہی اک حور — غالب

حرموں کی تاریخ — ،،

ہم تخلص و ہم نام — ،،

شراب اور کباب — ،،

وہ ادائیں — ،،

حسرتِ مصافحہ — ،،

شبستان دہلی غالب نمبر

فروری ۱۹۶۹ء

مکاشفی کا مرزا غالب سے انٹرویو (غالب کے اپنے الفاظ میں) — مدیران

اے نظارۂ علم و ہنر (نظم) — علامہ اقبال

غدر ۱۸۵۷ء میں غالب پر کیا بیتی؟ — بہادر شاہ ظفر

غالب کے سفر — مرزا سجاد علی خان اختر

غالب کو خراجِ عقیدت — عرش ملسیانی

غالب کے متعلق حالی کا مرثیہ — حالی

حضرت غوث علی شاہ قلندر کی رند بلا نوش سے ملاقات — مختار الدین احمد آرزو

غالب پر سرسید کا ایک سو بارہ سال پرانا مضمون — سرسید

غالب کے انتقال پر پہلا مضمون — سید مسعود حسن رضوی

پہلا غالب پرست (عبدالرحمٰن بجنوری) — محمد قاسم صدیقی

غالب کی برسی پر غالب کے نام کی تجارت — غلام احمد فرقت

غالب کے لطیفے — والی آسی

عادل رات کا میخوار (نظم) — سہم کرنالی

حیات غالب کے چند ورق — مولوی محمد حسین آزاد

نواب رامپور کے نام غالب کی تحریر — غالب

غالب کی بہو سے ایک ملاقات — پروفیسر حمید احمد خاں

غالب کی شہرت کا راز — علیم اختر

غالب کی محبوبہ — حمیدہ سلطان

غالب کا اندازِ بیان — شہزاد احمد

فکر تونسوی غالب کے شعر کی شرح کرتے ہیں — فکر تونسوی

غالب کے اشعار کارٹونسٹ کی نظر میں — داب حیدر

میر مہدی مجروح کے آنسو — مجروح

غالب کے خطوط (بہت سے غیر مطبوعہ خطوط) — ‏–

خراج عقیدت (نظم) — جگر مراد آبادی

دیوان غالب (پندرہ دیوانوں سے منتخب کر کے یہ نسخہ مرتب کیا گیا)

شبستان کا دوسرا ایڈیشن

فروری ۱۹۶۹ء میں غالب نمبر شائع کرنے کے بعد اس رسالہ کا ایک اور ایڈیشن بہت سے اضافوں کے ساتھ شائع ہوا۔ پہلے ایڈیشن کے صفحات ۲۷۴ تھے اور دوسرے ایڈیشن کے ۳۵۴ یعنی ۸۰ صفحات کا اضافہ تھا ان زائد صفحات میں جو مضامین درج کئے گئے تھے ان کی فہرست ذیل میں لکھی جاتی ہے۔ یہ اضافہ شدہ ایڈیشن مجھے مکرمی محمد عالم صاحب کی مہربانی کی بدولت حاصل کے لیے میں ان کا نہایت درجہ شکر گزار ہوں۔

غالب کا غیر مردجہ کلام (جسے مرزا غالب نے خود اپنے مرتب کردہ دیوان سے ۱۸۶۳ء میں خارج کر دیا تھا اور جو نسخہ بھوپال نسخہ شیرانی نسخہ رامپور اور نسخہ لاہور میں موجود ہے۔ — ادارہ

قادر نامہ

انتخاب تحقیقات آسی لکھنوی (ایک قلمی بیاض سے لیا ہوا غالب کا نادر کلام) — ادارہ

غالب کے انتقال کی پہلی خبر (شائع شدہ اکمل الاخبار دہلی، ۱۸ فروری ۱۸۶۹ء) — ادارہ

غالب کے دو صاحب طرز شاگرد (اسماعیل میرٹھی اور حالی پانی پتی) — متین طارق

مولانا نظم طباطبائی کی نظر میں کلام غالب کی غلطیاں — ادارہ

جب غالب نے اپنی شکست عزت کا دعویٰ کیا — مولوی عبدالحق مرحوم

غالب — دو شعر، دو ستارے — مولانا غلام رسول مہر

غالب پر بھی یہ لکھا گیا (انتخاب از مضامین مسیح الزماں، مالک رام اور دکاندار)

کرتا ہوں جمع پھر جگرِ لخت لخت کو — ڈاکٹر عابد رضا بیدار دہلی

کیا غالب کی موت ذیابیطس سے ہوئی — شمیم اختر

غالب کے نام پر پورے ملک کو اپریل فول بنایا گیا — ادارہ

فیض احمد فیض کے آئینہ میں غالب کا عکس — مختار زمن

لکھنؤ کی دو طوائفیں رسوا اور مشتری غالب کی بڑی سخت دشمن تھیں — نادم سیتاپوری

عنوان	مصنف
شرح کلام غالب	مولانا حسرت موہانی
غالب شکن یگانہ چنگیزی کا بیان غالب کے متعلق	
تصانیف غالب	ادارہ
یہ غالب کے حلی ستارے ہیں	مالک رام
غالب نے بیسویں صدی کی آہٹ سن لی تھی	ڈاکٹر ذاکر حسین
دیوان غالب مصوروں کے لیے مشعل راہ	صہبا لکھنوی
(غالب کے متعلق) انھوں نے کہا	آل احمد سرور اور انوا لطیف کی رائیں غالب کے متعلق
پیروڈی بر غزل غالب	شوکت تھانوی
غالب یادگار قائم کرنے کی تجویز سو سال پرانی ہے	ڈاکٹر فرمان فتحپوری
غالب کی صد سالہ برسی ایک نظر میں	ادارہ
غالب کی بیوی	ڈاکٹر قاضی عبدالستار
غالب پر آخری مضمون	سلامت علی مہدی
جب غالب کا انتقال ہوا تھا	شاکر جبل پوری
غالب سے امریکی شاعروں کی دلچسپی	ادارہ
روس میں غالب	

رسالہ "شب خون" الہ آباد

مئی ۱۹۶۹ء

عنوان	مصنف
غالب کے شعری نظریات	
غالب ایک جدید شاعر	وزیر آغا
پرچھائیاں ـــ آرچ ٹائپ (غالب کی جمالیات)	شکیل الرحمٰن
غالب کے رد کردہ اشعار	نظیر صدیقی
تفہیم غالب	شمس الرحمٰن فاروقی

"شگوفہ" حیدرآباد دکن

مارچ - اپریل ۱۹۶۹ء

(غالب کے متعلق تمام تر مزاحیہ مضامین کا مجموعہ)

عنوان	مصنف
رکھیو غالب مجھے اس تلخ نوائی میں معاف	اداریہ
غالب کو برا کیوں کہو (نظم)	دلاور فگار
سوانح غالب	ہری چند اختر
اردو کا پہلا طنز نگار غالب ہے	ڈاکٹر شوکت سبزواری
...... ہے انداز بیاں اور	عبدالبصیر شیخی
نو مشق ناز کروں دو عالم میری گردن پر (نظم)	ما ہی
کالی والا حشر غالب میں (")	سلیمان خطیب
تشریح کلام غالب	برق آشیانوی
ماتم یک شہر (نظم)	وقار خلیل
غزل	ما ہی
غالب کی روح سے معذرت کے ساتھ (غزل)	کے ایس علیگ
غالب کے مصرعے	شیخ عقیل
غالب کا حسن طلب اور حسن اعراض	داؤد اشرف
عقد نامہ (نظم)	مرزا نوشہ
دلی کے بلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے	بھارت چند کھنہ
جواب شکوہ	"
غالب نکتے میں	رشید قریشی
تضمین غالب	محمد سطور احمد
کوئی ہمیں اٹھائے کیوں ؟	نامعلوم
غالب وہ شخص کہ سب اچھا کہیں جسے	یوسف ناظم
ذکر تیرا تجھ سے بہتر ہے کہ اس محفل میں ہے	رفعت ساجدہ
غالب کے لطیفے (۱)	ادارہ
غالب اینڈ کمپنی پرائیویٹ لمیٹڈ	احمد جمال پاشا
ڈبلنگ بر غزل غالب	سرمست حیدرآبادی
ایک ہنگامہ پہ موقوف ہے	مسیح انجم
پیروڈیاں	اسلم عمادی
ماہر غالبیات	وجاہت علی سندیلوی
دیوان غالب صاحب (ڈراما)	شاہ فیاض عالم
انتخاب کلام غالب (طنزیہ ـ شوخ و مزاحیہ)	ادارہ
غالب کے لطیفے (۲)	"

"سمنِ حیات" دہلی کالج دہلی

غالب نمبر ۱۹۶۹ء

عنوان	مصنف
غالب کی زبان اور اسلوب	ڈاکٹر عبدالقادر رضوی کشمیر یونیورسٹی

رہ جیں ہے رحس عمر — ڈاکٹر محمد حسن
جشن غالب — ساحر لدھیانوی
غالب کی شاعری میں دنیا سے کنارہ کشی کے رجحانات — ڈاکٹر سلام سندیلوی
غزل — شمیم کرہانی
مرزا غالب دہلی کالج میں — ڈاکٹر قمر رئیس
بعد کس در سے جاؤ گے غالب — غلام احمد فرقت
غالب کی حیات و شاعری کا حسی پہلو — جاوید وششٹ
قطعات — گلزار دہلوی
غالب و علائی اور زبان فارسی — سید ناصر حسن
غالب صدی میں اردو — جاوید وششٹ
غالب کی — عطاء اللہ جاوید ہاشمی
تضمین — ہلال رامپوری
غالب — ایک تجزیہ — معروف الحسن صدیقی
غالب اور ہم — ڈاکٹر اسلم پرویز
غالب کے مہربان — ظفر ادیب
غزل — ناصر سرسوی
قطعات — متبر حصحالوی
مرزا غالب — انداز گفتگو — عتیق صدیقی
غالب ہمیں نہ چھیڑ — غلام مہدی راز
مرزا غالب کی خطوط نگاری — قاضی اطہار احمد صدیقی
غالب اور ان کی انفرادیت — ایس ایم ظفر
موازنۂ غالب و مومن — اکبر علی ہاشمی
غالب اپنے خطوط کے آئینے میں — شمس الدین صدیقی
مرزا غالب بحیثیت نثار — کوثر جہاں
غالب کا انداز بیاں — ظفر محمود
غالب کی شاعری میں علم و بساط کی ہم آہنگی — انیس الرحمٰن
رکھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہے — عبید الرحمان

حصۂ عربی

غالب احد لوامع الفکر الاردی والفارسی — عمید ارماں الکیرانوی
مقدمۂ دیوان غالب (... مشروحہ)
غالب شاعر الہند الاعظم — زبیر احمد الفاروقی
غالب فی مدینۃ لندن (مزاحیہ)
حیات غالب — عبد اللطیف

"صحیفہ" لاہور غالب نمبر حصۂ اول
جنوری ۱۹۶۹ء

غالب کا زمانہ (۱۷۹۷ء تا ۱۹۶۹ء) — ڈاکٹر محمد شمس الدین صدیقی
آب حیات کے مسودہ میں غالب کے حالات — آغا محمد باقر (نبیرۂ آزاد)
مرزا غالب کی ایک نئی غزل — ڈاکٹر حکیم حبیب نیر
بسلسلۂ غالب — اکبر علی خان
غالب کی تاریخ گوئی — کسری منہاس
غالب ایران کی ہم عصری صحافت — ڈاکٹر عبد السلام خورشید
غالب پر ابوالکلام آزاد کا ایک مقالہ — عتیق صدیقی
غالب اودھ اخبار میں — مولانا مرتضیٰ حسین فاضل
محققات نثر غالب — نجم الاسلام
مرزا غالب کا اسلوب نگارش (پنج آہنگ میں) — عندلیب شادانی
غالب اور دال معجم — سید قدرت نقوی
عکس خطوط غالب — ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار
قاطع القاطع — قاضی عبد الودود
غالب کا مسلک شعر — خواجہ احمد فاروقی
مرزا غالب کا سفر کلکتہ اور بیدل — ڈاکٹر عبد الغنی
مرزا غالب کی فارسی غزل — محمد منور
آرزو برباد کا ایک پہلو — اسلوب احمد انصاری
کلام غالب میں تمثال شعری کا مقام — اختر اقبال کمال
غالب کی تہذیبی شخصیت کا تعارف — جیلانی کامران
غالب ایک جدید شاعر — ڈاکٹر وزیر آغا
غالب کی مشکل پسندی — انور سدید
غالب کی فنکارانہ ہمہ گیری — نظیر صدیقی
افکار غالب کے نئے زاویے — مولانا غلام رسول مہر

WHISPERS FROM GHALIB — مس زیتون عسکر

* * * * — صوفی نے کیو سیار

یورپ میں غالب کی صد سالہ برسی (تقریبات کے پروگرام) — ڈاکٹر اشتیاق حسین

"صحیفہ" لاہور غالب نمبر حصّہ دوم

اپریل ——— ۱۹۶۹ء

غالب کی شاعری میں تشکیکِ ضمیر — ابن فرید

غالب سے منسوب شخصیت کا مسئلہ — رشید امجد

غالب، ہیئت شناس اور ہیئت ساز — انتقی رجالب

غالب کی روانگی — ڈاکٹر سہیل بخاری

غالب اور خود داری — ڈاکٹر گوپی چند نارنگ

غالب کا شعورِ کائنات — عتیق احمد

غالب اور شعورِ حیات — ڈاکٹر تنویر احمد علوی

کلامِ غالب میں طنز و ظرافت (قسط اوّل) — یوسف جمال انصاری

غالب کی مشکل پسندی — شمس الرحمٰن فاروقی

غالب اور فلسفہ وحدانیت — حافظ عباد اللہ فاروقی

"صحیفہ" لاہور غالب نمبر حصّہ سوم

جولائی ۱۹۶۹ء

نسخہ حمیدیہ کی فرد گم گشتہ (نسخۂ بھوپال کی روشنی میں) — مولانا امتیاز علی عرشی

دیوانِ غالب (نسخۂ بھوپال) ریشبت دستخط اور مہریں — سید حامد حسین

غالب اور صفیر بلگرامی (قسط اول) — مشفق خواجہ

غالب اور مارہرہ — پیرزادہ ضمیر محمد ابو ستّاری

غالب کا ایک خط اور ناظم سے منسوب غزل — اسرار الحق

غالب کے جعلی شاگرد اور جعلی تحریریں — ڈاکٹر خلیق انجم

غالب اور اصول لغت نگاری — ڈاکٹر شوکت سبزواری

کلامِ غالب میں طنز و ظرافت (آخری قسط) — یوسف جمال انصاری

"صحیفہ" لاہور غالب نمبر حصّہ چہارم

اکتوبر ۱۹۶۹ء

غالب اور صفیر بلگرامی (دوسری اور آخری قسط) — مشفق خواجہ

غالب اور غالب کلص کے اردو شعراء — ڈاکٹر فرمان فتح پوری

یادگارِ غالب اور مقدمۂ شعر و شاعری میں غالب کے بعض اشعار — سعادت علی صدیقی

غالب کے نقاد — ڈاکٹر گیان چند

غالب اور ہمارا قومی شعور — فتح محمد ملک

غالب کا دہلی وطن — میرزا ادیب

غالب کا سیاسی ماحول — ڈاکٹر محمد باقر

غالب کی اداس شناسی اور نواسنجی — عشرت رحمانی

غالب کی تفہیم — ڈاکٹر عابد علی سعید

غالب کے دو شاگردوں کے متعلق دو سوال — محمد اسماعیل پانی پتی

غالب کے پانچ اشعار (فرانسیسی میں ترجمہ) — ڈاکٹر عتیق باری

غالب کے اشعار پر سرسری نظر — حضرت الحاج الاکبر نقاش فطرت ایم اسلم

غالب اور ان کی بیگم (دیوانِ غالب میں سے ایک شعری مکالمہ) — سید مختار علی تاج

مضامین علی گڑھ میگزین غالب نمبر

جنوری ۱۹۶۹ء

ہر رنگ میں بہار کا اثبات چاہئے — لشر بدر دانڈرڈ

غالب اور ہندوستان — آل احمد سرور

غالب کے ماما — مسعود حسن

یک عمر نازِ شوخیٔ عنوان اٹھاتے — خلیل الرحمٰن اعظمی

آثارِ غالب (مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں غالب کی تحریرات و تصاویر اور دوسرے نوادر) — مختار الدین احمد

غالب کی حقیقت پسندی — سلامت اللہ

غالب کے شعری اسلوب کا ایک پہلو — مصطفیٰ عباس

گنجینۂ معنی کے طلسم کی کلید — عقیل احمد صدیقی

غالب کی شاعری کا پس منظر — وارث کرمانی

دیکھیں کیا گزرے ہے قطرہ پہ گہر ہونے تک — افسر فرحتی صاحبہ

غالب کی شاعری اور مضامینِ رشک — افتخار بیگم

غالب کی شاعری میں رنگ و روشنی کی تصویریں — ذکاء الدین

غالب کی شاعری میں شخصیت کی کشمکش — ابن فرید

دستنبو پر ایک نظر — کبیر احمد

غالب استاد فن اور ادبی رہنما — آفتاب احمد

غالب اور حدیث غم — انجمن آرا بیگم
غالب کا عرفانی شعور — سعید احمد
غالب کا تصور محبوب — مرغوب حسن
غالب اور بیگم غالب — اعجاز احمد
تھے ہم دلی سمجھے . . — ریاض سبحانی
غالب اور سر سید — فرح جلال
غالب غم دیدہ — نور احمد
کلام غالب میں فلسفہ اور تصوف — فریدہ خانم
غالب کی مقبولیت کے اسباب — نسیم فاطمہ
غالب — شخصیت — امیر رہبر
غالب کا استغنا مبہوت — بشیر بدر
حیات غالب کی چند اہم تاریخیں — ضیاء الدین انصاری
علی گڑھ میگزین کے گزشتہ پرچوں میں غالب کے متعلق مضامین کی تفصیل — شیریہ
علی گڑھ میگزین کے مدیر — "
علی گڑھ میگزین کے مخصوص شمارے — "
شعروں کے انتخاب نے — "
اس شمارے کے لکھنے والے — "

مضامین علم و فن دہلی (غالب نمبر)

اپریل ۱۹۶۹ء

مختلف ہندوستانی، انگریزی اور روسی مشاہیر کے انٹرویو
غالب کی عظمت (ایک عظیم سمینار جس میں ہندوستان کے بڑے بڑے ادیبوں نے حصہ لیا)
واقعات غالب سن کے آئینہ میں — از امیں الرحمٰن
محرمِ غالب — " مالک رام
غالب کی سسرال — "
غالب اور آم — " مناظر عاشق
ہندوستانی اعلیٰ حکام کا خراج عقیدت غالب کو
غالب کے اردو فارسی اشعار کا انتخاب
مثنوی چراغ دیر کا منظوم ترجمہ — از مسلم الحریری
غالب کے خطوط کا انتخاب
فرہنگ اشعار فارسی
غالب کے مرثیے
غالب کا فارسی کلام
غالب کا انداز بیاں — از اے سعد فاروقی
غالب ایک عظیم شاعر
غالب روسیوں کا پسندیدہ شاعر
غالب گھر
رگ سنگ
غالب بنام امیں — از امیں الرحمٰن
غالب ایک عظیم شاعر اور انسان دوست
مشاعرہ
غالب پر لکھی گئی کتابیں
غالب کی فارسی اور اردو تصانیف
غالب کی شرحیں
حکایت غالب کے مجموعے
غالب کے بعض خطوط کے فوٹو

غالب انسٹیٹیوٹ دہلی

غالبیات نو — مرزا ڈاکٹر عابد رضا بیدار
غالب کی عظمت (علی گڑھ دہلی سمیناروں کی مکمل روداد)
انتخاب غالب اردو (جو غالب نے رام پور بھیجا تھا)
غالب کے اہم معاصرین کا دیوان
غالبیات نو (۲۳)
شریک غالب (نواب ناظم کے دیوان کا انتخاب)

غالب ڈائری - ساہیوال ۱۹۶۹ء

حیات غالب ایک نظر میں
حیات غالب خطوط غالب کے آئینہ میں
مرزا کا ایک خط جس میں پاک پتن (ضلع ساہیوال) کا ذکر ہے۔
غالب معاصرین کی نظر میں
غالب کی تصانیف (کتابوں کے پہلے ایڈیشنوں کے سرورق کے فوٹو حالات)

غالب کے چند تلامذہ (نوٹ)

غالب کے چند خطوط (نوٹ)

غالب کے لطیفے

غالب کے اشعار کا انتخاب

غالب (نظم) — علامہ اقبال

غالب لائف اینڈ ورک۔ نئی دہلی۔ انگریزی

فروری ۱۹۶۷ء

غالب کا ایک سوانحی خاکہ — ایم اے حسینی

غالب کا اردو ادب میں حصہ

غالب کی تخلیقات

غالب کی زندگی میں واقعات نگاری

اردو۔ آزادی کے بعد کے ہندوستان میں

ہندوستان کے فارسی ادب۔

"فکر نو" دہلی۔ غالب نمبر

۱۹۶۹ء

غالب — مولوی

غالب سے ملئے (تمثیل) — مرزا محمود بیگ

مرزا غالب دہلی کالج میں (تمثیل) — ڈاکٹر قمر رئیس

غالب کی حیات اور شاعری کا علمی پہلو — جاوید وششٹ

تصویر کا دوسرا رخ — تنویر احمد علوی

مطالعہ غالب — نثار احمد فاروقی

شارحین غالب — منصور سعید

غالب۔ شخصی زندگی کے کچھ پہلو — رضیہ نار

غالب کی مدلہ سخاں — رحمت الٰہی

غالب ایک موسیقار کی نظر میں — امیر احمد

خطوط غالب کی انفرادیت — خلیل احمد

غالب کی گلیوں میں — محمد شفیق

غالب اپنے احباب کے آئینے میں — اقبال قریشی

غالب کا شعور حیات — سہیل احمد

غالب اور بہادر شاہ ظفر — شاہد احمد

خط لکھیں گے گرچہ مطلب کچھ نہ ہو — سید ضمیر حسن

ہیں خواب میں ہنوز (مزاحیہ) — عقیل احمد صدیقی

نامۂ غالب فکر تونسوی کے نام " — شہزاد منظر

"فاران" اسلامیہ کالج لاہور

جولائی ۱۹۶۹ء

نذر غالب (نظم) — پروفیسر اختر احسان کمالی

غالب کا ایک شعر — شمشاد عابد علی عابد

غالب کی شاعری میں طنز — پروفیسر اختر احسان کمالی

غالب اور لسانیات — پروفیسر یوسف جمال انصاری

گنجینۂ معنی کا طلسم — پروفیسر شہرت بخاری

شاعری میں غالب کا لہجہ — سید عزیز ہمدانی

فروغ اردو لکھنؤ یو۔ پی۔

جلد ۱۵ شمارہ ۷، ۸

(۱) پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہے؟

غالب کون ہے — محمد حسین شمس

غالب کے بارے میں کچھ دلچسپ باتیں — پروفیسر اختر قادری

غالب کے ساتھ ناانصافی — حامد اللہ افسر

کچھ غالب کے بارے میں — اکبر علی خاں

غالب۔ غالب کے آئینے میں — شریف الحسن عثمانی

غالب کی شخصیت — شہید صفی پوری

عوض علی عدیل

غالب کا سفر لکھنؤ — قمر الحسن اعظمی

غالب کا سفر کلکتہ — سعادت علی صدیقی

(۲) گنجینۂ معنی کا طلسم اس کو سمجھئے

غالب کا تصور حسن و درد — مولانا غلام رسول مہر

غالب نغز گو — علی عباس حسینی

غالب نئی داخلیت کی آواز — ڈاکٹر محمد حسن

غالب شہید جستجو — ڈاکٹر مسیح الزماں

غالب کا تصورِ عشق	حمیدہ سلطان
سودا اور غالب	ڈاکٹر عبدالاحد خان خلیل
مادرِ عمر قطع رہِ اضطراب ہے	مسعود الحسن
غالب کے کلام میں حزنیہ عنصر	ڈاکٹر سجاعت علی سندیلوی
کلیاتِ اردو غالب و مومن بہ دیوان کعبہ	ڈاکٹر فرمان فتح پوری
غالب کی غزلوں میں تکریب	ڈاکٹر سلام سندیلوی
غالب حقائق کی روشنی میں	یونس خالدی
غالب کی شاعری میں فارسی اثرات	ڈاکٹر محمود الحسن
غالب کا فلسفۂ زندگی	ڈاکٹر حبیب پرویز
غالب اور منکرین غالب	اخلاق حسن عارف
قصیدہ اور غالب	خان محمد عاطف
غالب کا تصورِ عشق	موسیٰ محمد ج
غالب اور فن	شررا احمد علوی
غالب اور مومن کا ذہنی ٹکراؤ	حسن عسکری کھنکوی
غالب ایک خصوصیت نگار شاعر	ڈاکٹر سید یحییٰ احمد ہاشمی
غالب اور رعایتِ لفظی	محمد عرفان
غالب کے خطوط کی انفرادیت	قمر الحسن
غالب کا تنقیدی شعور	احمر لاری
غالب مہرِ السبیدہ شاعر	وسیم فاروقی
سرمایہ کلامِ غالب	طالب کاشمیری

(۳) میں رو تر دکھاتا ہوں میں اک داغ نہاں اور

کلامِ غالب اور شرح طباطبائی	مسعود حسن رضوی
غالب کا ایک شعر	ڈاکٹر نور الحسن ہاشمی
غالب کا ایک اور شعر	طالب صفوی
دیوانِ غالب کا مصور ایڈیشن	عبدالرحمٰن چغتائی
سحر حمیدیہ اور میاں وحید الزماں	نادم سیتاپوری
چند اصطلاحاتِ غالب	طاہر محسن علوی کاکوروی
غالب کے کلام میں الحاقی عناصر	ڈاکٹر وصی احمد
غالب اور بنگلہ ادب	ڈاکٹر ساسی رنجن بھٹاچاریہ

غالب کا ایک شاگرد "سخن دہلوی"	حکیم عبدالقوی
آہ غالب بمرد	ڈاکٹر جان رشید
مرزا غالب کی ایک غزل	ڈاکٹر حکیم حید ستر
غالب اور ڈاکٹر عبداللطیف	عطا محمد سعلہ
مرزا کا انداز بیاں	ڈاکٹر سید رفعت حسین
صنم گر، لباسِ غالب	ام حسن نصری

(۴) فارسی بیں تا بہ بینی نقش ہائے رنگ رنگ

غالب کا فارسی میں ایک ترکیب بند	اصغر علی طہری
مثنوی سرمہ ملتق	ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی
غالب کا فارسی کلام ایک سرسری جائزہ	مرزا اصغر حسین
مثنوی چراغِ دیر (تشریح و ترجمہ کے ساتھ)	ڈاکٹر امیر لعل عشرت
غالب کی فارسی مثنوی "ابر گہر بار"	امیر حسن نورانی
غالب فارسی کا ایک عظیم شاعر	ڈاکٹر ریاض الحسن
فارسی میں تا بہ بینی نقش ہائے رنگ رنگ	ڈاکٹر انوار الحسن

(۵) دیوانگی اسد کی حسرت کش طرب ہے

بالیح اور غالب	وجاہت علوی سندیلوی
غالب کا خط عادت بریلوی کے نام	فرقت کاکوروی
غالب کا قاصد	سیدہ نسیم چشتی
ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے	عبدالمجیب سہالوی
غالب کے ایک ممتاز کارٹونسٹ وہاب حیدر	احمد جمال پاشا
آم اور غالب (ادارہ فروغ اردو کی جانب سے ہونے والی تقریب کی رپورٹ)	عرفان لکھنوی
محمل چغتائی	ادارہ
غالب کے سوا اشعار کے متعلق کارٹون	ادارہ

(۶) رکھیو یارب یہ درِ گنجینۂ گوہر کھلا (حصہ نظم)

انتخابِ کلامِ غالب	نیر عزیز مسعودی
زمزمہ تحسین	حسل مطہری
کیوں نہ غالب کہے اقلیم سخن پر غالب	خرم محمد آبادی
غالب	ندرت کان پوری

غالب	جگر مراد آبادی	غالب علیہ الرحمۃ	سید فرزند احمد صفیر بلگرامی
نقش ایجاد	قصاص قیصی	محاسن کلام غالب	عبدالرحمن بجنوری
دامن خاک میں (مرزا غالب کے سامنے بیٹھ کر لکھی گئی)	سیم کرہانی	غالب کا فلسفہ	مولانا عبدالماجد دریابادی
غالب	رضا مظہری	مرزا غالب کا حاشیۂ استعداد	ڈاکٹر سید عبداللہ
تضمین	مغیث الدین فریدی	غالب کا فلسفہ	شیخ محمد اکرام لاہور
غالب	نازش پرتاب گڑھی	تصنیفات غالب	مالک رام دہلی
غالب	شاد لکھنوی کراچی	غالب کی شاعری میں حسن و عشق	پروفیسر حمید احمد خاں
زندگی غزل اور غالب	حرمت الاکرام	غالب کی عظمت	پروفیسر آل احمد سرور
غالب	عمر انصاری	اردو شاعری اور غالب - ایک مطالعہ	پروفیسر اختر اورینوی
غالب الکلام	مختار ہاشمی آنولوی	غالب کی عظمت	خواجہ احمد فاروقی
غالب	اشرف مالوی	غالب کا فکر	پروفیسر احتشام حسین
شعر غالب (سانیٹ)	وقار خلیل	غالب اور غالب کے متعلق رسالہ فروغ اردو کے گزشتہ مضامین)	اقبال صدیقی
ہر بات ہے دنیا سے الگ غالب کی	ماہر بلگرامی	**فنون لاہور (غالب نمبر)**	
غالب	ماجد الباقری	مئی، جون ۱۹۶۹ء	
غالب	اسیم اکبرآبادی	**بحضور غالب**	
غالب	ساقی جاوید کراچی	قصیدہ در مدح مرزا اسداللہ خاں غالب	گوہر ہوشیارپوری
غالب	سہیل اقبال کراچی	شاعر نغز گوئے خوش گفتار	حفیظ تائب
غالب	محمد ہارون احمر سارسی	۱۵ فروری ۱۹۶۹ء	محسن احسان
غالب	رشید عصری آنولوی	یاد غالب	سرفراز عزیز
غالب (ایک منظوم تجزیہ)	فصیح اکمل قادری	غالب خوشنوا	امجد اسلام امجد
غالب	نمر سواتی	مرزا غالب	حزیں لدھیانوی
غالب	دانی آسی	غالب کی ایک فارسی غزل	ترجمہ گوہر ہوشیارپوری
غالب نامہ آورم	رئیس مینائی	(۲) انتخاب کلام فارسی	
تضمین	سلمان عباسی	فارسی بیں تا ببینی نقش ہائے رنگ رنگ	صادق ندیم
صداقت غالب	اقبال ندیم	(۳) غالب اور اس کا فن	
غالب کا سام جنوں	تسنیم فاروقی	مرزا غالب کا فارسی کلام	مولانا غلام رسول مہر
نسو غالب (مزاحیہ نظم)	ماچس لکھنوی	غالب کی جمالیات	سید علی عباس
(۷) پھر کھلا ہے در خزینۂ راز (منقول مضامین)		مغنی نامہ	ڈاکٹر خورشید الاسلام
مرزا کے کلام پر ریویو اور اس کا اسباب	مولانا الطاف حسین حالی	غالب کی بغاوت	مظفر علی سید

غالب کے بعد — شیخ محمد ملک
اردو شاعری پر غالب کا اثر — شمس الرحمن فاروقی
غالب۔ روایت اور جدیدیت — ڈاکٹر ظہیر فتح پوری
غالب [illegible] — سجاد باقر رضوی
غالب کی ہم عصری — صدیق کلیم
غالب۔ محوری اور عروضی عروض — سید حامد علی جابر
غالب کی شعری کائنات — عزیز بٹ
غالب کی آبادکاری — غلام رسول تنویر

نذر غالب (غالب کی زمینوں میں غزلیں) جو حسب ذیل حضرات نے لکھیں۔ حضرت احمد فراز، خلیل الرحمن، ماہی، روحی، قتیل، طہور نذر، گلزار، محسن احسان، خلیل، احمد ظفر، انور مسعود، نشتر، جمیل یوسف، جمیل ملک، شہزاد احمد، جمیل الدین عالی، ظفر اقبال، گوہر، رشید، محمد خلیل، خوش ابیا، حمایت علی، عبدالرشید، عدم، محب احمد، اختر انصاری، عمار آصف، عبداللہ جاوید، خالد احمد، خلیق، رفعت سلطان، صدیقی، عدیم ہاشمی، نسیم، امجد اسلام، حفیظ تائب، احمد ندیم قاسمی۔

فیضان لائل پور

جنوری و فروری ۱۹۶۹ء

غالب۔ ایک مطالعہ
افکار غالب

قندیل لاہور (غالب نمبر)

۵ اپریل ۱۹۶۹ء

وجدانیات اور رند عجم — اکبر حمیدی
غالب اور اردو واحسن — شہزاد اشرف
مرزا نوشہ کی تخصیص اور تصانیف — زاہد الحسن زاہد
مومن دون اور غالب — اصغر نگاہ
غالب اور فرہاد — مرزا ادیب
غالب کا فلسفۂ ہستی — سیف الدین توری
غالب (نظم) — منظور حسین منظور
غالب " — عاطر ہاشمی

غالب نظم — وجاہت حسین
غالب " — شیر افضل جعفری
غالب " — انتخاب جمیل
غالب " — ضیا شبنمی
غالب " — کبیر ابو جعفری
غالب " — خلش فریبتی
بگزرد از مجموعہ اردو — احسن مجیب
غالب گھر کا بھی شاعر تھا — نعیم نیازی
غالب کی عظمت — قمر اقبال ایم۔ اے
غالب کا نظریہ عشق — محمد یوسف عاطر ایم اے
مرزا غالب کی مکتوب نگاری — ایم افتخار
غالب کے کلام میں طنز — راسد جاوید
غالب سے امریکی شاعروں کی دلچسپی

ماہنامہ قومی زبان کراچی (غالب نمبر)

فروری ۱۹۶۹ء

یاد غالب — احمد حسن صدا [illegible]
حافظ و غالب — ڈاکٹر ریاض الحسن
غالب و اقبال — محمود اکبرآبادی
دیوان غالب بہ نسخہ مالک رام — محمد انصار اللہ نظر
جدید شرح دیوان غالب (اسباب اکبرآبادی) — اعجاز صدیقی
غالب کے مذہبی تلامذہ اور ارادت مند — رخشاں ابدالی
فکر غالب میں ہندوستانی عنصر — ڈاکٹر اکبر حیدری کاشمیری
غالب کا اخلاقی تحمل — ڈاکٹر واحد سجاعت
غالب کی اردو نثر کے چند یادگار نمونے — میر ناصر علی دہلوی
دو ادبی درسٹیوں میں غالب پر تحقیقی کام — ابو سلمان شاہجہانپوری
اشاریہ غالب — " "
غالب تذکروں میں — ضمیر نیازی

ماہنامہ کتاب لاہور

جلد ۳، شمارہ ۶ ۔ فروری ۱۹۶۹ء

حیات غالب سین کے آئینے میں — گوہر نوشاہی

تمہید و تعارف دیوان غالب "نسخہ طاہر" — گوہر نوشاہی
دیباچہ طبع اوّل "نسخہ طاہر" — طاہر بیرۃ آزاد
دیوان غالب "نسخہ طاہر" — مرزا اسد اللہ خان غالب

روز نامہ کوہستان لاہور (غالب نمبر)

۱۶ فروری ۱۹۶۹ء

مرزا اسد اللہ خان غالب مضمون مولانا محمد حسین آزاد۔ پیش کردہ
آغا محمد باقر بیرۃ آزاد
غالب نے نواب مختار الملک کی شان میں قصیدہ لکھا تھا — مالک رام
غالب کا ایک خط مدہوسن بدایونی کے نام — فرح جلالی
مرزا غالب عقیدہ اور عمل کے اعتبار سے صوفی تھے — مکش اکبر آبادی

گلفشاں لاہور (غالب نمبر) حصّہ اوّل

مارچ ۱۹۶۹ء

غالب ایک فنکار — ادارہ
پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہے؟ (سوانح حیات) محترم بلقیس احمر ایم اے
نام و نشان میرس (سوانح) (پہلی قسط) — سید مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی
غالب امیروں کے حلقے میں — ”
غالب کے معاصر شعرا — ”
غالب (نظم) — اقبال
غزل — غالب
انداز بیاں اور (نظم) — رئیس امروہوی
قصیدہ بہ بارگاہ حضرت غالب (در زمین غالب) — تابش دہلوی
نذر غالب (نظم) — آصف ثاقب
غالب کا ایک خیال (نظم) — اکبر حمیدی
غالب، ایک خیال — ادیب سہیل
غالب ایک مہدب — ڈاکٹر سید عبد اللہ
غالب کا کلام معیت — سیّد علی عباس جلال پوری
تیرا یہ ساں غالب — عشرت رحمانی
تماشائی بیرنگ تما — ڈاکٹر مسیح الزماں
غالب کی ازدواجی زندگی — علی حیدر ملک

غالب کا اسلوب — سلطانہ جیلانی
غالب کی قصیدہ گوئی — احمد ضیاء
غالب کے اشعار کے انگریزی ترجمے — سہیل اختر
غالب کے چار مصرعے کارٹونوں کی شکل
غالب — ڈاکٹر وزیر آغا
غالب حستہ کے بغیر (تمثیل) — آغا سہیل
محفل مشتو کہاں کی (غزل مخو حاں کی) مزاحیہ — —
غزل — مرزا غالب
غالب کی نثر کا نمونہ — ارد معاصر عود ہندی
میر مہدی کے نام غالب کے خط کا نمونہ — —
غزل — غالب
غزل — نگار جنگری
غزل — احمد ندیم قاسمی
غزل غالب و شکیب جلالی
غزل غالب و احسان دانش
غزل غالب و پرتو روہیلہ
غزل غالب و باقر انجم اور جار رام پوری
غزل غالب و یوسف زلفی
غزل غالب و سودا — جمیل یوسف اور کبیر انور جعفری
غزل غالب و منور سلطانہ لکھنوی

اس پرچہ میں جن جن اصحاب کے مضامین اور غزلیں ہیں ان سب کے حالات زندگی اور فوٹو بھی شامل اشاعت ہیں۔

غالب نمبر (حصّہ دوم)

اپریل ۱۹۶۹ء

غالب ایک فنکار — یوسف زلفی
نام و نشان میرس، غالب کے شاگرد (۱) مخالف — سید مرتضیٰ حسین فاضل
(۲) اولاد غالب (قسط دوم)
غالب (نظم) — محسن احسان
غالب ” — عرفانہ عزیز

مرزا غالب نمبر

- غالب شناسی کی روایت — عبداللہ جاوید
- مکاتیب غالب کا نثری اسلوب — صفی حیدر دانش
- غالب کی انفرادیت — انور سدید
- اندیشہ ہائے دور دراز — انوار احمد
- نابغۂ عصر غالب — خواجہ سلطان عارف
- غالب کے نقش ہائے رنگ رنگ — نصر صدیقی
- غالب کا علمی ماحول — شاکر علمی
- چچا غالب — آمان صدیقی
- سوچ علم سوچ زبان غالب — زیب ملیح آبادی
- غالب دو گردشوں کے درمیاں — وسیم احمد بخاری
- غالب ایک نثر نگار — آصف عمران
- غالب کے نظم کا لسانی پہلو — حفیظ صدیقی
- گجل بھے یوں کہاں کی (چچا غالب کی زمین میں) مزاحیہ — ـــــ
- غالب اسٹڈیکمپی پرائیوٹ لمیٹڈ — احمد جمال پاشا
- غالب کالج میں — آغا سہیل
- غالب میدان حشر میں — اکبر حمیدی
- مرزا غالب کے لطائف — بلقیس احترام ایم ۔ اے
- مدیر غالب (غزل) — خلیل رام پوری
- ہم سخن فہم ہیں (اقتباسات ، اشعار) — سیف زلفی
- اشعار غالب — غالب

ماہنامہ ماہِ نو ۔ کراچی (غالب نمبر)

جلد ۲۲، شمارہ ۱-۲، جنوری فروری ۱۹۶۹ء

- ابتدائیہ — فضل مدیر
- مرزا غالب کی صد سالہ برسی — عمار حسین
- غالب — صلاح الدین خدابخش مرحوم
- حجاب غالب (چند گزارشیں) — مولانا غلام رسول مہر
- مرد قلندر — جلال الدین احمد
- غالب ایک تہذیبی قوت — ممتاز حسین
- غالب کے سیاسی افکار — میر محمد حسن عنقا بلوچ
- غالب کا زائچہ — مولانا اصابر علی برسی
- غالب کے چند غیر مطبوعہ لطیفے اور شعر — مولانا احتشام الدین مرحوم
- غالب کا کلکتہ — پروفیسر حمید احمد خاں
- غالب اور بنگال — وفار راشدی
- تلامذۂ غالب — ڈاکٹر وحید قریشی
- کچھ تلامذۂ غالب کے بارے میں — کلب علی خاں فائق
- میر مہدی مجروح (غالب کا ستمے جیا) — محمد اسماعیل پانی پتی
- غالب کی شاعری — مولانا غلام رسول مہر
- غالب کا تصور حسن و عشق — " "
- غالب ۔ خالق جمال — ڈاکٹر عبادت بریلوی
- غالب اور غم دوراں — " "
- غالب کے یہاں تخیل اور جذبے کی ہم آہنگی — ڈاکٹر یوسف حسین خاں
- غالب سچے تمدن کی روشنی میں — ڈاکٹر فرمان فتح پوری
- مرد عاشق کی مثال (غالب) — سلیم احمد
- غالب تکمیل غم دل میں — سلیم احمد
- مولانا آزاد و شام غالب — مالک رام
- غالب مسرور اعمالی — ڈاکٹر سید عبداللہ
- گوئٹے اور غالب — انعام الحق کوثر
- مجموعۂ اردو میں فارسی کے ترجمے — اقبال سلمان
- غالب کا حاشیہ انتقاد — ڈاکٹر سید عبداللہ
- غالب بحیثیت شارح — صغیر اصغر جارچوی
- دیوان غالب اردو — خلیل الرحمٰن داؤدی
- غالب کے اردو کلام کی اشاعت — ڈاکٹر شوکت سبزواری
- دیوان غالب کی چوتھی اشاعت کا مسودہ — تحسین سروری
- غالب کی فارسی شاعری — کرم حیدری

نقش ہائے رنگ رنگ	عبداللہ قریشی ایڈیٹر ادبی دنیا
غالب کے فارسی خطوط (ایک نئی تحقیق)	مولانا امتیاز علی عرشی
غالب کے فارسی خطوط (ایک نیا مجموعہ)	قاضی عبدالودود
نامۂ غالب	ڈاکٹر عبادت بریلوی
خطوط غالب	آفاق حسین آفاق
غالب کے خطوط کی تاریخیں اور ترتیب	سید قدرت نقوی
غالب کی نئی فارسی تحریریں	مولانا امتیاز علی عرشی
غالب کی چند نئی فارسی تحریریں	مولانا امتیاز علی عرشی
درفش کاویانی	سید قدرت نقوی
مہر نیم روز - ایک نادر مخطوطہ	سید قدرت نقوی
عمدۂ منتخبہ اور غالب	مسلم ضیائی
غالب کا دربار اور خلعت	مولانا امتیاز علی عرشی
غالب کی انفرادیت کے چند پہلو	انور سدید
ساقی نامہ (نظم)	ترجمہ۔ رفیق خاور
مرزا غالب لندن میں	شان الحق حقی

رسالہ "ماہ نو" کراچی غالب نمبر

فروری ۱۹۷۰ء

غالب اور خدا	سلطان صدیقی
غالب کا ذہنی ارتقاء	سید قدرت نقوی
غالب کا اثر ہمارے ادیبوں پر	ڈاکٹر فرمان فتح پوری
دیوان غالب کی ترتیب	مسلم ضیائی
غالب سے انٹرویو (خطوط غالب سے اقتباسات)	صغرا صغیر جارچوی
غالب کی تاریخ پیدائش پر تبادلہ خیالات	سید صمد حسین رضوی
غالب کے فارسی قطعات	خواجہ عبدالحمید یزدانی
غزل (غالب کی زمین میں)	سید آفاق حسین آفاق
" " "	عارف بخاری
" " "	شریف الحسن
تضمین غالب	صبا اکبرآبادی
نذر غالب (نظم)	انور سدید

قاطع برہان میں الحاقے	سید قدرت نقوی
ہدیۃ الائمہ (میر مہدی مجروح کی ایک کتاب کے سرورق کا نوٹ)	سید آفاق حسین آفاق
غالب کی قصیدہ گوئی	ڈاکٹر محمد ریاض
غالب کی انقلابی رومانیت	سحر انصاری
میر مہدی حسن مجروح (مصور)	سید آفاق حسین آفاق بھوپال

"مستلیبی" ہبلی (ہند) انگریزی

غالب نمبر - مئی ۱۹۶۹ء

مجھے ہم ولی سمجھے جو نہ بادہ خوار ہوتا	پروفیسر اے۔ ایم خان
غالب کے چند خطوط	"
غالب کی ظرافت	پی۔ نور محمد
غالب اور مزاح	صبغۃ اللہ خان
جشن غالب	مخدوم جبار ساحر
مجھے ہم ولی سمجھے	مدیر الدین
اصحاب مریدۂ غالب	حضرت شمس العلماء مولانا حالی

روزنامہ مشرق لاہور (غالب نمبر)

۱۶ فروری ۱۹۶۹ء

آئیے ذرا غالب کی باتیں کریں	ڈاکٹر عبدالسلام خورشید
میں دوزخ کا ایندھن ہوں گا اور اس کی آنچ تیز کروں گا (غالب کے خود نوشت حالات)	شریف الحسن عثمانی
دنیا کی ہر زندہ زبان کا شاعر و ادیب غالب کی خدمت میں خراج عقیدت پیش کرتا رہے گا۔	—
(غالب کے متعلق) چھوٹی باتیں	نصیر انور
غالب کی گم شدہ غزل مل گئی	ڈاکٹر حکم چند نیر
محسوس ہو گیا ہے کہ جنگل اداس ہے	—
غالب کے اشعار میں ان کی محبوبہ کی جھلک نظر آتی ہے	حمیدہ سلطان
غالب کا پہلا اردو دیوان بھوپال میں کیسے پہنچا؟	نادم سیتاپوری
مرقع چغتائی دنیا بھر کے عجائب گھروں کی زینت بنے گا	عبدالرحمن چغتائی
اگر آم نہ ہوتے تو غالب بھی نہ ہوتے	مولانا حیدر بہوری

اُم۔ ڈومنی اور غالب کی بیوی —

غالب کا خط عبادت بریلوی کے نام — فرحت کاکوروی

مرزا خودداری کو کبھی ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے۔ —

غالب کا تصور دوزخ و بہشت — مولانا غلام رسول مہر

کولمبس نے امریکہ اور حالی نے غالب کی نئی دنیا کا پتہ لگایا — ڈاکٹر عبدالرحمٰن بجنوری

غالب فہمی اب غلط فہمی بن گئی ہے — حامد اللہ افسر

(غالب کے) یہ شعر کروڑوں مرتبہ پڑھے گئے —

پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون تھا؟ — محمد حسین شمس کاکوروی

غالب (نظم) — علامہ اقبال

غالب کی تصانیف —

غالب ہم سب کا شاعر ہے —

موج خوں نے غالب کے دل میں سر اور آنکھوں میں بوسہ کیا — خواجہ احمد فاروقی

غالب کے خط پڑھنا اُن سے ملاقات کرنا ہے

جب غالب اور میر نے مشترکہ اعلامیے جاری کئے — مولوی مدن

مرزا غالب حیوان ظریف تھے

خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہوگئیں

"مطالعہ" کراچی

جنوری و فروری ۱۹۶۹ء

غالب اور بہار — قاضی عبدالودود

غالب — کلیم الدین احمد

ادبی تاریخ اور تنقید — پروفیسر اسلوب احمد انصاری

غالب کی غزل گوئی کے پانچ دور — قاضی عبدالودود

غالب کے غیر مدوّنہ اشعار جو دواں کی نظر میں — عطا کاکوی

غالب کے بہاری شاگرد — ڈاکٹر خالد رشید صبا

صد جلوہ رو برو ہے جو مژگاں اٹھائیے — یاراں نکتہ داں

"معارف" اعظم گڑھ

فروری ۱۹۶۹ء

غالب کے بریلوی تلامذہ — ڈاکٹر سید لطف حسن ادیب

اس مضمون میں مضمون نگار نے بریلی کے ان چند شاعروں کی حیات اور شاعری کا جائزہ لیا ہے جو غالب کے شاگرد تھے ان کے نام یہ ہیں:۔

مفتی سلطان حسن خاں آحسن — متوفی ۱۸۸۲ء

مفتی سید احمد خاں المتخلص بہ رشید — " ۱۸۵۸ء

غلام بسم اللہ بسمل — " ۱۸۹۸ء

قاضی عبدالجمیل جنوں — " ۱۹۰۰ء

محمد حسن المتخلص بہ صاحب — " ۱۸۹۰ء

قاضی عبدالرحمٰن المتخلص بہ وحشی

غالب۔ مدح اور قدح کی روشنی میں — سید صباح الدین عبدالرحمٰن

یہ طویل محققانہ مضمون معارف کے تین نمبروں میں شائع ہوا۔ بعد میں لاہور کے رسالہ "حمایت اسلام" میں بھی نقل ہوا۔

منشور کراچی

فروری و مارچ ۱۹۶۹ء

کچھ غالب کی زبانی کچھ اپنی غلط بیانی — ممتاز حسین

غالب خطوط کے آئینے میں — حاجی عدیل

نظم متعلق غالب — علامہ اقبال

غالب کی منظوم عرضی بہادر شاہ ظفر کے حضور میں — مرزا غالب

نقوش لاہور (غالب نمبر) حصہ اول

اپریل ۱۹۶۹ء

غالب (سوانحی ڈراما) — ڈاکٹر محمد حسن

غالب کی شاعری کا پس منظر — ڈاکٹر وارث کرمانی

غالب کی شاعری میں اخلاقی اقدار — پروفیسر عبدالقادر سروری

غالب کی شاعری — مولانا غلام رسول مہر

غالب اور ریاض خیرآبادی — نادم سیتاپوری

غالب اور صہبائی کی فارسی غزل — ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

غالب کے ناپسندیدہ اشعار — ڈاکٹر اختر اورینوی

غالب اور علوم — ڈاکٹر احسن فاروقی

غالب کے رد کردہ اشعار — نظیر صدیقی

غالب اور مثنوی — ڈاکٹر محمد عقیل

غالب ایک ڈراما نگار — ڈاکٹر سہیل بخاری

"نگار پاکستان" کراچی (غالب نمبر)

جنوری و فروری ۱۹۶۹ء

غالب کی فارسی شاعری	برہم ناتھ دت
غالب و معانی	ڈاکٹر انعام الحق کوثر
اصل غالب کے نام ایک خط	فکر تونسوی
اردو شاعری اور غالب (ایک مطالعہ)	اختر احمد یوسفی

"نوری چشم" جموں (کشمیر)

فروری و مارچ ۱۹۶۹ء

بہارستانِ غالب	
مخمس بر غزلِ غالب	جوش ملسیانی
سوانح غالب	ہری چند اختر
مرثیہ غالب	اقبال
محرابِ غالب	
غالب کا فلسفہ	شیخ محمد اکرام
نذرِ غالب (نظم)	امر چند قیس
گل افشانیٔ گفتار (لطائف)	راجیش گوہر
غالب — یاس اور امید کے دوراہے پر	مکش کاشمیری
آہ غالب (مرثیہ)	حضرت شمس العلماء مولانا حالی
غالب — جدید شعراء کی ایک مجلس میں	کنہیا لال کپور
نذرِ غالب (نظم)	رگھبیر داس ساحر
طاؤس سرح	گیان چند
مصرعے یا محاورے	
اے دریغا - وہ رند شاہد باز	منظر اعظمی
استاد اور شاگرد	غالب اور بسمل
غالب محشر کے سامنے	محی الدین قادری
زبان و بیانِ غالب	رحمت سرکش
مرزا غالب کا خط پنڈت نہرو کے نام (مزاحیہ)	فرقت کاکوروی
نذرِ غالب (تضمین)	حکیم منظور
استادِ غالب ہمیشہ غالب رہیں گے	پنڈت سیلپوری
تاثرِ غالب	
مرزا غالب کی شاعری میں ترقی پسندانہ عناصر	موتی لال کپور
غالب پھر اس دنیا میں	فراق گورکھپوری
کہتے ہیں کہ غالب کا ہے اندازِ بیاں اور	مکش کاشمیری

"نیا دور" لکھنؤ (غالب نمبر)

فروری و مارچ ۱۹۶۹ء

غالب اردو شاعری کا سدا بہار پھول (ڈاکٹر بی گوپال ریڈی گورنر یو۔ پی کا پیغام)

اپنی بات	از ایڈیٹر
غالب کی فارسی غزل	سید اختر علی
غالب (نظم)	روش صدیقی
غالب اور عاشق رسوا و باوقار	علی عباس حسینی
رگِ سنگ (نظم)	شمیم کرہانی
رحمہ مظلوم دعاء الصباح	اقتدار علی عرشی
منصبِ شیفتگی و عظمتِ عشق (نظم)	عمر انصاری
ضرب الامثال اور مرزا غالب	ڈاکٹر اعجاز حسین
حق غالب آشفتہ سر ہے آج (غزل)	سالک لکھنوی
محاوراتِ غالب	ڈاکٹر گیان چند
غالب (نظم)	نازش پرتاب گڑھی
غالب کا تصور زندگی	سید شبیہ الحسن
یادِ غالب (نظم)	حفیظ بنارسی
غالب کی ہمت عالی	حبیب احمد
غالب (نظم)	جگن ناتھ آزاد
قاطع برہان	ڈاکٹر نیر مسعود
غالب کی ایک غزل	م۔ ندیم
دیوانِ غالب کا ایک اہم گمشدہ نسخہ (نسخہ بھوپال)	ڈاکٹر ابو محمد سحر
رشکِ ظہوری و غالب	جعفر حسین
مرزا غالب	ابو ہاشم
تضمین بر غزلِ غالب	کاوش
جہانِ غالب	قاضی عبدالودود
غالب کے خطوط افرادِ خاندان کے نام	نادم سیتاپوری
شہنشاہِ سخن (نظم)	درشن سنگھ

عنوان	مصنف
نذرِ غالب (نظم)	وقار خلیل
غالب۔ چراغِ دیر کی روشنی میں	امرت لعل
غالب کی خودداری	ڈاکٹر سلام سندیلوی
تو پھر اسے سنگدل تیرا ہی سنگِ آستاں کیوں	وجاہت سندیلوی
غالب دل و دماغ۔ غالب ہے آج (نظم)	کلایت سہانے
غالب کا تصوف	حرمت الاکرام
کلامِ غالب کا ایک ہم عصر شارح (ماہ دہلوی)	نثار احمد فاروقی
زمانے اور غالب سے (نظم)	ندرت
عندلیبِ گلشن نا آفریدہ (نظم)	یوسف
مرزا غالب رندہ دلاں لکھنؤ میں (مزاحیہ)	غلام احمد فرقت
مرزا غالب کا واقعہ اسیری	امیر حسن نورانی
غالب عظیم (نظم)	شاغل
غالب کہتے ہیں	رؤف خیر
بھوپال اور غالب	عبد القوی دسنوی
غالب۔ ماحول اور ردِ عمل	نجم الدین شکیب
غالب خطوط کے آئینے میں	رئیس مینائی
عظمتِ ہندوستان ہے تو (نظم)	ریاض اختر
غالب نما (مزاحیہ)	عبد المجیب
غالب کی فارسی غزلیں اور فلسفیانہ مسائل	انوار الحسن
غالب کی غزل	سعادت نظیر
حضرت غالب (نظم)	سیف
(نذرِ غالب) رباعیات	مہدی
غالب اپنی شکست کی آواز	محمود الحسن
غالب کی الم پسندی کا عصیاتی تجزیہ	علی رضا
غالب کا تصوری شعور	شمس
غالب رنگیں بیاں (نظم)	اعجاز فاطمہ
صنم خانہ غالب (نظم)	ماتا پرشاد
غالب اسے دور سے آگئے	کاظم علی
غالب اور نصرت آرار	اخلاق حسین
غالب کے کلام میں اخلاقی اقدار اور قومی ہم آہنگی کے عناصر	
غالب کے لطیفے	والی آسی
غالب ایک فن کار	ام حسن
غالب کی کہانی غالب کی زبانی	خورشید احمد

ماہنامہ نئی قدریں حیدر آباد (پاک)

غالب صدی اڈیشن۔ جلد ۱۲ شمارہ ۱ تا ۵ ۱۹۶۹ء

غالب کی صد سالہ برسی

عنوان	مصنف
صدارتی تقریر	مسرور حسن خاں
استقبالیہ تقریر	محمد مسعود قریشی
غالب نام آورم (ایک پیش لفظ)	علی مطہر رضوی

مذاکرہ (غالب کی شخصیت اور فن)

عنوان	مصنف
غالب اور ادبی شاہ نامہ	ڈاکٹر محمد احسن فاروقی
غالب کی فارسی شاعری	ڈاکٹر نبی بخش قاضی
مرزا غالب اور سچے یور	الیاس عشقی
غالب شخصیت اور شاعری	محسن سروری
اساسی نوا رساعر	انوار احمد زئی
سدا بہار شاعر	سعیدہ افضل
غالب اور کائنات	نرسنگھ رام جوہر
غالب۔ بٹی ہوئی شخصیت	رشید امجد
غالب کی ایک پیشگوئی	م۔م فرشوری
غالب کا فارسی کلام	مدم ساری
غالب اور اپریل فول (مزاح)	عبد القوی دسنوی
رباعیات	جوش ملیح آبادی

مشاعرہ (غالب کی مختلف زمینوں میں)

عنوان	مصنف
قصیدہ بہ بارگاہ حضرت غالب	تابش دہلوی
دو غزلہ	الیاس عاشقی
غزل	سراج الدین ظفر
غزلیں	حمایت علی شاعر
غزل	ہوس ترمذی

عنوان	مصنف
غزلیں	گلزار نوری
غزل	احمد ہمدانی
غزل	مظہر ضیاء
غزل	منظر ایلیا
غزل	سید نذر حسن نظر
غزل	آغان صدیقی
غزل	احمر سکندری
غزلیں	احسان اطہر صدیقی
غزل	شیخ محمد ابراہیم خلیل
"	نازش حیدری
"	ڈاکٹر خان رستم
"	سید منظور نقوی
"	جبریل صدیقی
"	اختر انصاری اکبرآبادی
"	سلطانہ مہر
"	مہر النسا مہر
"	نکہت بریلوی
"	شاہد کاظمی
"	انور شعور
"	محمود صدیقی
"	حامد عزیز
" مزاح	علیم عباسی
انداز بیاں اور (مزاح)	ساجد انوری
غالب کی غزل کا اپریشن (مزاح)	سیف سلطانپوری
غزل	انعام اسعدی
"	زمان شاہین سبحانی
دو غزلہ	کبرا نور جعفری
غزل	کریم رازی
"	برگ یوسفی

عنوان	مصنف
"	حسن اکبر کمال
"	درد اسعدی
"	رشید تبسم
"	ساغر دہلوی
تضمین غالب	حبیب غوری
غزل	عشق احمد عشق
غزل	ظفر احمد پوری

پرتو تاثر

عنوان	مصنف
وارد ہوا شہر میں حضرت غالب کا	انوار احمد زئی
غالب سے ردیف میں	صدر الدین انصاری

زاویۂ نگاہ

عنوان	مصنف
سلی مکاتیب کی روشنی میں	اختر انصاری اکبرآبادی
مکتوبات صدی	اختر انصاری اکبرآبادی
شہر طلب و گل	اختر انصاری اکبرآبادی
غالب نام آورم	مبارک علی خان

ویمن ڈائجسٹ لاہور

فروری و مارچ ۱۹۶۹ء

عنوان	مصنف
مرزا اسداللہ خان غالب	محترمہ زاہدہ رضا
اردو شاعری میں غالب کا مقام	محمد منظور علیم خان
نذر غالب (نظم)	حلمی ہاشمی

ہلال کراچی - غالب نمبر

فروری ۱۹۶۹ء

عنوان	مصنف
سخن ہائے گفتنی	زہرا شہریار نقوی
غالب ملکستان ادب و شہنشاہ (نظم)	کتا محمد کتاتی
جشن صدسالہ غالب	سید منصور علی سلیم
شہرت شعرم بگیتی بعد من خواہد شدن	ڈاکٹر محمد ریاض
ہمزلار دال حضائی و غالب	فضل قدیر
خطاب بہ مرزا غالب	انوار حسین
نوبہاری از قضا آمد غالب	غالب

ھنڈلے از گلستان عجم
شعر فارسی در گزشتہ و امروز — حبیب کاظمی
قصیدہ در ثنائے مرزا غالب — یکتا مجید
آثار غالب — صابر آفاقی
ماحول و غالب — علی حیدر ملک
— العام الحق کوثر

ہما تتی دہلی

مارچ ۱۹۶۹ء

غالب اکیڈمی (انٹرویو) — عبدالوحید صدیقی
در غالب (نظم) — ابراہیم جلیل
ب کی تضمین قدسی کی نعتیہ غزل پر — غالب
ی آنکھیں رو رن دیوار زنداں ہو گئیں (نظم) — نیاز حیدر
امات متعلق غالب

دی۔ وی گری نائب صدر
زیہ ہند، مسز اندرا گاندھی وزیر اعظم حکومت ہند، سفیر سعودی عرب
یوسف یاسین، مہاراجہ ہری سنگھ ممبر پارلیمنٹ (ڈاکٹر کرن سنگھ) دی کے آر
راؤ وزیر ٹرانسپورٹ، ان علی سفیر متحدہ عرب جمہوریہ، مولانا سعید الحسن
ایم ایل بہارد واج پرنسپل العاریتی آئیسر

محبوب شاعر — شیر کشمیر شیخ عبد اللہ
ہیں وہ کہ غالب کون ہے؟ — مولانا سعید الحسن ڈار
اور رشک — نفیس احمد صدیقی
اور ہم — سراج انور
ی کہانی غالب کی زبانی — فاروق ارگلی
حانگی زندگی کی ایک جھلک — پروفیسر حمید احمد خاں
الب کا فانوس خیال — پروفیسر سوریا احمد
م نگار جسے دنیا شاعر سمجھتی ہے — محمد عبد القادر
ے عظیم شاعر۔ ایک نابغہ — پروفیسر سید صمد حسن
نوشی کا قطعہ تاریخ — سید وزیر حسن
معنہ مشاعرہ — „ „
ب کے نام ایک خط (مزاحیہ) — فکر تونسوی
ویوں کا غالب سے پہلے اور غالب کے بعد (اردو شاعروں

اور ادیبوں کا فوٹو البم مع حالات زندگی) خسرو، ولی، میر، سودا، میر درد، میر حسن، انشاء، مصحفی، ناسخ، آتش، نظیر، انیس، دبیر، مومن، امیر مینائی، میرامن، رجب علی سرور، سرشار، داغ، نذیر احمد، سجاد حسین، عنایت اللہ دہلوی، آزاد، حالی، فرحت اللہ، اسد علی، شبلی، سید احمد دہلوی، اکبر، اقبال، یلدرم، حسرت، پریم چند، حسن نظامی، آغا حشر، سرشار، امداد علی تاج، چکبست، شاد عظیم آبادی، فانی، اصغر، جگر، جوش، صفی، سیماب، سائل، ابوالکلام، سلیمان ندوی، عبدالحق، کیفی، تلوک چند محروم، فراق۔

عہد غالب کے شاعر سے (دلی کی آخری شمع) — فرحت اللہ بیگ
انتخاب دیوان غالب (مصور) — عبدالرحمٰن چغتائی
پوچھ حسن کو کہیں وہ متصل ہے — صدیقی آرٹسٹ
غالب کے لطیفے — شاہد صدیقی

ہمدرد صحت ڈائجسٹ

فروری ۱۹۶۹ء

غالب (نظم) — شاعر لکھنوی
شاعر معمر یاں (نظم) — وحیدہ نسیم
غالب کی ابتدائی شاعری کا نفسیاتی پس منظر — مسلم ضیائی
غالب اور طب قدیم — حکیم محمود احمد برکاتی
نجات کا طالب غالب — عشرت رحمانی

ماہنامہ ہندوستانی ادب (غالب نمبر) حیدرآباد دکن

جنوری، فروری، مارچ ۱۹۶۹ء

ہمارے خیالات — ایڈیٹر
نمونے کلام غالب (غزلیات) — مرزا غالب
„ „ „ — „
رباعیاں — „
قطعات — „
مثنوی — „
تصویر مرزا غالب دہلوی — „
گزارش غالب بحضور شاہ — „
مسدس بہ تہنیت بہادر شاہ ظفر شاہ ہندوستان — „

عنوان	مصنف	عنوان	مصنف
در مدح ڈلی	غالب	مرزا غالب	ہفت روزہ [illegible]
سہرا	"	چہرہ صفحۂ اول دیوان غالب	
قصیدہ	"	دیوان غالب	عارف بخاری
نوحۂ عارف	"	غالب نکتہ داں	سوہن ملسانی
مرثیہ	"	خراج عقیدت بحضور غالب	جگر مراد آبادی
بیان مسرت	"	غالب کی ثنا ایسدی	شفیق شکیب
خط منظوم بنام	"	تاج دار سخن	میر مہدی مجروح
مدح	"	غالب کی یادگار قائم کرنے کی اولین تجویز	ڈاکٹر فرمان فتح پوری
آخری چہار شنبہ	مرزا غالب	تصویر غالب	
دو سلطنتیں	"	غالب نے اقوام مشرقہ کو پہچان لیا تھا	احمد ندیم قاسمی
خطوط غالب کے چربے اور تصویر اور مہر غالب		غالب کا مشاہدۂ نفس	ڈاکٹر احتشام حسین رضوی
غالب کا ایک نایاب خط	عمر یافعی حیدر آبادی	غالب کی موت پر	مولانا الطاف حسین حالی
غالب ایک رسوراں میں	راجہ مہدی علی خاں	گہوارۂ علم و ہنر	اقبال لاہوری
غالب ایک مشاعرے کی صدارت کر رہے ہیں (تصویر)		غالب کا فلسفۂ حیات	ڈاکٹر پروفیسر نظام الدین گوریکر
غالب کی کہانی اپنی زبانی	مرزا غالب	غالب کی فارسی شاعری حقیقت کے آئینے میں	ڈاکٹر عبداللہ ایم اے پی ایچ ڈی
غالب کا زائچہ اور تاریخ ولادت	مسلم ضیائی ایم اے	درخشاں آفتاب	ابراہیم خلیل
چاندنی رات کا سے غبار	شمیم کرہانی	غالب	رشید کسمی
کچھ غالب کی ازدواجی زندگی کے متعلق	عظیم قادری صدف بی ایس سی	سالانہ مجلہ "یادگار غالب" کراچی	
قطعۂ تاریخ انتقال مرزا غالب	میر مہدی مجروح	۱۹۶۹ء	
غالب نام آور	قدرت نقوی	غالب نرغے میں	زیڈ اے بخاری
مرزا غالب	ملوک چند محروم	پیام غالب	پروفیسر احمد
تصویر غالب		غالب صریر خامہ نوائے سروش ہے	مولانا غلام رسول مہر
غالب ایک صاحب طرز انشاپرداز کی حیثیت سے	رشید احمد صدیقی	غالب اقبال کی نظر میں (نظم)	علامہ اقبال
نذر غالب	صہبا جاوید	انداز بیاں اور (نظم)	رئیس امروہوی
چچا غالب دہلوی	وقار احمد رضوی	مرزا غالب کی انفرادیت	صوفی غلام مصطفیٰ تبسم
غالب	آل احمد سرور	غالب اور عظمت	سید محمد تقی
ہندوستانی شاعری میں غالب کا مرتبہ	ڈاکٹر محمد حسن	انداز بیاں اور	سید عابد علی عابد
غالب پر سکہ کا الزام اور اس کی حقیقت	مالک رام ایم اے	ادائے خاص سے غالب ہوا ہے نکتہ سرا	ڈاکٹر عبادت بریلوی
تصویر غالب		نجم الدولہ دبیر الملک اسد اللہ خاں غالب	مولوی محمد حسین آزاد

غالب کا ذوقِ سفر ۔ ڈاکٹر محمد احسن ۔ فنون ۔ لاہور شمارہ نمبر ۱
جلد ۱۰ ۔ نمبر ۱ و ۲ ۔ نومبر ۔ دسمبر ۱۹۶۹ء

غالب ۔ حریصِ لذتِ آزار ۔ سید محمد عارف ہاری ۔ ادبی دنیا
لاہور ۔ نومبر ۔ دسمبر ۱۹۶۹ء

غالب اپنی تنقید کے آئینے میں ۔ ڈاکٹر سید احتشام احمد ندوی ہفت روزہ
لاہور جلد ۲۰ نمبر ۴۴ یکم دسمبر ۱۹۶۹ء

غالب کی تلاش ۔ سید وقار عظیم (تقریر بر موقع اجراء غالب نمبر نقوش)
امروز لاہور ۵ دسمبر ۱۹۶۹ء

غالب کا سیاسی شعور اور اس کا عہد (ریڈیو پاکستان پشاور سے نشر
ہوا) آہنگ کراچی ۲۲ مارچ ۱۹۶۹ء

غالب کی پریس کانفرنس (مزاحیہ) محمد بدیع الزمان ۔ بیسویں صدی
دہلی ۔ ستمبر ۱۹۶۹ء

غالب عمل پیہم اور تغیر کا علمبردار ہے ۔ سیربین اگست ۶۹ء
امریکی شاعروں پر غالب کا اثر ۔ " " "

غالب کی ایک پیشگوئی ۔ سید محمد حسن رضوی رسالہ محفل لاہور دسمبر ۱۹۶۹ء
شارحین غالب ۔ محمد دین تاثر مرحوم ۔ نیرنگ خیال راولپنڈی دسمبر ۶۹ء
علامہ طباطبائی کی شرح غالب ۔ " " " "

مرزا غالب کے گھر میں ایک شام (ایک قصیدہ کی سرگزشت) محمد دین
تاثر مرحوم ۔ نیرنگ خیال راولپنڈی ۔ دسمبر ۱۹۶۹ء

قدیم ترین نسخۂ غالب کی دریافت جلال الدین در رسالہ نقوش لاہور اگست ۶۹ء
غالب (نظم) حکم ناتھ آباد " " " " "

عندلیبِ گلشنِ ناآفریدہ ۔ مسیح شمائل پوری در رسالہ آجان نوٹنگھم (انگلینڈ) فروری ۶۹ء
غالب کے کچھ منتخب اشعار ادارہ " " " " "

پیامِ غالب (نظم) رئیس امروہوی گلستان لاہور ۱۰ مئی ۱۹۶۹ء
غالب ایک فن کار ۔ یوسف رضی " " " " "

غالب دوراں کی آواز ۔ ڈاکٹر سید احتشام احمد ندوی " " "
غالب کے یہاں تخیل اور جذبہ کی ہم آہنگی ۔ یوسف حسین " " "

مرزا غالب کا تصورِ حسن و عشق ۔ صوفی تبسم " " "
غالب اور ڈرامہ ۔ سید قدرت نقوی " " "

غالب کے اشعار کا استعمال ۔ فارغ بخاری " " "
میں اور غالب ۔ اسلم کمال " " "

مرزا غالب کے لطائف ۔ بلقیس اختر " " "
غالب کی اور غالب کی زمین میں مختلف شعرا کی غزلیں " "

توقیتِ غالب (سوانحی حالات) مالک رام در غبارِ غالب
غالب کی اردو شاعری کے چند پہلو ۔ فراق گورکھپوری در غبارِ غالب
غالب کا فن ۔ ڈاکٹر محمد حسن در غبارِ غالب
غالب کا لعبیہ کلام ۔ ضیاء احمد بدایونی در غبارِ غالب
جہانِ غالب ۔ قاضی عبدالودود در غبارِ غالب

مخطوطِ مشاہیر بنام ولادت وعزیز صفی پوری شاگرد غالب - سید مسعود حسن رضوی در غبار غالب

غالب کی صحیح تاریخ ولادت سید محمد حسن رضوی در غبار غالب

زبانِ غالب - گیان چند در غبار غالب

غالب کا تصورِ مدینہ محمد عزیز حسن مراد آبادی در غبار غالب

غالب کا ایک نفسیاتی مطالعہ ڈاکٹر رشید ناتھ وگ در غبار غالب

غالب کی بیماریاں اور مرض الموت ڈاکٹر عبدالجلیل در غبار غالب

چراغِ دیر غالب - اختر حسین در غبار غالب

غالب شناسی حب ادراک مالک رام در غبار غالب

نوادرِ غالب سارا احمد فاروقی دہلی - در تلاشِ غالب مطبوعہ لاہور

غالب اور رسائل الافکار 〃 〃 〃 〃 〃

کچھ غالب کے بارے میں 〃 〃 〃 〃 〃

حادثۂ اسیری از غالب 〃 〃 〃 〃 〃

اردوئے معلّیٰ (غالب نمبر) 〃 〃 〃 〃 〃

کلامِ غالب کا ایک ہم عصر شارح 〃 〃 〃 〃

دیوانِ غالب - نسخۂ امروہہ 〃 〃 〃 〃 〃

غالب کی شاعرانہ منقل شیعہ اعظمی - اخبار حمایت اسلام لاہور ۲۴ جنوری ۶۹ء

انتخابِ کلامِ غالب 〃 ۱۴ فروری 〃

تحقیق غالب کے چند پہلو قاضی عبدالودود 〃 〃 〃

غالب - مدح و مدوح کی روشنی میں صلاح الدین عبدالرحمٰن 〃 ۲ مارچ 〃

غالب کے ایک شاگرد مولانا عزیز الدین - 〃 ۱ 〃 〃 〃
عزیز بدایونی از دیریدؔ نامہ سکینہ

تضمین بر کلام غالب - محمد مختار الرحمٰن خاں مضا 〃 ۱۴ 〃 〃

غالب کے چند تلامذہ ڈاکٹر سید لطیف حسین ادیب 〃 ۲۳ مئی 〃

نابغۂ روزگار غالب - منور سلطانہ 〃 ۱۴ جون 〃

حالی اور مرزا غالب - مسٹر لے سونا جیب 〃 ۱۴ نومبر 〃

غالب پر انعامی مقابلہ - انعام اللہ خاں شیروانی در رسالہ ہماری زبان - علی گڑھ یکم جنوری ۶۹ء

اخبار و رسائل میں غالب] مناظر عاشق ہرگانوی 〃 〃 〃 〃 〃

غالب صد سالہ برسی کمیٹی انجمن ترقی اردو مغربی بنگال کا عظیم الشان پروگرام - ا ر اعزاز افضل] رسالہ ہماری زبان علی گڑھ یکم جنوری ۶۹ء

معنی محمود الوار الحق مرتب نسخۂ حمیدیہ" ڈاکٹر سید حامد حسین 〃 〃 ۸ جنوری ۶۹ء

دیوانِ غالب - اپریل وول اور اہل تحقیق - ڈاکٹر ابو محمد سحر 〃 〃 یکم فروری

غالب اکیڈمی کی زیر تعمیر عمارت اور لائبریری کا قیام 〃 〃 〃 〃

خمسہ بر غزل حضرت غالب عبدالقوی دسنوی 〃 〃 ۱۵ فروری

مدھیہ پردیش میں غالب صدی کا پروگرام 〃 〃 〃 〃

یادگار غالب - انجمن ترقی اردو حلقۂ کاظمی شاعر حسن صدیقی 〃 〃 〃 〃

کلکتہ یانی گرلز کالج ہوسٹل میں ڈرامہ "مرزا نوشہ آدھی رات" 〃 〃 〃 〃

جامعہ ملیہ دہلی میں غالب صدی پروگرام - عبداللطیف اعظمی 〃 〃 〃 〃

نسخۂ حمیدیہ اور نسخۂ بھوپال ڈاکٹر گیان چند 〃 〃 ۲۲ جنوری 〃

غالب کے ایک شاگرد - عزیز بدایونی از دیریدؔ رشاد 〃 〃 〃 〃

دیوان غالب کا جواب - شریف الحسن 〃 〃 〃 〃

استفسارات متعلق غالب - ابو سلمان 〃 〃 یکم فروری 〃

غالب صدی کی تقریبات - آل احمد سرور 〃 〃 ۸ فروری 〃

غالب کے ۳۰ بہترین اشعار - 〃 〃 〃 ۱۵ 〃 〃

غالب کے متعلق آٹھ مختصر نوٹ - اداریہ 〃 〃 〃 〃

غالب کی فارسی شاعری - ڈاکٹر وارث کرمانی 〃 〃 〃 〃

سات عدد قطعات متعلق غالب - کرشن موہن 〃 〃 〃 〃

تضمین بر کلام غالب - محمد مختار الرحمٰن مضا 〃 〃 〃 〃

غالب کے بارے میں - امیر محمد خاں جامعی 〃 〃 〃 〃

غالب سے متعلق ایک حویلی کے بارے میں 〃 〃 〃 〃

دیوانِ غالب اور اہل تحقیق عبدالوہاب تسنیم 〃 〃 〃 〃

غالب کے شاگرد - قیصر عثمانی 〃 〃 〃 〃

غالب صدی کی تقریبات کی تفصیلات (الجمعیۃ) 〃 〃 〃 〃

غالب یادگار عمارت نئی دہلی میں تعمیر کی جائیگی (قومی آواز) 〃 〃 〃 〃

لندن میں مرزا غالب کی صد سالہ برسی منائی جائے گی - نائب سیکرٹری انجمن اردو لندن 〃 〃 〃 〃

روس میں غالب صدی کی تقریبات - اداریہ 〃 〃 〃 〃

روس میں غالب کی مقبولیت کے اسباب۔ جان عثمان (تقریر) غالب صدی، ہماری زبان علی گڑھ ۲۲ مارچ ۶۹ء

غالب ایک ہندی کی آبرو بڑھاتی۔ پروفیسر بوسانی (") " " " " "

غالب کی شاعری کا مطالعہ۔ مسز لینا حشمتونا (") " " " " "

غالب کے ماحول کا جائزہ۔ علی جواد زیدی (") " " " " "

غالب کے اردو کلام کے صوتی آہنگ۔ ڈاکٹر مسعود حسین (") " " " " "

غالب کی شاعری میں فکر اور نظر۔ پروفیسر احتشام حسین (") " " " " "

غالب کے کلام میں دو مرکز۔ ڈاکٹر محمد حسن (") " " " " "

غالب کے فکروفن کے اہم پہلوؤں کا جائزہ۔ ظ۔ انصاری (") " " " " "

غالب کی شاعری میں کہرے سے آئے اجالے پیکر۔ پروفیسر اسلوب انصاری (") " " " " "

غالب کا فلسفۂ عمل۔ احمد حسن (") " " " " "

غالب کی انسان دوستی۔ سجاد ظہیر (") " " " " "

غالب کی فارسی مثنویوں کے مطالعہ کی اہمیت۔ ڈاکٹر نورالحسن (") " " " "

جمالیات کے نظریات کی روشنی میں غالب کے افکار۔ ڈاکٹر الف (") " " "

غالب کی زبان کی حفاظت کے لئے کیا ہو رہا ہے۔ گلزار دہلوی (") " " " " "

غالب کی ہمہ گیری۔ پنڈت آنند نرائن ملا (") " " " " "

الہ آباد یونیورسٹی میں غالب صدی تقریبات " " " " "

غالب اکیڈمی۔ عتیق صدیقی " " " " " "

غالب کی زبان (ترجمہ ہندوستان ٹائمز) " " " " "

ماسکو میں غالب صدی کی تقاریب (انجمن) " " " " "

غالب کی زندگی اور تخلیقات اور فلسفیانہ اور شاعرانہ افکار (تقریر)۔ پروفیسر اوگنی چلیسیف " " " "

غالب کا عہد اور اس کے افکار۔ ڈی پی دھر (تقریر) " " " " " "

حیدرآباد دکن میں جشن غالب " " " " "

کیا غالب اپنے زمانے کے باغی فنکار تھے۔ مالک رام (تقریر) حیدرآباد " " " "

اگر غالب آج زندہ ہوتا؟ ڈاکٹر سی ڈی دیش مکھ (تقریر برموقع جشن غالب)

غالب نے غزل کو ایک نیا مزاج دیا۔ ڈاکٹر حفیظ قتیل (تقریر " ") " "

غالب کا آدم نو۔ پنڈت آنند نرائن ملا (" " " ") " "

غالب اپنے خطوط کے آئینے میں۔ محمد سرور ساجد (" " " ") " "

غالب کی زندگی کے چند پہلو۔ آغا حیدر حسن (" " " ") " "

غالب کی شاعری کے مختلف پہلو۔ مالک رام (" " " ") " "

اوڈیسے یونیورسٹی میں غالب صدی کی تقریبات۔ شرف الدین رہموی " "

غالب کی شاعرانہ خوبیاں۔ برج ناتھ اجارہ (تقریر) " "

غالب اپنے خطوط اور کلام کے آئینے میں۔ پروفیسر مالک رضوی (تقریر) " "

غالب کی انفرادیت اور عام دنیا میں جشن غالب کی قبولیت کے اسباب۔ ڈاکٹر مسیح الزمان (تقریر) " "

اردو شاعری میں جدیدیت اور غالب۔ ڈاکٹر مسیح الزمان (تقریر) " "

کورکشیتر یونیورسٹی میں جشن غالب۔ مہندر پرتاب " "

غالب کی زندگی اور اس کا کلام۔ گورکھ سنگھ (تقریر) " "

غالب پر ایک جامع تقریر۔ پروفیسر مجیب وائس چانسلر جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی " "

غالب، اردو اور ہندوستان۔ آل احمد سرور " "

مہارانی کالج میسور میں یوم غالب " "

نذر غالب (نظم)۔ سید فضل المتین " "

پاکستان میں غالب منزل اور غالب کیلنڈر " "

تلاش غالب " "

غالب کی رہبر شناسی۔ ڈاکٹر سید محمد حسن " ۲۴ مارچ ۶۹

امریکہ میں غالب صدی کی تقریب

غالب کی زندگی اور شاعری۔ نواب علی یاور جنگ (امریکہ میں تقریر) " "

غالب اور ورڈسورتھ " "

لندن میں جشن غالب " "

- کس گنج میں لوم غالب — ہماری زبان ۲/۹۹ ۱۵
- مرزا غالب کی شعری صداقت۔ شمیم ربانی (تقریر) " "
- غالب کی شاعری اور حیات۔ تعارف سید حسن، عبدالحق، شمیم، علی مفتی اور انظار عالم۔ " "
- غالبیت۔ سید مرتضیٰ حسن بلگرامی " ۷/۹۹ ۲۲
- سیولوری میں غالب صدی تقریب " "
- دیوان غالب کا ایک اہم ترین مخطوطہ۔ نثار احمد فاروقی " "
- غالب عراقی۔ اعزاز افضل " "
- غالب صدی میں اردو (نظم) " ۵/۹۹ ۱
- غالب کا نسخہ بھوپال اور ڈاکٹر سید عبداللطیف۔ ڈاکٹر ابو محمد سحر " "
- دیوان غالب کا نادر مخطوطہ امروہہ۔ محمد عباس طالب " "
- دیوان غالب کے نو دریافت نسخہ کے سلسلہ میں۔ نقاد اکبر آبادی " ۵/۹۹ ۸
- " " " "۔ ابو محمد سحر " "
- کلکتہ میں مرزا غالب پر سمینار " "
- غالب اردو کا سب سے مقبول شاعر۔ بیدپربا رائے وزیر تعلیم مغربی بنگال (تقریر) " "
- غالب کی عہد آفریں شاعری۔ ڈاکٹر رومیش کمار چٹرجی (تقریر) " "
- دہلی کی یاد۔ ورڈ ٹو سوسائٹی میں شام غالب " ۵/۹۹ ۱۵
- نسخہ (دمشقی) میں جشن غالب " "
- اکبر اقبال اور مرزا غالب۔ سید حامد حسن " ۵/۹۹ ۲۲
- غالب کا خود منتخب کردہ دیوان اردو۔ اکبر علی خاں " "
- دیوان غالب نسخہ امروہہ۔ نثار احمد فاروقی " "
- دیوان غالب مخطوطہ امروہہ کے بارے میں۔ احمد فاروقی " "
- ہندوستانی ادب اور سوویت یونین میں غالب صدی کی تقاریب " "
- غالب کی زندگی اور تصانیف پر روس میں تحقیقی کام۔ مرزا قاسم " "
- دیوان غالب نسخہ امروہہ کے سلسلہ میں۔ نثار احمد فاروقی " ۶/۹۹ ۸
- ملتان میں غالب کے فکر و فن کو خراج عقیدت
- غالب کی زندگی۔ ان کی تخلیقات اور فلسفیانہ افکار پر ازبک عالموں کی تقاریر " "

- سیوان میں غالب صدی تقریبات — ہماری زبان ۳/۹۹ ۸
- بھوپال کی غالب سے وابستگی۔ ڈاکٹر سید حامد حسین " ۳/۹۹ ۱۵
- قدیم ترین دیوان غالب کی دریافت۔ جلال الدین " "
- دیوان غالب نسخہ امروہہ کے مالک کا بیان۔ توفیق احمد چشتی " "
- نیا دور کا غالب نمبر " "
- وسکنسن میں غالب صدی کی تقریب " "
- غالب کی شاعرانہ عظمت اور شخصیت۔ عبدالقوی دسنوی (تقریر) " "
- غالب عندلیب گلشن ناآفریدہ۔ عزیز سید انور (") " "
- نذر غالب (نظم) مظفر اقبال " ۳/۹۹ ۲۲
- غالب کا گم و گمشدہ دیوان ریختہ " "
- دیوان غالب نسخہ امروہہ کے سلسلہ میں " "
- غالب کے بارے میں۔ ابن غوری " "
- ۲۰۶۹ عیسوی کا جشن غالب (نظم) واحد القادری آسوی " ۶/۹۹ ۱
- دیوان غالب نسخہ امروہہ کے بارے میں۔ ابو محمد سحر " "
- غالب کے بارے میں۔ لطف اللہ خاں " "
- مدھیہ پردیش میں غالب صد سالہ تقریبات " "
- ہم سخن فہم ہیں غالب کے طرفدار نہیں۔ ڈاکٹر گیان چند صدر شعبہ اردو کشمیر (تقریر) " "
- منی سی غالب۔ پروفیسر اکتیے کمار (تقریر) " "
- حلقہ ارباب ادب بھوپال میں شام غالب " "
- غالب اور بھوپال سے متعلق مقالے " "
- نسخہ حمیدیہ بھیس کی روشنی میں۔ ڈاکٹر ابو محمد سحر (تقریر) " "
- غالب اور بھوپال عہد رفتہ ادبا و شاعر۔ ڈاکٹر حامد حسین " "
- غالب کے بھوپالی شاگرد۔ آغان احمد (تقریر) " "
- غالب کا نسخہ منسوخ۔ ڈاکٹر گیان چند (تقریر) " "
- حمیدیہ کالج بھوپال کی غالب صدی کی تقریب
- کھنڈ (مدھیہ پردیش) میں غالب صدی کی تقریبات " "
- غالب کی شاعرانہ عظمت سے انکار ادبی معصیت کے مترادف ہے۔ پروفیسر آغان احمد (تقریر)

عنوان	رسالہ	تاریخ
غالب کی آواز اور خدمات عالمگیر اپیل کرتے ہیں۔ پروفیسر ایس۔ وی۔ ادیکی (تقریر)	ہماری زبان	۱ ۷/۶۹
انگلش میں جشن غالب	"	"
مدھے پورہ (ضلع بھاگلپور) میں جشن غالب صدی	"	"
حیات غالب کے مختلف گوشے۔ حسن سلف (تقریر)	"	"
غالب اور اس کا کلام۔ پروفیسر پی۔ ایم۔ ناگٹاں (")	"	"
غالب کے کلام میں قوت متخیلہ۔ پروفیسر ایم۔ اے کھنڈاری۔ (تقریر)	"	"
رسمی لیٹرز آف غالب۔ عتیق صدیقی	"	۸ ۷/۶۹
مرزا غالب کی تاریخ پیدائش۔ امتیاز علی عرشی	"	"
بھوپال میں غالب کے تحریر کئے ہوئے دو دیوانوں کی دریافت۔ سید حامد حسین	"	"
غالب کی دو غیر مطبوعہ رباعیاں۔ اکبر علی خاں	"	"
نسخۂ امروہہ کے بارہ میں۔ کلیم حمتید	"	"
مالک نسخۂ امروہہ کا بیان۔ توفیق احمد قادری مالک مسلم بک ڈپو امروہہ	"	"
بہرائچ میں جشن غالب	"	"
تقریر متعلق غالب۔ جگ موہن لال ڈپٹی کمشنر بہرائچ	"	"
ڈاکٹر شجاعت علی سندیلوی کی تقریر غالب کی شاعری (نثر نگاری اور خطوط نویسی پر)	"	"
برطانیہ میں غالب صدی تقریبات	"	"
غالب کا صوتیاتی مطالعہ۔ اقبال کرسن	"	۱۵ ۷/۶۹
دیوان غالب نسخۂ امروہہ کی دریافت۔ نثار احمد فاروقی	"	"
مالک نسخۂ امروہہ کا بیان۔ توفیق احمد چشتی	"	"
قدیم ترین دیوان غالب کی تاریخ کتابت	"	"
دیوان غالب نسخۂ بھوپال چند انکشافات۔ ڈاکٹر ابو محمد سحر	"	۲۲ ۷/۶۹
دیوان غالب کا قلمی نسخہ میں نے فروخت نہیں کیا۔ از مولوی شفیق الحسن نصلی	"	"
برطانیہ میں غالب صدی کی تقریبات	"	یکم اگست
غالب کی شاعرانہ عظمت۔ ڈپٹی ہائی کمشنر ہند۔	ہماری زبان	یکم اگست
غالب کی فکری عظمت اور شعری محاسن پروفیسر محمد مجیب	"	"
محبوب نگر میں غالب ہال کی تعمیر	"	"
دیوان غالب نسخۂ امروہہ کے بارے میں۔ جلال الدین	"	۸ ۸/۶۹
" " " " نثار احمد فاروقی	"	"
غالب کی حل کردہ ایک اور کتاب دریافت ہو گئی	"	۱۵ ۸/۶۹
نو دریافت نسخۂ غالب اور شکوک	"	"
غالب اور رحم۔ دلشن کمار	"	۲۲ ۸/۶۹
دیوان غالب نسخۂ امروہہ کے بارے میں جمیل احمد خاں	"	"
" " " ۔ گیان چند	"	"
" " " عارف عباسی	"	"
وسکانسن میں غالب صدی کا پروگرام	"	"
غالب کی حیات اور شخصیت ان کے خطوط میں چودھری محمد نعیم (تقریر)	"	"
غالب کی شاعرانہ عظمت ڈاکٹر گوپی چند نارنگ (تقریر)	"	"
دستنبو اور غالب کی وطنیت۔ " " (")	"	"
غالب کے خطوط ڈاکٹر داؤد رہبر (")	"	"
شعبہ اردو گورکھپور یونیورسٹی میں جشن غالب	"	۱ ۹/۶۹
غالب اور جدید ذہن۔ شمس الرحمٰن فاروقی (")	"	"
دیوان غالب نو دریافت نسخہ۔ شریف الحسن عثمانی	"	۱۵ ۹/۶۹
نسخۂ بھوپال اول ہی درست ہے	"	"
غالب اور اس کا تخیل ڈاکٹر جعفر حسن (تقریر)	"	"
بھوپال میں غالب کے نام اور خطوط کی دریافت (قومی آواز)	"	"
بنارس میں غالب کی قیام گاہیں۔ ڈاکٹر حکم چند (تقریر)	"	"
غالب کا قیام بنارس۔ مولانا حبیب بہوردی (")	"	"
حسب نسب مرزا غالب محمد عبد الحلیم	"	۲۲ ۹/۶۹
غالب صدی کے سلسلہ میں مالک رام کا سفر روس۔ سیفی پریمی	"	"
غالب کا نو دریافت دیوان (نسخۂ عرشی زادہ) آل احمد سرور	"	یکم اکتوبر ۶۹
غالب صدی کی عظیم ہندوستانی تقریبات۔ غالب کے قلم کا لکھا ہوا دیوان	"	"

شعبہ اردو گورکھپور یونیورسٹی میں جشن غالب　ہماری زبان ۸ $\frac{۱۰}{۶۹}$

غالب اور اقبال۔ پروفیسر اسلوب احمد انصاری (تقریر)　〃　〃

گورکھپور میں یوم غالب　〃 ۱۵ $\frac{۱۰}{۶۹}$

غالب کا جمالیاتی شعور　غلام رسول کرانی (〃)　〃　〃

غالب کی خودداری۔ ڈاکٹر سلام سندیلوی (〃)　〃　〃

مادھو کالج وکرم یونیورسٹی میں شام غالب　〃 ۲۲ $\frac{۱۰}{۶۹}$

غالب صدی کی اہمیت۔ اطہر راہی لکچرار شعبہ اردو (〃)　〃　〃

غالب۔ ڈاکٹر دردو۔ پروفیسر گورنمنٹ گرلز کالج اجین (〃)　〃　〃

غالب کی شوخی و ظرافت۔ پروفیسر مس سعیدہ فرحت (〃)　〃　〃

غالب کی شاعری اور اس کی اہمیت۔ ڈاکٹر مس
وائس چانسلر وکرم یونیورسٹی (تقریر)　〃　〃

غالب پر انگوا البار میں، کتب اور آرٹ کی نمائش۔ اسلام الدین　〃　〃

غالب زندہ ہے　تبصرہ ڈاکٹر سمیم حنفی　〃　〃

عالمی ادب میں غالب کے مقام کا تعین　مذاکرہ جس میں　〃 ۱ $\frac{۱۱}{۶۹}$
حسب ذیل حضرات نے حصہ لیا　ڈاکٹر احمر لاری، پروفیسر سید حسن،
ظہیر صدیقی، ڈاکٹر ارمان نجمی۔

غالب کا خود نوشت دیوان۔ ڈاکٹر گیان چند　ہماری زبان ۸ $\frac{۱۱}{۶۹}$

غالبیات کا جائزہ۔ علی جواد زیدی　〃 ۲۴ $\frac{۱۱}{۶۹}$

روزمرہ و محاورۂ غالب۔ ڈاکٹر سمیم حنفی　〃　〃

غالب اور سر سید احمد خاں۔ پروفیسر محمد ایوب قادری کراچی　ہمدرد صحت کراچی مارچ ۶۹ء

غالب کا گھر۔ مرزا ادیب　〃　اپریل 〃

غالب ایک معلم　سہیل برکاتی　〃　مئی 〃

غالب شاعر امروز و فردا　ڈاکٹر فرمان فتحپوری　〃　جون 〃

غالب اردو کا سب سے بڑا جدید شاعر۔ ڈاکٹر ذاکر حسین مرحوم　〃　جولائی 〃

غالب کا اسلوب نثر از قاضی تحسین مدیر "نیا پیام" ۲۳ شاہ عالم
مارکیٹ لاہور　۱۵ دسمبر ۱۹۶۹ء

غالب کی زندگی۔　سید جمال الدین بخاری در کتابچہ غالب جشن (حیدرآباد سندھ)

غالب کی شاعری　〃　〃　〃

غالب کی نثر نویسی　〃　〃　〃

مرزا غالب کی تصویر سب سے پہلے کس دیوان میں شائع ہوئی؟ ایم حنیف شاہد
کوہستان ۱۶ مارچ ۱۹۶۹ء

لائل پور میں ہفتہ تقریبات غالب :۔

۱۔ اسد جشن جہاں معلہ عہد کی میں یادگاروں میں سے ایک ہے۔

۲۔ وہ عظیم شاعر جو آج تک بے خاماں ہے۔

۳۔ غالب ہمارے ادب کا معیار ہے۔ از بشیر حسین جعفری ایم اے
زرعی یونیورسٹی لائل پور۔

غالب پر متفرق مضامین ۲

غالب کے متعلق ایک خط از حکیم محمد سعید　(دعوت نامہ شام ہمدرد لاہور
صدر ہمدرد نیشنل فاؤنڈیشن　۶ فروری ۱۹۶۹ء)

کلمات ابتدائیہ متعلق غالب از حکیم محمد سعید　(تقریب شام ہمدرد لاہور ۶ فروری ۶۹ء)
صدر ہمدرد نیشنل فاؤنڈیشن

کلمات اختتامیہ متعلق غالب از پروفیسر حمید احمد خاں　〃　〃　〃

غالب از مولانا غلام رسول مہر　〃　〃　〃

غالب کی عظمت از ڈاکٹر عبادت بریلوی　〃　〃

غالب کی فارسی شاعری از خانم مریم بہنام　〃　〃　〃

غالب اور "ماحول غالب" کے متعلق اہل علم کی تقریریں　۵ دسمبر ۱۹۶۹ء
بمقام پاکستان کونسل لاہور جس میں مولانا غلام رسول مہر، سید وزیر الحسن
عابدی اور محترمی ڈاکٹر وحید قریشی نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

غالب پر جشن صدی مضامین (در روح غالب از صوفی تبسم)

غالب مرزا زادہ۔ غالب کی غزل۔ غالب کی تصویر آفرینی۔ غالب
کا تصوف۔ غالب دور زماں ساز۔ غالب کی فارسی شاعری۔ غالب جشن صدی۔
غالب میں رد اقبال۔ غالب کی نثر وغیرہ، مضامین از ڈاکٹر سید عبداللہ۔
در اطراف غالب۔

غالب کی شخصیت اور اس کے فن پر دس مضامین از ڈاکٹر
عبادت بریلوی در "غالب کا فن"

"پر مشتمل مذکرہ" غالب کی شاعری کے محاسن از مشرف انصاری
در "اصحاب غالب"

میں اور غالب از صاحبزادہ احسن علی خاں در "مفہوم غالب"
غالب کی شاعری تنقید کی روشنی میں از پروفیسر ملک حسن اختر در
دیوان غالب میری لائبریری
سیاسیات متعلق غالب از ڈاکٹر ذاکر حسین صدر بھارت، مسز
اندرا گاندھی وزیراعظم ہند، دیرندر پاٹل وزیراعلیٰ میسور، محمد علی وزیر
محل و نقل میسور، پولس سلیم وزیر قانون حکومت ہند۔
عابد علی خاں ایڈیٹر روزنامہ سیاست در کتاب نذر غالب شائع کردہ غالب صدسالہ کمیٹی گلبرگہ
غالب اور اس کے نقاد از پروفیسر سید محمد 〃 〃 〃 〃 〃
غالب ایک مطالعہ از پروفیسر سید مبارز الدین رفعت 〃 〃 〃 〃 〃
غالب کی اداسی خاص از پروفیسر ہاشم علی در کتاب 〃 〃 〃 〃 〃
غالب ایک جینیئس از سید مجیب الرحمٰن 〃 〃 〃 〃 〃
غالب اور غم ہستی از راہی قریشی 〃 〃 〃 〃 〃
غالب کا تصور عشق از وہاب عندلیب 〃 〃 〃 〃 〃
شعر و سخن کا تاج محل از محمد عبدالقادر 〃 〃 〃 〃 〃
مرزا غالب کی باغ و بہار شخصیت از معصوم صادق 〃 〃 〃 〃 〃
غالب کی کہانی از احمد محسن علوی 〃 〃 〃 〃 〃
غالب کی فارسی شاعری از مجیب شیرازی 〃 〃 〃 〃 〃
رقعات غالب کی خصوصیات از لطیف النساء بیگم 〃 〃 〃 〃 〃
غالب از عبدالعلیم نساپوری 〃 〃 〃 〃 〃
غالب کی ظرافت از محترمہ شمیم ثریا 〃 〃 〃 〃 〃
منظومات متعلق غالب۔ حسن محی الدین عزیز، حمید الماس،
راہی قریشی، سرور سلمان خطیب، مختار ہاشمی، عبدالقادر ادیب،
ڈاکٹر صبیح محمد فاتح، محمد فخرالدین ارمان، حامد اکمل، لشر باگ در کتاب
نقد غالب شائع کردہ غالب صدسالہ کمیٹی گلبرگہ دکن، (بشکریہ پروفیسر
محمد اکبرالدین صدیقی حیدرآباد دکن)
محکمہ اطلاعات حکومت ہند نے غالب صدی کے موقع پر فروری
۱۹۶۹ء میں غالب کے متعلق حسب ذیل مضامین مشہور ادیبوں سے لکھوا
کر ہندوستان کے اخبارات کو اشاعت کے لئے بھیجے۔
غالب کی شخصیت اور ان کی شاعری از جناب مالک رام
غالب کے خطوں میں وحدت انسانی اور آفاقیت کے عنصر از احتشام حسین
غالبیات کا جائزہ از علی جواد زیدی
غالب کی شاعری۔ ایک ساموڑ۔ از خلیل مظہری
مرزا غالب کے ہمعصر از حکم چند نیر
کوچہ جاناں کا تصور از جعفر رضا
فارسی ادب میں غالب کے ذریعہ بھارت کا حصہ از امیر حسن عابدی
(بشکریہ پروفیسر محمد اکبرالدین صدیقی حیدرآباد دکن)
غالب کی یادگار قائم کرنے کی اولیں تجویز از ڈاکٹر فرمان فتحپوری۔ در قومی زبان مارچ ۶۹ء
بیاد غالب از اختر حسین صدر انجمن ترقی اردو پاکستان 〃 〃 〃 〃
ذکر غالب از بابائے اردو مولوی عبدالحق مرحوم 〃 〃 〃
غالب در زبان شاعر از ڈاکٹر سید عبداللہ 〃 〃
غالب کی غزل 〃 〃 〃 〃 〃
غالب کے متعلق میری رائے از سید قدرت نقوی 〃 〃 〃 〃
غالب نام آورم 〃 〃 〃 〃 〃
عظمت غالب 〃 〃 〃 〃
دیوان غالب کی نادر شرح از مرتضیٰ حسن فاضل 〃 〃 〃
غالب کا فلسفہ امید و یاس از ڈاکٹر احتشام احمد ندوی 〃 〃 〃
کچھ غالب کے بارے میں از آغا حسن ارسطو جاہی 〃 〃 〃
غالب کا مشاہدہ حق از عباس کاظمی 〃 〃 〃
شارحین غالب از افسر صدیقی در قومی زبان اپریل ۶۹ء
یونیورسٹیوں میں غالب پر تحقیقی کام از ابو سلمان 〃 〃 فروری
غالب کا سب سے پہلا خط از الیاس عشقی 〃 〃 مئی
غالب کا ایک اور خط از تحسین سروری 〃 〃 〃 〃
دیوان غالب کی شرحیں از افسر صدیقی 〃 〃 〃 〃
اشاریہ غالب از ابو سلمان 〃 〃 〃 〃
غالب میری نظر میں از اقبال در غالب ذاتی تاثرات کے آئینے میں
〃 〃 〃 از پروفیسر حمید احمد خاں 〃 〃
〃 〃 〃 از مولانا غلام رسول مہر 〃 〃
〃 〃 〃 از میاں بشیر احمد 〃 〃

غالب میری نظر میں از ڈاکٹر محمد وحید مرزا در غالب اپنی تاریخ کے آئینے میں
" " از علی عباس حسینی " "
" " از حشن ایس اے رحمان " "
" " از ڈاکٹر قاضی سعیدالدین احمد " "
" " از ڈاکٹر سید محمد عبداللہ " "
" " از مولانا سعید احمد اکبرآبادی " "
" " از ڈاکٹر محمد باقر " "
" " از سید وقار عظیم " "
" " از ن۔م۔ راشد " "
" " از احمد ندیم قاسمی " "
" " از اختر حسین رائے پوری " "
" " از شیخ منظور الٰہی " "
" " از الطاف گوہر " "
" " از ڈاکٹر محمد اجمل " "
" " از ڈاکٹر شمس الدین صدیقی " "
" " از صدیق حکیم " "
" " از ڈاکٹر وزیر آغا " "
" " از جیلانی کامران " "
" " از ڈاکٹر فرمان فتح پوری " "
" " از نظیر صدیقی " "

واقعات غالب از احسن الرحمٰن در رسالہ علم و فن دہلی اپریل ۶۹ء
رنگ رنگ دغالب کی تصویروں اور مجسموں کا تعارف " " "
از اکبر علی خان

غالب کا ایک حسابی آئستین کردار۔ از شکیل الرحمان
در رسالہ صبح نو پٹنہ۔ جنوری ۱۹۶۹ء

غالب کی اسیری۔ از مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم
در رسالہ آواز دہلی۔ ۲۲ جنوری ۱۹۶۹ء

مرزا غالب کا واقعہ اسیری از امیر حسن نورانی
در نیا دور لکھنؤ۔ فروری ۱۹۶۹ء

تالیف غالب۔ تاریخ کے آئینے میں از اسلم الہ آبادی
در اخبار انقلاب بمبئی ۔ ۱۰ فروری ۱۹۶۹ء

مرزا غالب زندگی میں از تاجور سامری
در رسالہ ہمایوں دہلی فروری ۱۹۶۹ء

غالب۔ ہمارے ثقافتی اور ادبی ورثے کی روایت۔ از جمیل الدین عالی
در اخبار حریت کراچی ۱۵ اپریل ۱۹۶۹ء

مغلوں کی تہذیب کی معراج۔ غالب از صمد جعفری " " ۱۵ مارچ "
غالب۔ آئینہ ایام میں علی رضا صبح نو پٹنہ جولائی ۱۹۶۸ء
غالب کی داستان حیات۔ وقارالنسا اردو زبان سرگودھا جنوری ۶۹ء
غالب کے عوارض خطوط کے آئینے میں۔ حافظ عباسی جام نو کراچی فروری ۶۹ء
غالب کی خستہ حالی۔ حبیب احمد صدیقی۔ نیا دور لکھنؤ " "
غالب کی خودداری۔ ڈاکٹر سلام سندیلوی۔ " " "
مرزا غالب نقاد کی حیثیت سے۔ مولانا غلام رسول۔ المعارف لاہور " "
بھوپال اور غالب۔ عبدالقوی دسنوی۔ نیا دور لکھنؤ " "
غالب اور دہلی۔ مرزا محمود بیگ انقلاب بمبئی ۱۰ فروری ۶۹ء
غالب اور ہندوؤں کی معاصرانہ چشمک۔ نور احمد۔ تحریک دہلی اپریل ۶۹ء
اقبال غالب کی قبر پر۔ ملا واحدی۔ جنگ کراچی ۲۰ فروری "
غالب کے شاگرد اور ان کا کلام۔ احمد ندیم قاسمی۔ امروز لاہور ۱۹ مارچ "
غالب کے دو غیر معروف اردو شاگرد۔ ماہر اردو۔ الحبیب پھلواری جون تا اپریل
غالب از مرزا ادیب۔ اخبار جہاں کراچی ۲۴ فروری ۶۹ء
لوٹتے غالب از اکبر حمیدی اخبار لاہور لاہور ۷ مارچ "
غالب زندہ ہوتے تو از ایم ایم بشیر۔ مشرق لاہور ۳ مارچ "
غالب وسیوں کا السید ساحر۔ علم و فن دہلی اپریل ۶۹ء
غالب کی شخصیت اور شاعری۔ مالک رام۔ انقلاب بمبئی ۱۰ فروری "
غالب کون ہے؟ رسالہ البیو کراچی فروری "
داستان فرہاد اور غالب مولانا غلام رسول مہر۔ اردو زبان سرگودھا جنوری "
غالب کا ابتدائی کلام۔ ڈاکٹر گیان چند۔ ماہنامہ کتاب لکھنؤ فروری "
غالب کا غیر متداول کلام۔ وجاہت علی سندیلوی امروز لاہور ۱۹ فروری "
بیان غالب۔ در کعبہ از سید احتشام حسین۔ آواز دہلی ۲۲ " "

غالب ایک پیغمبر۔ از سید احتشام حسین۔ انقلاب بمبئی ۱۸ فروری ۶۹ء

غالب کی جمہوریت پسندی از اعجاز صدیقی۔ صبح امید بمبئی جولائی ۶۸ء

مرزا غالب کی شاعری اور شخصیت۔ تاجور سامری۔ ہمایوں دہلی فروری ۶۹ء

نجم الثاقب از ترمذی اشاوی۔ فاران کراچی مارچ ء

غالب کا طبقاتی شعور۔ ڈاکٹر تنویر احمد۔ ہمایوں دہلی فروری "

غالب نے شاعری کو فکری عنصر عطا کیا۔ تنویر خالد۔ جنگ کراچی ۱۴ اپریل ء

نکات غالب از جمیل رام پوری فیضان لائلپور فروری ء

غالب ایک عظیم شاعر پروفیسر فانی جلیشیف الحبیب پھلواری اپریل "

غالب کے کلام میں اخلاقی اقدار اور قومی ہم آہنگی۔ حسن کاکوروی۔ نیا دور لکھنؤ فروری ء

غالب۔ ابعادِ ثلاثہ کا شاعر از سجاد نقوی۔ اردو زبان سرگودھا مارچ ء

غالب کی ایک غزل کا تجزیہ۔ شمس الرحمان ساقی کراچی دسمبر ۶۸ء

غالب کا پہلودار طرز ادا۔ طالب کاشمیری۔ صبح امید بمبئی فروری ۶۹ء

کلام غالب میں تشکیک از عبدالواحد اردو زبان سرگودھا اکتوبر ۶۹ء

غالب اپنے دور سے آگے۔ کاظم علی خاں نیا دور لکھنؤ فروری ۶۹ء

مشکلات غالب از عبدالرب کوکب اردو نامہ کراچی جولائی "

غالب۔ شخصیت اور شاعری مالک رام مدینہ بجنور ۱۲ فروری "

غالب اور تصور غم۔ محمد جیلانی انقلاب بمبئی ۱۸ " "

غالب سے دلی پوشیدہ اور کافر کھلا مسعود جاوید۔ چراغ راہ کراچی اپریل "

غالب اور غزل از مسعود گیلانی نخلستان ادب بہاولپور بہار نمبر ۶۹ء

مرزا غالب کی شاعری از محمد شفیع نیر مدینہ بجنور ۵ فروری ۶۹ء

تفہیم غالب پر گفتگو از نیر مسعود شب خون الہ آباد نومبر ۶۹ء

غالب کی شاعری۔ ایک عہد ایک تہذیب کی تاریخ۔ ولی رضوی۔ مشرق لاہور ۱۹ فروری ۶۹ء

مرزا غالب۔ اپنے وقت کا سب سے بڑا باغی۔ وہاب صدیقی " " "

غالب اپنے خطوط کے آئینے میں از حامی عدیل۔ منشور فروری ۶۹ء

غالب جدید نثر کا بانی از کوکب رشدی حریت کراچی یکم فروری "

غالب بحیثیت نثر نگار۔ محمود الرحمان حمام لو یکم فروری "

غالب کی فارسی شاعری پر مجموعی نظر۔ وارث کرمانی آواز دہلی ۲۲ " "

ایرج میر یار کا تفصیلی مطالعہ۔ عبداللہ خاور حریت کراچی ۱۹ مارچ "

نسخہ حمیدیہ کا مخطوطہ اور اس کی سرگزشت از مائل نقوی۔ امروز لاہور ۱۴ " "

کلام غالب کی جھلک۔ انگریزی کے گلدستے میں۔ امیر علی ہاشم۔ جامعہ دہلی دسمبر ۶۸ء

ذکر غالب از احتشام حسین ماہنامہ کتاب لکھنؤ مارچ ۶۹ء

مجلس یادگار غالب کی طرف سے مطالبے از انتظار حسین مشرق لاہور ۸ فروری ء

ایک یادگار کانفرنس جس سے مرزا غالب نے نوائے وقت لاہور ۱۱ فروری
خطاب کیا۔ از عبدالقادر حسن۔

غالب اور ہم۔ سعید رضا اخبار جہاں کراچی ۲۹ فروری ء

انکل غالب کے نام ایک خط (مزاحیہ) فکر تونسوی۔ ہما دہلی مارچ "

غالب نے آشفتگی کے خوف سے مکان نہیں بنوایا۔ مصطفیٰ احمد مشرق لاہور ۔ ۱۵ مارچ "

مولوی مدن مرزا غالب کے حضور میں مولوی مدن " ۱۸ " ء

مرزا غالب کی صد سالہ برسی اور خواتین از نجمہ مسعود کوہستان لاہور ۱۹ فروری

غالب بنام انیس الرحمان از انیس الرحمان دہلوی علم و فن دہلی اپریل ۶۹ء

مکتوبات غالب بنام جمیل الدین عالی ظہر الحسن مولانا مہر اور فیض احمد فیض
از نصیر شیخ اخبار جہاں کراچی ۲۶ فروری ۶۹

مکتوبات غالب۔ عالم بالا سے از یعقوب امجد اخبار لاہور لاہور ۲ اپریل "

چچا غالب۔ ابراہیم عادل اخبار جہاں کراچی ۲۶ فروری

ہم علم و ادب سے کتنی دور جا چکے ہیں (پاکستان میں غالب کا جشن صد سالہ
منانے پر اظہار خیال)۔ از امین الحسن جنگ کراچی ۷ اپریل ۶۹ء

ہمارے جدید یادگاری ٹکٹ از ظہیر نظامی (غالب کے یادگاری ٹکٹوں کے
متعلق نیز اقبال اور قائد اعظم کے یادگاری ٹکٹوں کی نسبت مضمون)
جنگ کراچی ۲۶ فروری ۶۹ء

گزارش احوال واقعی از حفیظ ہوشیارپوری " ۲ مارچ "
(غالب کے یادگاری ٹکٹوں کے متعلق کچھ وضاحتیں)۔

غالب۔ کل، آج اور کل از عبدالحمید انقلاب بمبئی ۱۸ فروری "

غالب کو خراج عقیدت از عرش ملسیانی آواز دہلی ۲۲ مارچ "

غالب صدی منانے کا حق از کریمی ترجمان علی گڑھ ۱۰ فروری

غالب گھر از فیضان احمد (تعارف غالب اکیڈمی دہلی) علم و فن دہلی اپریل "

غالب ایک تہذیبی ورثہ از ڈاکٹر ذاکر حسین سابق صدر بھارت (تقریر یا خطبہ
صدارت غالب کی صد سالہ تقریب منعقدہ دہلی ۲۳ فروری ۱۹۶۹ء)
علم و فن دہلی - اپریل ۱۹۶۹ء

غالب اور نئے عہد کے تقاضے (تقریر فخرالدین علی احمد) علم و فن دہلی اپریل ۶۹ء

تاج محل اور غالب از وی۔ وی گری (تقریر) ״ ״

غالب کی عظمت (ایک سیمینار کی روداد جو جنوری ۶۹ء میں دہلی میں منعقد ہوئی اور جس میں ہندوستان کے مندرجہ ذیل نامور ادیبوں نے حصہ لیا۔ ڈاکٹر عابد رضا بیدار، غلام عباس عباسی، پروفیسر آل احمد سرور، خلیل الرحمن اعظمی، نعمان صدیقی، وحید اختر، حسن عسکری، وارث کرمانی، کوثر چاند پوری، سید اوصاف علی، سید امیر حسن عابدی، عبداللطیف اعظمی، صالحہ عابد حسین، مالک رام، شہریار، ڈاکٹر مختارالدین، پروفیسر رشید احمد صدیقی، ڈاکٹر یوسف حسین خاں، جسٹس آنند نرائن ملا، خواجہ غلام السیدین، قاضی عبدالودود بریلوی از عابد رضا بیدار علم و فن دہلی اپریل ۶۹ء

غالب اور مستشرقین از محمود اخبار جہاں کراچی ۲۶ فروری ״

روبرو بات چیت از ناز انصاری (مندرجہ ذیل اصحاب کے تاثرات غالب کے متعلق خواجہ احمد فاروقی، پروفیسر یوسانی، پروفیسر رسل، پروفیسر سوامیجی، پروفیسر شمل، مولانا امتیاز علی عرشی، فراق گورکھپوری، مالک رام، پروفیسر مالینہ، پروفیسر بان مارک۔ علم و فن دہلی۔ اپریل ۶۹ء

امریکہ میں غالب کی صد سالہ برسی از ارملا کے دیوگن پیام انقلاب سرینگر ۲۴ فروری

دنیا بھر میں جشن غالب از جمیل الدین عالی جنگ کراچی ۹ دسمبر ۶۸ء

سوویت یونین میں غالب کی مقبولیت۔ وحید عثمانی امروز لاہور ۲۳ فروری ۶۹ء

پنجاب یونیورسٹی لاہور کے زیر اہتمام مجلس یادگار غالب کے جلسہ کی روداد از احسان کوہستان لاہور ۱۵ اپریل ״

رسالہ نقوش لاہور کے غالب نمبر کی افتتاحی تقریب ״ ״ ״

مرگئے ہم تو زمانے نے۔۔ از شگفتہ مصور ریڈرز کلب ملتان میں غالب کی صد سالہ برسی کے سلسلہ میں ایک تقریب کی روداد۔
کوہستان لاہور ۱۵ اپریل ۱۹۶۹ء

جشن غالب کا عظیم الشان یادگاری جلسہ بمبئی میں انقلاب بمبئی ۱۸ فروری ״

اخبار غالب از کوثر انصاری۔ افکار کراچی فروری ״

ہم سخن فہم ہیں از عباس احمد عباسی قومی زبان جون ״

غالب اپنی تنقید کے آئینے میں۔ ڈاکٹر سید احتشام احمد ״ ״ ״

قدیم ترین دیوان غالب۔ جلال الدین ״ جولائی ״

غالب کی تاریخ پیدائش۔ مولانا امتیاز علی عرشی قومی زبان ستمبر ۱۹۶۹ء

کلام غالب میں تمثال شعری کا مقام از اختر اقبال کمالی در تنقید غالب کے سو سال

غالب کی غزلوں میں قفس و فریاد کا تصور از سید وقار عظیم ״ ״

حیات غالب پر چند خیالات از ڈاکٹر عبادت بریلوی در غالب اور مطالعہ غالب

غالب کے حالات زندگی اور شخصیت ״ ״

غالب کا ماحول ״ ״

غالب کی تصانیف ״ ״

غالب کی شاعرانہ عظمت ״ ״

غالب کی شاعری کا آفاقی پہلو ״ ״

غالب کی شاعری کے نئے زاویے ״ ״

غالب کی شاعری میں شوخی اور شگفتگی کے عناصر ״ ״

غالب کی شاعری میں اجتماعی شعور ״ ״

غالب کی شاعری میں غم دوراں ״ ״

غالب کی عشقیہ شاعری ״ ״

غالب کی شاعری کا جمالیاتی پہلو ״ ״

غالب کی تصویر کاری ״ ״

غالب کے ہم عصر ״ ״

غالب اور ان کے خطوط ״ ״

غالب کے خطوط کی ادبی اہمیت ״ ״

غالب کا ایک اہم خط (نامۂ غالب) ״ ״

غالب کے اہم نقاد ״ ״

مطالعہ غالب کے سو سال ״ ״

غالب از اختر اقبال کمالی در غالب اور مطالعہ غالب

غالب نئی داخلیت کی آواز۔ از محمد حسن ״

غالب کا تہذیبی اور معاشرتی پس منظر از ڈاکٹر ناظر حسن زیدی در غالب و مطالعہ غالب جلد

پنجاب یونیورسٹی ریسرچ جرنل لاہور

بقائے دوام کے دربار میں بچا غالب سے ایک ملاقات از راشدہ افضال سنڈے مارننگ پوسٹ لاہور یکم اپریل ۱۹۶۹ء

یہ ترا بیاں غالب — از صادق کشمیری — چٹان لاہور ۲۸ اپریل ۶۹ء
غالب کی ادبیات (اردو دیوان کے آئینے میں) از وحید صہبا — کامران سرگودھا اپریل ۶۹ء
ملفوظات غالب از مولانا احتشام احمد بدایونی — عکس لطف کراچی اگست ۶۹ء
غالب کے معاند از سید انیس موسوی — " " مئی "
مزار غالب کا مقام از عارف رضوی — ساقی کراچی ۱۵ جولائی ۱۹۶۹ء
غالب کی غزل گوئی کے پانچ دور از قاضی عبدالودود — مطالعہ پٹنہ جنوری فروری ۶۹ء
نشاط [illegible] از عرشی — کتاب نما دہلی مارچ ۶۹ء
غالب کے پسندیدہ اشعار خود ان کی نظر میں از عطا کاکوی — مطالعہ پٹنہ جنوری ۶۹ء
غالب کی مرثیہ نگاری از فاضل لکھنوی — عکس لطف کراچی مئی ۶۹ء
غالب پر ایک عمومی نظر از قطب الدین احمد — برہان دہلی مئی ۶۹ء
غالب اور طاؤس از ڈاکٹر گیان چند — کتاب لکھنؤ مئی ۱۹۶۹ء
غالب کا ابتدائی کلام " — خاتون دکن حیدرآباد دکن سالنامہ ۶۹ء
ذکر غالب از مالک رام — کتاب نما۔ دہلی مارچ ۶۹ء
نحو غالب — کئی رخ از ماہر القادری — فاران کراچی اکتوبر ۶۹ء
غالب — سو سال بعد از مجتبیٰ حسین — عکس لطف کراچی مئی ۶۹ء
غالب کی گلیوں میں از محمد شمس — فکر نو دہلی غالب نمبر ۶۹ء
غالب کا تصور ہستی از سید حسین بخاری — کامران سرگودھا ۶۹ء
غالب سائنس کی روشنی میں از مختار عامر — نگار پاکستان کراچی اکتوبر ۶۹ء
فکر غالب کی معجز نمائیاں از مولانا غلام رسول مہر — اردو زبان سرگودھا ۶۹ء
غالب شکن از مرزا یگانہ مرحوم — ہمایوں دہلی اپریل ۶۹ء
غالب اور ادبیات فارسی (فارسی) — فکر نو دہلی۔ غالب نمبر ۶۹ء
غالب طوسی و پیوند ہائے ادبی ما با ایران (فارسی) " "
میرزا غالب (فارسی) " "
دیوان غالب کا المیہ از حامد سروش — سیارہ لاہور جولائی ۶۹ء
نسخۂ حمیدیہ اور اس کی اہمیت از ڈاکٹر ابو محمد سحر — نگار پاکستان کراچی جون ۶۹ء
غالب کا خود نقل کردہ نسخۂ دیوان اردو از عرشی رام پوری — آجکل دہلی۔ جولائی ۶۹ء
غالب کا خود نوشت اردو دیوان " — نگار پاکستان اگست ۶۹ء
دیوان غالب کا ایک مخطوطہ خود غالب کے قلم سے از نثار احمد فاروقی
آجکل دہلی۔ جون ۶۹ء

غالب کے نادر مخطوطے کی دریافت از عبدالواحد — اخبار جہاں کراچی ۳ مئی ۶۹ء
اسداللہ خاں تمام ہوا از ابن الحسن — نقش کراچی نمبر ۵ ۶۹ء
سوانح غالب از بری جمیلہ اختر مرحوم — نیرنگ خیال لاہور جون ۶۹ء
جشن غالب از ارشاد احمد — مشرق کراچی ۱۶ مئی ۶۹ء
کہتے ہیں جس کو عشق از تنویر احمد علوی — فکر نو دہلی غالب نمبر ۶۹ء
غالب کے لطائف از شبیر حسن خاں — المجیب پھلواری اپریل مئی ۶۹ء
خط لکھیں گے گرچہ مطلب کچھ نہ ہو از سید ضمیر حسن — فکر نو دہلی غالب نمبر ۶۹ء
مرزا غالب کے حکیمانہ لطیفے از عزیز اللہ — ستارہ کراچی فروری ۶۹ء
مرزا غالب دلی کالج میں (ڈراما) از قمر رئیس — فکر نو دہلی غالب نمبر ۶۹ء
ہم سخن ہم سوز از محمد عتیق صدیقی " "
غالب سے ملئے (ڈراما) از مرزا محمود بیگ " "
غالب۔ گالب لائبریری میں (مزاحیہ) از شوکت صہبائی۔ عکس لطف کراچی اگست ۶۹ء
ہوئی موت کہ غالب مر گیا پر یاد آتا ہے " " مئی ۶۹ء
غالب کی صد سالہ برسی از شاہ معین الدین احمد — نیرنگ خیال جون ۶۹ء
غالب صدی اردو زبان کی عظمت کا اعتراف (اداریہ) خاتون دکن حیدرآباد دکن مئی ۶۹ء
نذر غالب از احسن امام — کتاب لکھنؤ مئی ۶۹ء
غالب صدی برائے اردو از جاوید وششٹ — ہمایوں دہلی۔ اپریل ۶۹ء
زندگی غزل اور غالب از حبیب اکرام — خاتون دکن حیدرآباد دکن سالنامہ ۶۹ء
جشن غالب از ساحر لدھیانوی " " "
نذر غالب (قطعات) از فرور خسرو — اردو زبان سرگودھا ستمبر ۶۹ء
روشن ان کا نام رہے گا از محشر بدایونی — ستارہ کراچی فروری ۶۹ء
غالب از مخدوم محی الدین — خاتون دکن حیدرآباد دکن سالنامہ ۶۹ء
غالب شکن دو آتشہ از یگانہ مرحوم — ہمایوں دہلی۔ اپریل ۱۹۶۹ء
غالب کے مکتوبات از افضل حسین اطہر — آہنگ کراچی ۲۲ اکتوبر ۶۹ء
جشن غالب نظم از فراق گورکھپوری — کتاب لکھنؤ اپریل ۶۹ء
" " ساحر لدھیانوی " " "
" " مخدوم محی الدین " " "
جشن غالب نظم از جرار چھولسی — کتاب لکھنؤ اپریل ۶۹ء
" " خمار اکبرآبادی " "

غالب نما — از محمد حیات خاں — فروغ اردو لکھنؤ جون ۶۹ء

غالب کے آئینے میں — از شکیل احمد عاصم — " " "

غالب کی انفرادیت — از ڈاکٹر گیان چند — پیام انقلاب سرینگر ۱۲ اکتوبر ۶۹ء

غالب کے دو غیر معروف اردو شاگرد — از ماہر اردی — الحبیب پھلواری مئی جون ۶۹ء

غالب کی شاعری میں عصری رجحانات — از ڈاکٹر خلیل احمد — منصف حیدرآباد دکن ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۹ء

غالب کی زبان کے ساتھ انصاف کیا جاتے — از آنند نرائن اور علی کردار — ترقی اردو حیدرآباد دکن ۱۵ مئی ۱۹۶۹ء

غالب اور ملازمت سرکار — از یوسف ناظم — منصف، حیدرآباد دکن۔ ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۹ء

اردو اور غالب کی برسی — ادارہ — پیام انقلاب سرینگر ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۹ء

معاف کرنا مسٹر غالب (مزاحیہ) — " " ۲۱ اکتوبر ۶۹ء

غالب۔ ایک انسان ایک شاعر — " " " "

پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہے؟ — از پریم پال اشک — روز نامہ محاورۃ عالب ملبئہ ۹۹ء

غالب کی زبان — از آل احمد سرور — " " " "

جو یہ کہے کہ ریختہ کیونکر ہو — " " "

گفتۂ غالب۔ اسے پڑھ کے سا کریں

غالب کی کہانی غالب کی زبانی — شائع شدہ در ارمغان غالب حیدرآباد دکن

غالب صدی تقاریب حیدرآباد میں — "

غالب صدی تقاریب بیرونی ممالک میں

غالب صدی تقریبات ہندوستان میں

کلام غالب اور تنقید — از ڈاکٹر سید عبداللطیف — " " "

غالب کو ہمارا خراج عقیدت — از بدرالدین طیب جی — " اصلاح صدات عالی صدی

غالب اور میرے تاثرات — از سری کرشن سبہا — تقریبات مسعودہ ۶۹ء

ذکر غالب — از مالک رام — ماہنامہ کتاب۔ مارچ ۱۹۶۹ء

انشائے غالب — مولانا امتیاز علی عرشی — " " "

غالبیات — از ادارہ — " " "

غالب کی زبان کا آخری دور — از قاضی معزالدین احمد۔ ماہنامہ زبان و ادب مئی ۶۹ء

مجسمۂ غالب اور جشن غالب — از عبداللطیف اعظمی — " "

مرزا غالب کی شاعری۔ — ماہنامہ کتاب نما جامعہ دہلی مارچ ۶۹ء

غالب کے ساتھ طلباء کے تعلقات ہمیشہ کشیدہ رہے ہیں۔ از مشتاق سہیل (منشور، ۱۹ فروری ۱۹۶۹ء)

مرزا غالب سیاسی ہنگاموں کی ندر ہوگئے — از آئی اے شد۔ (منشور پاکستان لاہور ۱۳ فروری ۰)

مرزا غالب کی صد سالہ برسی اور بھارت — (" " ۲۰ فروری ۰)

حرف و حکایت (غالب کے ۲۹ اشعار کا انتخاب) از عسفا۔ (امروز لاہور ۲۲ فروری ۶۹ء)

حرف و حکایت (دیوان غالب کی ردیف و کے مزاحیہ اشعار) (امروز لاہور ۲۴ فروری ۶۹ء)

غالب تمام الزامات سے بری ہیں۔ از ایچ ایم حبیب (" " ۲۵ " ")

غالب پر متفرق مضامین (۳۰)

غالب میرا یزداں	ڈاکٹر سید عبداللہ	در اطراف غالب
غالب کی غزل	" "	"
غالب کی تصویر آفرینی	" "	
غالب کا تصور فن	" "	
مرزا غالب کا حاشیۂ اعتقاد	" "	
غالب دو زبان شاعر	" "	
غالب کی فارسی شاعری	" "	
میر و غالب کی چند ہم طرح غزلیں	" "	"
غالب معتقد میر	" "	"
غالب پیش رو اقبال	" "	"
غالب کی اردو نثر	" "	"
غالب کی سوانح عمریاں	" "	"
انتخاب اشعار غالب یا کارد بارے رسوائی	" "	"
غالب کا ایک شعر	" "	
دیوان غالب کا ایک نادر قلمی نسخہ	" "	"
خط نگاری اور غالب کی خط نگاری	" "	"
شرح ناتمام	" "	"
غالب کی عظمت	صوفی غلام مصطفی تبسم	در عہد غالب
غالب کا تصور حسن و عشق	" "	"